علم الامراض

الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

مجدد طب ارسطوئے دوراں عظیم محقق و علمی سائنسدان موجد قانون مفرد اعضاء

مجدد طب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کے شاگرد رشید

الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری

کی قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی جانیوالی نایاب کتب

- ○ تحقیقات ادویہ سازی
- ○ تحقیقات تشریح اعضائے انسان
- ○ تحقیقات امراض نسواں
- ○ تحقیقات امراض معدہ و امعاء
- ○ تحقیقات خواص المفردات (عضلاتی)
- ○ تحقیقات خواص المفردات (غدی)
- ○ تحقیقات خواص المفردات (اعصابی)
- ○ تحقیقات اسرار النبض
- ○ تحقیقات امراض قلب و عضلات
- ○ تحقیقات امراض دماغ و اعصاب
- ○ تحقیقات امراض جگر و غدد
- ○ تحقیقات طبی اصطلاحات
- ○ تحقیقات امراض اطفال
- ○ تحقیقات علم الامراض
- ○ میرا مطب (کلاں)
- ○ رہبر نظریہ مفرد اعضاء
- ○ تعارف قانون مفرد اعضاء
- ○ سوانح حیات استاد صابر ملتانی
- ○ مجربات قانون مفرد اعضاء
- ○ دستور علاج بالمفرد اعضاء
- ○ کلیات قانون مفرد اعضاء
- ○ غذا سے علاج
- ○ تپ دق و سل
- ○ نظریہ مفرد اعضاء اور دمہ
- ○ نظامات جسم
- ○ علم المجربات تاریخ طب و اطباء
- ○ چارٹ امراض و علامات و علم الادویہ
- ○ چارٹ مبادیات انسان و مجربات

ملنے کا پتہ (۱) یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل لاہور
(۲) یٰسین طبی خانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لودھراں فون 2773

حصول صحت کے لئے ملکی اور فطری طریقہ علاج اپنائیں صابر ملتانی

قانون مفرد اعضاء

اور

علم الامراض و علم العلاج

قانون مفرد اعضاء علم العلاج کے تمام مروجہ طریقوں میں بے حد سستا عام فہم سائنٹیفک سہل اور دور حاضرہ کا انتہائی ترقی یافتہ جدید اصول علاج ہے جس نے تمام امراض کو صرف تین اعضائے رئیسہ دل دماغ جگر کے تحت تقسیم کر کے طبی دنیا میں عظیم انقلاب پیدا کر دیا ہے قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کا کمال یہ ہے کہ پیچیدہ اور لاعلاج امراض کا علاج بغیر دوائی صرف غذا تبدیل کر کے شرطیہ طور پر کامیابی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے

(ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے)

کوئی مرض لاعلاج نہیں،

مَا خَلَقَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا خَلَقَ لَہٗ سَبعِیْنَ دَوَاءً

جس مرض کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اس کیلئے ستر دوائیں بھی پیدا کر دی ہیں

حیاتی مفرد اعضاء دل دماغ جگر میں سے کسی ایک کی غیر طبعی تبدیلی سے امراض پیدا ہوتے ہیں مسکن عضو کو تحریک دینے سے امراض ختم ہو جاتے ہیں صابر ملتانی

قانون مفرد اعضاء

محققہ حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

۱۔ دنیائے طب میں عظیم انقلاب (۲) تجدید طب و احیائے فن کے لئے کسوٹی (۳) فرنگی طب (ایلوپیتھی) کیلئے چیلنج

تعریف قانون مفرد اعضاء جو غذا ہم کھاتے ہیں اس سے اخلاط بنتے ہیں جب یہی اخلاط گاڑھے ہو کر مجسم ہو جاتے ہیں تو مفرد اعضاء (انسجہ ٹشوز) غدد، اعصاب اور عضلات بن جاتے ہیں، انہی مفرد اعضاء سے مرکب اعضاء ترتیب پاتے ہیں، جیسے معدہ، گردے، پھیپھڑے وغیرہ

قانون مفرد اعضاء کی خصوصیات

۱۔ قانون مفرد اعضاء نیا طریق علاج ہے جس کے تحت علم و فن طب کو کم از کم وقت میں ذہن نشین کیا جا سکتا ہے۔ ۲۔ امراض و علامات کو مفرد اعضاء دل دماغ جگر سے تطبیق دے کر ان کا فرق واضح کر دیا گیا ہے (۳) تشخیص امراض میں آسانی اور تجویز علاج میں یقینی صورت پیدا ہو جاتی ہے (۴) امراض کے دریا کو کوزے میں بند کر کے صرف تین امراض عضلاتی، غدی، اعصابی میں تقسیم کر دیا گیا ہے (۵) امراض کے بے معنی اسباب کو دور کر کے یقینی اور مختصر اسباب بیان کر دیئے گئے ہیں (۶) قانون مفرد اعضاء کے اصول پر پیچیدہ اور عسر العلاج امراض کا علاج صرف غذا کی تبدیلی سے کیا جا سکتا ہے (۷) قانون مفرد اعضاء تشخیص و علاج میں ظن، شک و تردد کو جرم سمجھتا ہے (۸) دیگر طریقہ ہائے علاج نے صرف اعصابی امراض ہی بیان کئے ہیں جبکہ قانون مفرد اعضاء نے عضلاتی اور غدی امراض تحقیق کر کے علم الامراض کو مکمل کر دیا ہے۔
۹۔ قانون مفرد اعضاء سے ہی تمام طریقہ ہائے علاج کی اصلاح و تجدید ممکن ہے۔
۱۰۔ دنیا بھر کے طریقہ ہائے علاج کو پرکھنے کے لئے قانون مفرد اعضاء ایک کسوٹی ہے۔

امراض کے متعلق وہ تحقیقات جن کے علم سے یورپ امریکہ روس چین تاحال بے خبر ہیں

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج مع بیاض یٰسین

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت تینوں حیاتی اعضاء (دل) (دماغ) (جگر) میں پیدا ہونے والی تمام تکالیف و علامات کی مدلل تشریح کے بعد ہر ایک کی تحریک مزاج نبض اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے کتاب کے آخر میں یقینی و بے خطا مجربات بھی دیے گئے ہیں جنہیں ضرورت کے مطابق بالاعضاء بے خوف و خطر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مصنفہ و مرتبہ
الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری
شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی
مدیر اعلیٰ ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیا پور
معاونین حکیم محمد یونس و حکیم محمد الیاس و حکیم محمد عارف

☆ نام کتاب ○○○○○ تحقیقات علم الامراض
☆ نام مصنف ○○○○○ الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری
☆ ناشر ○○○○○○○ یٰسین طبی کتب خانہ دنیا پور
☆ کتابت ○○○○○○ عبید الرحمٰن ملتانی و حکیم محمد منور شاہ کامونکی
☆ ناظم طباعت ○○○○○ حکیم محمد عارف دنیا پور
☆ ایڈیشن ○○○○○○ اول
☆ تعداد ○○○○○○ 1000
☆ صفحات ○○○○○○ 1328
☆ قیمت مجلد ○○○○○ 300 روپے

ملنے کا پتہ

(1) یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں فون 06518/2773
(2) یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

معنون

تحقیقات علم الامراض اور ان کا علاج خالص طبی کتاب ہے جو قانون مفرد اعضاء کے تحت پیش کی گئی ہے جس میں امراض و علامات کی حقیقت ماہیت کی مدلل تشریح و توضیح کرنے کے بعد چھوٹی سے چھوٹی کوئی تکلیف یا بڑی بڑی سے پیچیدہ مرض کا قانون مفرد اعضاء کے تحت کامیاب علاج پیش کیا گیا ہے اس کتاب کو حقدمین اطباء میں بقراط افلاطون زکریا رازی جالینوس جابر بن حیان اور متاخرین اطباء محمد اکبر ارزانی حکیم محمد اجمل خان صاحب حکیم کبیر الدین صاحب حکیم محمد سعید (ہمدرد والے) کی کتب سے خصوصاً حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی صاحب کی کتب سے استفادہ حاصل کر کے تحریر کیا گیا ہے تحقیقات علم الامراض پر میری تمام کتب سے زیادہ محنت و مشقت ہوئی ہے اسے میں نے پچیس سال میں بڑی مشکل سے مکمل کیا اس میں میری کوشش رہی ہے کہ ہر تکلیف اور مرض کو نہائت سادہ اور آسان الفاظ میں سمجھایا جائے جس سے معمولی پڑھا لکھا شخص بھی مکمل استفادہ حاصل کر سکے تاکہ احیائے طب اور تجدید طب کا مقصد حاصل ہو سکے۔

میں اپنی اس کتاب کو ہر نام لیوائے طب خصوصاً قارئین قانون مفرد اعضاء کے نام معنون کرتا ہوں میری دعا ہے کہ اس سے ڈاکٹر حکیم طبیب وید ہومیو پیتھ اور حاملین قانون مفرد اعضاء فیض حاصل کر سکیں۔

خادم فن
حکیم محمد یٰسین دنیا پور

تحقیقات طبی اصطلاحات

المعروف

ڈکشنری آف قانون مفرد اعضاء

مصنفہ حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

ہر علم و فن کی اپنی مخصوص اصطلاحات ہوتی ہیں جنہیں اس فن کی جان کہا جائے تو بے جانہ ہوگا اسی طرح طب اسلامی کی بھی اپنی مخصوص اصطلاحات ہیں محققین نے طبی نکات کے اسرار و رموز ان اصطلاحات میں اس طرح بند کر دیے ہیں جس طرح خالق مطلق نے انسانی جسم میں بے شمار اعضاء بند کر دیے ہیں جس طرح اندرونی اعضاء کی ماہیت و حقیقت اور ان کے افعال و اثرات سمجھنے کے لئے انسانی جسم کا اپریشن ضروری ہے اسی طرح طبی اصطلاحات کو سمجھنے کے لئے ان کا اپریشن بھی ضروری ہے میں نے ان اصطلاحات کو سمجھانے کے لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت اپریشن کر کے ان کے اندر سموئے گئے اسرار و رموز کی مدلل تشریح کر کے شائع کر دیا ہے یہ کتاب میسوں حکیموں ویدوں اور ڈاکٹروں کو طبی نکات سمجھنے میں یکساں مفید ہے آج ہی طلب کریں

ماہنامہ **قانون مفرد اعضاء** دنیا پور

ماہنامہ قانون مفرد اعضاء ہر ماہ باقاعدہ شائع ہوتا ہے اس میں سیاست سے ہٹ کر طب کے مختلف موضوعات پر محققانہ مضامین شائع ہوتے ہیں ہر سال ایک خاص ایڈیشن شائع ہوتا ہے جو ماہنامہ کے سالانہ خریداروں کو مفت دیا جاتا ہے سالانہ چندہ صرف 120 روپے جاری کرانے کے لئے رابطہ کریں

یٰسین دواخانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لودھراں

یٰسین دوا خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

تکالیف پھیپھڑہ

تکالیف فم

تکالیف معدہ و امعاء

امراض جگر و غدد

نام مضامین	صفحہ

گردہ و مثانہ

نام مضامین	صفحہ

رحم کی تکالیف

تکالیف ناک

تکالیف کان

بالوں کی تکالیف

ختم شد

يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

مقدمہ

اللہ تعالیٰ جل شانہ کی حمد و ثناء اور نبی آخر زماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام کے بعد قارئین کی خدمت میں تمام امراض کی حقیقت ماہیت تشخیص تجویز تدبیر اور ان کے موثر علاج کو تحقیقات کو علم الامراض میں تحریر کر کے پیش کر رہا ہوں

قارئین جب سے حضرت انسان نے اس جہان فانی میں قدم رکھا ہے اس وقت سے لیکر آج تک صحت اور مرض کا تعلق اس کے ساتھ لازم ملزوم کے حیثیت سے آرہا ہے یعنی کبھی صحت مند ہے تو کبھی کسی بیماری میں مبتلا ہے البتہ یہ بھی نہیں ہوا کہ صحت مند بھی ہو اور بیمار بھی ہو

یہ حقیقت ہے کہ ہمیشہ بیماری کا علاج کیا جاتا ہے صحت کا نہیں یاد رکھیں صحت فطرت ہے اور بیماری فطرت سے دوری کا نام ہے دوسرے لفظوں میں صحت اعمال صالح اور انسانی مشین کے صحیح کام کرنے کا نام ہے جبکہ بیماری اعمال صالح سے فرار اسراف اور انسانی مشین کے کل پرزوں کے صحیح کام نہ کرنے کا نام ہے

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ برائی کبھی بھی کسی قانون قاعدہ کی تحت نہیں ہوتی بلکہ برائی وہ شے یا عمل ہے جو نیکی اور بھلائی کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتی ہے بالکل اسی طرح مرض بھی کسی قانون کے تحت پیدا نہیں ہوتا بلکہ جب صحت کے قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو مرض پیدا ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا میں جتنی جو بھی طریقہ ہائے علاج مروج ہیں سب نے مرض کی پیدائش کو اعضاء کا بگاڑ اور صحت کے قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے

یاد رکھیں کہ مرض کی ابتدائی صورت کسی مفرد عضو و نسیج میں تحریک یا خون کی مزاجی کیفیات میں کمی بیشی اور خون کے کیمیائی مادوں (اخلاط) میں تغیر سے پیدا ہوتا ہے پھر محرک عضو میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے جس سے خون کا دباؤ بڑھ کر سوزش جلن خارش ورم بخار وغیرہ پیدا ہو کر مرض پیدا ہو جاتا ہے

قانون مفرد اعضاء میں مرض کی ماہیت جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اول معلوم کیا جائے کہ کس مفرد عضو میں تیزی ہے یعنی کس مفرد عضو میں دوران خون کی آمد زیادہ ہے اور کس مفرد عضو میں سے خون کم ہو رہا ہے یعنی کس مفرد عضو سے خون نکل کر محرک عضو کی طرف جا رہا ہے اور کس مفرد عضو میں خون کی انتہائی کمی واقع ہو رہی ہے

یاد رکھیں کہ جس مفرد عضو میں خون کی آمد زیادہ ہو اس میں تحریک ہے اور جس مفرد عضو میں سے خون نکل کر محرک عضو میں جا رہا ہے اس میں تحلیل ہے اور جس مفرد عضو میں خون کی انتہائی کمی واقع ہو گئی ہو اس میں تسکین ہے

مقام مرض

قانون مفرد اعضاء کی نظر میں جس مفرد عضو میں خون کی انتہائی کمی واقع ہو گئی ہے وہ بیمار ہے اور جس مفرد عضو میں خون زیادہ جمع ہو گیا ہے اس میں تحریک و تیزی ہے اسی کو محرک عضو کہتے ہیں

علاج کے لئے یہ اصول وضع کیا گیا ہے کہ تسکین والے مفرد اعضاء کی غذا دوا جسم میں داخل کی جائے تاکہ وہ تحریک میں آجائے جس سے مرض فوراً دور ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے

مثلاً دماغ و اعصاب میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس سے اس میں سوزش درد ورم ختم ہو سکتا ہے اب یہ فعل میں انتہائی تیز ہو گیا ہے دوران خون جگر سے نکل کر دماغ میں پہنچ رہا ہے جس سے جگر میں تحلیل واقع ہو کر کمزوری اور ضعف ہو رہا ہے بلکہ قلب و عضلات میں دوران خون میں انتہائی کمی ہو گئی ہے جس سے قلب و عضلات میں تسکین کی حالت پیدا ہو چکی ہے

علاج

قانون مفرد اعضاء علاج کے لئے قلب و عضلات کی غذا دوا جسم میں داخل کرنے کا حکم دیتا ہے اور دماغ اعصاب کی غذا دوا بند کرنے کی سفارش کرتا ہے

نتیجہ علاج

جونہی قلب و عضلات کی غذا دوا جسم میں جائے گی فوراً دوران خون قلب و عضلات کی طرف بڑھنا شروع ہو جائے گا اور دماغ اعصاب میں خون کم ہو کر (تحلیل ہو کر) سوزش درد ورم کو آرام آجائے گا اور آہستہ آہستہ سوزش درد ورم تحلیل ہو جائیں گے اور مریض مکمل صحت یاب ہو جائے گا

قارئین یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دے رہی ہے امراض کی ماہیت حقیقت یعنی تشخیص بے خطا علاج تجویز کرنے کے لئے تحریر کی گئی ہے اگر آپ نے مندرجہ بالا سوئی کو سمجھ لیا اور امراض کی تشخیص اس اصول کے تحت کی تو انشاء اللہ آپ کسی بیماری کے علاج میں کبھی ناکام نہیں ہوں گے

تشخیص امراض کے مختلف طریق

قارئین آپ کو بخوبی علم ہے کہ تشخیص امراض اور ان کے علاج کے لئے بہت سے طریق علاج طبی دنیا میں رائج ہیں ہر ایک کا دعوی ہے کہ ہمارا طریق علاج ہی صحیح ہے باقی سب غلط ہیں حالانکہ یہ دعوی درست نہیں

یاد رکھیں کہ جس طریق علاج کی بنیاد فطری اعمال پر قائم ہے اسی کا دعوی شفاء درست ہے اور جس طریق علاج کی بنیاد قوانین فطرت پر قائم نہیں اس میں حقیقی شفاء ممکن نہیں ہے بلکہ ایسے طریقہ علاج سے علامات مرض دبائی تو جا سکتی ہیں لیکن ان کا مستقل تدارک ممکن نہیں

مثلاً ایلو پیتھی طریقہ علاج کی بنیاد کیفیات مزاج اخلاط اور اعضاء کی بجائے جراثیم کا قلع قمع کرنے پر قائم ہے جو کہ درست نہیں ہے کیونکہ جراثیم اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتے جب تک کوئی فاضل مادہ رک نہ جائے اور چند گھنٹے سے لے کر چند دن تک مخصوص ماحول میں پڑا نہ رہے اس میں جراثیم پیدا نہیں ہوتے

یاد رکھیں جب کوئی مواد کسی مفرد عضو کی کمزوری کی وجہ سے بدن کے اندر کسی جگہ رک جاتا ہے اور اسے رکے ہوئے چند گھنٹے سے لے کر کئی دن گزر جاتے ہیں تو اس مواد میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں

لہٰذا یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ پہلے کسی مفرد عضو میں بگاڑ ہوا پھر اس کی کمزوری کی وجہ سے اس کا فاضل مواد (فضلہ) بدن سے نہ نکل سکا بلکہ کسی جگہ پڑا رہا پھر اس میں جراثیم پیدا ہو گئے لہٰذا مفرد اعضاء کا بگاڑ باعث مرض و تکلیف ہے اور چونکہ جراثیم مفرد اعضاء کے بگاڑ کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے جراثیم کو باعث امراض و تکالیف کہنا درست نہیں ہے

یہی وجہ ہے کہ ایلوپیتھی کے علاج معالجہ کے متعلق یہ مقولہ مشہور ہو گیا ہے ایلوپیتھی طریقہ علاج میں امراض کا مستقل علاج نہیں ہے البتہ چیر پھاڑ اور اپریشن کا عمل

میاب ہے اگر ایلوپیتھی سے اپریشن کا عمل نکال دیا جائے تو علاج معالجہ کے معاملہ میں یوپیتھی صفر ہے

اسی طرح ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی بنیاد بھی فطری اعمال پر نہیں رکھی گئی بلکہ اس بنیاد مفرد اعضاء کے بگاڑ کی بجائے روح یعنی وائیٹل فورس کے بگاڑ اور بدن میں پائی نے والی علامات کو کسی دوا کی علامات سے تطبیق دینے پر رکھی گئی ہے جس سے تشخیص اور تجویز کے تقاضے پورے نہیں ہوتے لہٰذا اس طریقہ علاج سے مستقل امراض کا قلع قمع ممکن نہیں ہے

ان کے علاوہ سوائے ایورویدک اور طب یونانی کے تمام طریقہ ہائے علاج مرض کو دبانے اور عارضی شفائی علامات پیدا کرنے کی کچھ نہیں کرتے ایورویدک اور طب یونانی قدیم طریقہ علاج ہیں ان کی بنیادیں ارکان مزاج کیفیات اخلاط اور مفرد اعضاء کے بگاڑ پر رکھی گئی ہیں اور امراض کے علاج میں کامیاب ہیں اور شفائی اثرات میں ان کا کوئی ثانی نہیں انہی صفات کی وجہ سے زمانہ قدیم سے قائم دائم ہے

قانون مفرد اعضاء کا ایورویدک اور طب یونانی سے فرق

قانون مفرد اعضاء کا ایورویدک اور طب یونانی سے کئی بنیادی امور پر اختلاف ہے خاص کر تشخیص اور تجویز پر ایک اختلاف واضح کر رہا ہوں ورنہ مقدمہ بہت طویل ہو جائے گا

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ایورویدک طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء سبھی امراض کی پیدائش اعضاء کا بگاڑ ہی تسلیم کرتے ہیں

لیکن

ایورویدک اور طب یونانی مفرد اعضاء کی بجائے مرکب اعضاء کو بیمار تسلیم کرتے ہیں مثلاً جب معدہ میں کوئی تکلیف ہو تو تمام معدہ کو بیمار تسلیم کر لیا جاتا ہے جیسے اگر پیٹ میں درد ہو تو سوزش معدہ کہتے ہیں اسی طرح اگر آنکھ میں درد ہو تو درد آنکھ اگر آنکھ میں سوزش ہو تو اسے آشوب چشم کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب آنکھ میں سوزش ہے یا آنکھ دکھتی ہے تو تمام آنکھ بیمار ہے

لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ تشریح اعضائے انسان کے تحت معدہ مفرد عضو نہیں ہے بلکہ مرکب ہے مفرد اعضاء سے مثلاً معدہ کی بناوٹ میں اعصاب بھی ہیں جو دماغ کے تحت کام کرتے ہیں معدہ میں عضلات بھی ہیں جو قلب و عضلات کے تحت کام کرتے ہیں اور معدہ کی بناوٹ میں غدد و غشا مخاطی بھی ہیں جو جگر و غدد کے تحت کام کرتے ہیں لہٰذا جب بھی معدہ یا آنکھ میں کوئی تکلیف ہوگی تو تمام معدہ یا آنکھ بیمار نہ ہوگی بلکہ اگر معدہ کے اعصاب کے فعل میں تحریک اور تیزی ہوگی تو یہ معدہ کی اعصابی مرض ہوگی اور اگر معدہ کے عضلات میں تیزی اور تحریک ہوگی جس سے درد معدہ بھی ہو سکتا ہے تو یہ معدہ کی عضلاتی مرض ہوگی اسی طرح اگر معدہ کے غدد میں تیزی و تحریک ہوگی تو یہ معدہ کی غدی مرض ہوگی اس سے معدہ میں جلن اور ابکائیاں بھی آسکتی ہیں

چونکہ معدہ میں مختلف مفرد اعضاء ہیں اس لئے معدہ کے جس مفرد عضو میں تیزی و تحریک ہوگی اس کے بعد والے مفرد عضو میں تسکین ہوگی وہی بیمار ہوگا علاج کے لئے معدہ

کے اعصابی ... اسکے ... حصہ کو تیزی و تحریک میں لایا جائے تاکہ معدہ کو تقویت اور مستقل علاج

قانون مفرد اعضاء کی یہ بنیادی ماہیت مرض اور تجویز علاج ایورویدک اور طب یونانی سے مختلف ہے تو جب کہ اسی بنیادی حقیقت مرض کے تحت میں نے تحقیقات علم الامراض لکھی ہے اس میں امراض کی تکلیف و علامات کی تشریح کرکے یقینی اور موثر علاج پیش کیا ہے

تحقیقات علم الامراض کی خصوصیات

☆ تحقیقات علم الامراض قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی گئی ہے جس کو تمام علم الامراض کی کتب سے انفرادیت حاصل ہے

☆ چونکہ امراض کی تعداد کا تعین کر دیا گیا ہے جو تعداد میں تین ہیں جنہیں اعصابی غدی اور عضلاتی امراض کا نام دیا گیا ہے کتاب ہذا میں ہزاروں قسموں تکلیف اور علامات کو انہی تین امراض میں ضم کرکے اور ہر ایک کی مدلل تشریح کرکے موثر علاج پیش کیا گیا ہے

☆ چونکہ حیاتی مفرد اعضاء تین ہیں اس لئے بدن کی تقسیم بھی تین حصوں میں کر دی گئی ہے جن کے نام حیاتی مفرد اعضاء کے نام پر رکھے گئے ہیں (۱) دماغی و اعصابی حصہ (۲) قلبی و عضلاتی حصہ (۳) جگری و غدی حصہ کے نام سے مشہور ہیں

☆ چونکہ امراض و علامات کی تقسیم بالاعضاء کی گئی ہے اس لئے کتاب ہذا کو تین ابواب (عضلاتی) (غدی) اور (اعصابی) کے نام سے تحریر کیا گیا ہے

٭ جب سے طبی دنیا وجود میں آئی ہے اس نے اب
تشریح و توضیح کی ہے لیکن بدن انسان کی دو تہائی امراض
امراض کا ابھی ذکر تک نہیں کیا۔

کتاب ہذا میں میں نے ان امراض کی شرح بسط سے تشر
علاج پیش کیا ہے

٭ جوں جوں وقت گزر رہا ہے تحقیقات کا حلقہ وسیع
تحقیقات میں مسلسل تجدید و اضافہ ہو رہی ہے
مثلاً طبی و ڈاکٹری تحقیقات کے مطابق اعصاب کی ایک قسم
کو حرکی اعصاب (موٹر نروز) تسلیم کیا جاتا رہا ہے لیکن قانون مفرد ا
ہے کیونکہ اعصاب تو احساس کے مفرد اعضاء ہیں ان کا کام تو خبریں
سوا کچھ نہیں ہے انہیں تو کسی قسم کی حرکت کرنا نہیں آتی اس لئے
تسلیم کرنا غلط ہے

٭ قدرت نے حرکت کے اعضاء جسم انسان کے اندر قلب
کئے ہیں قلب و عضلات کا کام حرکت کرنا ہے قلب پیدائش سے قبل
شروع کرتا ہے اور موت تک حرکت کرتا رہتا ہے کتاب ہذا میں اعصا
میں اس غلطی کا ازالہ کر دیا گیا ہے

٭ سائنسی اور طبی دنیا نے آج تک حواس خمسہ اندرونی
بیرونی تسلیم کر کے تشریح و توضیح کی ہے

لیکن

لیکن قانون مفرد اعضاء ان میں چھٹی حس کا وجود ثابت کرتا ہے جو ہر انسان میں
ت موجود ہوتی ہے اور اس سے وہ ہر وقت فائدہ اٹھاتا ہے

یادداشت

قارئین طبی محققین اس سے پہلے بھی چھٹی حس تسلیم کرتے تھے لیکن چھٹی حس کو
نسان میں تسلیم کرنے کی بجائے بعض انسانوں میں تسلیم کیا جاتا تھا جس کے ذریعے وہ
ی الفطرت اور عجیب کام کرتے تھے انہی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی چھٹی حس
ر ہو گئی ہے

قارئین ذہن نشین کرلیں

کہ ہمیں یا کسی انسان کو ایسی حس کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کبھی تو اس کے
در بیدار ہو جائے کبھی ساری عمر دبی رہے۔
یاد رکھیں حواس ہر انسان کے لئے پہرے دار ہیں اور ہر وقت چوکس و چوبند
تے ہیں چھٹی حس بھی ہر انسان میں ہر وقت موجود رہتی ہے اور پہرہ دیتی ہے اور کبھی
عطل نہیں ہوتی قانون مفرد اعضاء نے چھٹی حس وزن و دباؤ معلوم کرنے والی حس تشخیص
کی ہے اور اسے عضلاتی حس بتایا ہے
کتاب ہذا میں میں نے حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں کے عنوان سے اس
کتاب کے اعصابی حصہ میں نہایت شرح بسط سے چھٹی حس کے نام سے تشریح کی ہے
٭ اسی طرح اندرونی حواس کی تشریح میں جو فاش غلطیاں ہوئی ہیں انہیں
عنوان مفرد اعضاء کی تحت درست کر دیا ہے

قارئین :
امراض کی پیدائش ا

ایورویدک اور طب
جب معدہ میں کوئی
تو سوزش معدہ کہتے
اسے آشوب چشم کہ
تو تمام آنکھ بیمار ہے
لیکن حق
نہیں ہے بلکہ مرکز
کے تحت کام کرتے
اور معدہ کی بناو
لہٰذا جب بھی م
معدہ کے اعصاب
اگر معدہ کے عضو
معدہ کی عضلاتی م
غدی مرض ہوگی ا
چونکہ
و تحریک ہوگی اس

☆ امراض کی تشخیص کے صحیح طریقے تشخیص اور تجویز علاج میں سب باتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور اختصار سے کام لیتے ہوئے سائنسی بنیادوں پر تشخیص کر کے یقینی اور چند اجزاء (چار پانچ سے زیادہ نہیں) پر مشتمل مجرب نسخہ جات اور قانون مفرد اعضاء کے مطابق ادویہ کے نسخہ جات کے حوالہ جات دے کر علاج تجویز کرنے کی ہدایت کی ہے

☆ ہر مجرب نسخہ کے اجزاء عام جڑی بوٹیوں پر مشتمل ہیں تاکہ ہر چھوٹے بڑے شہروں اور قصبوں میں نسخہ جات کے اجزاء آسانی سے مل سکیں

☆ حتیٰ کہ کتب میں خون کے امراض جلد کے امراض جراثیمی امراض متعدی امراض صفراوی امراض بلغمی امراض سوداوی امراض جنسی امراض کے باب بنا کر بڑی لمبی چوڑی تشریحات کر کے علاج تجویز کئے ہیں

لیکن میں نے ان سب کو حیاتی مفرد اعضاء کے تحت تطبیق دے کر سب جھگڑوں کو ختم کر کے یقینی اور بے خطا علاج پیش کیا ہے

☆ زندگی میں وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا انسان جہاں ماحول کی گرمی سردی نفسیاتی جذبات اخلاط کی کمی بیشی اور ماکولات و مشروبات کے بے جا صرف سے بیمار ہوتا ہے وہاں اتفاقی حادثات سے اس کا جسم چکنا چور ہو جاتا ہے اور اکثر موت کے منہ میں جاتا ہے اور اگر بچ جائے تو اس کا ایک ایک پل چیخ و پکار اور تڑپ میں گذرتا ہے چوٹ وغیرہ سے گوشت پھٹ جاتا ہے اور ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں جنہیں درست کرنا ضروری ہے کتاب ہذا میں اتفاقی حادثات سے مجروح ہونے والے کو طبی امداد پہنچانے اور قابل طبیب و جراح یا ہسپتال لے جانے کے لئے مخصوص طریقے تحریر کئے گئے ہیں اور انتقال مجروح کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے طریقے بتائے گئے ہیں

☆ اس کائنات میں معمولی اثرات والی اور تیز اثرات والی ادویہ پائی جاتی ہیں جنہیں معمولی یا قابل برداشت اثرات والی اشیاء و ادویات کے نام سے تحریر کیا ہے

اور تیز اثرات والی ادویہ کو جن کی ذرا سی مقدار کھا لینے سے موت واقع ہو جاتی ہے کو زہریلی ادویہ یا زہروں کے نام سے تحریر کیا ہے۔

☆ بعض دفعہ غلطی سے تیز اثر والی دوا (زہر) زیادہ مقدار میں کھائی جاتی ہے یا بدنیتی سے کوئی شخص کسی آدمی کو زیادہ مقدار میں کھلا دیتا ہے جس سے زہر خوردہ کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے ایسے موقع پر کھائی گئی زہر کا تریاق استعمال کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مرتے ہوئے شخص کی جان بچائی جا سکے

کتاب ہذا میں مشہور و معروف چند تیز اثرات والی زہریلی ادویہ کے افعال و اثرات اور کھانے کے بعد پیدا ہونے والی علامات کو تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے ساتھ ہی کھائی گئی زہریلی دوا کا تریاق بھی تحریر کیا گیا ہے جس سے اکثر زہر خوردہ مریض بچ جاتا ہے۔

☆ کتاب کے آخر میں خاندانی تجربات درج کئے گئے ہیں جن کے خواص و فوائد اور افعال و اثرات تجربہ شدہ ہیں قارئین انہیں بے خوف و خطر ضرورت اور ہدایت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

☆ جب بھی کوئی مصنف کوئی تحقیقی کتاب تحریر کرتا ہے تحریر کے دوران بعض ایسے مقامات آجاتے ہیں جہاں سابقہ تحقیقات سے ٹکراؤ پیدا ہو جاتا ہے ایسے موقعوں پر بعض

اعتراضات اٹھانے پڑتے ہیں جن سے کسی محقق یا مصنف کی دل آزاری ہو سکتی ہے میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

☆ قانون مفرد اعضاء کے نصاب میں آج تک علم الامراض کی کوئی کتاب جو قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی گئی ہو موجود نہیں تھی مجبوراً میرا مطب پڑھائی جاتی تھی۔

اب تحقیقات علم الامراض شائع ہو گئی ہے جس سے قانون مفرد اعضاء کا نصاب مکمل ہو گیا ہے۔

☆ کتاب ہذا کو شائع کرنے سے پہلے متعدد اطباء سے اصلاحی مشورے لئے گئے انہوں نے غلطیوں کی اصلاح کی میں نے بتائی گئی غلطیوں کی اصلاح کی اس طرح حتی المقدور اسے اغلاط سے پاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن انسان خطا کا پتلا ہے بہت سی غلطیاں پھر بھی رہ سکتی ہیں قارئین سے التماس ہے کہ جہاں غلطی یا کمی پائیں تو مجھے آگاہ کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست کر دیا جائے۔

☆ آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس محنت کو حاملین قانون مفرد اعضاء کو تشخیص امراض و تجویز علاج کے سلسلہ میں مشعل راہ بنائے۔

آمین ثم آمین

حکیم محمد یاسین دنیا پوری

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج

حصہ اول عضلاتی

امراض قلب و عضلات

تحقیقات علم الامراض کے اس حصہ میں قلب و عضلات میں پیدا ہونی والی تمام غیر طبعی تکالیف و علامات کی پہلے تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے ساتھ ہی ہر ایک کی تحریک علامات اسباب اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے بعض علامات کے علاج میں معالجین فاش غلطیاں کرتے ہیں جس سے علاج میں ناکام و نامراد رہتے ہیں کتاب ھذا میں ایسی غلطیوں کو یادداشت کے عنوان سے واضح کر کے موثر علاج پیش کیا گیا ہے

خادم فن و قانون مفرد اعضاء

حکیم محمد یسین دنیا پوری

دل اور اس کی بناوٹ

امراض قلب سمجھنے سے پہلے دل اور اس کی بناوٹ لکھنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ امراض کی تشریح سمجھنے میں آسانی ہو۔

جاننا چاہیے کہ قلب حیاتی اعضاء میں سے ہے جو سینے میں بائیں پستان کے نزدیک واقع ہے اس کی شکل سیب کی مانند ہے اور اس کی بناوٹ عضلاتی النسج سے ہے۔ اس کا رنگ تازگی میں سرخ اور پھر سرخ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر دائیں بائیں دو دو خانے ہوتے ہیں اوپر کے خانے کو اذن اور نیچے کے خانے کو بطن کہتے ہیں

دوران خون

تمام جسم کا سیاہی مائل خون دائیں اذن میں گرتا ہے پھر وہاں سے دائیں بطن میں پڑتا ہے۔ دایاں بطن زبردست پریشر کے ساتھ اس گندے خون کو صفائی کے لئے پھیپھڑوں کی طرف بھیج دیتا ہے جہاں کاربانک ایسڈ گیس اور آکسیجن کا تبادلہ ہوتا ہے پھیپھڑے اس خون کو صاف

دل اور دوران خون

کرکے واپس قلب کے بائیں اُذن میں بھیج دیتے ہیں جہاں سے خون قلب کے بائیں بطن سے زبردست پریشر کے ساتھ شریانوں کے ذریعے تمام اعضائے جسم کی غذا بخشنے کے لئے چلا جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ شریانوں کا مرکز قلب ہے۔ قلب کے سکڑنے اور پھیلنے سے شریانوں میں تڑپ پیدا ہو جاتی ہے کلائی پر شریان کی تڑپ کو ہی دیکھتے ہیں جسے عرف عام میں نبض کہتے ہیں

غلاف قلب

یہ مخروطی شکل کا تھیلی نما غلاف ہوتا ہے جو دل پر اُلٹا چڑھا ہوا ہوتا ہے اسکے دو طبق ہوتے ہیں۔ اندرونی باریک طبق جو آب دار جھلی کا ہوتا ہے دل کے اوپر چڑھا ہوتا ہے یہ نسیج تشریحی (اپیتھیلیل ٹشوز) کا ہوتا ہے جس میں غدی اثر کام کرتا ہے بیرونی طبق جو ریشہ دار ساخت کا ہوتا ہے و نسیج اعصابی (نروز ٹشوز کا ہوتا ہے) اس کے ذریعے اعصاب و دماغ کی تحریکات دل تک پہنچتی ہیں دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ الٹا لٹکا ہوا ہوتا ہے دوسرے اس پر غلاف الٹا چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ تیسرے یہاں دوران خون الٹا چلتا ہے یعنی شریانوں میں وریدی خون اور وریدوں میں شریانی خون ہوتا ہے، چوتھے یہاں دوران خون واپس لوٹتا ہے گویا یہ بالکل انقلاب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں قلب عضو رئیس ہے، پھیپھڑے، معدہ ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات اور شریانیں اسکے خادم ہیں۔

دِل کی حرکات کیوں جاری رہتی ہیں، اور اسے کون متحرک رکھتا ہے

دل کی حرکات اسلئے جاری رہتی ہیں کیونکہ دل کے ذمے جسم کے تمام اعضاء کو خون کے ذریعے غذا مہیا کرنا ہے چونکہ دل کی حرکات سے دوران خون جاری رہتا ہے اسی کی حرکات جاری

رہنا ضروری ہیں۔

جہاں تک قلب کو متحرک رکھنے والے محرک کا تعلق ہے اس کے متعلق حکماء کے مختلف خیال ہیں مثلاً جالینوس وغیرہ کا خیال تھا کہ قلب روح حیوانی سے متحرک ہے کیونکہ وہ قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ بحر ڈیسقوریدوس کا خیال تھا کہ چونکہ دل کی گرمی سے خون پھیلتا ہے اسلئے خون کے پھیلاؤ سے قلب حرکت میں ہے لیکن یہ خیال بھی درست نہیں کیونکہ خون دل کی گرمی سے گرم نہیں ہوتا بلکہ دوران کی تیزی سے گرم ہوتا ہے بعض نے کہا کہ کوئی چیز اس وقت تک متحرک نہیں ہو سکتی جب تک اس پر کوئی خارجی قوت اثر انداز نہیں ہوتی اسلئے انہوں نے یہ فارمولا قائم کیا کہ جس طرح خون کی کاربانک ایسڈ سے آلات تنفس متحرک ہو جاتے ہیں اسی طرح وہ (خون کی کاربنک ایسڈ) دل کی تحریک کا باعث بنتی ہے۔

لیکن محققین نے اس خیال کو اس تجربہ کے بعد رد کر دیا کہ اگر قلب میں خون کی بجائے خالص پانی کا دوران کیا جائے تب بھی دل سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے۔

بعض محققین نے عصبی نظام کو دل کی حرکات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور کہا کہ مؤخر دماغ جسم کی تمام غیر ارادی حرکات کا محل ہے چونکہ قلب غیر ارادی عضو ہے اسلئے اس کا تعلق بھی مؤخر دماغ سے ہے، لیکن اس خیال کو محققین نے اس حقیقت کے آشکار ہونے پر رد کر دیا ہے کہ مرغی کے انڈے میں نظام عصبی پیدا ہونے سے پہلے نقطہ قلب پیدا ہوتا ہے اسی طرح انسانی جنین میں بھی دوسرے بننے دماغ سے پہلے نقطہ قلب پیدا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ جو عضو پیدا ہی نہ ہوا ہو وہ موجودہ اشیاء کو کیسے متحرک کرا سکتا ہے۔

محققین نے تجربات کے لئے حیوانات کے جسم سے قلب کو نکال کر مناسب درجہ حرارت پر رکھا تو وہ کئی گھنٹوں تک حرکت کرتا رہا۔ بلکہ بعض نے دل کے کئی ٹکڑے کر کے مناسب ماحول میں رکھا تو وہ بھی کافی دیر تک حرکت کرتے رہے۔

اس قسم کے تجربات سے یہ بات واضح کی کہ نہ صرف دل مرنے کے بعد حرکت کرتا رہتا ہے بلکہ بڑے بڑے حیوانات کے گوشت میں بھی کافی دیر تک خود بخود حرکت ہوتی رہتی ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ قلب اور اس کے ماتحت اعضا کو متحرک کرنے کے لئے باہر سے کوئی قوت نہیں آتی بلکہ قلب اور اس کے ماتحت عضلات کے مادہ کا مزاج ہے جو اپنی ارتقائی حالت میں قائم رہتے ہوئے عضلات و قلب کو متحرک رکھتا ہے جب ماحول یا کسی مؤثر کے اثر انداز ہونے سے طبعی حالت میں قائم نہیں رہتا تو قلب و عضلات کو حرکت نہیں کرا سکتا یہ بالکل اسی طرح پر ہوتا ہے جس طرح اعصابی مادہ اپنا ارتقائی مزاج حاصل کر کے اعصاب و دماغ کی شکل میں ظاہر ہو کر احساسات کرنے لگتا ہے جب تک ان کا مزاج اعتدال پر قائم رہتا ہے احساسی افعال قائم رہتے ہیں جب ماحول (کیفیت) یا کسی مؤثر کے اثر انداز ہونے سے ان کا مزاج طبعی حالت پر قائم نہیں رہتا تو احساسات کرنا بند کر دیتے ہیں۔

بالکل یہی صورت جگر و غدد کی ہے جب تک جگر و غدد کا گرم مزاج اعتدال پر رہتا ہے تحلیل غذا کا کام جاری رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ غیر طبعی صورت میں ان کا کام بھی جاری نہیں رہ سکتا ذہن نشین کر لیں کہ قلب عضلات اور ان کے مادہ کا مزاج خشک ہے خشکی ہی ایک ایسی کیفیت ہے جو کسی مادہ پر براہ راست اثر انداز ہو کر حرکات کرا سکتی ہے ورنہ دوسری تمام کیفیات خشکی اور حرکات کے خلاف کام کرتی ہیں مثلاً جب قلب و عضلات میں انتہائی تیزی ہو کر اختلاج قلب کی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو ہم جگر و غدد کی مدد سے قلب و عضلات پر حرارت کا دباؤ ڈال کر ان کی حرکات سست کر دیتے ہیں۔

اور کہیں یہی عمل کائنات میں بھی ہوتا ہے مثلاً جب اپریل اور مئی جون کے مہینوں میں کائنات میں رفتہ رفتہ خشکی بڑھتی ہے تیز ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی ہیں قدرت حرکت کے عمل کو اعتدال پر رکھنے کے لئے حرارت بھی بڑھانا شروع کر دیتی ہے ایک وقت آتا ہے کہ شدید لوئیں چلنا شروع

ہو جاتی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ تیز ہوائیں چلنے کے ساتھ ساتھ گرمی بھی کافی پڑتی ہے لیکن ہم خشکی کی نسبت کم ہوتی ہے جب جولائی کا مہینہ آتا ہے تو خشکی پر گرمی کا غلبہ ہو جاتا ہے حبس سے ہوائیں چلنا بند ہو جاتی ہیں شدید حبس ہونے لگتا ہے پہلے ہوا کی تیزی سے تنگ تھے اب پنکھوں کے ذریعے ہوا حاصل کرتے ہیں۔ نتیجہ اس بحث کا یہ نکلتا ہے کہ خشکی حرکات کراتی ہے گرمی خشکی پر غلبہ کر کے حرکات کم کر دیتی ہے اسی طرح دوسری کیفیات اپنا اپنا عمل کر کے خشکی پر اثر انداز ہو کر اس کا افعال کم کر دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص گرمی کی وجہ سے مر گیا فلاں سردی لگنے سے ہلاک ہو گیا، فلاں ہارٹ فیل ہو کر جان بحق ہو گیا تری کی زیادتی کی وجہ سے ہی ہارٹ فیل ہوا کرتا ہے خلاصہ یہ ہے چونکہ خشکی قلب و عضلات کا مزاج ہے لہذا قلب و عضلات خشکی کے اعتدال سے حرکت کرتے ہیں۔

تکالیفِ قلب

ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضاء کے تحت قلب و عضلات کا مزاج خشک تسلیم کیا گیا ہے اس کے تحت امراض پیدا ہوتی ہیں جس کی دو صورتیں ہیں اول اگر خشکی کے ساتھ سردی کا اثر ہو کر تکلیف کا باعث ہو تو خشکی سردی کی علامات پیدا ہوں گی انہیں قانون مفرد اعضاء کی رو سے عضلاتی اعصابی علامات کہا جاتا ہے مثلاً نمونیا، ریاح، تبخیر، ریحی دردیں وغیرہ۔ دوم یہ اگر خشکی کے ساتھ گرمی بڑھ کر دل اور اس کے ماتحت عضلات میں غیر طبعی علامات پیدا کر دیں تو انہیں ہم عضلاتی غدی علامات کہتے ہیں مثلاً اختلاج قلب، ورم قلب، جریان خون، سوزش وغیرہ۔

خادم دیئے ہیں جن سے وہ انسانی مشین چلانے کے لئے ان سے ضروری کام لیتے ہیں مثلاً دماغ خبر رساں اور حکم رساں اعصاب سے احساس کے کام لیتا ہے اور جگر غدد ناقلہ اور غدد جاذبہ سے تحلیل کا کام لیتا ہے اور قلب ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات سے حرکات کا کام لیتا ہے ۔

افعال قلب

چونکہ قلب حیاتی اور رئیس عضو ہے لہذا اسکے بھی دماغ اور جگر کی طرح دو افعال ہیں
۱۔ کیمیاوی افعال ۲۔ مشینی افعال

کیمیاوی افعال دل اپنے کیمیاوی افعال میں ارادی عضلات سے کام لیتا ہے اور کیمیاوی طور پر خون میں غذا کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ [تحلیل بھی کرتا ہے جس سے خون کا بنا] ہوتا ہے۔

مشینی افعال دل اپنے مشینی افعال میں غیر ارادی عضلات سے کام لیتا ہے اور فضلات سودا کو خون سے خارج کرتا ہے تاکہ خون کا قوام اعتدال پر رہے۔

یادداشت نمبر ۱ یاد رکھیں ہر قسم کی ارادی حرکات مثلاً بولنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا، آنکھوں کا کھولنا اور بند کرنا وغیرہ ارادی عضلات انجام دیتے ہیں اور ہر قسم کی غیر ارادی حرکات مثلاً پھیپھڑوں کا سکڑنا پھیلنا، سانس لینا، معدہ، نبض اور دل کی حرکات وغیرہ غیر ارادی عضلات کرتے ہیں۔

یادداشت نمبر ۲ جب ارادی اور غیر ارادی حرکات طبعی حالت سے کم و بیش ہوتی ہیں تو غیر طبعی علامات پیدا ہو کر تکلیف کا سبب بن جاتی ہیں۔ مثلاً اگر دل تیز تیز حرکت کرنے لگے تو اختلاج قلب کی تکلیف ہو جاتی ہے اگر حرکات ضرورت سے کم

ہو جائیں تو اسے ضعف قلب، تسکین قلب وغیرہ کہتے ہیں۔ پھیپھڑے بار بار تیزی سے حرکت کریں تو دمہ کشی اور اگر آہستہ آہستہ سانس لیں تو ضعف پھیپھڑا کہتے ہیں۔
ہاتھ پاؤں مشکل سے پکڑنے اور چلنے کے افعال انجام دیں تو کمزوری عضلات اور اگر بے قاعدہ حرکت کرنے لگیں تو رعشہ کہتے ہیں وغیرہ۔

یادداشت نمبر ۳ اگر کوئی عضو اپنے افعال انجام نہ دے تو ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ عضو اپنے جرم کی وجہ سے اپنا کام صحیح نہیں دے رہا یا کسی دوسرے عضو کا اثر اس پر پڑ رہا ہے۔
مثلاً ایک شخص پہلے ٹھیک بولتا تھا اب اسکی زبان بند ہو گئی ہے چونکہ زبان ایک عضلاتی اور حرکتی عضو ہے اسلئے تو یہ عضلات کی تحریک کی وجہ سے بند نہیں ہو سکتی۔
اب ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ زبان اعصابی تحریک سے بند ہے یا غدی تحریک سے اس کی پہچان نبض، نبض اور قارورہ ہے اور اگر اعصابی تحریک سے ہوگی تو نبض گہری، موٹی اور انتہائی سست ہوگی قارورہ کا رنگ سفید ہوگا مریض کے منہ سے اکثر رال بہتی ہوگی۔ اگر غدی تحریک کی وجہ سے زبان بند ہوگی تو نبض باریک اور سست ہوگی۔ قارورہ کا رنگ زرد ہوگا۔

اختلاج قلب، خفقان قلب، تسکین قلب

آج کل امراض قلب کا بہت چرچا ہے روزانہ اخباروں میں ایسی خبریں دیکھنے میں آتی ہیں۔ فلاں شخص اختلاج قلب کا مریض ہے۔ فلاں خفقان قلب کی تکلیف میں مبتلا ہے فلاں شخص کا دل بڑھ گیا ہے اور فلاں دل کا دورہ پڑنے سے مر گیا ہے وغیرہ
طبی حلقوں کی طرف سے امراض قلب پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے مگر نتائج حسب منشا برآمد نہیں ہو رہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امراض قلب کو بالاعضا سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی جب تک امراض

قلب کو بالا اعضا نہیں سمجھا جائے گا اس وقت تک یہ سلسلہ تشنہ تکمیل رہے گا۔

اسکے ساتھ ایک افسوس ناک پہلو یہ بھی ہے کہ طب کی اہم اور مشہور طبی کتب "طب اکبر" اور "شرح اسباب" میں تسکین قلب اور اختلاج قلب کا بیان ہی موجود نہیں ہے البتہ خفقان قلب اور اختلاج قلب کو ایک مرض سمجھتے ہوئے لکھا گیا ہے اور ان کا علاج بھی ایک جیسا تجویز کیا ہے۔

فرق!

ذہن نشین کرلیں کہ اختلاج قلب، خفقان قلب اور تسکین قلب ایسے واضح الفاظ ہیں کہ ان سے علیحدہ علیحدہ حرکات قلب کا تصور ذہن میں آتا ہے۔

مثلاً: اختلاج قلب سے مراد دل کا تیزی سے دھڑکنا ہے۔ اور خفقان قلب سے دل کی خفیف حرکات مراد ہیں یعنی دل کا آہستہ آہستہ دھڑکنا۔ اور تسکین قلب سے دل کی حرکات کا انتہائی سست ہونا مراد ہیں یعنی دل ٹھہرتا ہوا معلوم ہو۔

ایک اور فرق

جاننا چاہیئے، "قانون مفرد اعضاء" میں اختلاج قلب دل میں تحریک و تیزی اور دوران خون کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اسوقت جسم و خون میں خلط سودا یا ترشی و تیزابیت کی زیادتی ہوتی ہے اس کے برعکس "خفقان" دل میں تحلیل اور دوران خون کی کمی سے پیدا ہوتا ہے اسوقت خون میں خلط صفرا اور گرمی خشکی کی زیادتی ہوتی ہے دوران خون جگر کی طرف بڑھا ہوا ہوتا ہے۔

"تسکین قلب" جب دوران خون دماغ کی طرف بڑھ جائے تو دل کی طرف خون کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے جس سے اس کی حرکات انتہائی سست ہو جاتی ہیں اسوقت خلط بلغم اور رطوبات بڑھی ہوئی ہیں دل ڈوبتا ہے اور جو میعتی ہیں اسے ہارٹ فیل کہتے ہیں۔

اسباب

بار بار بتا چکا ہوں کہ کسی عضو کے بیمار ہونے کے تین بڑے اسباب ہوسکتے ہیں
۱۔ کیفیاتی اسباب، ۲۔ نفسیاتی اسباب، ۳۔ مادی اسباب،

کیفیاتی اسباب

اختلاج قلب

جاننا چاہیئے کہ اختلاج قلب کا کیفیاتی سبب خشکی گرمی بنتے ہیں چونکہ خود دل کا اپنا مزاج خشک گرم ہے جونہی کائنات میں خشکی بڑھتی ہے تو فوراً اس کا اثر قلب کے عضلات پر پڑتا ہے جس سے ان کے افعال تیز ہو کر رفتار قلب بڑھ جاتی ہے بعض دفعہ مریض کا دل اتنا زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے کہ دور سے اس کی دھمک ملتی ہوئی معلوم ہوتی ہے یہاں اس حقیقت کا ذہن نشین کرلیں کہ اختلاج قلب صرف خشکی گرمی سے ہوسکتا ہے اور کسی بھی کیفیت کی زیادتی سے نہیں ہوسکتا کیونکہ دوسری کیفیات دل کے مزاج کے خلاف ہیں۔

خفقان قلب

کے کیفیاتی اسباب گرمی تری ہیں کیونکہ گرمی تری کی زیادتی سے جگر و غدد کے افعال تیز ہو جاتے ہیں دوران خون قلب کی بجائے جگر کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ جس سے قلب کی رفتار خفیف ہو جاتی ہے حرارت اور صفرا کی شدت سے دل گھبراتا ہے۔

تسکین قلب

کے کیفیاتی اسباب تری سردی ہیں جب کائنات میں تری سردی کے اثرات بڑھ جاتے ہیں تو اعصاب و دماغ کے افعال تیز ہو جاتے ہیں جس سے دوران خون دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے دوسری طرف قلب میں خون کی انتہائی

کمی ہو جاتی ہے نتیجۃً قلب خون کی کمی سے رکنے لگتا ہے

نفسیاتی اسباب

مندرجہ بالا تینوں علامات کے نفسیاتی اسباب بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مثلاً اختلاج قلب، لذت و مسرت کے جذبات کی زیادتی سے ہوتا ہے اور خفقان قلب غصہ اور غم کی زیادتی سے اور تسکین قلب کی صورت، ندامت و خوف کی زیادتی سے ظاہر ہوتی ہے بعض دفعہ دل میں خوف کی شدت سے موت واقع بھی ہو جایا کرتی ہے۔

مادی اسباب

جاننا چاہیئے کہ اختلاج قلب کے مادی اسباب ہیں خلط سودا کی زیادتی کے علاوہ خشک گرم اشیاء، اغذیہ، ادویہ جن میں شراب، تمباکو، چرس، بھنگ، ترش اشیاء کا بکثرت استعمال کیلا اور سمی کشتہ جات وغیرہ کا زیادہ کھانا اختلاج قلب کا باعث بنتے ہیں کیمیائی طور پر خون میں ترشی و تیزابیت بڑھ جاتی ہے جس سے خون کے قوام میں گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے جو شریانوں میں بآسانی گردش نہیں کر سکتا جس سے بعض دفعہ دل میں درد بھی ہونے لگتا ہے۔

خفقان قلب کے مادی اسباب میں خلط صفرا اور گرم خشک سے گرم تر اغذیہ اور ادویہ اشیاء شامل ہیں کیمیائی طور پر خون میں صفرا اور حرارت بڑھ جاتا ہے خون کو دباؤ قلب سے ہٹ کر جگر کی طرف ہو جاتا ہے خون میں جو گرم اشیاء ہے (مثلاً اجوائن، نمک، لہسن پیاز، انڈے، مرچ، مصالحہ، وغیرہ) پتلا پن پیدا ہو جاتا ہے

تسکین قلب کے مادی اسباب میں خلط بلغم اور تر گرم سے تر سرد اغذیہ و ادویہ شامل ہیں کیمیائی طور پر خون میں بلغم اور کھاری پن بڑھ جاتا ہے [illegible] سے خون

خون قلب کی بجائے دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے

علامات

چونکہ اختلاج قلب، خفقان قلب اور تسکین قلب دل میں پیدا ہونے والی ایک دوسری سے متضاد علامات ہیں اسلئے ان کے اسباب کے ساتھ ساتھ ان کی علامات خارجہ بھی لکھنی ضروری ہیں۔

اِختلاج قلب

بعض مریضوں کو اختلاج قلب کی مستقل شکایت ہوتی ہے بعض کو یہ علامت دورہ کے ساتھ ہوتی ہے دورہ سے پہلے مریض پیٹ میں ریاح محسوس کرتا ہے ریاح گیرانی اور دل میں بیچینی محسوس کرتا ہے۔ اگر ریاح وغیرہ خارج ہو گئے تو آرام آ جاتا ہے جس کی مریض چنداں پرواہ بھی نہیں کرتا۔ اور وہ اپنے کاروبار میں مصروف رہتا ہے۔

لیکن اگر ریاح خارج نہ ہوں تو مقام قلب چھاتی اور بائیں کندھے کے نیچے سرسراہٹ سی محسوس کرتا ہے کبھی یکدم زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ بعض دفعہ اتنی شدت سے دھڑکتا ہے کہ دل کے اوپر قمیص بھی ہلنے لگتی ہے۔ بعض دفعہ چبھنے والا درد ہونے لگتا ہے۔!

چونکہ دوران خون قلب کی طرف ہوتا ہے اس لیئے اسے آگے بھیجنے کے لیئے جلد جلد حرکت کرنا پڑتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوران خون کی شدت اور عضلاتی غدی تحریک کی تیزی سے جسم کے تمام حرکتی اعضا شدت سے حرکت کرنے لگتے ہیں۔ خاص کر دل، پھیپھڑے اور معدہ کی حرکات بہت زیادہ تیز ہو جاتی ہیں۔ جہاں نبض ۸۰ — ۱۰۰ سے ۲۰۰ — ۱۵۰ تک تیز ہوتی ہے وہاں پھیپھڑوں کی حرکات سے سانس

کی مقدار بھی بڑھ جاتی ہے۔ دوران خون کی تیزی سے چہرہ سرخ اور مریض پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے
ترش ڈکار کرتے ہیں سینہ میں جلن ہوتی ہے قارورہ سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے۔

خفقانِ قلب

علامات: خفقان قلب میں مریض کا دل بوجہ تسکین پھیل کر بڑھ جانے کی وجہ سے سست ہو جاتا ہے بے حد گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے چہرہ کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ پیشاب زردی مائل۔ مقدار میں کم اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔

نبض ۸۰/۷۰ کی بجائے ۷۰/۶۰ ہوتی ہے۔ مریض کو چلنے پر دم چڑھ جاتا ہے۔ شدید حالتوں میں چہرہ اور ہاتھ پاؤں پر اماس آجایا کرتا ہے۔ بعض دفعہ غشی کا دورہ بھی ہو جاتا ہے آنکھوں کے پپوٹے متورم ہوتے ہیں۔

تسکینِ قلب

علامات: تسکین قلب کے مریضوں میں رطوبات کثرت سے بہنے کی وجہ سے اس کا دل پھول کر بڑھ چکا ہوتا ہے۔ رفتار قلب اتنی سست ہو جاتی ہے کہ نبض ٹھہر ٹھہر کر چلنے لگتی ہے۔ بعض مریضوں میں ۲۵، ۳۰ تک ہی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ تو نبض کی ٹھوکر کا انتظار کرنا پڑتا ہے اسی صورت کو آج کل کے ڈاکٹر صاحبان ہارٹ بلاک کہتے ہیں۔

دل ڈوبتا ہے بعض دفعہ مریض گر پڑتا ہے۔ بعض دفعہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بدہضمی ہوتی ہے۔ بعض ڈکار آتے ہیں۔ چہرہ پھیکا ہوتا ہے۔ رفتار تنفس بھی سست ہو جاتی ہے۔ مریض ذرا سا چلے تو دم چڑھ جاتا ہے قارورہ کا رنگ بالکل سفید بے رنگ ہو جاتا ہے اکثر مریض زکام کی شکایت کرتے ہیں۔

اُصول علاج

اصول علاج میں اس امر کو مدنظر رکھیں کہ اس وقت مریض کے اعضائے حیاتی یعنی دل، دماغ، جگر میں تحریک، تحلیل، تسکین کی کیا صورتیں پائی جاتی ہیں۔ خاص کر یہ دیکھنا چاہیئے کہ کس مفرد عضو میں تحریک ہے۔ علاج کی صورت میں جس مفرد عضو میں تحریک ہو، وہاں تحریک پیدا کر کے ہر قسم کے امراض و علامات کا یقینی اور بے خطا علاج کیا جا سکتا ہے۔

زیر بحث علامات اختلاج قلب، خفقان قلب اور تسکین قلب میں یہ اصول کام کرتا ہے۔ کیونکہ اختلاج قلب عضلاتی غدی تحریک سے ہوتا ہے اس لیے محرک غدد دیگر اغذیہ اور ادویہ جن سے غدی اعصابی تحریک پیدا ہو کھلائیں۔ اور خفقان قلب چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لیے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ جن سے دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا ہو کھلائیں۔

بالکل یہی صورت تسکین قلب میں اپنائیں۔ چونکہ تسکین قلب دماغ و اعصاب کی تحریک سے ہوتا ہے۔ علاج کے لیے ایسے مریض کو محرکات قلب و عضلات ادویہ اغذیہ کھلائیں انشاء اللہ محرکات قلب کھلاتے ہی مریض آرام محسوس کرے گا۔

علاج کرتے وقت اس امر کو بھی مدنظر رکھیں کہ مریض کسی نفسیاتی جذبہ کا شکار تو نہیں ہے یا کسی ماحول کی کیفیات سے تو متاثر نہیں ہو رہا۔ اس قسم کے ظاہر اسباب کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ علاج میں ناکامی نہیں ہوگی۔

نسخہ جات برائے اختلاج قلب

بیرونی علاج ہوالشافی۔ آب عشرہ تولہ مشک کافور ۲ ماشہ روغن تارپین اڑا کر سرائی ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری:- اصل کسٹرائیل اور آب عنبر کو آگ پر پکائیں جب پانی جل جائے تو بنا ایس بھنزنک کافور کو تارپین میں حل کرکے کسٹرائیل میں ملا دیں۔ بس تیار ہے۔

طریقہ استعمال:- مقام اور سینہ پر روغن مذکور کو نیم گرم کرکے مالش کریں۔

یاد رکھیے ٹی بی کے مریضوں کو اکثر اختلاج قلب کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ انہیں بھی اندرونی بیرونی استعمال کرا سکتے ہیں۔ اندرونی استعمال کے لیے اس کی مقدار خوراک ۲ قطرہ سے پانچ قطرے ہے۔

ھو الشافی مرچ سیاہ، ریوند خطائی ہر ایک ہم وزن مقدار خوراک ۲۔۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ اجوائن۔

ھو الشافی سہاگہ، نوشادر، الائچی کلاں زیرہ سفید گل سرخ ہر ایک ہم وزن دو دو ماشہ دن میں چار بار کھلائیں۔ اگر قبض ہو تو گلقند سے رفع کر

نسخہ جات برائے خفقان قلب

چونکہ خفقان قلب صفرا اور گرمی کی زیادتی سے ہوتا ہے اس لیے ایسی اعصابی محرکات دیں جو مفرح اور خوشبودار بھی ہوں اور آسانی سے مل سکتی ہوں۔

مثلاً گنے کا رس، دودھ کی لسی۔ میٹھے انار کا پانی، تربوز کا پانی، سونف اور زیرہ کا قہوہ وغیرہ اسی طرح مربہ گاجر بھی بہترین دوا ہے۔

خمیرہ گاؤزبان گاؤزبان ابریشم کشنیز صندل گل سرخ الائچی خورد، چینی
۶ تولہ ۶ تولہ ۵ تولہ ۶ تولہ ۵ تولہ ۲ تولہ ۱½ سیر

معروف طریقہ سے خمیرہ تیار کریں۔

مقدار خوراک:- ۵ ماشہ تا ۱ تولہ ہمراہ عرق سونف یا عرق گلاب دن میں تین بار

افعال اثرات:- اعصابی عضلاتی افعال اثرات کا حامل ہے۔ قلب میں سکون پیدا کرکے اختلاج قلب خفقان اور بلڈ پریشر کے لیے آب حیات ہے۔

جوارش شاہی

ہوالشافی: مربہ سیب ۵ تولہ، مربہ گاجر ۵ تولہ، مربہ آملہ ۱۰ تولہ، زرشک شیریں ۵ تولہ الائچی ۲ تولہ دھنیا خشک ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری: مربہ جات کو صاف کرکے کوٹ کر دوسری دوائیں الگ پیس کر اس میں ملا دیں۔ بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:- ۱ تا دو تولہ دن میں چار بار ہمراہ عرق گلاب، بغیر عرق کے بھی کھلا سکتے ہیں۔

نسخہ جات برائے تسکین قلب

تسکین قلب کے لیے غذا اور دوا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تمام نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کیے جا سکتے ہیں (دیکھیں رہبر نظریہ مفرد اعضاء)

جوارش املی املی ایک پاؤ، آلو بخارا ایک پاؤ، پودینہ ایک پاؤ، سونف دس تولہ، انار دانہ دس تولہ، زرشک دس تولہ منقی دس تولہ آملہ ۵ تولہ ست لیموں ۵ تولہ چینی ۲ سیر

ترکیب تیاری املی آلو بخارا کو پانی میں بھگو دیں دوسرے دن خوب ملیں اور چھانی سے چھان لیں۔ دوسری تمام ادویہ کا سفوف تیار کریں۔ زلال میں چینی شامل کرکے گاڑھا قوام کر لیں پھر زرشک منقی وغیرہ کوٹ کر شامل کر دیں۔ پھر باقی ادویہ کا سفوف بھی ملا دیں۔ بس بہترین جوارش املی تیار ہے۔

مقدار خوراک ہر ۲ ماشہ سے ۶ ماشہ تک دن میں تین چار بار کھلائیں

افعال اثرات عضلاتی اعصابی مقوی ہے بے حد مقوی و محرک قلب ہے صرف ایک ہی خوراک بھٹھرتا ہوا دل دوبارہ تحریک میں آجاتا ہے ہیضہ جیسی موذی مرض میں جب پیاس کی کثرت اور قے کا زور ہو پیاس سے گھبرا کر کوئی دوا مفید نہیں ہو سکتی۔ زبان پر لگتے ہی پیاس ختم کر دیتی ہے حالانکہ قے میں تو آب حیات، اعصابی تحریک کی تمام علامات کیلئے فوری اثر ہے بچے، بوڑھے جوان بڑی خوشی سے کھا لیتے ہیں۔

حب مقوی خاص رائی ۱۲ تولہ۔ مرچ سرخ ۱۲ تولہ کشتہ اذراقی ۶ تولہ تمام ادویہ کو باریک کر کے پانی کی مدد سے گولیاں بنا لیں :

افعال اثرات عضلاتی غدی ہیں دل و عضلات کو فوری تحریک دیتی ہے۔ عضلاتی غدی تمام نسخہ جات سے فوری اثر ہے۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی قلب مفرد ہے۔ ہیضہ جیسی موذی مرض کی تریاق ہے۔

مرض قبض خوراک سے ہیضہ کا مریض تندرست ہو جاتا ہے ہر درجہ میں مفید ہے جب تسکین قلب سے مریض گرنے لگے، یا بیہوشی کے دورے پڑنے لگیں اور جسم ٹھنڈا ہو نا شروع ہو جائے تو حب مقوی خاص کی ایک ایک گولی ہر دس دس منٹ بعد ہمراہ قہوہ کھلائیں۔ فوراً جسم گرم ہو جاتا ہے۔ دورے رک جاتے ہیں اس کے علاوہ لقوہ فالج رعشہ دھنرگ ریاحی و بلغمی، دورے، ورد و نزلہ۔ ریشہ کے تریاق ہے۔ ایسے مریض جو بولنا بند کر چکے ہوں۔ ان کے لیے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ اس کا زبان پر ملنا اور کھلانا ضروری ہے باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کیلئے آب حیات ہے۔

حب صابر حنظل۔ رائی۔ گندھک آملہ سار۔ ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کر لیں

تسکین قلب کے مریض کو اگر قبض ہو تو حب مقوی خاص کے ساتھ ضرور کھلائیں۔ ملین و مسہل تمام

کی سرتاج ہے۔ جتنے زیادہ کھائے جائیں اس سے دل نہیں گھبراتا۔ بلکہ پہلے سے طاقتور ہو جاتا ہے۔

چٹنی مقوی قلب اور مولد خون

ھوالشافی۔ ٹماٹر چار سیر کشمش ۱/۲ سیر ۱/۲ پاؤ ادرک سرکہ ایک سیر گڑ دو سیر نمک مرچ حسب ضرورت۔ ترکیب: اول ٹماٹر چیر کر کاٹیں اور چھان لیں ایک اور ہانڈی میں سرکہ اور گڑ ملا کر آگ پر رکھائیں اور گاڑھا قوام بنا لیں۔

مقدار خوراک ایک تولہ سے دو تولہ تک۔ ناشتہ کے ساتھ بھی کھا سکتے ہیں۔ تسکین قلب کی دوائے غذائی ہے۔

قلب اور اس کے پردوں کے اورام

ورم قلب۔ ورم غشاء القلب۔ دل کے اعصابی پردہ کا ورم

جیسا کہ میں ابتدا میں بتا چکا ہوں کہ قلب پر دل و دماغ کے دو پردے غلاف کی صورت میں چڑھے ہوئے ہیں۔ قلب پر پہلا پردہ جسے اندرونی پردہ کہتے ہیں غشاء القلب کہلاتا ہے۔ اور بیرونی پردہ اعصابی پردہ کہلاتا ہے۔!

کبھی قلب میں شدید تحریک ہو کر اس سے اجتماع خون ہو تا ہے کہ دل میں ورم اور سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ صورت شدید عضلاتی غدی تحریک سے پیدا ہوتی ہے، بعض دل تو سوزش ناک نہیں ہوتا۔ البتہ اس کے پردوں میں ورم ہو جاتا ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ان پردوں کے مرکزی اعضا میں شدید تحریک و سوزش ہوتی ہے جن کے اثرات سے قلب کے پردے سوزش ناک ہو جاتے ہیں۔ اور ورم کر جاتے ہیں جگر کے سوزش ناک ہونے سے قلب کا غدی پردہ سوزش ناک ہوتا ہے۔ اور دماغ

میں شدید تحریک سے دل کا اعصابی پردہ سوزش ناک ہوتا ہے۔
چونکہ تینوں صورتیں ایک دوسری سے مختلف ہیں۔ اس لئے ان کے ظاہر ہونے کے اسباب بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

اسباب

ورم قلب و دردِ قلب

چونکہ ورم قلب دل کی شدید تحریک سے ہوتا ہے لہٰذا اس کے وہ تمام اسباب جن سے قلب میں تحریک پیدا ہوتی ہے ہو سکتے ہیں مثلاً:- لذت، مسرت، کیفیات میں خشکی گرمی اور مادی اسباب میں خشک گرم اشیاء، اغذیہ ادویہ شامل ہیں۔ اکثر یہ علامت شدید درجع المفاصل اور سل دق کے مریضوں میں دیکھنے میں آتی ہے۔

علامات

دل تحریک اور دوران خون کی زیادتی کی وجہ سے زور زور سے دھڑکتا ہے۔ ورم کی وجہ سے دل کے اندرونی جیسے بطون راستے تنگ ہو جاتے ہیں جن سے خون کا گزر نہایت مشکل سے ہوتا ہے جن سے قلب میں شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا ہے اکثر بغیر لرزہ کے بخار ہوتا ہے۔ چونکہ دل کے اپنے جسم میں تورم ہوتا ہے۔ لیکن اس کے پردوں میں ورم نہ ہونے کی وجہ سے دل پردوں میں پھنسا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ گویا کوئی چیز اسے دبا رہی ہے۔ نبض تیز متشنجی اور کسی ہوئی محسوس ہوتی ہے قارورہ کا رنگ انتہائی سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔ چہرہ اور آنکھوں میں سرخی ہوتی ہے۔

علاج ورم قلب

ورم قلب دماغ کے ورم (سرسام) کی طرح ایک خطرناک ورم ہے۔ معالج کی ذرا سی سستی اور لاپرواہی سے مریض تلف ہو سکتا ہے لہٰذا اگر اسے اچھی طرح پتہ نہ لگے۔ تو فوراً مریض کو کسی تجربہ کار معالج کے پاس بھیج دینا چاہیئے۔

یقینی تشخیص کے بعد درج ذیل ہدایت پر عمل کرے۔

۱- مریض کو سخت تاکید کی جائے کہ وہ کسی قسم کی حرکات نہ کرے
۲- کوئی تنگ کپڑا جس کا دباؤ سینہ پر پڑ رہا ہو اتروا دے
۳- مریض کو خشک گرم ماحول سے گرم تر ماحول میں لایا جائے۔ یہاں ٹھنڈی ہوا مریض پر پڑے۔ بانس کی ٹٹیاں جس کمرہ میں لگی ہوں اس میں رکھا جائے۔ اندرونی دوا پر درج ذیل نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ نار ماکر پہلے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

ہوالشافی: سنڈھ، برنج سیاہ، زیرہ سفید، مرنجان شیریں۔ ہر ایک ہم وزن زیرہ نہ عصارہ کل وزنی ادویہ کا آٹھواں حصہ یعنی ⅛ حصہ۔

مقدار خوراک: چار رتی سے ½ ۱ ماشہ۔

ہوالشافی

جمالگوٹہ	پودینہ	رائی
۱ حصہ	۲ حصہ	۳ حصہ

افعال اثرات ______ غدی اعصابی

ترکیب تیاری: جمال گوٹہ کو اتنا رگڑیں کہ تیل کی مانند ہو جائے۔ پھر دوسری ادویہ باریک کر کے تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے رہیں جب اچھی طرح مل

جائیں تو محفوظ کر لیں۔ ورم قلب کیلئے بہترین نسخہ ہے

ورم غشاء القلب

اسباب چونکہ غشاء القلب پردہ ہے جس کا تعلق جگر و غدد سے ہے جب جگر و غدد کسی سبب سے سوزش ناک ہو جاتے ہیں۔ تو اس طبعی تعلق کی وجہ سے قلب کا یہ پردہ بھی ورم کر آتا ہے۔
اس کے کیفیاتی اسباب گرمی خشکی یا گرمی تری ہیں۔ نفسیاتی اسباب میں غصہ اور غم کی طوالت اس کا سبب ہے۔ مادی چیزوں میں گرم خشک اور گرم تر اشیاء اغذیہ یا ادویہ کی کثرت

علامات :- چونکہ یہ ورم غدی پردہ میں ہوتا ہے۔ اور اس کا جگر و غدد سے براہ راست تعلق ہے۔ اسی لئے صفرا اور گرمی خشکی کی شدت کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے۔ دل میں جلن درد۔ جکڑن محسوس ہوتی ہے۔ رفتار قلب سست ہوتی ہے۔
دوران خون جگر کی طرف ہونے سے ضعف قلب کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔
بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ خفقان قلب زور پکڑ لیتا ہے نیند کم ہو جاتی ہے۔ چونکہ صفراوی ورم ہوتا ہے۔ اس لئے قارورہ زرد و سرخی مائل ہوتا ہے۔ نبض سست ہوتی ہے وغیرہ

علاج :- مریض کو آرام کرنے کی ہدایت کریں۔ شدید گرم ادویہ اغذیہ کھانے سے روک دیں اور مفرح اشیاء اغذیہ ادویہ کھانے کی ہدایت کریں۔

ہوالشافی

زیرہ سفید	کشنیز خشک	سونف	گل سرخ
۲ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲، ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۱ ماشہ اور سفید زیرہ ۱ ماشہ کے قہوہ سے کھلائیں

ہوالشافی اسگند ناگوری - ۲ حصہ۔ نوشادر - ۱ حصہ۔ ریوند خطائی ۸ حصہ

مقدار خوراک :- تمام ادویہ کو باریک کر کے ۱ سے ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف زیرہ سفید کے قہوہ سے یا پانی سے کھلائیں۔ ہائی بلڈ پریشر اور ورم غشاء القلب کیلئے مفید ہے۔ اگر قبض ہو گلقند ۵ تولہ کھلائیں۔ اگر ضعف قلب ہو تو دواء المسک ۳ ماشہ ہمراہ عرق گلاب کھلائیں

قلب کے اعصابی پردہ کا ورم

اسباب و علامات جب دماغ و اعصاب کے فعل میں اتنی تیزی پیدا ہو جائے کہ ان میں سوزش ورم ہو جائے تو قلب کے اعصابی پردہ میں بھی طبعی تعلق کی وجہ سے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ قلب کے اعصابی پردہ میں مقامی طور پر تیزی ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔ جس سے قلب میں دباؤ کے ساتھ میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ دوران خون اعصاب و دماغ کی طرف ہونے سے قلب میں تسکین کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل رک رک کر چلنے لگتا ہے۔ لو بلڈ پریشر کی حالت پیدا ہوتی ہے دل ڈوبتا ہے اگر موسم مرطوب ہو تو اس تکلیف میں شدت پیدا ہو جاتی ہے نفسیاتی طور پر ندامت اور خوف اس کے اسباب میں شامل ہیں سرد تر سے گرم تر اشیاء سے بھی ورم میں اضافہ ہوا کرتا ہے۔

علاج چونکہ اعصاب اور دماغ کے فعل میں تیزی ہوتی ہے اور قلب میں سستی اس لئے قلب کے فعل میں تیزی پیدا کرنے کے لئے غذا دوا اور [illegible] اثرات سے مراد یہ کہ قلب کو تیز کریں۔ جونہی دوران خون دماغ و اعصاب سے کم ہو گا فوراً قلب کے اعصابی پردہ کا ورم تحلیل ہو جائے گا [illegible] محسوس کریں [illegible]

ھوالشافی:۔ قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی نسخہ جات اس کے لئے مفید ہیں۔ مرض محل کے مطابق استعمال کرکے فائدہ حاصل کریں۔

ھوالشافی:۔ کشتہ کچلہ - رائی - مرچ سرخ
۱ حصہ - ۲ حصہ - ۲ حصہ

حب بقدر نخود تیار کرلیں۔ ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

ھوالشافی: اگر مریض کا دل بہت گھبراتا ہو اور درد بھی زیادہ ہو تو حب صابر اور حب مقوی خاص جن کے نسخہ جات رہبر نظریہ مفرد اعضاء اور مجربات قانون مفرد اعضاء میں درج ہیں تیار کرکے کھلائیں بفضل عیت سے مفید ہیں

ھوالشافی کشتہ بارہ سنگا ۳ حصہ رائی - ۲ حصہ، لونگ ۲ حصہ
تمام ادویہ کو باریک کرکے پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کرلیں
ایک ایک گولی دن میں تین بار استعمال کرائیں۔

غذا:۔ صبح دو عدد انڈے فرائی یا مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پلائیے
دوپہر، صرف گوشت بھنا ہوا۔ شام، مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پلائیں۔

دل کا سکڑنا۔ دل کا پھیلنا۔ دل کا پھولنا

مندرجہ بالا عنوان کی تینوں علامات کا تعلق دل کے حجم سے ہے۔ یعنی دل کا اپنے حجم سے بھی چھوٹا ہونا۔ اور دل کا اپنے حجم سے بڑا ہو جانا دل کے حجم میں چھوٹا ہوتے میں تو معالجین کو کوئی مغالطہ نہیں پڑتا۔ البتہ دل کے بڑھ جانے میں معالجین ڈاکٹر صاحبان بھی سخت غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کوئی چیز سردی کی شدت سے نہ سکڑ جاتی ہے۔ لیکن اس کے حجم کا بڑھنا دو

صورتوں سے ممکن ہے نمبر۱ گرمی کی شدت سے پھیل جائے۔ نمبر۲ تری کی زیادتی سے پھول جائے یہ اتنا بڑا مغالطہ ہے کہ موجودہ زمانے کی کوئی ایکسرے مشین بھی بتانے سے قاصر ہے ایکسرے مشین نے تو توڑ آثار کر دیا ہے۔ اس نے یہ نہیں بتایا کہ ماؤف عضو جس کا ایکسرے لیا گیا ہے۔ گرمی کی زیادتی سے پھیل گیا ہے یا تری کی زیادتی سے پھول کر بڑھ گیا ہے۔
ذہن نشین کرلیں کہ قانون مفرد اعضاء کے تحت دل کا سکڑنا دل کی اپنی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور دل کا پھیلنا جگر و غدد کی تیزی سے حرارت بڑھ کر دل پھیل جاتا ہے۔ اور اعصاب دماغ کی تیزی سے رطوبات کی زیادتی سے دل پھول جاتا ہے۔

پہچان:۔ (۱) اگر قارورہ کا رنگ سرخی مائل ہو تو دل سکڑ جاتا ہے۔ اور اس وقت دل میں تحریک تیزی ہوتی ہے۔ نبض منشاری اور تیز ہوتی ہے۔
(۲) اگر قارورہ کا رنگ زردی مائل ہو تو اس وقت حرارت اور صفرا کی شدت ہوتی ہے۔ قلب حرارت سے پھیل جاتا ہے۔ اس وقت جگر و غدد میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔ نبض سخت اور باریک ہوتی ہے۔
(۳) اگر قارورہ کا رنگ سفید ہو تو دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی ہوتی ہے۔ اور رطوبات کی کثرت سے پھول چکا ہوتا ہے۔ نبض گہری اور سست ہوتی ہے۔

علاج

دل سکڑنا:۔ چونکہ دل خود اپنی تحریک و تیزی کی وجہ سے سکڑتا ہے۔ اس لئے جب تک عضلاتی تحریک اعتدال پر نہیں آئے گی۔ دل اسی حالت پر قائم رہے گا معالج قانون مفرد اعضاء کو چاہیئے کہ وہ اس امر کی تحقیق کرے کہ حرارت انتہائی کم تو نہیں اگر حرارت کم ہو تو عضلاتی تحریک پیدا کریں۔ تاکہ حرارت جلد جلد پیدا ہو کر سردی کو ختم کر دے۔

جونہی سردی کم ہوگی قلب اپنے طبعی حجم پر آجائے گا۔

اگر حرارت تو قدرے ہو لیکن غدد میں شدید کمزوری اور سستی ہو تو غدی عضلاتی تحریک بڑھائیں۔ تاکہ سوداویت جلد ختم کر کے عضلات کا سکیڑ ختم کیا جا سکے۔

نوٹ :۔ ذہن نشین کر لیں۔ خلط سودا، خلط صفرا سے ختم ہوتا ہے۔ خلط صفرا غدی تحریک سے پیدا ہوتا ہے۔

نسخہ جات

قانون مفرد اعضاء کے تمام عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات حسب ضرورت استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

حب سلاطین

ھوالشافی :۔ جاگرڈ ۱ حصہ۔ ٹنگرت ۲ حصہ۔ کشتہ کچلہ ۳ حصہ۔ رائی ۸ حصہ۔

تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر (۵) موٹھ تیار کر لیں ایک ایک گولی دن میں تین بار کھلائیں۔ ہر قسم کی سوداوی علامات جو ہیں دل کا سکڑنا۔ خارش چنبل عظم الطحال دمگر۔ تحجر مفاصل وغیرہ کے لئے بیحد مفید ہے۔

افعال اثرات :۔ ——— غدی عضلاتی ہیں

دیگر

ھوالشافی :۔ اجوائین۔ پودینہ۔ رائی۔ خولنجاں۔ ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک

کر کے ۲ ۱ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے استعمال کرائیں۔ ریاح گیس اور قلب کا سکڑنا کے لئے نہایت مفید ہے۔

افعال اثرات ——— غدی عضلاتی ہیں۔

دل کا پھیل کر بڑھ جانا

چونکہ دل جگر و غدد مشینی تحریک اور صفرا کی زیادتی سے پھیلتا ہے۔ اس لئے معالج کو چاہیئے کہ وہ اعصابی غدی تحریک بڑھا کر دل میں تسکین پیدا کرے۔

جونہی دل پر رطوبات کی بارش ہوگی۔ تو حرارت بجھ جائے گی، دل اعتدال پر آجائے گا، نارمل ہو جائے گا قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات دل کے پھیل جانے کے لئے ضرورت کے وقت استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

ھوالشافی کشنیز خشک ۵ تولہ۔ زیرہ سفید ۵ تولہ۔ سونف ۵ تولہ۔ شیر عشر ½ تولہ

مقدار خوراک :۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے شیر عشر میں تھوڑا تھوڑا کر کے ملا لیں۔ ایک سے دو رتی دن میں چار بار ہمراہ سونف ۶ ماشہ زیرہ سفید ۶ ماشہ کا قہوہ،

ھوالشافی سہاگہ ۲ تولہ۔ ملٹھی ۲ تولہ۔ ریوند خطائی ۳ تولہ سقمونیا ۱ تولہ،

تمام ادویہ کو باریک کر کے ½ سے ۱ ماشہ دن میں تین بار کھلائیں۔

دل کا پھول جانا

چونکہ دل اعصابی تحریک اور رطوبات کی زیادتی سے پھولتا ہے۔ اس لئے مریض کو عضلاتی محرکات کھلانی چاہیں۔ اس مقصد کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی مرکبات جو قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا میں درج ہیں۔ بے حد مفید ہیں۔

درج ذیل مرکبات بھی مفید و موثر ہیں۔

ھو الشافی

ہیراکسیس۔ لونگ۔ بالچھڑ۔ مصبر
ا تولہ ۔ تین تولہ ۔ چار تولہ۔ ۲ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے حسب بقدر چنا بنالیں۔ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

ھو الشافی

رائی ۔ سرخ مرچ۔ کشتہ کچلہ
۱۲ تولہ۔ ۱۲ تولہ۔ ۴ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے حسب بقدر نخود تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔ دل کے پھول جانے۔ دل کے ڈوبنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

غذا:۔ صبح انڈے فرائی۔ دوپہر بھنا ہوا گوشت ٹماٹر۔ پکوڑے، شام:۔ کشمش، چھوہارے کھا کر قہوہ پیئے۔

دل سینہ سے باہر نکلنا معلوم ہونا

(قذف القلب)

دل میں یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے۔ جب دل کی رفتار میں اس قدر تیزی ہو جائے

کہ اختلاج قلب کی صورت پیدا ہو جائے۔ شدید بے چینی اور اختلاج کی وجہ سے مریض کو دل باہر نکلتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ چہرہ کی رنگت پھر جاتی ہے۔ خشکی کی شدت سے نیند حرام ہو جاتی ہے گھبراہٹ و بے چینی کی انتہا ہوتی ہے۔

اسباب:۔ جو اسباب اختلاج قلب میں بیان ہو چکے ہیں وہی قذف القلب کے ہیں

علاج:۔ علاج بھی اختلاج والا ہی مفید ہے البتہ فوری سکون کے لئے اگر مفرح اغذیہ ادویہ کھلائی جائیں تو زیادہ بہتر ہے مثلاً روح گلاب، روح کیوڑہ، دوا المسک، خمیرہ گاؤزبان۔ سونف زیرہ والائچی کی چائے۔ قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی مجربات فوری اثر ہیں۔

غذا:۔ صبح مکھن کھا کر سونف والائچی کا قہوہ۔ دوپہر:۔ مولی گاجر، شلغم ساگ، کدو، توری۔ شام:۔ مربہ آملہ کھا کر قہوہ پیئں۔

دل بھچتا ہوا معلوم ہونا (ضغط القلب)

دل میں یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دل کے غدی پردہ میں تحریک سوزش ہو چکی ہو اور اس میں کھچاؤ پیدا ہو گیا ہو جس سے دل پر چاروں طرف سے دباؤ پڑتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض اپنے دل کو بھچتا اور جکڑتا ہوا محسوس کرتا ہے اس صورت کے زیادہ دیر قائم رہنے سے اکثر مریضوں کو غشی کے دورے بھی پڑنے لگ جاتے ہیں یہ خالص غدی عضلاتی تحریک ہے۔

علاج اگر مریض دل میں درد بھی محسوس کرے تو اعصابی غدی مجربات درست رہیں گے اگر درد معلوم نہ ہوتا ہو تو غدی اعصابی مجربات فائدہ مند ہوں گے

غذا:۔ صبح مکھن، مغز بادام، چینی، ہمراہ سونف، گل سرخ کا قہوہ
۵ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ۔

دوپہر:۔ مولی، گاجر، شلغم، توری، کدو، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ میں سے کوئی سبزی جو کالی مرچ سے تیار کی گئی ہو۔ شام:۔ مربہ گاجر حسب ضرورت کھا کر سونف اور گل سرخ کا قہوہ۔

دل سے دھواں اٹھتا معلوم ہونا (علت دخانیہ)

یہ خالص عضلاتی اعصابی تحریک ہے جب غلط سوداویت خون میں بڑھ جائے تو بعض دوسرے اعضاء کی طرف اس کا دباؤ نہیں ہوتا (جیسا کہ معدہ میں تبخیر کے مریضوں میں سوداویت ریاح کا غلبہ دماغ کی طرف ہوتا ہے) بلکہ خود دل کی طرف ہوتا ہے ایسی صورت میں مریض کو اپنے دل سے دھواں اٹھتا معلوم ہوتا ہے۔

چونکہ ترشی و تیزابیت کا غلبہ ہوتا ہے لہٰذا مریض کے سینہ اور قلب میں جلن بھی محسوس ہوتی ہے۔ ترش ڈکار بھی آیا کرتے ہیں

علاج چونکہ قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ہے لہٰذا علت دخانیہ کا علاج بھی عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیا سے کرنا ہوگا قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے تمام عضلاتی غدی مجربات نہایت مفید ہیں، قبض کی صورت میں ملین مسہل ضرور دیا کریں۔ حب مقوی خاص و حب صابر بھی اس مقصد کے لئے دی جا سکتی ہیں۔

نوٹ:۔ دل کے مقام پر ریت گرم سے ٹکور کرائی جائے تو بہت مفید رہتی ہے۔

غذا:۔ صبح:۔ کشمش اور بادام کھلا کر اجوائن کا قہوہ پلائیں۔ دوپہر:۔ کوئی ساگ، شلغم، انڈے، پکوڑے، پیٹھا، اچار، پھلوں میں آم وغیرہ۔ شام:۔ مربہ سیب یا مربہ ادرک کھلا کر اجوائن کا قہوہ پلائیں۔

دل چھلتا معلوم ہونا (تقشر القلب)

یہ صورت اس وقت واقع ہوتی ہے جب غدی تحریک انتہائی تیز ہو جاتی ہے یہ بالکل ایسی ہی ہوتی ہے جیسے غدی تحریک میں جوشش ہو یا احلیل میں سوزش ہو کر سوزاک ہو جاتا ہے۔ پیشاب و پاخانے میں لیے اور چھلکے خارج ہوتے ہیں۔ دل کے جب غدی پردہ میں سوزش ہو جاتی ہے تو مریض کو دل کے اوپر سے چھلکے اترتے معلوم ہوتے ہیں۔

علاج چونکہ تقشر القلب کی تحریک غدی اعصابی ہوتی ہے اس لئے اس کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ اشیا سے کریں خاص کر دودھ گھی، گل روغن، بادام روغن، کسٹرائل وغیرہ روغنی اشیاء زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ تقشر القلب کا علاج جوشش کے اصول پر کریں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہ ہو گی

غذا:۔ صبح مکھن بادام چینی کھلا کر عرق سونف پلا دیں۔ دوپہر:۔ کدو توری، ٹینڈے، مولی گاجر، شلغم دنیا چاول کھچڑی وغیرہ۔ شام صرف دودھ گھی پلا دیں

غشی ۔ بے ہوشی

غشی اور بے ہوشی دو ایسی علامات ہیں کہ حکماء انہیں ایک ہی صورت کے دو نام سمجھتے ہیں حقیقت میں دونوں کی ماہیت جدا جدا ہے۔ دونوں مختلف اعضاء حیاتی (جگر، دماغ) کی تیزی سے پیدا ہوتی ہیں۔ دونوں کے علاج مختلف ہیں۔

یہاں میں ان کی ماہیت، اسباب علامات اور علاج مقابلہ کی صورت میں درج کرتا ہوں تاکہ عام حکماء ان کے فرق کو آسانی سے سمجھ سکیں۔

ماہیت ، اسباب ، علامات

غشی ——— بے ہوشی

۱۔ غشی جگر و غدد کے فعل کی تیزی سے پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ جب غدی تحریک سے اعصاب و دماغ میں اچانک تسکین پیدا ہوتی ہے تو عصبی نظام سے قلب و عضلات کو حرکات کے لیے احکام آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی نروز بریک ڈاؤن NERVES BREAK DOWN کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جس سے مریض غش کھا کر گر پڑتا ہے اور بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے

۳۔ جب ہوش آتی ہے تو مریض کو دوران غشی ہونے والے واقعات کا کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔

۴۔ بے ہوشی سے پہلے مریض کو کچھ علم نہیں ہوتا اس لیے وہ اپنے آپ کو کسی نقصان سے بچا نہیں سکتا چاہے پانی میں گرے یا آگ پر یا اونچی جگہ سے نیچی جگہ پر

۱۔ بے ہوشی دماغ و اعصاب کے فعل کی تیزی سے ظاہر ہوتی ہے۔

۲۔ جب اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی پیدا ہو جائے تو قلب و عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے. یعنی عضلات سستی اور کمزوری کی وجہ سے اپنے مفروضہ افعال باوجود احکامات ملنے کے انجام نہیں دے سکتے آہستہ آہستہ حرکات بند کر دیتے ہیں جس سے بے ہوشی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ جب مریض ہوش میں آتا ہے تو دوران بے ہوشی تمام واقعات بتا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو لوگ حقیقی واویلا کر رہے تھے یا معالج جو کچھ کہتے اور کرتے تھے ان سب کا مجھے پتہ لگ رہا تھا لیکن مجھے جواب دینے کی سکت نہیں تھی

۴۔ بے ہوش ہونے سے پہلے مریض کو پتہ لگ جاتا ہے اس لئے ایسا مریض بے ہوش ہونے سے پہلے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے یعنی کھڑا

۵۔ غشی کا مریض اچانک ہوش میں آجاتا ہے

۶۔ غشی کا مریض دورہ کے بعد کسی قسم کی کمزوری محسوس نہیں کرتا۔

۷۔ غشی خلط صفرا کی زیادتی اور اس کا اخراج رکنے سے پیدا ہوتی ہے۔

۸۔ غشی کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہوتی ہے. غشی قلب میں تحلیل سے ہوتی ہے

۹۔ شدید غصہ یا رنج غشی کا سبب ہوتے ہیں

۱۰۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ سانس آہستہ آہستہ آتا ہے۔

۱۲۔ اگر مریض طاقتور ہے تو پسینہ نہیں آتا۔

۱۳۔ دوران غشی نبض باریک اور سست ملتی ہے

۱۴۔ غشی کے دوران ہاتھ پاؤں میں تشنج نہیں ہوتا۔

۱۵۔ منہ سے جھاگ نہیں آتے۔

ہے تو بیٹھ جاتا ہے. پانی کے قریب ہے تو دور ہو جاتا ہے وغیرہ

۵۔ بے ہوشی کا مریض آہستہ آہستہ ہوش میں آتا ہے۔

۶۔ بے ہوشی کا مریض بے حد کمزوری محسوس کرتا ہے۔

۷۔ بے ہوشی خلط بلغم کی زیادتی اور اس کا اخراج رکنے سے ہوتی ہے۔

۸۔ بے ہوشی کے مریض کی تحریک اعصابی غدی ہوتی ہے بے ہوشی قلب میں تسکین سے ہوتی ہے

۹۔ ندامت و خوف یا شدید تکلیف بے ہوشی کا سبب ہوتے ہیں۔

۱۰۔ چہرہ کا رنگ بے رونق پھیکا ہو جاتا ہے

۱۱۔ سانس آہستہ آہستہ خراٹے سے آتا ہے

۱۲۔ دوران بے ہوشی ہر مریض کو سرد پسینے آتے ہیں۔

۱۳۔ دوران بے ہوشی نبض پھولی ہوئی انتہائی سست اور ٹھہر ٹھہر کر چلتی ہے۔

۱۴۔ ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں دانتی لگتی ہے

۱۵۔ اکثر منہ سے جھاگ یا رال بہتی ہے۔

۱۶. بول براز بے اختیار نکل جاتے ہیں

۱۷. غشی کے دورے اکثر بے قاعدہ ہوتے ہیں۔

۱۸. دورانِ خون جگر کی طرف ہوتا ہے جس سے آنکھیں سفید ہوتی ہیں۔

۱۹. قارورہ کا رنگ اکثر شدید زردی مائل ہوتا ہے۔

۲۰. سکتہ غشی کا ہی دوسرا نام ہے۔

۱۶. بول براز دوران بے ہوشی خطا نہیں ہوتے ہیں بلکہ دورے کے بعد پیشاب آتا ہے۔

۱۷. بے ہوشی کے دورے ٹائم مقررہ پر آتے ہیں

۱۸. دورانِ خون دماغ کی طرف ہوتا ہے۔ جس سے آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔

۱۹. قارورہ اکثر سفید ہوتا ہے۔

۲۰. قوما بے ہوشی کا ہی دوسرا نام ہے مثلاً ذیابیطس قوما۔

علاج

آپ نے دیکھا کہ غشی اور بے ہوشی زمین آسمان کا فرق ہے۔ دونوں علامات مختلف اعضا کے افعال کی تیزی پیدا ہوتی ہے۔ دونوں کے مختلف ہیں اس لئے دونوں کے علاجات بھی مختلف ہوں گے۔ معالجین کو چاہیے کہ ان کی صحیح ماہیت ذہن میں بٹھائیں تاکہ صحیح تشخیص کر کے یقینی اور بے خطا علاج کر سکیں۔

۱. غشی کے مریض کے چونکہ جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے ہیں اس لئے ان کو افعال کو سست کرنے اور اعتدال پر لانے کیلئے اعصاب و دماغ کے افعال کو تیز کرنے والی ادویہ اغذیہ اشیاء نہیں ہوں گے۔

۲. قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے تمام اعصابی محرکات ضرورت کے وقت استعمال کر سکتے ہیں

۳. قرابادینی نسخوں میں تمام مفرح شربت جن میں

۱. بے ہوشی کے مریض کے چونکہ دماغ و اعصاب کے افعال تیز ہوتے ہیں اس لئے انہیں عضلاتی محرکات کھلانی پڑیں گی جن میں عضلاتی مزاج کی اغذیہ ادویہ زہریں بھی شامل ہیں

۲. قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے تمام عضلاتی محرکات ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

۳. قرابادینی نسخوں سے شربت فولاد، ہر قسم

شربت صندل، شربت نیلوفر، روح کیوڑہ وغیرہ ہر قسم کے خمیرہ جات جن میں خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا، وسادہ۔ دوا المسک جواہر والی وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

۴. اگر دورہ کے وقت معالج مریض کے پاس پہنچے تو اسے چاہئے کہ مریض کے گلو بند اور سینہ کی بندش کو فوراً ڈھیلا کرا دے۔ مریض کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے لگوائے۔ امونیا کا رب سنگھائے۔ سر پر بادام روغن جس میں کافور ملایا گیا ہو مالش کرائے۔

ھوالشافی

نوشادر ٹھیکری، ریوند خطائی، ریوند عصارہ
۲ تولہ ۲ تولہ ۱ تولہ۔
مرچ سیاہ، سونف
۲ تولہ ۲ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے ایک ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ عرق کیوڑہ یا عرق گلاب کھلائیں۔

ھوالشافی: صندل سفید، کشنیز خشک، گل سرخ

کے اطریفلات معجون کچلہ وغیرہ ضرورت کے وقت استعمال کر سکتے ہیں۔

۴. اگر دورہ کے وقت معالج مریض کے پاس پہنچے تو اسے چاہیے کہ مریض کے گلو بند اور سینہ کی بندش کو فوراً ڈھیلا کرا دے۔ چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے نہ مارنے دے بلکہ ذرا سی سرخ مرچ یا کباب مرغ یا مشک سنگھائیں۔ سر کو ریت گرم سے گرم کریں

ھوالشافی

سرخ مرچ، رائی، کشتہ کچلہ، سم الفار
۲ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ ۲ ماشہ
حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔
اگر قبض ہو تو یہ نسخہ بھی ساتھ دیں۔

ھوالشافی: حنظل، رائی، گندھک آملہ سار ہموزن، حب بقدر نخود بنالیں ایک ایک گولی دن میں تین بار۔

ھوالشافی: اسطوخودوس، لبسفائج، لونگ

ہر ایک ہم وزن۔
مقدار خوراک: ۲-۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف زیرہ کی چائے۔

لونگ، ہینگ، مصبر، ہر ایک ہم وزن۔
حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی دن میں چار بار کھلائیں حتیٰ کہ شام تک ایک دو پاخانے آجائیں۔

غشی کی اقسام اور غلط فہمی

ماہرین طب نے غشی کی بہت سی اقسام لکھی ہیں جن کے نام اسباب کی وجہ سے رکھے گئے ہیں لیکن حقیقت میں ان کا بنیادی سبب صرف اور صرف ایک ہی ہے۔ یعنی جگر و غدد کے افعال کی تیزی۔ مثلاً غشی استفراغی یعنی دست قے و یا زیادہ پسینہ آنے سے مریض بے ہوش ہو جائے تو اسے غلطی سے غشی استفراغی کہتے ہیں حالانکہ غشی خون کے زیادہ نکل جانے یا مرض استسقاء میں پیٹ سے پانی یکبارگی نکالنے سے ہوتی ہے۔
اسی طرح غشی امتلائی، غشی وجعی، غشی جوعی، غشی حسی، غشی شرکی، غشی اختناقی وغیرہ۔
سب سے بڑی غشی کے بارے میں غلط فہمی یہ ہے کہ غشی قلبی بھی تسلیم کرتے ہیں۔ یاد رکھیں غشی قلبی نہیں ہوتی کیونکہ اگر قلب کے فعل میں تیزی ہو تو غشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ٹی بی کے مریض کے قلب دفعات تیز ہوتے ہیں ایسے مریض آخری دم تک ہوش میں رہتے ہیں۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ جب تک قلب کے فعل میں سستی پیدا نہ ہو نہ بے ہوشی ہوتی ہے نہ غشی۔

دردِ دل

ڈاکٹری نام	طبی نام	اردو نام
ANGINA PECTORIS	وجع القلب	دردِ دل

تعارف و علامات

دردِ دل اکثر ۵۰ سال کے بعد ہوا کرتا ہے، دردِ دل ہونے سے پہلے مریض بشاش ہوتا ہے کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا، حسب معمول کام کر رہا ہوتا ہے کہ اچانک دل میں جھٹکا سا محسوس کرتا ہے اور شدید دردِ دل ہونے لگتا ہے، دردِ دل کے بعد جب دورے بار بار ہونے لگتے ہیں تو درد پیدا ہونے سے پہلے بے چینی اور گھبراہٹ اور دل کے مقام پر بوجھ سا محسوس ہوتا ہے پھر اچانک درد کی ٹیسیں شروع ہو جاتی ہے جو بائیں کندھے اور بائیں بازو میں جاتی ہیں سخت دم کشی ہوتی ہے مریض کو موت سامنے نظر آنے لگتی ہے۔ درد کی شدت سے اور گھبراہٹ سے مریض کا رنگ فق ہو جاتا ہے، سارا جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے کبھی ابکائیاں آنے لگتی ہیں شاذ و نادر قے بھی آجاتی ہے اکثر قے کے ساتھ مریض غش کھا جاتا ہے اور اکثر اسی دوران راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

اسباب

دردِ دل ہمیشہ ایسے اشخاص کو ہوتا ہے جن کے خون جسم میں سوداویت اور تیزابیت بڑھ چکی ہوتی ہے، مریض کے عضلات اور شریانیں تیزابیت اور خشکی کی زیادتی سے سکڑ رہے ہوتے ہیں قلبی شریانوں میں سکڑ اچانک ہونے سے دردِ دل پیدا ہوا کرتا ہے جو مندرجہ ذیل اسباب سے ہوا کرتا ہے:
(۱) شراب خوری، شراب نہ صرف خانہ خراب کرتی بلکہ ایمان اور قلب کا بھی ستیاناس

کردیتی ہے۔ یاد رکھیں شراب انتہائی محرک قلب ہے ایسے اشخاص جو اس کے کم عادی ہوتے ہیں بعض دفعہ زیادہ مقدار میں اسے پی لیتے ہیں جس سے اچانک قلب سکڑ جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ شریانیں بھی سکڑ جاتی ہیں جن میں پھیپھڑے سے آنے والا خون آسانی سے گزر نہیں سکتا جس سے قلب خون سے بھر جاتا ہے اور تن جاتا ہے اور شدید درد کرنے لگتا ہے۔

لذت و مسرت کے جذبات کی شدت

لذت و مسرت کے جذبات بھی قلب و عضلات کے ذاتی جذبات ہیں، چونکہ یہ جذبات اکثر خود کا شتہ ہوتے ہیں اور اچانک حاصل ہوتے ہیں اس لئے اگر یہ جذبات شدید ہوں تو دل اچانک سکڑ جاتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے۔

لذت کیسے حاصل ہوتی ہے

لذت لطف و سرور کا دوسرا نام ہے، لذت اکثر جنسی جذبات سے حاصل ہوتی ہے، مثلاً کثرت جماع، جنسی ملاپ کے منظر دیکھنا، فلم میں محبت پیار کرتے دیکھنا، عشقیہ قصے پڑھنا۔

نقرسی مزاج ہونا

نقرسی مزاج سوداوی مزاج کا دوسرا نام ہے جو جوڑوں کے اندر کی رطوبات کے کم ہونے یا غلیظ ہونے یا خشک ہو جانے سے بتایا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ رطوبات صرف جوڑوں میں ہی خشک نہیں ہوا کرتیں جسم کے

ہر ذرے میں بلغمی رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے کہ جس کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے جس سے دل میں دوران خون کی رکاوٹ ہونے لگتی ہے، خصوصاً اکلیلی شریانوں میں سدے کی صورت پیدا ہو کر درد دل ہونے لگتا ہے

علاج

اگرچہ یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ درد دل مرض انقباض قلب سے ہوتا ہے

درد دل کے علاج میں فنی غلطیاں

درد دل کا علاج لکھنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے ڈاکٹر صاحبان اور طبیب حضرات درد دل کے علاج میں جو فنی غلطیاں کرتے ہیں ان کی وضاحت کر دی جائے اس کے بعد قانون مفرد اعضا کے تحت یقینی بے خطا علاج پیش کیا جائے گا۔

ایلوپیتھی ڈاکٹر برنز میتھل اور پروفیسر جے لینگر شعبہ کلینکل کارڈیالوجی ہسپتال بوشیکا پیرس نے عوارض قلب کا ذکر کرتے ہوئے ان عوارض کے سبب اصلی کا ذکر کرتے ہوئے کولسٹرول کو بڑی اہمیت دی ہے،

یہاں یہ بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خود کولسٹرول کیا چیز ہے، کولسٹرول یہ ایک یونانی لغت کا لفظ ہے جو دو اجزا کول بمعنی صفرا اور سٹیریوس (STEREOS) بمعنی ٹھوس سے مشتق ہے بالفاظ دیگر یہ ٹھوس یا منجمد صفرا ہے یہ چربی کی طرح کا منجمد مواد ہے جو قلموں کی صورت میں پایا جاتا ہے یہ قلمی مادہ تمام حیوانی چربیوں اور روغنوں میں پایا جاتا ہے، صفرا و خون دماغی بافتوں، دودھ انڈے کی زردی گردوں اور اعصابی ریشوں کے غلاف وغیرہ میں پایا جاتا ہے یہ مادہ بآسانی حل نہیں ہوتا

اور مثانہ کے علاوہ شریانوں کی دیواروں کے ساتھ جم کر قلموں کی صورت اختیار کر لیتا ہے، عمل شعاع (IRRADIATION) کے تحت یہ وٹامن ڈی کی صورت اختیار کر لیتا ہے ۔

کولسٹرول کی اس جامع تعریف کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کولسٹرول دراصل سودا ہی ہے جسے ایلوپیتھی سائنسدان اپنی تمام تر باریک بینی کے باوجود شناخت نہیں کر پاتے بلکہ اس کے (سودا) وجود کے انکار سے کئی گوناگوں پریشانیوں سے دو چار ہو گئے ہیں ۔

جس طرح دنیائے تہذیب کا ایک خوفناک مرض سرطان ہے جس کی بیخ کنی کیلئے دانشوران فرنگ روزانہ اپنے تجربات میں مصروف ہیں لیکن سودا کے وجود کا انکار ان کی کامیابی کی راہ روکے کھڑا ہے ۔ آج یورپ کے بالغ نظر محققین اگر سودا کے وجود کو تسلیم کر لیں تو ان کے لئے مختلف امراض قلب کے علاوہ سرطان کا یقینی علاج معلوم کرنا مشکل نہ ہوگا ۔

یورپ امریکہ کے لوگ کولسٹرول کے وجود سے کس قدر خوف زدہ ہیں اس کا اندازہ ان ممالک میں جا کر ہی لگایا جا سکتا ہے ان لوگوں کو ہر عمدہ سے عمدہ غذا میں کولسٹرول نظر آتے ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کولسٹرول کی دہشت زدگی سے خدا کی ہر نعمت کو اپنے اوپر حرام کیے ہوئے ہیں لیکن خدائے بزرگ تر کی تمام حرام کی ہوئی چیزیں شراب اور خنزیر کا گوشت کو چھوڑنے کیلئے کسی طرح بھی تیار نہیں ۔ وہ بغیر شکر کے چائے پی لیں گے لیکن شراب کی چسکی لگانے سے باز نہیں آئیں گے ۔ وہ مکھن کی بجائے مارجرین کو گوارہ کر لیں گے مگر سور کا گوشت مزے لے لے کر کھائیں جو سوداویت کا خزانہ ہے اور جن کے استعمال سے خون گاڑھا ہو کر گونا گوں عوارضات کو جنم دیتا ہے ۔

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ کولسٹرول حقیقت میں سودا کا دوسرا نام ہے جو امراض قلب کی پیدائش میں اہم کردار ادا کرتا ہے ۔ کولسٹرول کے بعد گھی اور چربیلی اغذیہ ادویہ سے روکا جاتا ہے جو میرے نزدیک درست نہیں ۔ ان کی حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں ،

گھی اور چربی

ہمارے ملک کے بڑے ڈاکٹر دنیائے مغرب کے بے دام غلام ہیں ان کے لئے آسمان فرنگ سے آمدہ اطلاع وحی اور الہام کا درجہ رکھتی ہے ، یہ اپنے استادان سے جو بات سن لیتے ہیں ، آنکھیں بند کر کے ایمان لے آتے ہیں اس اندھی تقلید کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کے ڈاکٹر بھی یورپ کی اقتدا میں اپنے مریضوں کو گھی کے استعمال سے شدت سے ممانعت کرتے ہیں اس کے برعکس بناسپتی گھی جو منبع فساد ہے اس کے استعمال پر کوئی قدغن لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے باوجودیکہ خالص دیسی گھی کے استعمال سے شریانی سدہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ اس سے شریانیں سخت ہوتی ہیں بلکہ یہ تو وہ نعمت ہے جو ہزاروں ادویہ کے مقابلہ میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ ہمارے بزرگ سیروں دیسی گھی پی جایا کرتے تھے لیکن ہم ان کا عارضہ قلب ہوتے نہیں دیکھا البتہ جب سے بناسپتی کی آفت کا نازل ہوئی ہے ہم اس بناتی روغن کے استعمال سے اپنی آب و تاب اور توانائی سے محروم ہو گئے ہیں ہم دل و دماغ کی بہترین صلاحیتوں سے عاری ہوتے جا رہے ہیں ۔

یاد رہے کہ انسان کو علماء منطق نے حیوان ناطق کہا ہے اس لئے اس کے لئے حیوانی اغذیہ [illegible]

گھی کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کہ وہ شریانوں کے اندر جم کر ان کو تنگ کر دیتا ہے جس سے دوران خون میں رکاوٹ ہو جاتی ہے حقائق کے خلاف اور وہم بے بنیاد ہے گھی تو خارجی حرارت کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے بھلا داخلی حرارت کی موجودگی میں کیسے جم سکتا ہے البتہ اگر جسم میں سودا کی کثرت ہو اور خشکی بڑھ گئی ہو تو گھی کے استعمال سے اس خشکی کا کامیابی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

جب اس کے استعمال سے خشکی و تیزابیت ختم ہو جائے گی تو نہ اختلاج قلب رہے گا نہ تصلب شرائن رہے گا تو جب یہ صورتیں ختم ہو جائیں گی تو درد دل کیسے پیدا ہوگا۔

گھی محرک غدد ہے

یاد رکھیں گھی محرک غدد ہے جب جگر و غدد شدید تیز ہو گئے ہوں تو صفرا کی پیداوار بڑھ کر خشکی ہوتی ہے۔ کثرت صفرا و حرارت سے دل پھیل جایا کرتا ہے چہرہ ہاتھ پاؤں پر آماس آجایا کرتی ہے ایسی صورت میں گھی کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے بلکہ اعصابی محرکات کھلانے ضروری ہوتے ہیں تاکہ حرارت و صفرا خارج ہو کر کلی شفا ہو جائے۔

علاج

فرنگی طب نے جسم کے نمبرے حصے کی امراض کا ذکر کیا ہے، وہ بھی منظم اور کسی قاعدے سے نہیں کیا۔ فرنگی طب نے فی الحال صرف اعصابی امراض پر ہی اپنی تحقیقات کی ہیں۔ باقی دو حصے غدد اور عضلاتی امراض کا ذکر تک نہیں کیا ہے۔ ہمارے زیر بحث مضمون ہی کو لے لیجئے اس کے اسباب میں نزلہ زکام، ذیابیطس، غم، بدہضمی اور دیگر عصبی علامات کا ذکر کیا ہے جو سراسر غلط ہے۔

یاد رکھیں کہ دل کا درد صرف انقباض قلب و عضلات اور ترشی و تیزابیت سے ہوتا ہے جب ہم اس کا علاج کرتے ہیں تو فزیالوجیکل لائٹ اور قانون فطرت کی پیروی میں ترشی و تیزابیت کو سوڈیم بالکلی میں تبدیل کر دیتے ہیں جس سے مرض کلی طور پر ختم ہو جاتا ہے اس کے برعکس ایلوپیتھک حضرات مریضوں کو ایسڈ استعمال کراتے ہیں حالانکہ مریض کے اندر پہلے ہی ایسڈ کی زیادتی ہوتی ہے اور ایسے علاج سے اکثر مریض تلف ہو جاتے ہیں۔ درد دل کا شافی علاج صفرا کی پیدائش بڑھانا ہے۔

درد دل کے مریض میں حتی الامکان حرارت کی پیدائش بڑھانی چاہیئے دورہ کے وقت کچھ بھی میسر نہ آئے تو مریض کو فوراً گرم پانی شہد یا چینی کا قہوہ دیں دوا کے طور پر ہر وہ چیز خواہ دوا ہو یا غذا ہو غدی اعصابی ہونی چاہیئے۔ غدی دوائیں قلب و عضلات میں تحلیل و حرارت پیدا کر کے اس کے سکیڑ کو فوراً پھیلا دیتی ہیں جس سے درد و بے چینی رفع ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔ مفردات میں سے سونف، اجوائن، گندھک آملہ سار، نوشادر، سونٹھ، ریوند عصارہ، ریوند چینی، مرچ سیاہ، شاکی، زیرہ سفید و سیاہ، سقمونیا، سرسنجاں شیریں اور اسگندھ وغیرہ مفرد یا مرکب صورت میں بہت مفید ہیں۔

نسخہ نمبر1: اجوائن دیسی ۲ تولہ، رائی ۲ تولہ، تیزپات ۲ تولہ، گندھک آملہ سار ۱۲ تولہ۔ اجزاء کو خوب باریک کر کے رکھ لیں اور اس میں سے ۲ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں چار بار گرم پانی یا قہوہ یا چائے سے استعمال کرائیں۔

یہ نسخہ کیمیاوی طور پر صفرا پیدا کرتا ہے حرارت غریزی کا محافظ ہے مردانہ کیلئے محرک ڈسپنسر ہے۔ عرق النساء اور سفری قے اور ڈکاروں کی کثرت کے لیے مفید ہے۔ ریاح شکم کی زیادتی کے سبب بے چینی اور پریشانی کا خاتمہ کرتا ہے، تبخیر معدہ اور رعشہ کو نافع ہے امراض قلب میں ہمہ صفت موصوف ہے۔

نسخہ نمبر2: پودینہ خشک، اجوائن دیسی، فلفل سیاہ، مصطگی رومی،

عقرقرحا، زیرہ سیاہ، ہر ایک ½۲ تولہ زعفران ۹ ماشہ۔ زعفران کے سوا تمام اجزاء کو باریک کرکے سہ چند چینی کے قوام میں ملائیں۔ آخر میں زعفران کو باریک کرکے مرکب میں اچھی طرح ملائیں۔

مقدار خوراک:۔ ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح و شام پانی یا چائے سے کھائیں۔ بے حد مقوی جگر، مقوی معدہ و امعاء ہے۔ امراض قلب میں اس سے بڑا عمدہ کام لیا جا سکتا ہے۔

نسخہ نمبر ۳:۔ اجوائن دیسی ایک پاؤ، تیزپات ایک پاؤ، فلفل سیاہ ½ پاؤ، شہد سہ چند وزن ادویہ۔

اجزاء کو باریک کرکے شہد میں ملائیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۶۰۶ ماشہ یہ معجون صبح شام پانی سے کھلائیں۔ نہایت عمدہ ریاح شکن اور مقوی معدہ مرکب ہے۔ امراض قلب کے لئے کثیر فوائد کا حامل ہے۔

نسخہ نمبر ۴:۔ یہ جوشاندہ مختصر ہونے کے باوجود نہایت مفید ہے۔

اجوائن ۳ ماشہ، تیزپات ۲ ماشہ، رائی ۲ ماشہ، چینی حسب ضرورت۔

تمام دواؤں کو دردرا کرکے ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں کچھ دیر بعد آگ پر رکھ کر جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے اتار کر چھان کر چینی ملا کر نصف جوشاندہ دیا کریں۔

یہ جوشاندہ ضعف عضلات کے علاوہ محلل ریاح اور قبض کشا ہے اختلاج قلب کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ نمبر ۵:۔ زنجبیل ½۲ تولہ، نوشادر ٹھیکری ½۱ تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ، عصارہ ریوند ۶ ماشہ، سب دواؤں کو باریک کرکے رکھ لیں۔ پیشاب کی جلن، بندش بول، استسقاء، پاؤں کے ورم وغیرہ کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں ۴ بار پانی یا کسی مناسب شربت سے کھلائیں۔ عضلاتی طحال، بلغمی جگر، وجع مفاصل کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ نمبر ۶:۔ زنجبیل ۵ تولہ، پیپلا مول ۳ تولہ، سہاگہ خام ۲ تولہ، شیر مدار ۲ تولہ۔ اجزاء کو باریک کرکے اس میں تھوڑا تھوڑا شیر مدار ڈال کر کھرل کرتے جائیں، بس تیار ہے۔

جگر کو شدید تحریک دیتا ہے عضلاتی فالج کے لئے خاص طور پر مفید ہے امراض قلب میں اس سے بہت کام لیا جا سکتا ہے۔

نسخہ نمبر ۷:۔ مغز جمالگوٹہ، توتیا سبز، شیر مدار، ہر ایک ایک تولہ، رائی ۵ تولہ، سہاگہ ½۲ تولہ۔ اجزاء کو خوب باریک کرکے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۱ تا ۱ گولی دن میں ۴ بار پانی سے کھائیں۔

خونی پھٹکوں کے تحلیل کرنے کے علاوہ یہ گولیاں درد دل کے لئے بےحد مفید ہیں۔

غذا صبح بیکن کھلا کر اوپر سے میٹھا دودھ نیم گرم پلائیں۔ جسکو بادام بھی [illegible] دوپہر:۔ کوئی سبزی کدو، توری، ٹینڈے، مولی کا [illegible]، پالک، مونگرے، ادرک، ہری مرچ سیاہ وغیرہ۔ رات:۔ دوپہر والا سالن کھلا کر اوپر سے دودھ گھی ملا کر نیم گرم پلائیں۔

تریاق درد دل سرنجان شیریں ۱ تولہ، سقمونیا ۱ تولہ، ریوند عصارہ ۱ تولہ، اسگندھ ۱ تولہ، نوشادر ٹھیکری ۱ تولہ، سنڈھ ۱ تولہ۔

سب ادویہ کو ملا کر باریک کرکے حب نخودی بنالیں۔ **مقدار خوراک:۔** ۱ تا ۲ گولی دن میں ۴ بار، بوقت دورہ پندرہ پندرہ منٹ بعد چار چار گولی ہمراہ آب نیم گرم۔

افعال و اثرات:۔ مسہل غدی اعصابی ہیں۔ درد دل کے علاوہ ہر قسم کے عضلاتی درد کو فوراً آرام آجاتا ہے ایسے درد جن میں ورم ہو اس کیلئے آب حیات ہے۔ استسقاء زقی طبلی کیلئے مفید ہے۔

اسباب

دردِ دل دراصل دل میں تیزی (تحریک) شریانوں میں سکیڑ (انقباض) کی وجہ سے ہوتا ہے کیمیاوی طور پر خون میں ترشی و تیزابیت اور خلطِ سودا کی زیادتی سے خون کے قوام میں گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے جو شریانوں میں با آسانی حرکت (گردش) نہیں کر سکتا۔ ریاح کی کثرت خون کا گاڑھا پن اور شریانوں کا سکیڑ ہی دردِ دل کا سب سے بڑا سبب ہوتا ہے اس کے علاوہ گوشت انڈے مچھلی اور ترش اشیاء کا کثرت استعمال، پیٹ میں ریاح، قبض، نفخ، بدہضمی، شراب اور تمباکو نوشی، نشہ آور اشیا اور ترش مشروبات کا کثرت استعمال بھی دردِ دل کا باعث ہوتے ہیں۔

نفسیاتی اسباب میں غصہ کے جذبات کا ہونا اور کیفیاتی اسباب میں خشکی سردی کا بڑھ جانا بھی دردِ دل کا سبب بنتا ہے۔

علامات

دورہ مرض سے پہلے مریض قدرے بے چینی، پیٹ میں ریاح، گیس، قبض، بوجھ اور کوئی چیز اوپر چڑھتی ہوئی محسوس کرتا ہے اسی دوران اگر ریاح وغیرہ خارج ہو جائیں تو آرام آ جاتا ہے جس کی مریض چنداں پرواہ نہیں کرتا اور اپنے کاروبار میں مشغول رہتا ہے لیکن اگر ریاح گیس وغیرہ کا اخراج نہ ہو مقام قلب چھاتی اور بائیں کندھے کے نیچے پستان کے قریب سرسراہٹ سی محسوس کرتا ہے کبھی وقفہ وقفہ سے سوئی کی چبھن جیسا درد محسوس ہوتا ہے پھر یک دم دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ لیکن رفتار قلب کبھی تیز اور کبھی سست ہو جاتی ہے اس وقت اگر مناسب علاج میسر نہ آئے تو تکلیف بڑھ کر شدید درد شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دل کو دورانِ خون جاری رکھنے کے لئے بار بار حرکت کرنا پڑتی ہے اس لئے درد ٹیسوں کی صورت میں ہوتا ہے دورانِ خون کے تسلسل میں رکاوٹ ہو کر پھیپھڑوں میں خون کم ہو جاتا ہے جس سے پھیپھڑوں کی حرکات

کم ہو کر سخت دم کشی اور اختلاج قلب کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ شدید درد سے مریض کا رنگ فق ہو جاتا ہے اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے جسم کی رنگت سیاہی مائل اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پیدا ہو جاتے ہیں۔ نبض مشرف اور حرکت میں تیز ہو جاتی ہے۔ قارورہ کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے۔ شدید درد اور سخت گھبراہٹ میں مریض انتقال کر جاتا ہے۔

اصول علاج

دردِ دل کا علاج بیان کرنے سے پہلے اصول علاج پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ معالجین کو علاج کرتے وقت کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ یاد رکھیں کسی بھی مرض کا علاج تجویز کرنے سے پہلے اس کا اصول علاج ذہن میں رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے تاکہ علاج میں یقینی اثرات اور صحیح نتائج برآمد ہو سکیں۔

اصولِ علاج میں اول اس امر کو مدنظر رکھیں کہ اس وقت مریض کے حیاتی مفرد اعضاء دل و دماغ جگر میں تحریک، تسکین، تحلیل کی کیا کیا صورتیں پائی جاتی ہیں خاص کر یہ دیکھنا چاہیے کہ کس مفرد عضو میں تسکین ہے تسکین کو تحریک میں تبدیل کر دینے سے ہر قسم کے امراض و علامات کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ: ذہن نشین کر لیں دردِ دل ہمیشہ دل میں تحریک، خون کے گاڑھا پن خلط سودا کی زیادتی اور شریانوں میں سکیڑ و انقباض سے ہی ہوتا ہے۔ جس کا یقینی و بے خطا علاج سکیڑ کا کھولنا ہے۔ شریانوں کے سکیڑ کو کھولنے کے لئے خلط صفراء (حرارت) کا بڑھانا ضروری ہوتا ہے۔ صفراء سے خون کا قوام پتلا ہو کر شریانوں کے سکیڑ کو کھول دیتا ہے سکیڑ کھلتے ہی دورانِ خون درست ہو کر ہر قسم کا درد ختم ہو جاتا ہے جو لوگ دردِ دل کو روکنے کے لئے مخدر، مسکن دوائیں دیتے ہیں وہ مریض کو موت کے منہ میں دھکیل

دیتے ہیں۔ جس سے کہ غشی کی حالت میں ہی مریض کا استقبال ہو جاتا ہے۔

دورہ کی حالت میں علاج

جب کسی شخص کے سینے، بائیں پستان، کندھے بازو یا بائیں بازو میں چبھن دار یا ایسا معلوم ہو کر درد چل رہا ہے اور پیٹ میں ریاح رکے ہوئے معلوم ہوں تو معالج کو سب سے پہلے مصنوعی ڈکار سے پیٹ کی ہوا خارج کرنے کی کوشش کریں۔ بائیں کندھے پستان کے قریب سامنے سینہ کی زور زور سے مالش کریں اگر ممکن ہو تو مقام قلب پر ٹکور کریں تو درد کم ہو جائے گا۔ اندرونی طور پر صرف گرم پانی پلا دیں اگر ستے وغیرہ ہو جائے تو گرم پانی میں اجوائن دیسی ابال کر شہد ملا کر پلا دیں۔ انشاء اللہ فوراً درد دل کو آرام آ جائے گا جب دورہ ختم ہو جائے تو مستقل علاج کیلئے درج ذیل نسخہ جات استعمال کریں۔ ان سے دوبارہ دورہ نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ!

یہ علاج تحقیق کرنے کے بعد میں نے اپنے مطب اور فری کیمپ فضلائے علاج میں سینکڑوں مریضوں پر آزمایا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ ایسے مریض جنہیں ماہرین قلب نے لاعلاج کہہ کر یا اپریشن کا مشورہ دے کر مایوس کر دیا۔ ہم انہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ صرف گرم پانی اور ان نسخہ جات میں سے کوئی نسخہ خود بنا کر کھائیں ساتھ غذائی علاج پر سختی سے عمل کریں۔ انشاء اللہ درد دل کو آرام آ جائے گا اور پھر یہ درد زندگی بھر نہیں ہوگا

نسخہ جات

قہوہ درد دل

ہوالشافی: اجوائن دیسی ۳ ماشہ، پودینہ باغی ۳ ماشہ، شہد اور پانی حسب ضرورت۔

سب کو پانی میں ابال کر چھان کر پلائیں۔ دورہ کی حالت میں چمچہ چمچہ مریض کے منہ میں ڈالیں۔ انشاء اللہ اندر جاتے ہی درد کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جب مریض ہوش میں آ جائے تو پھر مزید قہوہ پلائیں مقام درد پہ ٹکور بھی کریں۔

اکسیر درد دل

ہوالشافی: اجوائن دیسی ۱ تولہ، لہسن ۱ تولہ، آب لہسن ۵ تولہ، اجوائن اور لہسن کو باریک پیس کر آب لہسن میں کھرل کر کے بڑے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔

۱ تا ۲ گولی صبح دوپہر شام ہمراہ نیم گرم پانی۔

افعال و اثرات میں غدی عضلاتی (گرم خشک) ہے۔ خلط صفرا پیدا کرتا ہے۔ درد دل، درد گردہ، پتھری کو توڑ کر خارج کرتا ہے۔ خون کے قوام کو پتلا کرتا ہے۔ شریانوں کے سکیڑ کو کھولنے کیلئے اس سے بہتر کوئی دوا تجربہ میں نہیں آئی۔

تریاق درد دل

ہوالشافی: اجوائن دیسی ۵ تولہ، لہسن ۵ تولہ، زعفران ۱ تولہ، آب لہسن ۱۵ تولہ،

سب کو باریک پیس کر آب لہسن میں کھرل کر کے نخودی گولیاں بنا لیں ۱ تا ۲ گولی دن میں چار مرتبہ ہمراہ آب گرم۔

افعال و اثرات میں غدی　عضلاتی (گرم خشک) ہے۔ درد دل تبخیر معدہ، درد گردہ، درد پتھری کیلئے بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی: سنا مکی، قلمی شورہ، ریوند خطائی برابر وزن لے کر باریک کر کے بڑے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ۱ تا ۲ گولی دن میں چار بار ہمراہ گرم پانی۔

انفعال و اثرات میں غدی اعصابی (گرم تر) ہے۔ درد دل کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ ان مریضوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ جنہیں قبض ہو اور پیشاب کم جلن کے ساتھ آتا ہو۔

احتیاطی تدابیر

درد دل کے دورہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ سادہ غذا کھائی جائے غذا اس وقت کھائی جائے جب شدید بھوک لگی ہو۔ شدید بھوک پر کھائی ہوئی غذا تندرستی کی ضامن ہوتی ہے۔ پیدل سیر، رات کو جلدی سونا، صبح جلدی اٹھنا فائدہ مند ہے۔ شراب تمباکو نوشی اور نشہ آور اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔ کثرت چائے نوشی اور ترش اشیاء کا استعمال بھی درد دل کو دعوت دیتا ہے۔ کثرت مباشرت اور غصہ کے جذبات کو کنٹرول میں رکھنا چاہیئے۔ درد دل کے مریض کو طبیعتاً پرسکون رہنا ضروری ہوتا ہے۔

(۲) جہاں مادی اغذیہ او ویہ اشیاء سے پرہیز ضروری ہے وہاں کیفیاتی اسباب سے بھی بچنا چاہیے۔ چنانچہ خشک فضا، خشک آب و ہوا سے محفوظ رہیں مثلاً گرمی خشکی کے موسم میں دوپہر کے وقت مکان کے اندر آرام کریں۔ کمرہ ہوادار ہو جس میں روشنی کا بھی انتظام ہو۔ تازہ ہوا اندر آنے لیکن ٹھنڈی ہو کر آئے جو خس کی ٹٹیوں یا ائیر کولر کے ذریعے آسانی سے میسر ہو سکتی ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو درد دل کے مریض کو جون جولائی کے مہینوں میں مری یا کوئٹہ جیسے صحت افزا مقامات پر چلے جانا چاہیے۔ جب موسم کی گرمی خشکی کم ہو جائے تو اپنے گھر واپس آ جانا چاہیے۔

درد دل کے مریض جہاں مادی اور کیفیاتی اسباب سے بچنا اور پرہیز ضروری ہے وہاں نفسیاتی اسباب سے دور رہنا چاہیے۔

نفسیاتی اسباب میں نفرت مسرت کے جذبات اعتدال سے نہیں بڑھنے چاہییں۔ جنسی جذبات سے مغلوب نہیں ہونا چاہیے۔ جنسی ماحول بھی ایسے مریضوں کے لئے

میٹھا زہر سے کم نہیں۔

آج کل کی مخلوط تعلیم درد دل کا بہت بڑا سبب ہے کیوں کہ ایسے ماحول میں رہنے والا نوجوان جنسی جذبات سے مغلوب ہونے لگتا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ جنسی جذبات کی تسکین سے یہ مرض نہیں ہوتا۔ بلکہ جنسی جذبات کا بار بار ابھرنا اور تکمیل نہ پانا اس کا بڑا سبب بن جاتا ہے۔

غذا

صبح: مربہ گاجر یا سیب کھا کر اوپر سونف اور چھوٹی الائچی کا قہوہ پی لیں۔

دوپہر: سبزیاں مولی گاجر شلغم، مونگرے، کدو، توری، ٹینڈے، چیچنڈہ، دیسی گھی میں پکا کر استعمال کریں۔

شام: دوپہر والا سالن کھالیں اوپر اجوائن دیسی کا قہوہ پی لیں۔

پرہیز

گوشت انڈے، چاول۔ اچار، بینگن آلو۔ گوبھی، ٹماٹر، کیلے ترش اور ٹھنڈے مشروبات تمباکو اور شراب نوشی، چائے کا کثرت استعمال کثرت مباشرت سے پرہیز لازمی ہے۔

نوٹ: چکنائی اور مرغن اغذیہ سے پرہیز کریں

اکلیلی شرائین

انہیں دل کی شرائین بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ صرف دل کو روح و غذا پہنچانے کیلئے پیدا کی گئی ہیں باقی جسم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا البتہ ان میں یا ان کے افعال میں ذرا سی کمی بیشی یا کوتاہی ہو جائے تو نہ صرف دل تڑپ جاتا ہے بلکہ تمام جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

حقیقت و ماہیت اکلیلی شرائین

شریان اورطی کے ابھار کے ٹھیک پیچھے اور اس کی جڑ کے ٹھیک اوپر سے دو شریان تاجیہ پیدا ہوتی ہیں جو اولاً قلب کی نالیوں میں چل کر عضلات قلب میں گھس جاتی ہیں اور وہاں جا کر لاتعداد عروقی شریانیں تقسیم ہو جاتی ہیں۔

جہاں شرائین عروق شعریہ ختم ہوتی ہیں وہاں سے عروق شعریہ وریدی شروع ہوتی ہیں جو بچے ہوئے شریانی خون کو قلب کے داہنے اذن میں واپس لاتی ہیں انہیں قلبی وریدی بھی کہتے ہیں یہ شرائین قلب کو حالت انبساط میں غذا پہنچاتی ہیں،

تصلب شرائین

امراض قلب میں سب سے خطرناک اور فوری جان لیوا تکلیف تصلب شرائین ہے جسے عرف عام میں شریانوں کا سخت ہو جانا یا شریانوں کا تنگ ہو جانا یا سکڑ جانا کہتے ہیں۔

اس صدی کا مرض

طبی محققین نے تصلب شرائین کو اس صدی کا سب سے بڑا مرض قرار دیا ہے

تصلب شرائین کن اقوام میں زیادہ ہے

یہ حقیقت ہے کہ قلبی امراض ان اقوام میں زیادہ پائے جاتے ہیں جو معاشی اعتبار سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں خصوصاً جن ملکوں میں آبادی میں کم جسمانی مشقت خوش خوری اور بسیار خوری کا غلبہ ہے ان میں تصلب شرائین کا مرض عام طور پر اکلیلی تصلب شرائین کا مرض خاص طور پر پایا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس بیماری کو خوش حال اور بڑے لوگوں کی بیماری کہا جاتا ہے۔

تصلب شرائین کا عمر سے تعلق

جب حضرت انسان اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو اس کے جسم کی ہر مشین چاہے وہ معدہ کی ہو چاہے گردہ، امعاء، جگر، دماغ، ناک، آنکھ، کان، ورید یا شریان کی ہو سب ترو تازہ، نئی اور صاف و شفاف ہوتی ہیں۔

یہ سب مشینیں مل کر انسان کو نشو و نما دے کر مکمل جوان بنا دیتی ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مشینیں بھی پرانی ہونے لگتی ہیں ان کے اپنے فضلات بھی اچھی طرح ان کے اندر سے نہیں نکلتے آہستہ آہستہ ان کے فضلات جمع ہو کر انہیں سخت کر دیتے ہیں جس سے

ان میں کسی قدر نقص بھی پیدا ہو جایا کرتا ہے لہٰذا ان کے افعال میں خلل واقع ہو جاتا ہے بالکل یہی صورت دوران دل اور شریانوں کی بھی ہے یہ عمر کے دھارے کے ساتھ سخت اور موٹی ہونے لگتی ہے ان کے اندر شحمی یا تیزابی مادے جمع ہو کر انہیں نہ صرف سخت کر دیتے ہیں بلکہ تنگ بھی کر دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوران خون میں پہلے جیسی روانگی نہیں رہتی جسم کے تمام اعضا خوراک سے بھوکے رہنے لگتے ہیں جسم کمزور اور ناتوان ہو جاتا ہے مریض بار بار کہتا ہے کہ میں پہلے اچھلتا تھا اور کودتا تھا سمند چیرنے اور ہوا میں اڑنے کے منصوبے بناتا تھا لیکن اب تو مجھے اپنے جسم کا وزن اٹھانا بھی مشکل ہو گیا ہے چلتا ہوں تو دم چڑھتا ہے کھاتا ہوں تو ہضم نہیں ہوتا جنسی قوت جواب دے چکی ہے یہ سب کچھ کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ دل کے کمزور اور شریانوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہے۔

یہ سب کچھ ہر ملک کے حالات کے مطابق عمر کے مختلف ادوار میں ہوا کرتا ہے۔

عام طور پر چالیس سال کی عمر میں تصلب شرائن کا مرض ظہور پذیر ہوا کرتا ہے۔

۴۰ سالہ مردوں میں یہ ۲۱ سے ۲۷ فی صد تک ہے، ۵۰ سال کی عمر میں ۳۳ سے ۵۱ فی صد ہے، ۶۰ سال کی عمر میں ۳۹ سے ۵۷ فی صد تک ہے، ۷۰ سال کی عمر میں ۴۸ سے ۶۲ فی صد ہے۔

تصلّب شرائن کی علامات

(۱) جب شریانوں میں صلابت اور سختی ہو جاتی ہے تو خون گزارنے کے لئے دل کو بڑا زور اور قوت سے دھکیلنا پڑتا ہے یعنی دل کی انقباضی حرکت بہت زور اور قوت سے ہونے لگتی ہے جو نبض میں محسوس ہوتی ہے، اطبا حضرات اس حالت کو جو نبض میں محسوس ہوتی ہے قوی نبض کے نام سے پکارتے ہیں یعنی نبض کی ٹھوکریں بہت زور اور قوت سے انگلیوں

پر لگتی ہیں مقام کے لحاظ سے ایسی نبض شرفی کہلاتی ہے قانون مفرد اعضا میں اسے عضلاتی نبض کہتے ہیں

(۲) چونکہ تصلب شرائن کی وجہ سے دل خون کو پوری مقدار میں پہنچا نہیں سکتا، جتنا تندرست حالتوں میں پہنچایا کرتا ہے اس لئے ایسا مریض چند قدم چلنے کے بعد آرام و دم لینے پر مجبور ہو جاتا ہے یعنی اسے تھوڑی دیر چلنے پر ہی دم چڑھ جاتا ہے، تنگی تنفس ہو جاتی ہے۔ چہرہ سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے،

(۳) جب مریض کوئی غذا کھاتا ہے تو معدہ کے عضلات کو زیادہ قوت اور کثرت سے کام کرنے کے لئے زیادہ خون کی ضرورت ہوتی ہے لیکن تصلب شرائن کی وجہ سے دل پوری طرح معدہ کے عضلات اور شریانوں کو خون مہیا نہیں کر سکتا جس سے ریاح معدہ جمع ہو کر دل پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں دوران خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جو تصلب شرائن کی واضح علامت ہے۔

(۴) جب شروع شرائین اس قدر تنگ ہو جاتی ہیں کہ خون کے نقدان کے رقبوں (دل کے جسم) میں اتنا کم سے کم خون بھی نہیں پہنچتا جتنا قلب کے عضلات کو اپنا فعل جاری رکھنے کیلئے درکار ہوتا ہے اور قلب میں اوکسیجن کا تقاضا بہت شدید ہو جاتا ہے تو ہارٹ رقبے میں (دل کے جسم میں) خون کی رسد بہت غیر یقینی ہو جاتی ہے۔

ان حالات میں وجع القلب خفیف کی حالت ہر وقت رہتی ہے اور معمولی سی حرکت سے اس میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

اسبابِ تصلّبِ شرائین

پچھلے بیس پچیس سال سے زیادہ معالجین یہ معلوم کرنے کے لئے بڑی کوشش کر رہے ہیں کہ تصلب شرائن سے دل میں پیدا ہونے والا مرض کس طرح نشو و نما پاتا ہے:

اگرچہ وہ اس مرض کے اسباب یا وجہ معلوم نہیں کر سکے یعنی اس کے ابتدائی اسباب کیا ہیں تاہم وہ حقیقت کی دریافت کے قریب تر آ رہے ہیں اور اسرار کی تاریکی میں چند نشانات کو روشنی مل رہی ہے ہیں

چونکہ بعض خاندانوں میں اکیلی تصلب شرائین کا خصوصی رجحان پایا جاتا ہے اس لئے توارث اور جنسی عوامل کو شبہ کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

اور یہ گمان کیا جا رہا ہے کہ اس مرض پر وراثت مختلف طریقوں سے اثر انداز ہوتی ہے۔ غذائی استحالہ خاندان میں کولیسٹرول کی تولید کثرت یا ذیابیطس شکری اور بعض افرازی نقائص (غدوں کی رطوبات کی خرابی) یعنی ممکن ہے کہ سب اس مرض کی پیدائش میں حصہ دار ہیں،

اسی طرح کہا جا سکتا ہے کہ ذیابیطس کے مریض میں بھی تصلب شرائین کا رجحان موجود ہے وہ لوگ جو اکیلی مرض قلب میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں کس فی صد میں مخصوص قسم کی ذیابیطس شکری کی بیماری کا سراغ ملتا ہے اس مرض میں مبتلا ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں ذیابیطس کی استعداد موجود ہوتی ہے،

پچھلے پچاس سال سے زیادہ اس نظریے کو تقویت حاصل ہوتی جا رہی ہے کہ اکیلی تصلب شرائین کا سبب خون میں کولیسٹرول کی مقدار کی افراط ہے اس بات کی بکثرت شہادتیں فراہم ہوتی جا رہی ہیں کہ بالکل مختلف قسم کے امراض جیسے ذیابیطس میں بھی اس کی افراط پائی جاتی ہے، یہ تمام امراض بہرحال ایک مشترک نسب نما ..... (DENOMINATOR) یعنی خون میں کولیسٹرول کی افراط کے حامل ہوتے ہیں دوسرے مرض کی غیر موجودگی میں بھی جو لوگ اکیلی (کورونری) مرض قلب میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں اسی عمر کے عام صحت مند افراد کی نسبت کولیسٹرول زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔

فربہی یا چربی کی افراط تقریباً ہمیشہ پُرخوری کا نتیجہ ہو سکتا ہے مثلاً خاندانی موروثیت

کے تحت زیادہ حرارتوں والی غذا سے کبھی چربی زیادہ آسانی سے بنتی ہے،

بعض لوگوں میں جسم کی استحالی ضروریات سے زیادہ ایک حرارہ کبھی چربی کی شکل میں جسم کے اندر جمع ہو کر آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر فربہی میں اضافہ کرتا ہے۔

قلبی و عروقی امراض ان لوگوں کے مقابلہ میں جن کا وزن نارمل ہو ۲۰ سے ۲۵ فی صد کے مقابلہ میں ۶۰ فی صد زیادہ وزن رکھنے والوں میں دگنے عام ہیں۔

دوسرے عوامل جن پر قلبی عروقی امراض پیدا کرنے کا شبہ کیا جاتا ہے ان میں تمباکو نوشی شامل ہے، خاص طور پر جبکہ دھوئیں کو سانس کے ذریعہ اندر کھینچا جاتا ہے۔

تقریباً جملہ اعداد و شمار اس حقیقت کو منکشف کرتے ہیں کہ مختلف امراض سے تمباکو نوش دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تعداد میں ہلاک ہوتے ہیں یا

قانون مفرد اعضا اور تصلب شرائین

مندرجہ بالا تصلب شرائین کے اسباب پروفیسر جے لینی گر۔ شعبہ کلینکل کارڈیالوجی۔ ہسپتال پوشیکا پرس کے تحریر کردہ ہیں،

قلب اور صحت کے رسالہ مرتبہ حکیم محمد سعید ہمدرد والے میں چھپا ہوا ہے۔

موصوف نے بڑی محنت سے یہ حقائق جمع کر کے بیان کئے ہیں لیکن یقینی طور پر واضح نہیں کیا، بلکہ تمام مضمون بے یقینی اور شبہات پر مبنی ہیں۔

سب سے بڑی کمی یہ رہ گئی ہے کہ تصلب شرائین کا مشینی و عضوی کوئی سبب بیان نہیں کیا گیا جاننا چاہیئے کہ شرائین جسم میں دوران خون پہنچانے والی ہوں چاہے خود دل کے عضلات میں خون لے جانے والی ہوں سب کا مزاج قلب کے مزاج سے متعلق ہے یعنی دل کا مزاج خشک ہے تو شریانوں کا مزاج بھی خشک ہی ہے۔

قانون فطرت

قانون فطرت ہے کہ جب بھی کسی بھوکے پیاسے جاندار کو مناسب غذا و ماحول میسّر آجائے تو وہ پہلے سے متحرک طاقتور اور قوی ہو جاتا ہے۔ اپنے اندر کے فضلات خارج کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ پہلے سے بھی سکڑ جاتا ہے۔

بالکل یہی حالت قلب اور اس کی شرائن کی ہیں، جب مریض سرد خشک ماحول میں زیادہ وقت گذارتا ہے یا لذت و مسرت کے جذبات میں مغلوب رہتا ہے یا ترش و تیزابی اغذیہ و ادویہ کا کثرت سے استعمال کرتا ہے تو دل اور شریانوں کے فعل میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل کے فعل کی تیزی سے شریانوں میں سکڑاؤ پیدا ہوتی ہے دل اس رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن انتہائی کوشش سے بھی یہ سکڑاؤ دور نہیں ہو سکتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل کو شدید دباؤ سے خون کو دھکیلنا پڑتا ہے اور یہ حالت اس وقت بلکہ طاری رہتی ہے جب تک تیزابیت و ترشی کی کثرت رہتی ہے اور خشک ماحول یا لذت و مسرت کے جذبات قائم رہتے ہیں بہ حالت تو قلب کی تحریک کے دوران رہتی ہے لیکن اس دوران جگر و گردے اور غدد و غشا مخاطی بھی سرد پڑ چکے ہوتے ہیں، صفرا کی پیدائش بند مثانہ بند ہو چکی ہوتی ہے یعنی تسکین غدد کی حالت بھی ساتھ ہی قائم ہو چکی ہوتی ہے۔

علاج تصلّب شرائین

جیسا کہ اسباب میں بتا چکا ہوں کہ قلب و عضلات میں تحریک کی وجہ سے شریانیں

بھی سکڑ کر صلابت پکڑ چکی ہوتی ہے دوسری طرف جگر و غدد میں تسکین ہوتی ہے۔ لہٰذا تصلب شرائن کے علاج کے لئے جگر و غدد میں تحریک و تیزی پیدا کرنا ضروری ہے۔ جونہی جگر و غدد تیز ہوں گے وریدیں جسم میں سکڑنا شروع ہوں گی اور شریانیں تحلیل کی وجہ سے پھیلنا شروع ہوں گی۔

یاد رکھیں کہ شریان و عضلات کا مرکز دل ہے۔ یعنی دل کی تحریک عضلاتی ہے جب دل ہی ابتدائی تحریک میں اپنے مزاج کی خلط یعنی سودا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روکتا بھی ہے اسے قانون مفرد اعضا میں دل کی کیمیائی تحریک کہتے ہیں یہی تحریک ہے کہ جس کی غیر طبعی صورت میں شریانوں میں سوداوی رطوبات کول سٹرول کی صورت میں شریانوں کے اندر جم جاتی ہیں جس سے شریانیں تنگ ہو کر دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج دل کی مشینی تحریک (عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی) ہے اس تحریک میں سودا تحلیل ہو کر خارج ہونے لگتا ہے جس سے آہستہ آہستہ شریانوں کی تنگی رفع ہو جاتی ہے۔

نسخہ جات درج ذیل ہیں

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات شریانوں کے سکڑاؤ اور سخت ہو جانے کے لئے تریاق ہیں

چند نسخہ جات دے رہا ہوں مزید نسخہ جات صاحب فن اطبا اپنی فہم خداداد سے بنا سکتے ہیں۔

نسخہ ۱: اجوائن دیسی ۴ تولہ، رائی ۴ تولہ، تیزپات ۴ تولہ، گندھک آملہ سار ۲ تولہ اجزاء کو خوب باریک کر کے رکھ لیں اور اس میں سے ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں چار بار گرم پانی یا قہوہ یا چائے سے استعمال کرائیں۔

یہ نسخہ کیمیاوی طور پر صفرا پیدا کرتا ہے، حرارت غریزی کا محافظ ہے، مرطان کیلئے سحرکی چیز ہے، عرق النساء سفری نے اور ڈکاروں کی کثرت کے لئے مفید ہے، ریاح شکم کی زیادتی کے سبب بے چینی اور پریشانی کا خاتمہ کرتا ہے، تجربہ مفاصل اور رعشہ کو نافع ہے امراض قلب میں ہمہ صفت موصوف ہے۔

نسخہ ۲: زنجبیل، پودینہ خشک، اجوائن دیسی، فلفل سیاہ، مصطگی رومی، عاقرقرحا، زیرہ سفید ہر ایک ½۲ تولہ زعفران ۹ ماشہ، زعفران کے علاوہ باقی تمام اجزاء کو باریک کر کے سہ چند چینی کے قوام میں ملائیں آخر میں زعفران کو باریک کر کے مرکب میں اچھی طرح ملا لیں۔

مقدار خوراک:- ۲ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح شام پانی یا چائے سے کھائیں بے حد مقوی جگر، معدہ، امعاء ہے امراض قلب میں اس سے بڑا عمدہ کام لیا جا سکتا ہے۔

نسخہ ۳: اجوائن دیسی ایک پاؤ، تیزپات ایک پاؤ، فلفل سیاہ نصف پاؤ، شہد سہ چند وزن ادویہ۔

اجزاء کو باریک کر کے شہد میں ملا لیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:- ۲ تا ۲ ماشہ یہ معجون صبح شام پانی سے کھلائیں، نہایت عمدہ ریاح شکن اور مقوی معدہ مرکب ہے امراض قلب کے لئے اکسیری فوائد کا حامل ہے۔

نسخہ ۴: یہ جوشاندہ مختصر ہونے کے باوجود نہایت مفید ہے۔

اجوائن ۳ ماشہ، تیزپات ۲ ماشہ، رائی ۲ ماشہ، چینی حسب ضرورت، تمام ادویہ کو دردرا کر کے ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں، کچھ دیر بعد آگ پر رکھ کر جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے اتار کر چھان کر چینی ملا کر نصف جوشاندہ پلائیں۔

یہ جوشاندہ ضعف عضلات کے علاوہ محلل ریاح اور قبض کشا ہے اختلاج القلب کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۵: زنجبیل ½۲ تولہ، نوشادر ٹھیکری ½۱ تولہ مرچ سیاہ ۲ ماشہ، عصارہ ریوند ۲ ماشہ، سب دواؤں کو باریک کر کے رکھ لیں، پیشاب کی جلن، بندش بول، استسقاء، پاؤں کے ورم وغیرہ کے لئے نہایت مفید دوا ہے، ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں ۳ بار پانی یا کسی مناسب مشروب سے کھائیں خنازیر طحال، علم جگر، وجع مفاصل کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۶:- زنجبیل ۵ تولہ پپلا مول ۳ تولہ سہاگہ خام ۲ تولہ، شیرمدار ۲ تولہ اجزاء کو باریک کر کے اس میں تھوڑا تھوڑا شیرمدار ڈال کر کھرل کرتے جائیں بس تیار ہے۔

جگر کو مشینی تحریک دیتا ہے عضلاتی فالج کے لئے خاص طور پر مفید ہے امراض قلب میں اس سے بہت کام لیا جا سکتا ہے

نسخہ ۷:- مغز جائفل، توتیا سبز، شیرمدار، ہر ایک ایک تولہ، رائی ۵ تولہ، سہاگہ ½۷ تولہ، اجزاء کو خوب باریک کر کے نخودی گولیاں بنا لیں۔

افعال اثرات:- غدی عضلاتی ہے یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اعصابی مسکن ہے۔

فوائد: مسہل سوداء ہے اور مولد صفرا ہے، ترشی و تیزابیت کا دشمن ہے کولسٹرول سے شریانوں میں تنگی آگئی ہو تو اس کے لئے تریاق سے کم نہیں۔

سدۃ الشریان یا احتباس خون

تعارف :- خون کی رسد کا انقباض درمیان حد تک کم ہو جانا یا بالکل منقطع ہو جانا، اگر کسی شریان کا مجریٰ (نالی) جو کسی ساخت یا عضو کو خون پہنچاتی ہو اپنی وسعت یا قوت سے نصف سے زیادہ یا اس سے بھی تجاوز کر کے بالکل ہی مسدود ہو جائے تو اسی ساخت یا عضو کے تغذیہ میں خلل پڑ جاتا ہے اور اس کے افعال میں نقص وارد ہو جاتا ہے

اسباب :- اگر بدقسمتی سے خون کی رسد میں بہت زیادہ خلل واقع ہو جائے تو اس حصہ یا رقبہ کے خلیات جو خون سے محروم رہ گئے ہیں بے جان یا مردہ ہو جاتے ہیں وہاں کے خلیات سدہ کی طرح سخت اور پیڑی یا کھرنڈ بن جاتے ہیں اس کھرنڈ یا پیڑی کو طبیعت مدبرہ بدن صفائی کے لئے ریشے دار ساخت میں تبدیل کر کے غدد جاذب لمفی تک گلینڈ کے ذریعہ جذب کر کے دوبارہ خون میں شامل کر دیتی ہے جو بذریعہ نالیدار غدد خون سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔

مثلاً تمام جسم کے مسامات بصورت پسینہ خارج کرتے ہیں۔ گردے براہ بول جسم سے نکال دیتے ہیں رحم بصورت حیض ہر ماہ خارج کرتا رہتا ہے،

لیکن اگر بدقسمتی سے جسم کا پورا غدی نظام تیزابیت اور ترشی کی وجہ سے کمزور یا ناکارہ ہو گیا ہو تو ان شریانی سدوں کے اثرات قلب کو بھی متاثر کر دیتے ہیں جس سے یہی پیڑیاں اور کھرنڈ دل کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں یعنی دل کی اپنی اکلیلی شریانوں میں بھی سدے یا پیڑیاں اگر خود دل کے عضلات میں خون کی رسد میں رکاوٹ بننے لگتی ہیں جس سے دل کے عضلات میں دوران خون کی رسد کم یا بند ہونے لگتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں یکدم درد ہوا کرتا ہے اگر سدہ معمولی ہو اور جلد تحلیل

ہو جائے تو درد دل غائب ہو جاتا ہے ورنہ سدہ سے احتباس خون کی یہ حالت دل کو کام چھوڑنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

بہر حال سدی امراض میں سب سے زیادہ عام دل کی شریانوں میں سدے کا پڑ جانا ہے، احتباس خون کی یہ صورت اس وقت پیش آتی ہے کہ جب دل کے کسی حصہ یا پورے دل میں خون کی رسد کم ہو گئی ہو:

یاد رکھیں کہ یہ حالت عضلاتی اعصابی تحریک کی غیر طبعی حالت میں ظاہر ہوا کرتی ہے خصوصاً جب مریض سرد خشک ماحول یا سرد اغذیہ ادویہ کا زیادہ استعمال کرے یا لذت و مسرت کے جذبات خصوصاً جنسی جذبات میں مغلوب ہو اور سوداویت انتہا کو پہنچ چکی ہو اور حاد شریان (اعظم) کے دہانے کے تنگ ہو جانے کی وجہ سے اکلیلی شریانوں میں خون کے بہاؤ میں خلل پڑ جاتا ہے جو قلب کی دیواروں اور عضلات کے لئے خون مہیا کرتی ہے یا خارش جنبل داد اور آتشکی التہاب کی وجہ سے اورطا میں ریشے دار داد نما زخم جن پر اکثر چھلکے اترا کرتے ہیں کی چھوٹی چھوٹی پیڑیاں اکلیلی شریانوں میں سے کسی کے دہانے (سوراخ) کو مکمل طور پر بند کر دیتی ہیں جس سے خود دل کے عضلات کو خون کی یکدم کمی ہو جاتی ہے دوسری طرف ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔

شریانوں میں سدے یا تصلب شرائین عورتوں کے مقابلہ میں مردوں میں زیادہ عام ہے، چالیس سال سے کم عمر والے تقریباً کل مریض مرد ہوتے ہیں، ستر برس کی عمر میں مرد و عورت برابر بیمار ہوا کرتے ہیں یہ مرض پچاس سے اسی برس کی عمر میں بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے؛

بواسیر دق سل میں مبتلا مریض شریانوں کے سدوں میں مبتلا زیادہ ہوا کرتے ہیں اسی طرح ذیابیطس کے وہ مریض جو عضلاتی تحریک کے مبتلا ہوتے ہیں شریانوں کے سدوں میں گرفتار ہو جایا کرتے ہیں،

ایسے لوگ جو عضلاتی غذا دا کے شائق ہوتے ہیں شریانی سددوں میں جلد مبتلا ہوتے ہیں، مثلاً اکثر کباب کھانا، پکوڑے کھانا، لسی دہی اور ترش اغذیہ کا کثرت استعمال شراب خانہ خراب، سگرٹ تمباکو شریانوں میں سددوں کا باعث ہوا کرتی ہے،
سگرٹ یا تمباکو نوشی کا استعمال اتنا نقصان رساں نہیں جتنا سگرٹ یا حقے کا دھواں مریض پھیپھڑوں کے اندر لے جاتا ہے چونکہ دھواں انتہائی خشک ہوتا ہے جب اس کا مرطوب حصہ یا چپچپا حصہ پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں میں سے جاتا ہے تو وہ ان میں جمنے لگتا ہے جس سے آہستہ آہستہ ہوائی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون کو پوری مقدار میں آکسیجن ملنا بند ہو جاتی ہے جس سے مریض کو دم چڑھنے لگتا ہے، دوسری طرف کیمیائی طور پر خون میں ان کا پیدا کردہ کولسٹرول شریانوں کی اندرونی سطح پر جمنے لگتا ہے۔
آہستہ آہستہ اس کی تہ موٹی ہو جاتی ہے جس سے شرائین کے اندر روڑا سا بن جاتا ہے اور پھول کر خون کی نالی دشرائین میں ابھر آتا ہے جو دوران خون سے دل کی شریانوں میں پھنس کر شدہ شریان قلب یا درد دل کا سبب بن جاتا ہے۔

جنس سے وابستہ قلبی دورے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں

ان حقائق میں سے ایک حقیقت یہ ہے کہ جنس سے وابستہ قلبی دورے زیادہ خطرناک ہونے کے ساتھ ان لوگوں پر اکثر بت سے حملہ آور ہوتے ہیں جو بہت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں آشناؤں اور طوائفوں سے جنسی فعل میں ملوث ہوتے ہیں، نئی رفیق معاشرت کے ساتھ ہیجان میں شدت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ناجائز صورت حال کا خوف بھی دل پر مسلط ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ان حالات میں دل پر غیر طبعی بار پڑتا ہے۔ یہی صورت سلوانیا میں ایک ادھیڑ عمر تاجر کے ساتھ پیش آئی جب اس نے رات بسر کرنے کیلئے ایک ہوٹل کے منشی سے ایک عورت

کی رفاقت کی فرمائش کی اتفاق یہ پیش آیا کہ جو عورت اس کی ہوس کو تسکین دینے کیلئے کمرے میں داخل ہوئی وہ خود اسکی بیٹی تھی اس منظر سے اس کے قلب کو ایسا جھٹکا لگا کہ اس نے فی الفور فرش پر گر کر دم توڑ دیا،

علامات:- جب دل کی شریانوں میں سدہ آجائے تو اچانک درد دل (انجائنا پیکٹورس) شروع ہو جاتا ہے درد دل کی کیفیات سب مریضوں میں ایک جیسی نہیں ہوتیں البتہ کسی میں کم اور کسی میں شدید ہوتی ہیں۔
اکثر مریضوں میں اس قسم کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔
(۱)- بائیں چھاتی میں معمولی گھٹن اور ہلکا درد ہوتا ہے البتہ سینہ پر دباؤ دینے سے بڑھتا ہے۔
۲- بائیں سینہ پر یا بائیں بازو میں یوں لگتا ہے جیسے تیز دھار آلے سے کاٹا جا رہا ہو خصوصاً آری سے کاٹنے کا احساس ہوتا ہے۔
۳- کبھی بازوؤں میں تشنج اور اینٹھن۔ دکھن یا دباؤ کا احساس ہوتا ہے۔
۴- درد کے دوران اکثر بایاں ہاتھ پیر بھی سن یا سوئے سوئے معلوم ہوتے ہیں
۵- شروع شروع میں اکثر درد بلندی پر چڑھتے۔ تیز چلنے۔ دوڑنے، کھانا کھانے کے دوران شروع ہوا کرتا ہے البتہ آرام کرنے سے ختم ہو جایا کرتا ہے۔
۶- شروع میں یہ درد کافی دنوں بلکہ مہینوں بعد ہوا کرتا ہے اس دوران مریض کی صحت بھی اکثر ٹھیک رہتی ہے۔
۷- وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ مریض کی کیفیت بدلتی جاتی ہے درد کی شدت بھی بڑھتی جاتی ہے، درد کے دورے تھوڑے تھوڑے وقفے سے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ زیادہ دیر آرام کرنے سے بھی نہیں رکتے حتیٰ کہ یہ حالت بگڑتی ہی جاتی ہے اگر مناسب علاج نہ کیا گیا تو لاپرواہی موت کو درد دل انجائنا پیکٹورس کے ذریعہ لازمی

بلا لیتی ہے

سدۃ الشریان کا علاج

یہ حقیقت ہے کہ انسانی جسم میں ہر عضو (چاہے قلب کا ہی کیوں نہ ہو) کو خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ خون جسم کے ہر زون کے لئے ایندھن ہے یہ جسم کی نشوونما کے لئے مواد (غذا) فراہم کرتا ہے جسم کے فضلات لے کر پاک کرتا ہے جسم کی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت بھی کرتا ہے یہ جسم میں حرارت کو مناسب طریقہ پر تقسیم کر کے بدن کے درجہ حرارت کو نارمل (98.6) سطح پر رکھتا ہے یہ جسم میں ضروری ہارمونز کو تقسیم کرتا اور جسم کو اینٹی باڈیز مہیا کرتا ہے تاکہ وہ عدوی کا مقابلہ کر سکیں۔

شریان میں خونی سدہ

انسانی انسجہ کے لئے خون بمنزلہ حیات ہے جب ان سے خون کی سپلائی کو روک لیا جاتا ہے چاہے یہ صورت ایک لمحہ (سیکنڈ) کے لئے کیوں نہ ہو تو ان سے بنے ہوئے عضلات خشک ہو کر درد سے چلا اٹھتے ہیں کیونکہ جب انہیں خون نہیں ملتا تو ان میں درد پیدا ہو جاتا ہے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ خون روح کا حامل ہے۔ جب کسی انسجہ یا عضلہ کو روح نہ ملے گی تو اس کی طلب کے لئے اس کی چیخ و پکار درد کی صورت میں لازمی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔

قارئین دل ہمارے کار کے فیول (FUEL) پمپ کی طرح ہے جو انجن کو ایندھن مہیا کرتا ہے اگر یہ فیول پمپ خراب ہو جائے یا اس میں کوئی شے (ذرہ) پھنس جائے یا کسی بھی

وجہ سے پمپ کرنا چھوڑ دے تو انجن کھانسنے لگتا ہے ٹھک ٹھک کرتا ہے اور چند ہی لمحات میں کام کرنا چھوڑ دیتا ہے

یہی حال انسانی دل کا ہے، دل چونکہ ایک عضلہ ہے اس لئے اسے بھی خون کی ضرورت ہے دل تو ہر وقت جسم کے دوسرے حصوں کی طرف خون کو پمپ کرنے میں مصروف رہتا ہے اس کے ساتھ ہی اسے اپنے استعمال کیلئے خون کی رسد کی ضرورت ہوا کرتی ہے اگر دل کو خون کی یہ رسد کچھ عرصہ کیلئے منقطع ہو جائے تو دل اپنے فرض منصبی کو چھوڑ بیٹھتا ہے

ایسا کب ہوتا ہے۔

جیسا کہ مضمون کے شروع میں بتا چکا ہوں کہ جسم میں بہت سی شریانیں ایسی ہیں، جو خون کو جسم کے دوسرے اعضا تک پہنچاتی ہیں اسی طرح بعض خاص شریانیں ہیں جن کا کام دل کے عضلہ کو خون پہنچانا ہے، دل کو خون پہنچانے والی یہ شریانیں جسم کے عام نظام دوران خون کا حصہ نہیں ہیں (جیسا کہ اوپر دل کے نقشہ میں دکھائی گئی ہیں) ان کا باقی جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا انہیں اکلیلی شریانیں کہا جاتا ہے ان کا مقصد دل صرف دل کو خون پہنچانا ہے۔

پھر بدقسمتی سے ان شریانوں میں سے مندرجہ بالا اسباب سے جب سدہ پڑ جاتا ہے تو دل کے اپنے جسم کو خون کی سپلائی بند ہو جاتی ہے جس سے درد دل پیدا ہو جاتا ہے درد دل کی نوعیت سدہ کی نوعیت پر ہوتی ہے اگر سدہ بڑا ہوتا ہے تو درد ناقابل برداشت اور جان لیوا ہوتا ہے، اگر سدہ معمولی یا چھوٹا سا ہوتا ہے تو درد بھی کم ہوتا ہے اور قابل علاج ہوتا ہے۔

قلبی شریانوں کا قدرتی علاج

جب قلبی شریانوں ... ہو جاتی ہے تو اس راستے سے خون کی رسد بالکل بند ہو جاتی ہے لیکن قدرت ایک بار ایسی متبادل صورتیں پیدا کر دیتی ہے کہ وہ اس ناگہانی صورت حال میں دل کی مددگار ثابت ہوتی ہیں بعض دفعہ ان قدرتی تدابیر سے سدہ تحلیل ہو جاتا ہے یا سکڑ جاتا ہے جس سے شریانوں کا راستہ پھر سے کھل جاتا ہے اگر ایسا نہ ہو سکے تو قلب کے متاثرہ حصے کے ارد گرد پہلو بہ پہلو کی ننھی ننھی شریانیں پھیل کر دل کے متاثرہ حصہ کو خون مہیا کرنے لگتی ہیں جس سے قلبی متاثرہ عضلہ مردہ ہونے سے بچ جاتا ہے اور باقاعدہ کام کرتا رہتا ہے آہستہ آہستہ شریانی سدہ بھی تحلیل ہو کر غائب ہو جاتا ہے

Collateral vessels supplying blood to infarcted area

مندرجہ بالا نقشہ میں دل کی شریان میں بہت بڑا سدہ بن چکا ہے سدہ سے اگلا حصہ خون سے محروم ہو گیا تھا لیکن اردگرد شعریہ نے اس متاثرہ حصہ کو خون پہنچا کر عضلہ کو موت کے منہ سے بچا لیا یہ قدرتی فطرتی علاج ہے۔

قلب کا عمومی اور بغیر دوائی علاج

قارئین آج تک طبی محققین نے شریانوں کی صلابت، شریانوں کا سکڑنا، شریانوں میں انجماد خون یا شریانوں میں سدے پڑ جائیں ان سب کے مستقل علاج میں ناکام ہیں سب کے سامنے ظاہری اسباب ہوتے ہیں جو مریض کو درد دل میں مبتلا کئے ہوتے ہیں۔ کوئی انجماد خون کو رفع کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہوتا ہے کوئی شریانوں کے اندر کی چربی میں تحلیل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کوئی کولسٹرول کا دشمن بنا ہوا ہے اور اسے ختم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہوا ہے۔

اسی طرح کوئی عمل جراحی سے ماؤف رقبہ میں بو نمبر یا قلم لگا کر از سر نو مصنوعی عروق کا ایک سرا اورطی کے دہانے سے جوڑ کر دوسرے سرے کو اکلیلی شریان کے مبطلی قطعے میں اس مقام سے اوپر جہاں سدہ کا آغاز ہوا ہے جوڑ دیتے ہیں جس سے عارضی طور پر کام چل جاتا ہے لیکن یہ عمل نہ تصلب شریان کا علاج ہے نہ سدہ شریان کا علاج ہے

نہایت افسوس سے لکھ رہا ہوں کہ کسی بھی طریقہ علاج کا ماہر بالعموم تصلب شریان یا سدہ الشرائین کا عضوی یا مشینی سبب تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔

میرا دعویٰ ہے کہ جب تک سدۃ الشرائین یا تصلب شرائین کا مشینی یا عضوی سبب دریافت نہیں کیا جاتا اس وقت تک ان کا علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور سدۃ الشریان کا علاج

قارئین جیسا کہ آپ جانتے ہیں قلب عضلاتی انسجہ مسکولر ٹشوز سے بنا ہوا ہے یہ مسکولر ٹشوز دو اقسام کے ہیں

ا:- ارادی عضلات، ۲:- غیر ارادی عضلات

عضلات کا مزاج:- عضلات کا مجموعی مزاج تر خشک تسلیم کیا جاتا ہے

لیکن تخصیص کے لیے قانون مفرد اعضا نے ارادی عضلات کا مزاج خشک سرد مقرر کیا ہے جبکہ غیر ارادی عضلات کا مزاج خشک گرم تسلیم کیا ہے
یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ ارادی عضلات کی غذا خشک سرد مواد سودا اغذیہ ادویہ ہیں، جبکہ غیر ارادی عضلات کی غذا میں خشک گرم اغذیہ ادویہ شامل ہیں۔

فطرت انسانی اور غذا

یوں تو انسان ہمہ خور (ہر شے کھا جانے والا) واقع ہوا ہے لیکن ہر انسان کو ہر مزاج کی غذا نہ تو میسر آ سکتی ہے نہ ہر انسان ہر قسم کی غذا کو پسند کرتا ہے۔
بلکہ ہر انسان غذا کے معاملہ میں خود پسند واقع ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی گوشت انڈے، کریلے، بینگن کباب وغیرہ چٹنی اور تیزابی و ترش چیز کو زیادہ سے زیادہ کھاتا ہے۔
اس کے برعکس ان سب چیزوں کو کوئی شخص کھاتا نہیں بلکہ نفرت کرتا ہے ایسا شخص اپنی غذا میں نہ کوئی سالن قسم کی کوئی چیز کھاتا ہے نہ کسی قسم کا کوئی پھل کھاتا ہے نہ کسی قسم کی کوئی سبزی؛
قارئین یہ مبالغہ نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے خود میرا ماموں زاد بھائی اس قسم کے آدمیوں میں شامل ہے۔
وہ نہ کسی قسم کا گوشت کھاتا ہے نہ کوئی سبزی پکا کر کھاتا ہے، سوائے نان کے دنیا کا کوئی پھل نہیں کھاتا۔ سالن میں مسری اور چنے کی دال کے سوا کچھ نہیں کھاتا اگر اسے گھر سے باہر مہمان جانا پڑ جائے تو کئی دن بھوکا رہتا ہے یا اپنا کھانا اپنے ساتھ لے جاتا ہے لطف کی بات یہ ہے کہ وہ ہر قسم کی سبز خرید کرتا ہے اور اپنے ہاتھ

سے اپنے بچوں کو قاشیں بنا کر دیتا ہے اور کھا کر خوش ہوتا ہے لیکن جیسے اس کے نصیب میں نہیں خود ذرہ بھر بھی نہیں کھاتا۔
اسی طرح بعض اشخاص ایسے ہیں بلکہ ان کی کثرت ہے کہ انہیں رزق الٰہی میں سے جو کچھ مل جائے کھا کر پیٹ کی بھٹی کو بھر لیتے ہیں۔

یہ سب کچھ کیا ہے۔

یہ لوگ کیوں اس قسم کے کھانے پسند کرتے ہیں اس کی وجہ ان کی عادت نہیں بلکہ ان کے مزاج اور طبیعتیں انہیں مجبور کر دیتی ہیں اسی مزاج کے تحت وہ اپنی غذا کا انتخاب کرتے ہیں۔

اعصابی مزاج کے لوگ

اعصابی مزاج کے لوگ گوشت اور سبزیوں اور چٹپٹی چیزوں کو کم کھاتے ہیں ایسے لوگ شیریں اور میٹھی قسم کی چیزیں زیادہ پسند کرتے ہیں اس قسم کے لوگ نہ تصلب شرائین کی تکلیفوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور نہ سدۃ الشریان کے مریض بنتے ہیں،
کیونکہ یہ لوگ تیزابی و ترش اغذیہ ادویہ سے دور رہتے ہیں لہٰذا ان کے خون میں نہ اسیڈ ہوتا ہے نہ کولیسٹرول قسم کا کوئی مادہ شریانوں میں جمتا ہے نہ ہی ان کی شریانوں میں کسی قسم کا کوئی سدہ بنتا ہے۔ یاد رکھیں کہ ایسے لوگوں کے اعصاب میں تیزی ہوتی ہے جس سے عضلات نرم اور ڈھیلے رہتے ہیں شریانوں میں سکون کی وجہ سے سکیڑ یا تصلب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

غدی مزاج کے لوگ

یہ لوگ بھی سدۃ الشریان اور تصلب شرائین سے بالکل محفوظ رہتے ہیں جو لوگ اپنی غذا میں ہر قسم کی غذا کھاتے ہیں چونکہ وہ لوگ مسلسل کسی خاص قسم کی غذا نہیں کھاتے لہٰذا ان کے جسم میں نہ کھاری پن بڑھتا ہے نہ تیزابیت کا اجتماع ہوتا ہے لہٰذا ان کے خون کا قوام

گاڑھا ہوتا ہے نہ انجماد کا خطرہ ہوتا ہے۔ چونکہ ترش و تیزابی چیزیں کم کھاتے ہیں اس لئے ان کے خون میں کولیسٹرول بھی بڑھنے نہیں پاتا ہے۔ اکثر یہی لوگ لمبی عمریں پاتے ہیں اس قسم کے لوگ غدی تحریک کے ہوتے ہیں ان میں حرارت غریزی وافر مقدار میں قائم رہتی ہے یہی لوگ معتدل مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔

عضلاتی مزاج کے لوگ :۔

عضلاتی مزاج کے لوگ وہی لوگ ہیں جو ہمیشہ چٹپٹی چیزیں کھانے کے عادی ہوتے ہیں ان کی غذا میں تقریباً روزانہ گوشت ضرور شامل ہوتا ہے۔ گوشت بھی روسٹ اور بھونا ہوا خشک مصالحہ دار ہوتا ہے۔ اکثر پکوڑے کباب بھی ساتھ ہوتے ہیں سلاد میں ٹماٹر اور ترشیاں ضرور ہوتی ہیں یہ لوگ سبزی کے نام سے گھبراتے ہیں اگر سبزی بھی کھائیں گے تو کریلے بینگن ٹماٹر وغیرہ پکا کر کھاتے ہیں۔ دن میں کئی بار کھانا کھانے کے عادی ہوتے ہیں لہٰذا ایسے لوگ نہ صرف نفس امارہ کے مریض ہو جاتے ہیں بلکہ خود غرض ہوتے ہیں جھگڑالو قسم کے یہی لوگ ہوتے ہیں ان کے قلب و عضلات کے فعل میں شدید تیزی آجاتی ہے ترشی و تیزابیت کے استعمال سے ان کے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے، شریانوں میں سکیڑ شروع ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف شریانوں کے اندر کولیسٹرول (سوزادی مادہ) جمنا شروع ہو جاتا ہے شریانوں میں خون کی روانگی میں رکاوٹ ہونے لگتی ہے جس سے دل کو جسم کی سپلائی کیلئے خون بڑے زور اور دباؤ کے ساتھ بھیجنا پڑتا ہے جس سے شریانوں کے اندر کولیسٹرول کے چھلکے۔ پیپڑیوں کی صورت میں اکھڑ کر دوران خون میں بہنے لگتے ہیں جو چھوٹی شریانوں میں جا کر پھنس جاتے ہیں، جہاں پھنستے ہیں وہاں شدید چبھن کا سا درد ہوا کرتا ہے۔ اگر یہی چھلکے دل کی شریانوں میں پھنس جائیں تو درد دل پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

چونکہ ایک طرف تیزابی مادہ اور کولیسٹرول کی کثرت ہوتی ہے دوسری طرف عضلاتی

تحریک سے عضلات اور شریانیں سکڑ رہی ہوتی ہیں اس کے علاوہ خون کا قوام بھی گاڑھا ہو چکا ہوتا ہے۔

لہٰذا ایسے موقعوں پر قانون مفرد اعضاء کے تحت عضلاتی غذا و دوا بند کرادی جائے اور غدی اعصابی غذائیں کھانے کی ہدایت کی جائے۔

چونکہ سدوں کی صورت میں نہ صرف درد دل ہوا کرتا ہے بلکہ خون کا قوام گاڑھا ہونے کی وجہ سے خون کی روانگی میں بھی دقت پیش آرہی ہوتی ہے لہٰذا فوری طور پر جسم کے گرد و غدد کا نظام تیز کر دیا جائے۔

گرم خشک سے گرم تر غذا و دوا کھانے کو دی جائے اگر مریض شدید تکلیف میں ہو تو صرف اجوائن دیسی اور سونف کا قہوہ ہر پانچ منٹ بعد پلایا جائے۔

اگر بدقسمتی سے مریض ایسے مقام پر ہو جہاں فوراً ڈاکٹر نہ پہنچ سکتا ہو اور نہ ہسپتال میں مریض کو لے جایا جا سکتا ہو تو صرف گرم پانی تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلایا جائے اور بغل و سینہ پر گرم پانی یا ریت سے ٹکور کی جائے۔ انشاء اللہ چند منٹوں کے اندر مریض سنبھل جائے گا۔

سُدّۂ شریانِ قلب کا خصوصی دوائی علاج

چونکہ سدہ جسم کی کسی شریان میں ہو یا خود قلب کی اکلیلی شریانوں میں پڑ جائے قلب کی عضلاتی اعصابی تحریک کے طویل اور غیر طبعی ہو جانے سے ہوا کرتا ہے۔ جس کا علاج قانون مفرد اعضاء کے تحت عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک پیدا کرنے سے ہوگا اس مقصد کے لئے ایسی اغذیہ ادویہ کی ضرورت ہے جن میں حرارت و تیزی بھرپور مقدار میں موجود ہے اس کے مقابلہ میں ڈاکٹر لوگ کلوریز سے بھرپور

اغذیہ ادویہ کھلانے کی ہدایت کرتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق ملین مسہل تریاق اور اکسیر وغیرہ کھلائے جا سکتے ہیں جو شریانوں کے سدّے کھولنے کے لئے آب حیات سے کم نہیں،

ان کے علاوہ درج ذیل نسخہ جات بھی تریاق سے کم نہیں۔

ہوالشافی:۔ کشتہ پارہ سنگا، اجوائن دیسی، نمک طعام، لہسن،

۲۰ گرام ۱۰ گرام ۵ گرام ۵ گرام

سب کو پیس کر ۴ رتی سے ۸ رتی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن، پودینہ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہاضم کاسر ریاح خون کے قوام کو فوراً بند کر دیتا ہے۔ سدہ شریانی اور درد دل کے لئے لاجواب دوا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ مرمکی، مصبر، شحم حنظل، سنڈھ، نوشادر، پھٹکری، ہم وزن،

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں، بوقت ضرورت استعمال کرائیں۔

افعال اثرات:۔ عضلاتی غدی ہیں، سدۃ الشریان، قبض اور ریاح کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے جہاں آنتوں کے سدّے کھولتا ہے وہاں شریانی سدّے بھی دُم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔

دیگر:۔ طب یونانی کے علاوہ ایلوپیتھی میں درد دل یا شریانوں کے سدے کھولنے کے لئے نائیٹرو گلیسرین کی ٹکیاں کھلائی جاتی ہیں جو بے حد موثر ہیں اس دوا کے فوائد کے متعلق پروفیسر جے لینی گر لکھتے ہیں کہ اگر درد محسوس ہو تو نائیٹرو گلیسرین کی ایک ٹکیہ بلا تاخیر چبا کر کھانے کی ہدایت کرنی چاہئے اس دوا کو مقررہ مقدار میں استعمال کرنا بالکل بے ضرر ہے۔ یہ دوا اپنی تاثیر میں اعجاز سے کم نہیں پانچ دس فی صد مریضوں میں اس دوا کے استعمال سے سر

میں درد ہو جاتا ہے یہ درد اگرچہ کسی قدر تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن عارضی ہوتا ہے یہ خیال غلط ہے کہ نائیٹرو گلیسرین کو متواتر استعمال کرتے رہنے سے وہ بے اثر ہو جاتی ہے بلکہ اس کے برعکس وہ ہمیشہ قطعی طور پر اپنا اثر کرتی ہے آج اس کو تمام دواؤں سے زیادہ قابل اعتماد سمجھا جاتا ہے۔

نوے فی صد مریضوں کو یہ ایک منٹ سے کم مدت میں وجع القلب (درد دل) سے نجات دلا دیتی ہے کوئی دوسری دوا ایسا نہیں کر سکتی،

سُدّۃ الشریان اور غذا

شریانوں میں صلابت آ گئی ہو یا ان میں سدے پڑنے شروع ہو گئے ہوں، ان کے غذائی علاج تجویز کرنے میں بھی طبی محققین نے بے حد قلا بازیاں کھائی ہیں ان تکالیف کے دوران یا دورے کے بعد جب بھی کوئی غذا تجویز کی وہ دل کو تقویت دینے کے خیال پر تجویز کی اور کبھی کولسٹرول اور خون میں چربیاں جمنے کے رکنے کیلئے بغیر اصول غلط اغذیہ تجویز کی ہیں یہی وجہ ہے نہ محققین قلب کے امراض کے علاج سے مطمئن ہیں نہ مریضوں کی بھرمار ختم ہوتی ہے۔ غذائی چارٹوں میں ابتدائی طور پر ہمیں بتایا جاتا ہے کہ ہمیں روزمرہ زندگی میں درج ذیل خوراک ہونی چاہیئے،

۱۔ لحمیات یا پروٹین (PROTEINS)

۲۔ چکنائی یا فیٹ (FAT)

۳۔ نشاستہ دار یا کاربو ہائیڈریٹ (CARBHYDRATES)

۴۔ حیاتین وٹامنز

۵۔ معدنی نمکیات مثلاً کیلسیم، فاسفورس، اور فولاد وغیرہ۔

افسوس ناک پہلو

غذا کا تندرستوں اور مریضوں کو ایک ہی قسم کا غذائی چارٹ دے دینا انتہائی افسوسناک پہلو ہے۔

اس چارٹ سے سب سے زیادہ ظلم مریضان قلب پر ہوتا ہے کیونکہ اب وہ تندرست نہیں ہیں تاکہ ہر قسم کی غذا کھا سکیں بلکہ وہ ایک مخصوص قسم کے مزاج کے افراد ہیں اور مخصوص قسم کی تکالیف میں مبتلا ہیں ان کے جسم میں نہ صرف تمام جسم کے عضلات تحریک میں آچکے ہیں بلکہ ان کے دل کے عضلات بھی سکڑ رہے ہوتے ہیں ان کی شریانوں میں صلابت آنا شروع ہو چکی ہوتی ہے ان کی شریانوں میں انجماد خون اور سدے بننے شروع ہو چکے ہوتے ہیں۔

اس کے باوجود انہیں متوازن غذا کھانے کے مشورے دیئے جا رہے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ وہ خود ہی ان میں حسب منشا غذا تجویز کر لیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ایک محقق اور معالج تو صحیح غذا تجویز کر نہیں سکتا تو مریض خود کیسے درست غذا تجویز کر سکتا ہے۔

یاد رکھیں متوازن غذا میں گوشت اور لحمیات شامل ہیں ان کا مزاج عضلاتی ہے یہ کم مقدار میں بھی قلب و عضلات کے فعل میں زیادتی کریں گی لہذا سدہ شریان یا صلابت شریانوں میں ان کا استعمال نقصان ثابت ہو گا۔

اسی طرح وٹامن سی تیزابی اور ترش اغذیہ سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس کے افعال اثرات محرک عضلات ہیں تو پھر متوازن غذا میں ان کا استعمال نقصان رساں نہیں تو اور کیا ہو گا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ متوازن غذا متعین کرنے والوں نے کوئی معیار

قائم نہیں کیا۔

یعنی اگر متوازن اجزاء غذا، و پروٹین : فیٹس و کاربو ہائیڈریٹ، کو بنایا جائے تو ان کے ساتھ جو نمکیات اور وٹامن کس اندازے سے شامل کرنے چاہئیں۔ اگر نمکیات کو معیار بنایا جائے تو ان کے ساتھ جو اجزاء غذا اور وٹامن کس اندازے اور مقدار میں ہونے چاہئیں۔

یہی صورت وٹامن کے متعلق ہے کہ اگر ان کو معیار بنایا جائے تو اجزاء غذا اور نمکیات کس اندازے سے ہونے چاہئیں بہرحال فرنگی طب اور ماڈرن سائنس کے پاس کوئی معیار اور اندازہ نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ان کو حفظ صحت کے غذا سے کوئی کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ بڑے سے بڑا ماہر غذا صحیح متوازن غذا کھا کر اپنی صحت کو قائم نہیں رکھ سکتا۔

قارئین یقین جانئے کہ کسی فرنگی ڈاکٹر سے یا فرنگی کی اندھی تقلید کرنے والے کسی حکیم سے جب مریض غذا کے متعلق پوچھتا ہے تو معالج کہتا ہے کہ سب کچھ کھاؤ لیکن مریض مطمئن نہیں ہوتا اور دوبارہ پوچھتا ہے کہ ڈاکٹر یا حکیم صاحب مجھے کچھ پرہیز بھی بتاؤ تو جواب ملتا ہے کہ غذا ثقیل نہیں ہونی چاہئے شوربا پھیکا اور ڈبل روٹی اچھی غذا ہے، ہاں دلیا یا کھچڑی بھی کھا سکتے ہیں۔

اگر دل کرتا ہے تو دودھ بھی پی لیں چائے بھی نقصان نہیں دے گی خبر نہیں کا تو کوئی نقصان نہیں البتہ کچا میٹھا اور بادی چیزیں اور خاص کھٹائی اور تیل والی چیزیں نہ کھائیں اگر برف کا شوق رکھتے ہوں تو ذرا استعمال کر لیں۔

ان حضرات سے کوئی پوچھے کہ ثقیل اور لطیف غذا کا کیا فرق ہے کون کون سی اغذیہ ثقیل ہیں اور کون کون سی زود ہضم وغیرہ۔

ایک ہی مریض کو گرم اغذیہ بھی اور سرد اغذیہ بھی، روٹی بھی چاول بھی، برف

اور پھل بھی اور چائے بھی۔ آخر غذا کیا شے ہے۔

تندرست اور مریض کی غذا میں کچھ نہ کچھ تو فرق ہونا چاہئے اگر کوئی مریض غذا میں فرق کرنا نہیں چاہتا تو پھر وہ مریض نہیں اگر معالج فرق نہیں جانتا تو معالج نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ اچھے اور قابل معالج کا اندازہ غذائی پرہیز بتانے پر چل جاتا ہے۔

یاد رکھیں سے جو معالج روزانہ استعمال کی اشیا مثلاً نمک مرچ ہلدی گرم مصالحہ گوشت سبزیاں دالیں غلے دودھ چائے اور ان سے بنی ہوئی اشیا پھل اور میوہ جات پان اور تمباکو سگرٹ وغیرہ وغیرہ کے اثرات سے پوری طرح آگاہ نہیں ہے تو وہ علاج میں ان کو کیسے استعمال کرا سکتا ہے۔

اگر اچھی دوا بھی تجویز کر دی گئی تو غذا کی خرابی سے بجائے آرام آنے کے مریض کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔

قارئین غذا کے متعلق یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ مریض کے لئے نہ کوئی لطیف غذا اور زود ہضم غذا ہے اور نہ کوئی ثقیل اور دیر ہضم۔ نہ کوئی غذا مقوی ہے نہ غیر مقوی اسی طرح نہ کوئی غذا مولد خون ہے اور نہ ہی پیدائش خون کو روکنے والی ہے

بلکہ اصل غذا وہ ہے جس کی مریض کے جسم کو ضرورت ہے وہی غذا اس کے لئے زود ہضم، مقوی اور مولد خون ہوگی۔

ضرورت غذا کا پتہ مریض کے اعضا کے افعال کی خرابی اور خون کے کیمیائی نقص سے چل جاتا ہے۔ اگر مریض کے لئے صحیح غذا تجویز کر دی گئی تو انشاءاللہ مریض کو بغیر کوئی دوا استعمال کئے آرام آجائے گا۔ کیونکہ جسم انسان پر پچاس فیصد غذا کا اثر ہے دوا کا صرف پچیس فی صد ہے، پچیس فی صدی مریض کے ماحول کو درست اور مزاج کو متعین کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

قانون مفرد اعضا اور تصلب شریان و سدۃ الشریان کے مریض کی غذا

صبح:۔ مربہ ادرک نصف چھٹانک کھلا کر اجوائن دیسی و پودینہ کی چائے پلائیں یا کھجور چار عدد کھلا کر قہوہ پلائیں،

دوپہر:۔ کوئی سبزی جس میں شلغم، سرسوں کا ساگ، میتھی کا ساگ، سبزی گوشت وغیرہ کھلا کر اجوائن کی چائے پلا دیں!

شام:۔ دوپہر والا سالن یا مربہ ادرک کھلائیں،

پھل:۔ پھلوں میں آم، امرود، خوبانی، شہتوت، پپیتہ اور سیب وغیرہ میں سے کوئی پھل کھلا سکتے ہیں۔

دل کا دورہ اور سدۃ الشرائن کا سبب بننے والی اشیا

قارئین امراض قلب کی تشریح و توضیح کے بعد ان اشیا، اغذیہ اور ادویہ کی تشریح و توضیح کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جو امراض کا سبب بنتی ہیں تاکہ انہیں مطالعہ کر کے عام اور کم تعلیم یافتہ لوگ بھی امراض قلب سے محفوظ رہ سکیں اور اگر بد قسمتی سے کوئی شخص امراض قلب میں اچانک مبتلا ہو جائے تو وہ کم از کم فسٹ ایڈ کا عمل یا کام کو کر سکیں۔

دل کا دورہ یا سدۃ الشریان یا تصلب شرائن کے اسباب میں درج ذیل اشیا قابل ذکر ہیں۔

۱۔ کولسٹرول۔ ۲۔ چربی، ۳۔ نکوٹین، ۴۔ کاربن مانو اکسائیڈ، ۵۔ تمباکو، ۶۔ شراب، ۷، گوشت، ۸ انڈے وغیرہ،

مندرجہ بالا اشیاء میں سدۃ الشریان یا تصلب شرائن کا سب سے بڑا سبب کولسٹرول کو گردانا ہے لہٰذا سب سے پہلے کولسٹرول کی حقیقت ماہیت اور افعال اثرات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں،

کولسٹرول

جب سے ڈاکٹری طریقہ علاج شروع ہوا ہے اس وقت سے لے کر آج تک امراض قلب کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب کولسٹرول کو گردانا جا رہا ہے۔ اب تک کولسٹرول پر اتنا لکھا جا چکا ہے کہ یہ لفظ اب ہماری روزمرہ بول چال کا حصہ بن چکا ہے۔ لیکن افسوس آج تک اس کی ماہیت حقیقت اور اس کے افعال اثرات بالاعضا نہیں بیان کئے۔ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس نے پڑھے لوگوں اور معالجین حضرات کے ذہنوں میں خاصا ذہنی انتشار پیدا کر دیا ہے۔

کیونکہ بعض ماہرین کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جس غذا میں بہت زیادہ کولسٹرول موجود ہے وہ خطرناک ہے۔ اس کے برعکس بعض دوسرے ماہرین کہتے ہیں کہ اس قسم کی غذا خطرناک نہیں اس لئے اسے بلا تکلف کھایا جا سکتا ہے:

بعض محققین کا خیال ہے کہ وہ مواد جو اکلیلی شریانوں کی بندش کا باعث بنتا ہے وہ زیادہ تر کولسٹرول اور چربی پر مشتمل ہے جب کہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔

اگر آپ علم کیمیا سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کولسٹرول بذات خود چربی نہیں ہے بلکہ وہ مونو اٹامک (MONOATOMIC) الکوحل ہے جس کا کلیہ یہ ہے

(C27 H45 OH)

کولسٹرول اور یونانی لغت

کولسٹرول ایک یونانی لغت کا لفظ ہے جو دو اجزاء کول بمعنی صفرا اور سٹریوس (STEREOS) بمعنی ٹھوس سے مشتق ہے بالفاظ دیگر یہ ٹھوس یا منجمد صفرا ہے یہ چربی کی طرح کا چمکدار مواد ہے جو قلموں کی صورت میں پایا جاتا ہے یہ قلمی مادہ تمام حیوانی چربیوں اور روغنوں میں پایا جاتا ہے۔ صفرا، خون، دماغی بافتوں، دودھ انڈے کی زردی گردوں اور اعصابی ریشوں کے غلاف وغیرہ میں پایا جاتا ہے یہ مادہ بآسانی حل نہیں ہوتا اور مثانہ کے علاوہ شریانوں کی دیواروں کے ساتھ جم کر قلموں کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ عمل اشعاع (IRRADIATION) کے تحت یہ وٹامن ڈی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

قارئین کولسٹرول کی اس جامع و مانع تعریف کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کولسٹرول منجمد صفرا نہیں بلکہ سودا ہے جسے ایلوپیتھی اپنی تمام تر باریک بینی کے باوجود شناخت نہیں کر پائی بلکہ اس کے وجود کے انکار سے گوناگوں پریشانیوں سے دوچار ہے۔

یورپ امریکہ کے لوگ کولسٹرول کے وجود سے کس قدر خوف زدہ ہیں اس کا اندازہ ان ممالک میں جا کر لگایا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں کو ہر مرغوب غذا میں کولسٹرول نظر آتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ کولسٹرول کی دہشت زدگی کے سبب اپنے اوپر خدا کی ہر نعمت کو حرام کئے ہوئے ہیں لیکن خدائے بزرگ و برتر کی حرام کی ہوئی چیز دل شراب، سؤر کا گوشت چھوڑنے کے لئے کسی بھی طرح تیار نہیں وہ بغیر شکر چائے پی لیں گے لیکن شراب کی چسکی لگانے سے باز نہیں رہیں گے حالانکہ کھانڈ کے مقابلہ

میں شراب کا استعمال کہیں زیادہ نقصان رساں ہے۔
اسی طرح وہ مکھن کی بجائے مارجرین کو گوارا کرلیں گے مگر سور کا گوشت مزے لے کر کھاتے ہیں جو سوداویت کا خزانہ ہے جس کے استعمال سے خون گاڑھا ہو کر گوناگوں عوارضات کو جنم دیتا ہے۔

قارئین پھر ذہن نشین کرلیں کہ کولسٹرول سوداوی رطوبت ہی ہے جسے صفرا کے ذریعہ آسانی سے تحلیل کر کے ختم کیا جاسکتا ہے۔

اب ذرا سودا کی حقیقت اور اس کے افعال اثرات ملاحظہ کرلیں تاکہ کولسٹرول کو سودا سمجھنے کے لئے کوئی خلش باقی نہ رہے۔

سودا

سودا جسے انگریزی میں بلیک بائیل (BLACKBiLE) کہتے ہیں جس کے ذکر پر ڈاکٹر حضرات ڈاکٹر ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ کوئی وہمی اور تخیلاتی شے نہیں ہے بلکہ سودا ایک حقیقت ہے جو اپنے فوائد کے ساتھ بعض خطرات کا حامل بھی ہے۔

سودا کا مزاج :- خشک سرد ہے۔

سودا کے افعال اثرات :- محرک قلب، محلل اعصاب و دماغ اور مسکن جگر و غدد ہے۔

خواص فوائد :- ۱۔ سودا قلب و عضلات کی غذائیت ہے اور ان کے افعال کو تیز کرتا ہے اور انہیں تحریک و تیزی میں لاتا ہے۔ ۲۔ فم معدہ پر گر کر غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے یعنی بھوک لاتا ہے۔ ۳۔ خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔ شریانوں آہستہ آہستہ جمنا شروع ہو جاتا ہے جسے عرف عام میں سدہ دمویہ کہتے ہیں جو بالآخر شرائن

کی بندش کا بھی سبب بنتا ہے۔ اگر بہت زیادہ غیر طبعی صورت اختیار کر جائے تو تحجر مفاصل بھی پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ ۴۔ بلغم کی کثرت کو دور کر کے بلغمی نزلہ دمہ کا خاتمہ کرتا ہے۔

کولسٹرول یا سودا کا علاج

قانون مفرد اعضا کے تحت ہم جب چاہیں سودا کے اثرات کو صفرا سے ختم کر سکتے ہیں کیونکہ سودا کے بعد صفرا پیدا ہوتا ہے۔

یاد رکھیں عضلاتی اعصابی تحریک میں سودا پیدا ہوتا ہے اور عضلاتی غدی تحریک میں سودا حسب ضرورت خرچ ہونے بعد خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر عضلاتی اعصابی تحریک میں سودا شریانوں میں جم گیا ہو یا تحجر مفاصل کی علامات پیدا ہو گئی ہوں اور دل کی اکلیلی شریانوں میں سدے بننے شروع ہو گئے ہوں تو عضلاتی غدی تحریک پیدا کر کے فاضل سودا کو خارج کر کے ختم کیا جا سکتا ہے۔

پرہیز :- وہ اشیاء جن میں کولسٹرول پایا جاتا ہے پرہیز کریں۔

قارئین یہ بات ذہن میں رکھیں کہ کولسٹرول کوئی جڑی بوٹی نہیں ہے بلکہ ہماری روزمرہ کی بعض غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جنہیں طب اسلامی میں اور قانون مفرد اعضا میں خشک سرد، عضلاتی اعصابی اور مولد سودا اغذیہ ادویہ کہتے ہیں۔

مثلاً لوبیا، آلو، گوبھی، مالٹے، کنول، آلو بخارا، املی، آملہ، السی، انگور، انار، کچے آم اروی، باجرہ، مکئی، پپیتہ، تمباکو، جامن، دہی، لسی، چرس، بھنگ، کچے چنے، سرکہ، اچار، پکوڑے، ٹماٹر، پان، شراب، انڈا، گوشت جس میں گائے بھینس کا گوشت اور خصوصاً سور کا گوشت یہ سب مولد سودا اغذیہ ادویہ ہیں، انہیں کے کثرت سے

سے خون میں خلط سودا بڑھنے لگتی ہے خون گاڑھا ہونے لگتا ہے آہستہ آہستہ یہی سودا کولسٹرول کی صورت میں شریانوں میں جمنا شروع ہو جاتا ہے لہٰذا مندرجہ بالا اغذیہ ایسے اشخاص جنہیں بواسیر، بادی خونی ہو، خارش جلد ہو، کولسٹرول، دھڑکنے اور اختلاج قلب وغیرہ تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہوں توازن کے لئے لازم ہے کہ مندرجہ بالا اغذیہ ادویہ کی کثرت کو روک دیں۔

وہ اغذیہ جن سے کولسٹرول خرچ ہوتا ہے اور فاضل خارج ہوتا ہے

جن مریضوں کے جسم و خون میں کولسٹرول بڑھ گیا ہو تو وہ درج ذیل اغذیہ سے حسب منشا اغذیہ کا انتخاب کریں انشاءاللہ بغیر دوا ہی کولسٹرول غائب ہو جائے گا۔

قارئین کولسٹرول ختم کرنے والی دو قسم کی اغذیہ ہیں۔

۱۔ عضلاتی غدی گرم اغذیہ ۲۔ غدی عضلاتی گرم خشک اغذیہ:

عضلاتی غدی خشک گرم اغذیہ

جب جسم و خون میں خشکی سردی کا غلبہ ہو، سودا یا کولسٹرول حد سے بڑھ گیا ہو ایسی صورت میں اسے جسم سے خارج کرنا ضروری ہو جاتا ہے اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا عضلاتی غدی (خشک گرم) اغذیہ ادویہ کھانے کی ہدایت کرتا ہے تاکہ ان کے مزاج میں خشکی کے ساتھ گرمی آ جائے اور اس کا تعلق جگر سے قائم ہو جائے تاکہ فاضل سودا اور کولسٹرول تحلیل ہو کر خارج ہو جائے۔

درج ذیل اغذیہ سے یہ مقصد آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔

حیوانی اغذیہ:۔ ہرن کا گوشت، کبوتر کا گوشت۔

میوہ جات۔ پستہ، اخروٹ، کھجور، کشمش، منقیٰ، انجیر،

اناج:۔ مسور، چنے، سرسوں کا ساگ، میتھی کا ساگ، پیاز، کچنال وغیرہ

غدی عضلاتی اغذیہ

ایک نکتہ کی وضاحت:۔ قارئین غدی عضلاتی اغذیہ لکھنے سے پہلے ایک اہم نکتہ کی وضاحت ضروری ہے۔

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کریں کہ بعض اغذیہ ادویہ اپنے مزاج کی چیزوں کو خون سے خارج کر دیتی ہیں اس کے برعکس بعض چیزیں جو متضاد مزاج کی ہوتی ہیں وہ پہلی چیزوں میں جو خون میں حل ہوتی ہیں، شریانوں، وریدوں، جوڑوں یا معدہ امعاء میں ہوں میں کیمیائی تبدیلی کر کے انہیں نئی چیزیں تبدیل کر دیا کرتی ہیں۔

مثلاً اگر کسی شخص نے تیزاب پی لیا ہو تو فوراً قے آور دوا معدہ سے نکالنے کے لئے نہیں کھلانی چاہئے بلکہ ایسے شخص کو کوئی الکلائن محلول پلا دینا چاہئے جو اس چیز شراب کو وہیں کیمیائی تبدیلی کر کے بے اثر کر دے اور نمک میں تبدیل کر دے بالکل یہی صورت کولسٹرول کی ہے اور سوداوی مادوں کے بڑھ جانے میں اختیار کی جا سکتی ہے۔ اس قسم کی اغذیہ ادویہ محرک جگر وغدد، مولد صفرا ادویہ ہوتی ہیں جنہیں قانون مفرد اعضا غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اس قسم کی اغذیہ کولسٹرول میں کیمیائی تبدیلی کر کے صفرا میں تبدیلی کر دیا کرتی ہے

اس قسم کی اغذیہ درج ذیل ہیں۔

حیوانی اغذیہ:۔ بکری کا گوشت، مرغی کا گوشت، تیتر کا گوشت،

میوہ جات:۔ چلغوزے، مونگ پھلی، اخروٹ، پھلوں میں کھجور خوبانی آلو بالو، شہتوت، دالوں میں مسری، چنے۔ سبزیوں میں میتھی کا ساگ ادرک، ...، مرچ، لہسن پیاز بطور سبزی کھا سکتے ہیں

سدۃ الورید

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ شرائن دل سے صاف اور سرخ خون جسم کی پرورش کے لئے لے جاتی ہیں اور ہر ایک شریان اپنی باریک شاخوں کے ذریعہ عروق شعریہ میں ختم ہوتی ہیں، انہی عروق شعریہ سے نہایت ہی باریک وریدیں جنہیں (وی نیولز) کہتے ہیں شروع ہوتی ہیں پھر ان کے باہم ملنے سے آگے بڑی بڑی وریدیں بنتی جاتی ہیں کیونکہ خون عروق شعریہ میں پہنچنے کے بعد کثیف اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور جسم کی پرورش کے قابل نہیں رہتا اور جس راستے جاتا ہے اسی راستے واپس نہیں آسکتا یعنی براہ شرائن واپس نہیں آسکتا۔

پس یہ وریدیں تمام جسم سے اس کثیف خون کو واپس دل کے وائیں اذن (کان) میں پہنچاتی ہیں جہاں وہ خون دل کے دائیں بطن میں ہو کر پھیپھڑوں میں صاف ہونے کیلئے چلا جاتا ہے۔

ہلالی کیواڑیاں

تمام بڑی بڑی وریدوں کے اندر ہلالی شکل کے کیواڑ لگے ہوتے ہیں جو خون کی بازگشت کو (خون کی روانگی) کو آنے جانے پر مجبور کرتے ہیں اور اسے (خون) کسی صورت واپس نہیں آنے دیتے،

بعض مخصوص اسباب سے یہ کیواڑ خراب ہو جاتے ہیں تو وہاں کی وریدیں خون سے پُر ہو کر بہت نرم اور بیدار ہو جاتی ہیں اگر ٹانگوں پر ہوں تو بغیر ہاتھ لگائے موٹی موٹی نظر آتی ہیں اگر ہاتھ یا پاؤں کی وریدوں کے کیواڑ خراب ہو جائیں تو کثر فیل پا کی صورت میں پاؤں کو خراب کر دیتی ہیں۔

وریدوں میں سدے کیسے پڑتے ہیں

قارئین یہ حقیقت کئی بار لکھی جا چکی ہے کہ شریانیں دل سے اگتی ہیں اور دل کا مزاج رکھتی ہیں

جب شریانوں میں عضلاتی اعصابی تحریک زور پکڑے تو شریانوں میں سدے اور تصلب شرائن کی تکالیف شروع ہو جاتی ہیں۔

بالکل اسی طرح وریدیں جگر سے اگتی ہیں اور جگر کا مزاج (گرم خشک) رکھتی ہیں جب جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی غیر طبعی طور پر طویل ہو جائے تو وریدوں میں سکیڑ شروع ہو جاتا ہے۔ صفرا کی کثرت سے صفراوی سدے بننے شروع ہو جاتے ہیں جو وریدوں میں پھنس کر دوران خون میں رکاوٹ کا باعث بننے لگتے ہیں۔

اگر دل سے دور وریدوں میں سدے پڑ جائیں تو ان کا اثر دل پر بہت کم ہوتا ہے لیکن اگر دل کے قریب کی بڑی وریدوں میں سدے ہو جائیں تو دل کو خون کی سپلائی بہت کم ہو جاتی ہے جس سے دل پوری طرح سکڑنے اور پھیلنے میں بے قاعدہ حرکتیں کرنے لگتا ہے بعض دفعہ دل کی حرکت بہت کم ہو جاتی ہے یعنی فی منٹ ۵ سے ۲۲ تک حرکات محسوس ہونے لگتی ہیں یہی وہ حالت ہے جسے ڈاکٹر لوگ ہارٹ بلاک کہتے ہیں

قانون مفرد اعضا اور سدۃ الورید

تب قانون مفرد اعضا وریدوں کا مزاج گرم خشک تسلیم کرتا ہے جب جگر و غدد
کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی بڑھ کر غیر طبعی صورت اختیار کر لیتی ہے، تو صفرا
و حرارت بدن کی ضرورت سے زیادہ خون میں بڑھ جاتی ہے جس سے ایک
طرف وریدوں میں تحریک کی وجہ سے سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے لیکن دوسری طرف
صفرا کے اخراج نہ ہونے سے سددوں کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔
یاد رکھیں اسی تحریک میں پتہ میں بھی صفرا کے بندش سے پتھریاں بن جاتی ہیں۔
جنہیں صفراوی پتھریاں کہتے ہیں۔

ایک نقطہ

قارئین یہاں اس نقطہ کی تشریح ضروری ہے کہ جہاں صفرا و حرارت کی
جسم میں کثرت ہوتی ہے وہاں وہاں قلب و عضلات اپنے اصولی تعلق کی وجہ
سے تحلیل ہو کر پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سدہ اور دیدیا صفراوی
سددوں یا پتھریوں کے مریض کے دل بڑھ کر بعظم قلب کی صورت اختیار کر چکے
ہوتے ہیں، شریانیں اپنے حجم میں پھیل جاتی ہیں

بلڈ پریشر

یاد رکھیں یہی وہ تحریک ہے جس میں بلڈ پریشر ہائی ہونے لگتا ہے۔

ایک اہم راز کا افشاء

قارئین آپ حیران ہوں گے کہ نبض مختلف جب ہم اس کو متواتر و تیز کہتے ہیں

نبض میں تواتر اور تیزی پاتے ہیں حتیٰ کہ اختلاج قلب بھی ہو جایا کرتا ہے نبض ۱۲۰ سے
تجاوز کر جاتی ہے، شریانیں عضلاتی تحریک کی تیزی سے سکڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔
ان میں تصلب شرائن و سددوں وغیرہ کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں ایسے موقعوں پر ہائی
بلڈ پریشر کا واویلا بھی کیا جاتا ہے۔ حالانکہ عضلاتی تحریک کی صورت میں بلڈ پریشر کے ہائی
ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان علامات کا علاج غدی تحریک ہے اور بلڈ پریشر ہائی کرنے
کی ضرورت ہوتی ہے طبیعت مدبرہ بدن خود بلڈ پریشر ہائی کرنے کی کوشش میں ہوتی ہے
لیکن نا اہل معالج اسے اور بڑھانے اور قائم رکھنے کی بجائے فوراً گرانے کی کوشش کر کے
قدرتی علاج میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

یاد رکھیں جب تک غدی تحریک عضلاتی تحریک میں تحلیل پیدا نہ کر دے نہ تصلب شرائن
میں کمی ہو سکتی ہے نہ شریانوں میں سوداوی مادے تحلیل ہو سکتے ہیں نہ دل کے
اختلاج کو کم کیا جا سکتا ہے۔

لہٰذا قانون مفرد اعضا طبی محققین سے عمومی اور حاملین قانون مفرد اعضا سے خصوصاً
گذارش کرتا ہے کہ جب بھی قلب کی رفتار میں بہت زیادہ تیزی پائیں، شریانوں میں
سددوں کی وجہ سے قلب میں درد کے دورے ہوں یا شریانوں میں سکڑنے
کی علامت پائیں تو فوراً غدی عضلاتی تحریک پیدا کر کے صفرا بڑھانے کی کوشش
کریں اگر بلڈ پریشر ہائی ہونے لگے تو نہ گھبرائیں جونہی سوداوی مادوں اور عضلات
میں تحلیل ہو گی فوراً سب غیر طبعی علامات ختم ہو جائیں گی۔

وریدوں میں سددوں کا علاج

لیکن اگر وریدوں میں سدے ہو گئے ہوں تو مزید غدی تحریک بڑھانے کی کوشش

نہ کریں بلکہ اعصابی تحریک جس میں اب تسکین نفی تحریک میں لے آئیں یعنی اعصاب و دماغ میں تحریک پیدا کر دیں۔

جونہی رطوبات بڑھیں گی صفراوی رطوبات تحلیل ہو کر خارج ہونا شروع ہو جائیں گی صفراوی سدے جو قلب میں ہوں یا وریدوں میں یا وریدوں میں سکیڑ ہو سب میں اعتدال آنا شروع ہو جائے گا۔

لطف کی بات یہ ہے کہ بلڈ پریشر ہائی بھی خود بخود نارمل ہو جائے گا۔

سدۃ الورید کا دوائی علاج

سدۃ الورید کا دوائی علاج قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی نسخہ جات سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔

ضرورت کے مطابق ملین و مسہل استعمال کریں، اللہ شفا دے گا۔

درج ذیل ہدایت پر عمل کریں، نیچے دیے ہوئے نسخے استعمال کریں۔

انشاءاللہ کبھی ناکامی نہ ہوگی۔

مریض کو بھوک پیاس پر صبر کرنے کی تلقین کریں، پانی کی بجائے عرق مکو عرق کاسنی اور عرق سونف و گاؤزبان ملا کر پینے کی ہدایت کریں، اگر عرق سونف اور گاؤزبان نہ ملیں تو عرق مکو کاسنی ضرور پیتے رہیں

چونکہ گرمی خشکی انتہا کو پہنچ چکی ہوتی ہے اس لئے گرم تر سے تر گرم اغذیہ زیادہ دینے کھانے کی ہدایت کریں۔

مثلاً صبح مربہ گاجر یا گلقند کھلا کر عرق مکو کاسنی پلا دیں،

دوپہر:- مولی، شلغم، گاجر، مونگرے، کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا میں سے کوئی سبزی کالی مرچ سے پکا کر بغیر روٹی کھائیں۔

پھلوں میں سے خربوزہ، تربوز، ککڑی، گنے کا رس یا گاجر کا پانی پینے کی ہدایت کریں۔ یہ نسخہ جات جو کہ مریض کو کھلا سکتے ہیں اور فوری شفا بخش ہیں،

ہوالشافی۔ سورنجان شیریں، اسگند، قلمی شورہ، نوشادر، ریوند خطائی، ریوند عصارہ

ا حصہ ا حصہ ۲ حصہ ۴ حصہ ا حصہ

سب کو باریک کر کے حب بقدر نخود بنالیں یا ۵ گرین کا کیپسول بھر کر دن میں تین بار دیں ہمراہ عرق مکو یا شربت بزوری؛

دیگر:- سہاگہ، ململی، نوشادر، آک کا دودھ،

ا حصہ ۱۰ حصہ ۱۰ حصہ ۲ حصہ

حب بقدر نخود بنالیں ۲،۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ عرق مکو، کاسنی،

ہوالشافی، کشنیز خشک، صندل سفید، جوکھار، چھوٹی چندن، اجوائن خراسانی

۲ حصہ ۲ حصہ ۲ حصہ ۲ حصہ ا حصہ

سب کو باریک پیس کر ۲ سے ۴ رتی دن میں تین بار۔

افعال اثرات:- اعصابی عضلاتی ہیں۔

خواص فوائد:- نہایت اعلیٰ درجہ کا محرک و مقوی دماغ ہے، رطوبات صالح کو پیدا کرتا ہے، صفرا و حرارت کو فوراً اعتدال پر لاتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کا تریاق ہے نہایت اعلیٰ درجہ کا بے ضرر منوم و نیند آور ہے۔ دل کی گھبراہٹ میں آب حیات سے کم نہیں،

نوٹ:- اگر مریض کو ماس و موجن آنے لگے تو عرق مکو و کاسنی کے ساتھ اونٹنی کا دودھ پینے کی ہدایت کریں کیونکہ اونٹنی کا دودھ ادویہ سے بھی زیادہ غدی و صفراوی سدوں کو کھولتا ہے۔

شربت بزوری

ہوالشافی:۔ سونف، جڑ سونف، کاسنی، جڑ کاسنی، مغز کدو، مغز خربوزہ
۵۰گرام ۱۰۰گرام ۵۰گرام ۱۰۰گرام ۵۰گرام ۵۰گرام
مغز ککڑی، مغز تربوزہ، چینی
۵۰گرام ۵۰گرام ۱½ کلو

ترکیب تیاری:۔ پہلی چار ادویہ کو باریک کر کے ۲ پا پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر چھان لیں اور چینی ملا کر حسب دستور شربت کا قوام کریں جب جب قوام تیار ہونے کے قریب ہو تو مغزیات کو پیس کر پکتے شربت میں ملا لیں اور کچھ دیر پکائیں قوام تیار ہونے پر چھان لیں بہترین شربت بزوری ہوگا۔

مقدار خوراک بالا نسخہ جات کے ساتھ ۵۰۰۔۵ گرام صبح دوپہر شام پلائیں۔

فوائد:۔ صفراوی سردرد کو کھونے کے لئے بہترین مجرب ہے۔ دل کی گھبراہٹ جلن اور بے چینی اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

افعال اثرات:۔ اعضائی غدی میں یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین پیدا کرتا ہے۔

بلند فشار خون یا بلڈ پریشر

قارئین اب تک امراض قلب پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اب بلند فشار خون اور بلڈ پریشر کی ماہیت اور حقیقت اور اس کا شافی علاج پیش کرنا چاہتا ہوں۔

تعارف:۔ بلند فشار خون جسے عرف عام میں بلڈ پریشر کہا جاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ بلڈ پریشر نہ کوئی مرض ہے اور نہ کسی مرض کی علامت ہے بلکہ یہ تو اس حالت کا نام ہے جس میں قلب سے نکلے ہوئے خون کا شریانوں اور وریدوں کی دیواروں پر وہ دباؤ ہے جسے معالجین نبض میں اور ڈاکٹر مانو میٹر میں دیکھتے ہیں۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ بلڈ پریشر کی بعینہ وہی صورت ہے جو موٹر کے ٹائر میں ہوا کے دباؤ کی ہے۔ مستری لوگ ٹائر کے پریشر کو معلوم کرنے کے لئے پریشر گیج استعمال کرتے ہیں تاکہ ہوا کے بارے معلوم ہو سکے کہ ٹائر میں ہوا پوری پڑ گئی ہے یا ابھی کم ہے کہا جاتا ہے کہ جب پہلے پہل خون کے دباؤ کی پیمائش کی گئی تو اسے موٹر کے ٹائر کے ہوائی دباؤ کے طریقہ پر ہی کیا گیا۔

اس کے بعد انگلستان کے ایک پادری اور ماہر فزیالوجی سٹیفن ہیلز نے گھوڑے کی شریان میں ایک ٹیوب داخل کر کے یہ معلوم کرنا چاہا کہ خون کتنی بلندی تک پہنچ سکتا ہے لیکن یہ آج سے دو سو سال کی بات ہے اب اس سے بہتر طریقے ایجاد ہو چکے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ شریان کی دیوار کے ساتھ خون کے دباؤ سے کرتے ہیں۔ پیمائش بھی باہر سے کی جاتی ہے نہ صرف شریان کے باہر سے بلکہ جسم کے بھی باہر سے کی جاتی ہے۔

آج کل جس آلہ سے خون کا دباؤ معلوم کیا جاتا ہے اسے سفگمو مانو میٹر کہا جاتا ہے۔
سفگمو مانو میٹر کا طریقہ استعمال یہ ہے کہ یہ ایک کپڑے کی تھیلی جو ہوا داخل کرنے سے
انتفاخ پذیر ہوتی ہے اسے بازو کے بالائی حصہ پر لپیٹ دیا جاتا ہے پھر اس تھیلی
میں جو ایک ایسی ٹیوب سے لگی ہوتی ہے جس کے سرے پر ربڑ کا ایک بلب لگا ہوتا
ہے اس تھیلی کے ساتھ ایک ستون ہوتا ہے جس میں بیرومیٹر یا تھرمامیٹر کی
طرح پارہ بھرا ہوتا ہے۔

اب کرنا صرف اس قدر ہوتا ہے کہ ہوا کا کس قدر دباؤ دیا جائے کہ شریان کے اندر خون کا
بہاؤ رک جائے اب پھر مانو میٹر کی تھیلی سے آہستہ آہستہ ہوا کو نکال دیا جائے کہ دباؤ
کے کس نقطہ پر خون پھر سے دورہ کرنے لگتا ہے۔

اسے یوں معلوم کیا جاتا ہے۔

جب مانو میٹر کو بازو کے بالائی حصہ کے ساتھ لپیٹ دیا جاتا ہے تو ڈاکٹر اس کے ساتھ
لگے ہوئے ربڑ کے بلب کو دبانے لگتا ہے اس سے شریان پر اس طرح دباؤ پڑتا
ہے جس طرح آلہ ضاغط شریان (TOURNIQUET) کے لگانے سے
پڑا کرتا ہے۔ کپڑے کی تھیلی کے اندر ہوا کے دباؤ کی مقدار پارے کو دیکھ کر معلوم کی
جاتی ہے۔

ڈاکٹر تھیلی والے مقام سے نیچے والی شریان پر اپنا اسٹیتھوسکوپ لگا دیتا ہے
یہ مقام کلائی کے اندر کی طرف دباؤ دیئے گئے مقام سے قریب ہوتا ہے
اسٹیتھوسکوپ کے ذریعہ وہ شریان کے اندر نبضی دباؤ کو سن لیتا ہے
پہلے تو نبضی دباؤ کو اس وقت سنتا ہے جب تھیلی میں ہوا بھر رہا ہوتا ہے جب وہ
وہ ایسے مقام پر ہوا کا دباؤ پہنچا دیتا ہے کہ نبض کی حرکت بالکل رک جاتی ہے پھر آہستہ
آہستہ تھیلی میں سے ہوا کو نکلنے دیا جاتا ہے اور ڈاکٹر صاحب

نبض سے متحرک ہونے کی آواز کو سنتا ہے اس کے ساتھ ہی وہ پارہ کا درجہ بھی نوٹ
کر لیتا ہے یہ ہوا کے اس دباؤ کو ظاہر کرتا ہے جو بازو کے گرد بندھی ہوئی کپڑے کی
تھیلی میں شریان کے اندر خون کے دوران کو روکنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔

اب یہ بات بالکل فطری ہے کہ جس قدر شریان کے اندر خون کا دباؤ زیادہ ہوگا اس
قدر ہوا کا دباؤ زیادہ کرنا پڑے گا تاکہ وہ خون کے دباؤ کو روک دے خون کے شریانی بہاؤ
کو روکنے کے لئے جو دباؤ دیا جاتا ہے اسے انقباضی دباؤ (SYSTOLIC)
کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

صحت مند قلب کا انقباضی دباؤ عام طور پر ۱۱۰ اور ۱۴۰ کے درمیان ہوتا ہے
یہ اعداد ملی میٹر کو ظاہر کرتے ہیں جو پارہ کی نلکی میں خون کے دباؤ کے زیر اثر نظر آیا کرتے
ہیں۔

انقباضی دباؤ کو نوٹ کرنے کے بعد ڈاکٹر مانو میٹر سے آہستہ آہستہ ہوا کا اخراج کرتا
رہتا ہے اس تمام عرصہ میں آلہ سماع الصدر کی مدد سے نبض پر کان دھرے رکھتا ہے
اچانک دیکھتے ہی دیکھتے نبض کی حرکت شروع ہو جاتی ہے اسے بھی پارے والے
ستون پر نوٹ کر لیا جاتا ہے اسے انبساطی دباؤ DIASTOLIC PRESSURE
کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انبساطی دباؤ خون کی ندی کے بہاؤ کا وہ دباؤ ہے جو شریانوں
میں دل کی فرحان کے سبب پیدا ہوتا ہے اور جو دل کے پھیلاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔

صحت مندوں میں انبساطی دباؤ عام طور پر ۶۰ اور ۹۰ ملی میٹر کے درمیان ہوتا ہے
پس مثال کے طور پر مجموعی بلڈ پریشر کو اس طرح لکھا جائے گا ۱۲۰/۷۰ جس کا مطلب
یہ ہوگا کہ مانو میٹر کے ذریعہ معلوم دباؤ ۱۲۰ ملی میٹر انقباضی اور ۷۰ ملی میٹر انبساطی ہے۔

اسباب بلڈ پریشر

اور آپ نے بلڈ پریشر کا تعارف اور اسے دیکھنے یا
معلوم کرنے کا طریقہ پڑھ لیا ہے اب ضروری ہے

کہ اس کے اسباب بھی معلوم ہوجائیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں۔
بلڈپریشر کے اسباب میں سائنسدان نمک کے استعمال اور کھانے پینے کی بے قاعدگی چربی والے گوشت کا زیادہ استعمال سگرٹ نوشی۔ اعصاب زدگی اور مانع حمل گولیوں وغیرہ کو بلڈپریشر کے اسباب بتارہے ہیں
ایک اور سبب بڑا یہ بتایا جارہا ہے کہ شریانوں کی اندرونی دیواروں میں کولسٹرول یا چربی وغیرہ کی تہیں جم جاتی ہیں اور اس طرح انہیں تنگ کر دیتی ہیں جس طرح گھروں میں پانی لانے والے لوہے کے پائپ کچھ عرصہ بعد زنگ وغیرہ سے تنگ ہوجاتے ہیں جس سے پانی کی فراہمی کم ہوجاتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پمپ کو زیادہ قوت اور دباؤ سے پانی بھیجنا پڑتا ہے۔
یہی صورت جب قلب کو پیش آتی ہے تو اسے بھی بہت تیزی اور قوت سے خون کو روانہ کرنا پڑتا ہے اسی قوت اور دباؤ کا نام بلڈپریشر ہے۔
قارئین جہاں کہیں بھی قلبی امراض کے اسباب بتائے ہیں ان اسباب میں اودیہ اغذیہ کو امراض کا سبب بتایا ہے مشینی اور عضوی کوئی سبب نہیں بتایا البتہ بلڈپریشر کے اسباب میں شریانوں کے اندر کولسٹرول وغیرہ کے جم جانے سے تنگ ہونے کو بلڈپریشر کا سبب بتایا گیا ہے تاکہ انہیں صاف کرکے قلب کے دوران خون سے شریانوں پر دباؤ کو کم کیا جاسکے۔

بلڈپریشر کے اسباب میں غلط فہمیاں

۱۔ بلڈپریشر ہونے کا اصل سبب شریانوں کے اندر کولسٹرول کے جم جانے اور شریانوں کے تنگ ہوجانے کو تسلیم کیا گیا ہے۔

لیکن نہ نمک اور چربی میں کولسٹرول پایا جاتا ہے نہ ان کے کھانے کے دوران کولسٹرول جمتا ہے یہ ایک زبردست غلط فہمی ہے کیونکہ نمک اور چربی میں کولسٹرول پایا ہی نہیں جاتا البتہ کولسٹرول کو نارمل کرنے کے لئے نمک کھانا ضروری ہے کیونکہ غدی تحریک کے بغیر سودا یا کولسٹرول تحلیل ہی نہیں ہوسکتا۔
۲۔ جاننا چاہئے کہ حمل ہمیشہ عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے مانع حمل گولیاں غدی تحریک یا اعصابی تحریک کی ہوتی ہیں لہذا ان کے دوران استعمال کولسٹرول کبھی بھی جم نہیں سکتا البتہ بغیر کولسٹرول جمے وریدوں میں سکیڑ سے دوران خون قلب میں بہت کم پہنچتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قلب کو زیادہ زور سے خون کھینچنا پڑتا ہے اور زیادہ دباؤ سے آگے بھیجنا پڑتا ہے جس سے بلڈپریشر ہائی ہوسکتا ہے جو حقیقی بلڈپریشر کہلاتا ہے۔
۳۔ بر حقیقت ذہن نشین کرلیں کہ شراب، سگرٹ، تمباکو نوشی اور گوشت خوری سے کولسٹرول بڑھ کر شریانوں میں جم سکتا ہے جس سے قلب کے فعل میں تیزی آجاتی ہے بعض دفعہ اتنی تیزی آجاتی ہے کہ اختلاج قلب ہونے لگتا ہے اس وقت طبیعت بلڈپریشر بڑھانے کی طبعی کوشش کرتی ہے جسے نادان ڈاکٹر بلڈپریشر کو دیکھتے ہی ہائی بلڈپریشر روکنے کا حکم لگا دیتا ہے یاد رکھیں اس قسم کی چیزوں سے کولسٹرول جم کر شریانوں کی نالیوں کو تنگ کر دیتا ہے ایسے موقعوں پہ بڑھا ہوا بلڈپریشر نقصان دہ نہیں ہوتا بلکہ مفید ہوتا ہے اسے قائم رکھنا چاہئے تاکہ شریانوں میں جما ہوا کولسٹرول تحلیل ہوجائے اور شریانوں کا سکیڑ تحلیل ہوکر اعتدال پر آجائے۔

ہائی بلڈ پریشر اور لو بلڈ پریشر
اور قانون مفرد اعضا

قانون مفرد اعضا کے تحت ہائی بلڈ پریشر غدی اعصابی تحریک سے ہوا کرتا ہے ایسے موقعوں پر تنگی بول، تقطیر بول، جلن بے چینی اور حرارت وصفرا کی شدت ہوتی ہے وریدیں سکڑ جاتی ہیں اور شریانیں پھیل جاتی ہیں۔
اس کے برعکس لو بلڈ پریشر (L) بلڈ پریشر دماغ واعصاب کی تحریک اعصابی عضلاتی سے ہوا کرتی ہے اس وقت جگر وغدد اور دریدوں میں تحلیل ہوا کرتی ہے اور دل وعضلات میں سکون ہوا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضا اور بلڈ پریشر کا علاج

اگر کسی شخص کو بلڈ پریشر ہائی ہو تو غدی اعصابی تحریک ہوگی اعصاب ودماغ میں تحریک دینے والی اغذیہ وادویہ استعمال کرائیں۔ مثلاً حب شفا اور اعصابی عضلاتی ملین فارماکوپیا والی کھلا سکتے ہیں۔
طبی محققین نے ادویہ میں جو بلڈ پریشر ہائی کے لیے تحقیق کی ہیں ان میں چھوٹی چندن جیسے اسرول بوٹی بھی کہتے ہیں انتہائی مفید ہے۔
ہوالشافی :۔ کشنیز خشک، صندل سفید، گل سرخ، چھوٹی چندن، سب ہموزن سب کو پیس کر ۴ رتی سے ۱ ماشہ دن میں ۳ بار ہمراہ الائچی زیرہ سفید کی چائے
یادداشت :۔ ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو سینہ میں جلن اور کھانسی

خشک کی شکایت بھی ہوا کرتی ہے انہیں درج ذیل نسخہ کا جوشاندہ پلائیں،
ہوالشافی :۔ گل گاؤزبان، گاؤزبان، ملٹھی، بہی دانہ، ابریشم مقرض، خطمی، خبازی۔ ہر ایک ہم وزن دس، دس گرام،
سب ادویہ کو تین گنا میں جوش دے کر چھان لیں، ۵۰، ۵۰ گرام تین بار دن میں پلائیں،
افعال اثرات :۔ اعصابی عضلاتی ہیں یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہیں۔
فوائد :۔ نزلہ زکام سینہ کی جلن جلن دار کھانسی، غدی دمہ، پیچش، تقطیر بول اور ہائی بلڈ پریشر کے بیحد مفید ہے۔

لو بلڈ پریشر کیلئے نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات لو بلڈ پریشر کے لئے بیحد مفید ہیں۔
یہ نسخہ بھی تریاق سے کم نہیں
ہوالشافی :۔ شنگرف ۱ حصہ، سرخ مرچ ۳ حصے، شحم حنظل ۲ حصے،
حب بقدر نخود گولیاں بنالیں ایک سے دو گولی دن میں تین بار۔ ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔
ہوالشافی :۔ بلیلہ سیاہ ۹ حصہ، کشتہ کچلہ ۱ حصہ، برادہ فولاد ۳ حصہ، سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں یا ۵ گرین والے کیپسول بھر کر دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

جوارش املی

ہوالشافی :- املی ، آلو بخارا ۲½ سو گرام ، پودینہ ۵۰ گرام ، سنڈھ ۵۰ گرام زرشک ۱۰ گرام ، انار دانہ منقی ہر ایک ۱۰۰ گرام ، آملہ ، ست لیموں ۵۰ ، ۵۰ گرام ، چینی ۳ کلو ، حسب دستور بنا کر استعمال کرائیں

مقدار خوراک :- ۵ گرام سے ۱۰ گرام ۔

افعال اثرات :- عضلاتی اعصابی مقوی ہے ۔ یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے ۔

فوائد :- بے حد مقوی و محرک قلب ہے صرف ایک ہی خوراک سے دل خوش ہو جاتا ہے ۔ ہیضہ جیسی موذی مرض میں پیاس بجھانے اور قے روکنے کے لئے بے حد مفید ہے حاملہ کی قے کیلئے تو آبحیات سے کم نہیں ، لو بلڈ پریشر چند ہی دنوں میں روک دیتی ہے ۔

بقیہ 142

زکرنا بہتر ہے لیکن اگر ہارٹ بلاک کا سبب اعصابی تحریک ہو تو حرکات کئے بغیر شفا ناممکن ہے ۔ ایسے اشخاص کو صبح سویرے سیر ضرور کرنی چاہیئے تاکہ قلب حرکت میں آکر شفا کا باعث ہو ۔

ہارٹ بلاک

حرکات قلب کا انتہائی کم ہونا

تعارف :- دل کی رفتار انتہائی سست ہو جانا ہارٹ بلاک کہلاتا ہے ۔ میں نے اس قسم کے مریض بھی دیکھے ہیں جن میں ایک مریض کی نبض صرف ۲۵ مرتبہ اور دوسرے کی ۲۲ مرتبہ فی منٹ چلتی تھی ۔

ان میں پہلا مریض جسے اعصابی عضلاتی تحریک تھی اس کا دل ۶ ، ۷ مرتبہ دھڑکنے کے بعد رکتا تھا یعنی اس کے دل کی حرکات میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد وقفہ ہوا کرتا ہے جب میں اس کی نبض دیکھ رہا تھا تو وہ دل رکنے کے ساتھ ہی بولتا تھا کہ اب دل رک گیا ہے ۔

تشخیص ایسے مریض کی تحریک ہمیشہ اعصابی عضلاتی ہوا کرتی ہے شاذ و نادر غدی تحریک کے مریض بھی دیکھنے میں آتے ہیں ان کی تشخیص مریض کا قارورہ کا رنگ دیکھنے سے بخوبی ہو جایا کرتی ہے ۔ مثلاً اعصابی عضلاتی مریض کا پیشاب پانی کی طرح بالکل سفید ہوا کرتا ہے اور مریض کثرت بول کی شکایت کیا کرتا ہے ۔

جبکہ غدی تحریک کے مریض کا پیشاب تھوڑا تھوڑا اور بار بار زردی مائل آیا کرتا ہے

غلط فہمی عام طور پر اطباء مریض کو ظاہری طور پر دیکھ کر اور مریض کا بیان سن کر علاج تجویز کر دیتے ہیں جو ان کی زبردست غلط فہمی

ہوا کرتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں ہر مرض کی تشخیص کے لئے نبض و قارورہ کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔

جبکہ دیگر طریقہ ہائے علاج کے معالجین مشینوں کا سہارا لیتے ہیں جن کا نتیجہ اکثر غلط نکلتا ہے ظاہر ہے جب تشخیص ہی غلط ہو گی تو آرام کیسے آ سکتا ہے۔

ایک راز

قانون مفرد اعضا کے مطابق ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہارٹ بلاک والے مریض کے دماغ و اعصاب میں شدید تحریک سے خون میں الکلی (کھار) بڑھ جاتی ہے۔ جس سے قلب (دل) کے فعل میں تسکین ہو کر اس کی حرکات انتہائی کم ہو جاتی ہے کیونکہ دل کے اعصابی پردوں میں رطوبات جمع ہو کر وہ اپنے حجم میں پھول جاتا ہے۔ جبکہ گردو غدد میں تحلیل ہو جاتی ہے جس سے جسم کی حرارت کا اخراج بڑھ جاتا ہے حرارت کی کمی سے بھی دل کی حرکات کا کم ہو جانا یقینی ہے۔

اصول علاج علاج کے لئے قانون مفرد اعضا کے مطابق تسکین والے مفرد عضو میں تحریک پیدا کرنے سے ہر قسم کے امراض و علامات ختم ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔

علاج کا ایک اور زاویہ نگاہ

دوسرے الفاظ میں ہمارے پاس ایک سائنسی اصول ہے کہ اگر جسم میں الکلی (کھار) بڑھ جائے تو اسے ختم کرنے کیلئے تیزابیت (ایسڈ) کی ضرورت ہوتی ہے

الکلی میں ایسڈ ملا دی جائے تو دونوں مادے ختم ہو کر ایک نیا مادہ بن جاتا ہے۔ جسے سالٹ (نمک) کہتے ہیں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ جب باہر وہ محلول ملانے سے ختم ہو جاتے ہیں تو جسم کے اندر کیوں ختم نہیں ہوتے۔ دیر ہو سکتی ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ الکلی والے مریض کو ایسڈ دی جائے اور اسے آرام نہ آئے یہ ناممکن ہے۔

چونکہ ہارٹ بلاک اکثر اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے اس لئے یہاں اعصابی عضلاتی تحریک سے ہونے والے ہارٹ بلاک کا غذائی و دوائی علاج درج کر رہا ہوں۔

غذائی علاج صبح :۔ مربہ آملہ یا کشمش یا انڈا فرائی کھلا کر قہوہ لونگ دارچینی بلا دیں، دوپہر :۔ کوئی گوشت کوئی اچار پکوڑے ٹماٹر دہی بھلے، ترش لسی، شام :۔ ٹماٹر کریلے وغیرہ کا سالن کھانے کی ہدایت کریں روٹی بیسنی کھلائیں۔

دوائی علاج حب مقوی خاص، حب صابر اور جوارش املی یا جوارش انارین کھلائیں۔ اگر تکلیف شدید ہو تو دوا کا وقفہ کم کر دیں اور حب مقوی خاص ایک ایک گولی کی بجائے دو دو گولیاں ہر دو گھنٹہ بعد کھلائیں اللہ شفا دے گا

نسخہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حب مقوی خاص :۔ مرچ سرخ ۱۲ حصہ، رائی ۱۲ حصہ، کچلہ ۶ حصہ، کشتہ فولاد ۲ حصہ، سنکھیا ۱/۴ حصہ

ترکیب تیاری :۔ اول سنکھیا کھرل کریں پھر کشتہ فولاد ملالیں اس کے بعد باقی ادویہ باریک پیس کر ملالیں اور حب بقدر نخود ملا

حب صابر :۔ ہوالشافی : گندھک آملہ سار، رائی، شحم حنظل، ہم وزن حب لقدر نخود بنالیں حسب ضرورت صبح دوپہر شام کھلائیں

جوارش املی :۔

ہوالشافی :۔ املی، آلو بخارا ½ ۲۰۰ گرام، پودینہ ۵ گرام، سنڈھ ۵۰ گرام، زرشک ۵۰ گرام، انار دانہ منقی ہر ایک ۵۰ گرام، آملہ دست لیموں ۵۰ ، ۵۰ گرام، چینی ۲ کلو، حسب دستور بنا کر استعمال کرائیں

پرہیز :۔ اگر مریض موٹا ہو تو ترچید ضرور دیں تاکہ قلب و عضلات میں سکیڑ کی صورت پیدا ہو کر دل اصلی حالت میں آجائے۔

دودھ چاول، دلیا، سویاں، حلوہ اور ہر قسم کی اعصابی محرک اغذیہ اشیاء نہ دیں

نوٹ :۔ بعض اوقات غدی تحریک اور حرارت کی زیادتی اور صفرا کی کثرت سے بھی حرکات قلب سست ہو جایا کرتی ہیں لیکن ہارٹ بلاک شاذ و نادر ہی واقع ہوتا ہے۔ اگر ایسی صورت ہو جائے تو مریض اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دیں۔ جونہی صفرا و حرارت کا اخراج ہوگا فوراً قلب تقویت پکر اعتدال پر آجائے گا اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

نوٹ :۔ میرے پاس ملتان سے ایسا ایک مریض بغرض علاج آیا تھا جس نے بتلایا کہ مجھے ڈاکٹر صاحبان دل کے ساتھ ایک مشین لگوانے کا مشورہ دے رہے ہیں اور کہتے ہیں اس سے تمہارا دل کام کرنا شروع کر دے گا مگر تم کسی قسم کا کام کاج نہیں کر سکو گے۔ اور ہمیشہ چارپائی پر بیٹھے رہنا ہوگا۔ حتیٰ کہ پیشاب پاخانہ بھی چارپائی کے قریب ہی کرو گے۔ اگر کسی قسم کی حرکات کی گئیں تو جلد موت واقع ہو جائے گی۔

یادداشت :۔ قارئین جب غدی تحریک سے ہارٹ بلاک ہو تو حرکات

چربی FEETS

انہیں اجزاء مہینہ بھی کہتے ہیں ایسی اغذیہ جن میں روغنی اجزاء پائے جاتے ہیں ان میں حیوانی اور نباتی دونوں قسم کی اغذیہ جن میں روغنی اجزاء پائے

حیوانی چکنائی میں گھی، مکھن، چربی اور لحمی اجزاء وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ نباتاتی نباتاتی چکنائی میں روغن زیتون اور روغن بادام، روغن ناریل، روغن کنجد، روغن مونگ پھلی اور روغن بنولہ وغیرہ شامل ہیں۔

اگر ان کا کیمیائی تجزیہ کیا جائے تو ان سے درج ذیل اجزاء نکلتے ہیں۔

کاربن ، ہائیڈروجن ، آکسیجن ؛

یاد رکھیے نشاستہ دار اور شکری اغذیہ میں بھی یہی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ ان فرق یہ ہے کہ ان میں ہائیڈروجن کا تناسب بمقابلہ آکسیجن کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ ہر قسم کی چربی اور روغن دو اجزاء سے مرکب ہوتا ہے ایک مرکب کو گلیسرین کہتے ہیں اور دوسری شے ایک روغنی تیزاب ہوتا ہے۔ روغنی اغذیہ بھی جسم میں حرارت اور توانائی پیدا کرتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ اجزاء لحمیہ اور اجزاء شکریہ بھی حرارت اور توانائی پیدا کرتے ہیں لیکن ان حرکات اور توانائی کی قابلیت کا اندازہ ان کی کیلوری سے لگایا جا سکتا ہے یعنی اگر ایک چھٹانک روغن سے ۵۱۰ کلوری بنتے ہیں تو اجزاء لحمیہ اور اجزاء شکریہ اتنی مقدار میں صرف ۲۳۰ کیلوری (حرارے) پیدا کرتے ہیں گویا روغن دونوں کے مقابلہ میں دگنی حرارت پیدا کرتے ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ روغنی اجزاء کافی دیر تک معدہ میں ٹھہرتے ہیں جن سے جلد بھوک محسوس نہیں ہوتی ان سے جسم نرم

رہتا ہے۔ خشکی جلن سوزش دور ہو جاتی ہے۔

روغنی اجزاء کا ہضم معدہ کی بجائے آنتوں میں ہوتا ہے اور وہ بھی اس وقت جب صفرا اور لبلبہ کی رطوبتیں آکر آنتوں میں گرتی ہیں جب یہ رطوبات روغنی اجزا میں آکر ملتی ہیں تو ان سے دودھیا رنگ کا شیرہ بن جاتا ہے جس سے ان کا خلاصہ عروق ماساریقی کے ذریعہ جذب ہو کر جگر میں پہنچ جاتا ہے اسی خون میں پہنچ کر حرارت اور توانائی بڑھاتے ہیں۔

چربی اور روغنی اجزا کا مزاج

چربی اور روغنی اجزا کا مزاج غدی اعصابی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روغنی اور چربیلی اغذیہ کا استعمال غدی تحریک کے مریضوں کو روک دیا جاتا ہے کیونکہ ان کے استعمال سے غدی تحریکات مزید بڑھتی ہیں جن مریضوں کو پہلے ہی غدی تحریک زوروں پر ہو انہیں گھی مکھن اور چربی جیسی اغذیہ مرض کو بڑھا دیتی ہیں۔

حیوانی چربی اور نباتاتی روغن

یاد رکھیں کہ انسان کے قریب سب سے زیادہ حیوانی گوشت اور چربیاں ہیں۔ حیوانی چربی میں کچھ اجزا سوداء یا کولیسٹرول کے ضرور موجود ہوتے ہیں لیکن نباتاتی روغن کولیسٹرول سے بالکل خالی ہوتے ہیں البتہ اگر نباتاتی روغنوں میں مصنوعی ہائیڈروجن شامل کر دی جائے تو کسی قدر ان کے استعمال سے کولیسٹرول خون میں بڑھنے لگتا ہے ورنہ انہیں اگر خالص حالت میں استعمال کیا جائے تو کولیسٹرول

کو کم تو کر دیا کرتے ہیں لیکن بڑھنے نہیں دیتے لہٰذا غدی اعصابی جتنے روغن ہیں انہیں بلا خوف و خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے استعمال سے اکلیلی شریانوں میں تکلیف پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یاد رکھیں گوشت خور افراد اکلیلی امراض میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جنہیں ناکافی حیوانی غذا میسر آتی ہے وہ اکلیلی اور قلبی امراض میں شاذ و نادر ہی مبتلا ہوتے ہیں۔

چربیلی اور روغنی اغذیہ موٹے اور وزنی لوگوں کو نقصان دیتی ہیں لہٰذا ان کو یہ اغذیہ زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہییں ورنہ ان کا وزن اور بھی بڑھ جائے گا۔

❁

تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی۔ اس کے متعلق حتمی رائے دینا بہت
مشکل ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ سولہویں صدی کے شروع میں تمباکو نوشی خصوصاً
حقہ کا رواج اکبر اعظم کے دربار میں ہو چکا تھا۔ بعض محققین تمباکو کو جنوبی امریکہ
کی پیداوار بتاتے ہیں، جہاں ۱۵۵۶ء میں ہسپانوی باشندوں نے امریکی سرخ ہندی
قبائل سے تمباکو نوشی سیکھی، ۱۵۶۵ء میں امریکہ سے برطانیہ پہنچا پہلا سگرٹ
جنوبی امریکہ میں ۱۷۵۰ء میں تیار ہوا جبکہ سگار کا پہلا کارخانہ ہمبرگ میں ۱۷۸۸ء
میں قائم ہوا۔

تاریخ دان بتاتے ہیں کہ دوسری عالمی جنگ کے دوران صرف برطانیہ میں
دو ارب پچیس کروڑ سگرٹ روزانہ تیار ہوتے تھے۔

روزانہ سگرٹ نوشی لاکھوں انسانوں کا مشغلہ بن گیا تھا اس کے نقصان سے
کوئی شخص واقف نہ تھا اور نہ ہی اسے نقصان دہ سمجھا جاتا تھا۔

۱۹۵۰ء میں ڈاکٹر گراہم نے سگرٹ کے خلاف آواز بلند کی اور
اس نے رپورٹ دی کہ سگرٹ نوشی سرطان کا سبب ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر چوکنے ہو گئے لہٰذا ڈاکٹر وینڈر نے اس بھیانک نتائج سے بنی
نوع انسان کو آگاہ کیا۔ اس نے سرطان کے چھ سو مریضوں میں ۵۸۸ تمباکو نوشی
کے عادی بتائے۔

طبی محققین نے یہ حقیقت بھی بتائی ہے کہ ۲۵ سال کے بعد سگرٹ نوشی شروع

کی جائے تو اتنی نقصان دہ نہیں جتنی شروع جوانی میں ہوا کرتی ہے۔

تمباکو کے اجزاء

جب تمباکو جلایا جاتا ہے چاہے سگرٹ میں جلے چاہے حقہ میں جلے اس سے
دھواں نکلتا ہے۔ جو تقریباً تین سو کیمیائی اجزا سے مرکب ہے لیکن اس کے
دو اجزا زیادہ نقصان دہ ہیں جو دل پر بُرا اثر ڈالتے ہیں وہ نکوٹین اور کاربن
مانو اکسائڈ یا کول گیس کی صورت میں دھوئیں میں موجود ہوتے ہیں۔

تمباکو میں سرطان پیدا کرنے والے اجزا کی اقسام

تمباکو میں سرطان پیدا کرنے والی وہ اجزا جو براہ راست سرطان پیدا کر دیتے
ہیں انہیں کارسینوجینک CARCINOGENIC کہتے ہیں۔
سرطان کی موجودگی میں پھیلنے یا پھیلانے میں مددگار اجزا CO-CARCINGENIC
گروپ (ا) میں شامل کیمیائی مرکبات کی پندرہ اقسام دریافت ہو چکی ہیں
جن میں ہیڈروکاربن HYDROCARBONS ——
بینسز پائرین BENZPYRENS ——
ریڈیو ایکٹو آئسو ٹوپ آف پولونیم RADIO-ACTIVE ISOTOP OF POLONIUM ——
زیادہ اہم ہیں۔
اسی طرح گروپ (ب) میں فینول PHENOL اور فیٹی ایسڈ FATTY ACIDS
شامل ہیں۔

نکوٹین

تمباکو میں پایا جانے والا جزو نکوٹین ایسا زہریلا مادہ ہے جس کا سترہ ملی گرام کا ٹیکہ بھی کسی شخص کو مارنے کے لئے کافی ہے۔
یہ نکوٹین ۵ء سے لے کر دو ملی گرام تقریباً ہر سگریٹ میں موجود ہوتا ہے۔
دنیا میں تمباکو کی پیداوار کا نصف حصہ مغربی براعظم امریکہ اور چین میں پیدا ہوتا ہے۔
تمباکو کی فصل جب تیار ہوتی ہے تو اس کے پتوں کو توڑ کر خشک کر لیتے ہیں جس کے مختلف طریقے ہیں جن کی تفصیل طوالت کے خوف سے نظر انداز کی گئی ہے۔
خون میں پائی جانے والی نکوٹین کی مقدار کا تعلق تمباکو کی قسم، سگریٹوں کی تعداد اور دھوئیں کی مقدار سے ہے جو سانس کے ذریعے اندر کھینچا جاتا ہے۔ جو شخص زیادہ دیر دھوئیں کو اندر رہنے دیگا وہاں یہ امکان موجود ہے کہ نکوٹین نوے فی صد تک اس کے خون میں تحلیل ہو جائے اس کے برعکس جو شخص دھوئیں کو زیادہ زور سے نہیں کھینچتا اور زیادہ دیر تک دھوئیں کو اپنے اندر نہیں رہنے دیتا تو اس کی سرسری تمباکو نوشی سے دس فی صد نکوٹین اس کے خون میں شامل ہو سکتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ تمباکو نوشی کی بہت زیادہ مقدار سے انسان پر نشے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

تمباکو، سگریٹ، نکوٹین کا مزاج

چونکہ سگریٹ اور نکوٹین تمباکو کی مختلف شکلیں ہیں لہذا جو مزاج تمباکو کا ہے وہ ہی ان کا مزاج ہے۔

قانون مفرد اعضا کے تحت تمباکو کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے یعنی خشک سرد، افعال اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔ یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے کیمیائی طور پر خون میں سوداویت اور خشکی بڑھاتا ہے۔
خواص:۔ حابس رطوبات و بلغم، مقئی، محلل اعصاب، تھوڑی مقدار میں ہاضم ملین، قبض کشا اور مسکن درد ہے۔
فوائد:۔ تمباکو زیادہ تر حقہ، پائپ، سگرٹ، بیڑی میں پینے اور پان میں کھانے کے کام آتا ہے۔ تمباکو کا دھواں جہاں پھیپھڑوں سے رقیق بلغم کو گاڑھا کر کے خارج کرتا ہے وہاں انتڑیوں کی قوت اخراجیہ کو تیز کر کے قبض رفع کرتا ہے چونکہ تمباکو کا رطوبات جسم پر خاص اثر ہے اس لئے اس کا مسلسل استعمال جسم کو روز بروز پتلا کرتا ہے۔

تمباکو کے نقصانات

تمباکو منہ میں چبانے سے تھوک بہت نکلتا ہے عادت نہ ہونے سے اس کی تھوڑی سی مقدار بھی ضعف طاری کر دیتی ہے۔ جی متلاتا ہے سر گھومتا ہے کثرت سے سرد پسینہ آتا ہے نبض بیٹھ جاتی ہے جس کے بعد اکثر موت واقع ہو جاتی ہے۔ تمباکو کے مسلسل استعمال سے دل دماغ معدہ اور پھیپھڑوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے چنانچہ اس کے کثرت استعمال سے ضعف حافظہ بے خوابی، گلے کی خراش، کھانسی، بھوک نہ لگنا، ذرا سی محنت سے سانس چڑھنا، دل کا دھڑکنا وغیرہ کے عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔
نابالغوں میں اس کے اثرات زیادہ نمایاں محسوس ہوتے ہیں جس کی سبب سے

بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نابالغ اور چھوٹے بچوں کی نشو و نما کے لئے رطوبات غریزی کی وافر مقدار میں ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان کا جسم نشو و نما پا کر مکمل اور توانا ہو سکے اور جوان ہو کر جوانی کی نعمتوں سے مستفید ہو سکے۔

لیکن اگر انہیں زیادہ گوشت اور مرغن غذاؤں کے ساتھ تمباکو کھانے کی بھی عادت پڑ جائے تو ان میں قبل از وقت جوانی کے حالات سے ہو جاتے ہیں

چنانچہ لڑکیوں کے پستان بڑے ہو جاتے ہیں، خون حیض ۱۱، ۱۲، سال میں ہی جاری ہو جاتا ہے۔ لڑکوں کے داڑھی مونچھیں آ جاتی ہیں جنسی اعضا میں تحریک ہو کر احتلام آنا شروع ہو جاتا ہے۔ جوانی کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں اور معاشرے کیلئے وبال جان بن جاتے ہیں۔

ایک آنکھوں دیکھی مثال

والیاں ضلع جھنگ کے ایک نوجوان نے اپنی دکھ بھری داستان سناتے ہوئے کہا کہ میں ابھی نو دس برس کا ہی تھا کہ میرے محلہ کی ایک بدقماش عورت نے بے تکلف ہو کر میرے جنسی اعضا کو چھیڑنا شروع کیا دوسری طرف وہ اکثر میرے لئے پان تمباکو والی لایا کرتی تھی آہستہ آہستہ مجھے تمباکو نوشی کا عادی بنا دیا۔ وہ بدقماش عورت جنسی لذت کی بے حد کوشش کرتی لیکن میرے جنسی اعضا سے کچھ نہ نکلتا۔ اس کے باوجود وہ مجھے دوسرے تیسرے روز تنگ کرتی بارہ سال کی عمر تک میرے اعضا سے کچھ لیسدار رطوبت نکلنے لگی اور مجھے بھی اس بدعملی میں لطف آنے لگا یہ سلسلہ ۱۷ سال کی عمر تک جاری رہا اس دوران مجھے بخار کھانسی کا حملہ شروع ہوا جو معمولی علاج سے رفع ہو گیا لیکن چونکہ جنسی رطوبات کا اخراج مسلسل جاری تھا لہٰذا میرے

بال اور پھیپھڑے متاثر ہو گئے کسی نے اختلاج قلب کہا کسی نے پھیپھڑوں کی ٹی بی بتایا آہستہ آہستہ میں صاحب فراش ہو گیا، ہسپتالوں میں جب تک داخل رہتا تو اختلاج قلب ٹھیک ہوتا نہ بخار اور بلغم پیچھا چھوڑتا لیکن چونکہ جنسی عیب اور سگرٹ کے زیادہ استعمال کے نقصانات کا پتہ نہیں تھا میں بدافعال میں گرفتار ہو جاتا اب میری یہ حالت ہے کہ میں موت کو ترجیح دیتا ہوں تاکہ میں معاشرہ میں رہ کر کسی دوسری زندگی کو برباد کرنے کا سبب نہ بن جاؤں۔

قارئین مندرجہ بالا مثال ہی کافی ہے جس سے تمباکو کے نقصانات اور قبل از وقت جوان ہونے سے سبق لیا جا سکتا ہے۔

شراب

شراب ایک ایسا نشہ آور سیال ہے جو نہ صرف پینے والے کا خانہ خراب کر دیتی ہے بلکہ ایمان سے بھی خارج کر دیتی ہے۔

شراب انگور، سیب، کھجور، جو اور گندم، پوست کیکر وغیرہ میں خمیر اٹھا کر بنائی جاتی ہے۔

شراب کا مزاج :۔ عضلاتی اعصابی یعنی خشک سرد مزاج

افعال اثرات :۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلاتی تحریک، اعصابی خلل اور غدی تسکین ہے۔ لاغر اور کمزور اشخاص اس کو دو چار دفعہ پی کر عادی ہو جاتے ہیں یعنی اعصاب کے فعل میں تحلیل اور ضعف پیدا کرتی ہے اس سے اس کے پینے سے دماغی توازن درست نہیں رہتا، شراب پینے والوں کی حرکات جسمانی میں کسی قدر بے اختیاری آ جاتی ہے۔ لہٰذا ڈرائیوروں، کارخانوں اور فیکٹریوں میں

کام کرنے والوں کے لیے خطرناک ہے۔

شراب کے استعمال سے دل میں دوران خون تیز ہوجاتا ہے جس سے تنفس کی حرکات بھی تیز ہوجاتی ہیں نشہ کم ہونے میں حرارت جسم گھٹ جاتی ہے۔ یاد رکھیں شراب میں بھی کولیسٹرول کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے جو کچھ عرصہ بعد شریانوں میں جمنا شروع ہوجاتی ہے شریانوں میں سختی آجاتی ہے دوران خون میں تیزی آجایا کرتی ہے نیند کم ہوجاتی ہے۔

علاج | شراب پینا بالکل بند کردیں، غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا و دوا دیں۔ اگر کسی نے شراب زیادہ مقدار میں پی لی ہو تو فوراً قے کرائیں، مولی کا پانی یا مولی کے تخم ایک تولہ، ۵ تولہ پانی میں جوش دے کر پلانا بے حد مفید ہے۔

ادرک کی چٹنی

ہوالشافی:- ادرک، لہسن، دھنیا، کالی مرچ، زیرہ سفید۔

۲ تولہ ۵ عدد ۲ ماشہ ۸ دانے ۳ ماشہ

چٹنی بنا کر نصف صبح نصف شام کھلائیں۔

افعال اثرات:- غدی اعصابی ہے یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔ کیمیاتی طور پر خون صفرا کی پیداوار بڑھا دیتا ہے۔

فوائد:- نہایت اعلیٰ درجہ کی ہاضم اور مقوی معدہ چٹنی ہے جس سالن میں ڈالی جائے اسے جلد ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے، ریاح معدہ اور سوداوی کولیسٹرول کی دشمن ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کی خاص دوا ہے۔ شراب کے نشہ کو اتارتی ہے

بخار

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
بخار	حمیٰ۔ حمیات	فیور

تعارف | بخار بدن انسان میں اس حرارت غریبہ کا نام ہے جو بدن کے کسی ایک حیاتی مفرد اعضائے کے بگاڑ سے پیدا ہوتی ہے۔ جو صحت حرارت ۹۸½ ف سے تجاوز کر جاتی ہے۔

چونکہ حیاتی مفرد اعضاء بدن انسان میں تعداد میں تین ہیں۔ مثلاً دل جگر دماغ۔ اس لئے قانون مفرد اعضاء کی رو سے تین اقسام کے بخار ہیں مثلاً کبھی دل و عضلات کی خرابی سے بخار ہوتا ہے۔ کبھی جگر کی خرابی سے اور کبھی دماغ میں خرابی سے بخار ہوجاتا ہے۔

بخار کی اہمیت و ضرورت

بخاروں کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ درد دل سے بے چینی اور گھبراہٹ کے بعد پیدا ہونے والی علامت بخار ہے۔ جو

بھی شدت سے اکثر انسان کو مار دیتا ہے یا موت کے گھاٹ اتار
دیتا ہے اور اکثر اعتدال سے رہ کر صحت کو واپس کر لیتا ہے (فاسد
مادوں) سے پاک کر کے صحت قابلِ رشک کر دیتا ہے۔
بخار کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس کے بغیر کوئی تعفن سڑاند
اور رکا ہوا مواد تحلیل اور پگھل نہیں سکتا۔ اور نہ خارج از بدن کے قابل
ہو سکتا ہے۔
گویا بخار کی حرارت اور تحلیل اس قدر شدید ہے کہ وہ ان کے گناہوں
کو دھو کر دور کر دیتا ہے اور جسم انسان کو کندن بنا دیتا ہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بخار کی اہمیت اور ضرورت یوں بیان
فرمائی ہے۔
کہ جس شخص کو زندگی میں کبھی بخار نہیں آیا وہ یقیناً دوزخی ہے۔
گویا بخار ہی ایسی شے ہے کہ وہ انسان کے گناہوں تک کو دھو کر
دور کر دیتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جس شخص کو بخار زندگی بھر نہیں ہوگا۔
وہ گناہوں تلے دب جائے گا۔ اور مرنے کے بعد سیدھا دوزخ میں جائیگا۔
یاد رکھیں بعض امراض میں بخار کی حالت پیدا نہ ہو تو انسان مر جاتا ہے
جیسے ہیضہ کی شدید حالت میں اگر بخار پیدا نہ ہو تو یقیناً مریض مر جاتا ہے۔ اگر
آخری لمحات میں بھی بخار پیدا ہو جائے تو یقیناً مریض بچ جایا کرتا ہے۔
یہی وجہ ہے کہ بعض امراض میں بخار پیدا کیا جاتا ہے اور معالج بخار کی
اس اہمیت کے اصول کو سمجھتے ہوئے ایسے امراض میں جہاں بخار پیدا
کرنا ضروری ہے وہاں بخار کو پیدا کیا جاتا ہے یا بڑھایا جاتا ہے جیسے خسرہ

نور کی مبارک کی ہیں زیادہ اور مسلسل قائم رکھا جاتا ہے تاکہ فاسد اور متعفن مادے
تحلیل ہو کر خارج از بدن ہو جائیں۔
یاد رکھیں کسی قسم کے بخار سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اس کی حقیقت
کو سمجھنا چاہیے۔ تاکہ اس کی اہمیت کے تحت بدن کی ضروریات کو مدنظر رکھا
جائے بخار سے گھبرا کر کبھی بھی فوراً اتارنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔
ڈاکٹروں کی طرح بخار کی شکل دیکھتے ہی فوراً فیبرو مکسچر یا اسپرین کا استعمال
شروع نہ کریں۔ جس کے نتائج بعض دفعہ اس قدر خوفناک ہوتے ہیں کہ اکثر
مریض مر جاتا ہے۔ اگر بچ جائے تو کوئی خوفناک مرض لاحق ہو جاتا ہے۔
اسی طرح عثمانی بھی بخار کا نام سنتے ہی فوراً کہہ دیتے ہیں کہ یہ مسہل آج
دو تین پاخانے آ جائیں گے۔ اور بخار ٹوٹ جائے گا۔ لیکن ایسے غلط
علاج سے مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

ایک واقعہ

بخار کی اہمیت اور ضرورت اس واقعہ سے پوری طرح واضح ہو جائے
گی۔ آج سے تقریباً ۴۰ سال قبل استاذ محترم حکیم انقلاب دوست محمد صابر
ملتانی دیپالپور تشریف لائے۔
ہم نے انہیں ایک ایسا مریض دکھایا جو دیہات میں رہتا تھا۔ اسے
پانچ دس دن بعد پیٹ میں شدید درد ہو جاتا تھا۔ جوں جوں شدت سے
درد ہوتی اسے بخار چڑھنا شروع ہو جاتا تھا۔

جب بخار ۱۰۴ ، ۱۰۵ ف کے قریب چڑھ جاتا تو پہلے درد ختم ہو جاتا ہے ۔
پھر ایک دو گھنٹے بعد بخار اتر جاتا ہے اور مریض تندرست ہو کر اپنے کام کاج میں لگ جاتا ہے ۔

وہ مریض ہمارے پاس آتا تو پیٹ درد اور بخار کی شکایت کرتا تو ہم اسے ہاضم (چورن) اور عرق سونف اجوائن پینے کو دیتے لیکن اسے ذرا بھر فرق نہ پڑتا ۔

جب استاد صاحب نے دیکھی اور حقیقت حال سنی تو فرمانے لگے کہ تم نے اسے کونسی دوائی دی ہے ۔ ہم نے بتایا کہ ہم نے غدی اعصابی ہاضم اور عرق وغیرہ بتایا ہے ۔

آپ نے فرمایا کہ قدرت آپ کے سامنے فطری عمل رہبری ہے اس پر عمل کیوں نہیں کرتے آپ کو چاہیے کہ ہاضم کی دوائی دینے کی بجائے مریض کو عضلاتی سستی کی حالت میں بخار کیوں پیدا نہیں کرتے جبکہ قدرت درد پیٹ کا علاج بخار پیدا کر کے فوراً درد روک دیتی ہے آپ مریض کو غدی سستی کی حالت میں بخار پیدا کر دیا ۔ یعنی بخار چڑھا دیں ۔ تاکہ جسم میں نہ کوئی مادہ رکے اور نہ درد کا دورہ ہو ۔

چنانچہ آپ نے عضلاتی غدی فوراً دوا دے دی ۔ چند دن بعد مریض نے بتایا کہ اس دوا سے مجھے بخار ہو گیا تھا جو تھوڑی دیر رہنے کے بعد اب پیٹ میں کبھی درد نہیں ہوا ۔ آپ کے استاد کا تو عجیب علاج ہے میرے گاؤں کے لوگ مجھے تندرست دیکھ کر بہت خوش ہیں اور حکیم صاحب کے معجزانہ طریق کی تعریف کر رہے ہیں ۔

ایک سوال

یہاں طالب علم کے ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حرارت ایک ہی قسم کی ہے جس کے زیادہ یا کم ہو جانے سے بخار اور حرارت کے کم ہو جانے سے ٹمپریچر ۹۸ سے گر جاتا ہے ۔

جواب) دراصل حرارت دو قسم کی ہے اول حرارت غریزیہ دوم حرارت غریبہ ۔

حرارت غریزیہ

حرارت غریزیہ اس حرارت کا نام ہے جو انسان کو پیدائش سے قبل اس کے نطفہ کے ساتھ ودیعت کر دی گئی ہے ۔ یہی حرارت پھر اس کے ساتھ عمر بھر قائم رہتا ہے اسی پر اس کی صحت کا دارومدار ہے اس کا درجہ حرارت بڑھنے سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ذہن نشین کر لیں کہ یہ حرارت جگر و غدد کو طبعی طور پر قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی ہے یہی وجہ ہے کہ حرارت غریزی کو غدی حرارت بھی کہا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جگر و غدد کا ذرہ ذرہ یا گلینڈز یا خلیہ اسی حرارت سے بنا ہوا ہے یہی حرارت بدن انسان میں باہر سے داخل بدن ہونے والی غذا دوا پانی کو تحلیل و ہضم کر کے جزو بدن بننے کے قابل بناتی ہے اور جو غذائی مواد ہضم یا جزو بدن بننے سے بچ جاتا ہے اسے

بدن سے خارج کر کے جسم کو چاق و چوبند اور قابلِ رشک بناتی ہے۔

حرارت غریزی پر دوسرے حیاتی مفرد اعضا کی رطوبات کے اثرات

قارئین حرارت غریزی میں اگر دماغ و اعصاب کی رطوبات زیادہ مقدار میں شامل ہوں تو بدن کی نشوونما لمبائی چوڑائی اور موٹائی میں ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر اعصاب دماغ کی رطوبات بدن کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تو کافی ہوں لیکن فالتو نہ ہوں تو بدن کی صحت تو قابلِ رشک ہوتی ہے لیکن لمبائی بڑھنے سے رک جاتی ہے۔

اگر حرارت غریزی پر قلب و عضلات کی سوداوی رطوبات اثر انداز ہو جائیں تو بدن کی نشوونما رک جاتی ہے۔ اور خشکی کا دور دورہ ہو جاتا ہے جسم اور خون میں جوش جذبہ اور اپنی نسل پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ صحت قابلِ رشک ہوتی ہے یہی صحیح جوانی کا وقت ہوتا ہے۔

حرارت غریبہ

حرارت غریبہ اس حرارت کو کہتے ہیں جو خمیر تعفن اور عفونت سے پیدا ہوتی ہے یعنی کاربن دخانی اور رتی اجزا زیادہ ہوتے ہیں چونکہ یہ حرارت نباتاتی، جماداتی، اور کشتی، کاربن وغیرہ میں خمیر اور تعفن کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس لئے یہ انسان کے لئے غیر طبعی ہے یعنی انسان کے تنے مفر

حرارت غریبہ کی حقیقت سمجھنے کیلئے یہ مثال کافی ہے

گرمیوں میں دیہاتی لوگ بیل گائے بھینس وغیرہ کے لئے لوسن، برسیم یا گھاس وغیرہ کاٹ کر دوپہر کو سائے میں رکھ دیتے ہیں جب بعد دوپہر کو شام کو چارہ ڈالنے کے لئے برسیم یا لوسن وغیرہ کو اٹھاتا ہے تو نیچے یا درمیان سے شدید گرم چارہ نکلتا ہے۔ بعض دفعہ حرارت سے برسیم یا لوسن کے پتے جلے ہوئے اور رنگ بدلے ہوئے نکلتے ہیں۔ برسیم یا لوسن وغیرہ میں پیدا ہونے والی یہی حرارت غریبہ ہے۔ بالکل اسی اصول پر بدن انسان میں جب مادے رک جاتے ہیں تو ان میں بھی خمیر تعفن ہو کر غیر طبعی حرارت پیدا ہو کر بدن انسان میں پھیل جاتی ہے جس سے درجہ حرارت ۹۹ ف سے ۱۰۲ ف، ۱۰۴، ۱۰۵۰، ۱۰۶ ف بعض حالتوں میں مادے کے تعفن کی کمی بیشی سے ۱۰۷، ۱۰۸ ف سے بھی تجاوز کر جاتا ہے اور باعث ہلاکت ہوتا ہے

مادوں کا غیر طبعی طور پر رکنا

قارئین ذہن نشین کر لیں، مادوں سے مراد مفرد اعضا کے فاضل مواد اخلاط وغیرہ ہیں جو ان کی کسی خرابی کے بغیر نہیں رکتے جب یہی رکتے ہیں اور ان میں فساد خمیر تعفن ہو جاتا ہے تو حرارت غریبہ پیدا ہو کر بخار چڑھا دیتی ہے لہٰذا یہ حقیقت آپ کو یاد رہنی چاہئے کہ جب کسی مفرد عضو میں [illegible]

اور خرابی پیدا نہ ہو اس وقت تک نہ مادے رکتے ہیں نہ خمیر و تعفن پیدا ہوتا ہے۔ نہ بخار چڑھتا ہے جب کسی نہ کسی مفرد عضو میں کم و بیش تسکین پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے فضلات کے اخراج میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور فضلات رکنے شروع ہو جاتے ہیں جن میں موسم ماحول اور حالات (کیفیاتی۔ نفسیاتی) کے مطابق خمیر یا تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بخار چڑھنے لگتا ہے۔

بخاروں کی اقسام

چونکہ بدن انسان میں تین قسم کے رئیس مفرد اعضاء ہیں اس لئے ہر مفرد عضو کی مناسبت سے ایک ایک قسم کا بخار چڑھتا ہے جسے قانون مفرد اعضاء اعصابی بخار۔ غدی بخار۔ عضلاتی بخار کے نام دیتا ہے اور بخاروں کی تعداد تین تسلیم کرتا ہے۔

مادوں کی حالتیں

اس کائنات میں جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے وہ مادہ ہی ہے جو ہمیں تین حالتوں میں نظر آتا ہے مثلاً پانی کبھی بخاب یا گیس کی شکل میں نظر آتا ہے کبھی سیال حالت میں نظر آتا ہے کبھی برف کی ٹھوس شکل میں نظر آتا ہے۔

بالکل یہی صورت بدن انسان کے اخلاط کی ہے جب یہ گیس کی صورت میں ہوتے ہیں تو روح کہلاتے ہیں۔ جب سیال حالت میں نظر آتے ہیں اخلاط کہلاتے ہیں جب اخلاط کسی حصہ جسم میں رک جاتے ہیں اور جم جاتے ہیں

کہیں اعضاء میں صلابت آجاتی ہے کہیں تغیر اور کی شکل تحجر مفاصل (جوڑوں کا سخت ہو جانا) یا جوڑوں میں تحجر جمع ہو جانا کہیں اجتماع مواد سے اماس و ورم پیدا کر رہے ہیں۔ یہ اشکال مفرد اعضاء کے فاضل مواد کے رکنے کی مختلف ٹھوس حالتیں ہیں۔

خمیر یا تعفن اخلاط کی کن اشکال میں واقع ہوتا ہے

قارئین خمیر یا تعفن اخلاط کی تینوں حالتوں میں واقع ہو جایا کرتا ہے۔

بخار قائم رہنے کا عرصہ

بخار قائم رہنے کا عرصہ مادہ کی مقدار پر منحصر ہے جتنا مادہ لطیف ہوگا وہ جلد متعفن ہوگا اور جلد ختم (اخراج پا جائے گا) ہو جائے گا۔ اس سے پیدا ہونے والا بخار جلد ختم ہو جائے گا۔ جیسے ایک روزہ بخار۔

یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ جب مادہ روح یا گیس کی شکل میں ہوتا ہے تو وہ جلد کیفیات میں تبدیل ہونے کے قابل ہوتا ہے۔ یا کیفیات یا نفسیاتی جذبات سے جلد متاثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے بخاروں کی لطیف اقسام کیفیاتی نفسیاتی اور روحانی کہلاتی ہیں۔ چونکہ یہ حالتیں بدن انسان میں آناً فاناً واقع ہوتی ہیں اس لئے ان سے پیدا ہونے والے بخار چند منٹوں سے لیکر چند گھنٹوں تک ہی قائم رہتے ہیں۔

اخلاط یا سیال مادوں کے بخاروں کی مدت

جب اخلاط سیال حالت میں کسی حصہ جسم میں رک کر متعفن ہوتے ہیں۔ تو یہ آہستہ آہستہ تحلیل ہو کر خارج ہوتے ہیں۔ لہٰذا اخلاط کے تعفن کے بخار مسلسل اور کئی دن تک قائم رہتے ہیں۔ ایسے بخار اس وقت تک قائم رہتے ہیں جب تک متعفن مادہ پورا کی بیماری خسرہ اور چیچک کی صورت میں خارج نہیں ہو جاتا۔ اگر مادہ متعفنہ مقدار میں زیادہ ہو اور مریض کمزور ہو تو ایسا مریض اکثر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے

اخلاط کے جم جانے یا جسم کے کسی حصہ میں لیسدار ہونیکے بخار

جب بدن انسان کے کسی حصہ میں اخلاط رک جائیں اور ٹھوس یا لیسدار اختیار کر جائیں تو نہ ان میں جلد تعفن پیدا ہوتا ہے اور نہ سیال حالت میں آنے پر بغیر اخراج پاتے ہیں۔ لہٰذا جس مقام پر یہ اخلاط رکتے اور لیسدار صورت اختیار کرتے ہیں وہاں کے اعضا کو کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہاں پر سوزش ورم اور زخم وغیرہ کر دیتے ہیں ایسے مادوں سے پیدا ہونے والے بخار تپ دق یا سلی بخار کہلاتے ہیں۔ اور یہ ہفتوں مہینوں اور سالوں تک قائم رہتے ہیں۔ چونکہ تینوں اخلاط بدن کے کسی حصہ جسم میں جمع ہو کر جم یا ٹھوس صورت اختیار کر سکتے ہیں لہٰذا قانون مفرد اعضا تین قسم کے تپ دق تسلیم کرتا ہے

ایک اہم سوال

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ چھوت دار بخار یا متعدی بخار اور جراثیمی بخار مندرجہ بالا روحی بخار، خلطی یا متعفنی بخار اور سلی بخاروں سے الگ قسم کے بخار ہیں؟ ان میں کیا بنیادی فرق ہے؟

جواب: قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جب تک کسی نہ کسی مفرد حیاتی عضو میں خرابی واقع نہ ہو اس وقت تک نہ بدن کے کسی حصہ میں کسی قسم کا مواد رکتا ہے نہ بدن میں کہیں تعفن پیدا ہوتا ہے۔ نہ کسی قسم کا بخار ہوتا ہے۔

بدقسمتی سے جب کوئی عضو کمزور یا سست ہو جاتا ہے تو اس کے فضلات بدن میں رکنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے ان فضلات میں خمیر تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو ایک قسم کا زہر بن جاتا ہے۔ تعفن اور خمیر کے فوراً بعد اس میں جراثیم پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ بدن کے جس حصہ میں متعفن مواد رکا ہوتا ہے یا جس راستے خارج پاتا ہے اس مواد کو اگر خوردبین سے دیکھا جاتا ہے۔ تو مخصوص قسم کے جراثیم نظر آتے ہیں۔

یہ متعفن زہریلا مواد یا اس میں پائے جانے والے جراثیم جب کسی تندرست انسان کو لگ جاتے ہیں یا کسی طریقے سے بدن میں داخل ہو جاتے ہیں تو اس تندرست شخص کو بھی بیمار کر دیتے ہیں یا بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں

چونکہ پہلے ایک تندرست شخص کے کسی حیاتی مفرد عضو میں سستی یا کمزوری آئی ہے پھر اس کے مزاج پانے والے فضلات رکے تھے پھر ان فضلات میں تخمیر اور تعفن ہوا تھا۔ اور آخر میں اس متعفن مادہ میں جراثیم پیدا ہوئے تھے۔

پھر جب یہ جراثیمی متعفن مادہ کسی تندرست شخص کے بدن میں چھوت کی صورت میں داخل ہوا تو وہ تندرست شخص بخار میں مبتلا ہو گیا تھا۔ وہ تندرست شخص اس لئے بخار میں مبتلا تھا کیونکہ بیمار شخص کے متعفن جراثیمی زہریلے مواد نے تندرست شخص کے اسی مفرد حیاتی عضو کو کمزور کر دیا جو پہلے بیمار شخص کا حیاتی مفرد عضو کمزور تھا۔

مندرجہ بالا حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت میں روحی بخار خلطی یا متعفنی بخار اور سل بخاروں کے زہریلے مواد اور ان میں پیدا شدہ جراثیم کسی طریقہ سے تندرست شخص کے بدن میں داخل ہوتے ہیں تو اس تندرست کو بھی بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

لہذا یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ چھوت دار بخار یا جراثیمی بخاروں کی کوئی الگ حقیقت نہیں۔ بلکہ یہ بھی حقیقت میں خلطی اور متعفنی بخار ہی ہیں۔

یاد رکھیں

جراثیم ایک قسم کی زہر ہی ہیں جو ایک قسم کے متعفن مادہ میں پیدا ہوا کرتے ہیں ان جراثیموں کا مزاج وہی ہوتا ہے جو متعفن مادہ کا مزاج ہوتا ہے۔

مثلاً اگر بلغمی رطوبات رک کر متعفن ہو جائیں اور ان میں جراثیم پیدا ہو جائیں تو ان جراثیم کا مزاج بھی تر سرد ہو گا کیونکہ بلغمی رطوبات کا مزاج بھی تر سرد

پیدا ہوتا ہے اس لئے جراثیمی بخاروں کی الگ کوئی حقیقت نہیں ہے۔

قارئین

پھر ذہن نشین کر لیں کہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک مفرد اعضاء میں خرابی واقع نہ ہو نہ کہیں امتلاء ہوتا ہے اور نہ عفونت پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ ہی ہم اس حالت جسم کو مرض میں شمار کرتے ہیں۔ اس لئے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ چھوت یا جراثیم کا ہونا اور نہ ہونا کسی صورت میں نہ مرض کہلا سکتا ہے اور نہ مرض پر دلالت کر سکتا ہے۔

انسانی جسم میں سینکڑوں اقسام کے جراثیم ہوتے ہیں جیسے انسان ہر وقت کیفیات و نفسیات اور مادی فعلی ماحول میں گھرا ہوا ہے جو خود ہی طبیعت کے اثر سے مفید بن جاتے ہیں۔ یا تباہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن امراض اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتیں جب تک کسی عضو میں خرابی واقع نہ ہو کیونکہ اعضاء کا بگڑنا ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ جسم بیمار ہے اور اس کے افعال بھی بگڑے ہوئے ہیں ورنہ اعضاء کے تندرست رہنے سے کبھی امراض کا تصور پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

لہذا علاج الامراض میں نہ چھوت کو اہمیت دیں نہ جراثیموں کے پیچھے بندوقیں اٹھائے پھریں۔ بلکہ مسکن کمزور اور بیمار مفرد اعضاء کی خرابی کو دور کریں یعنی اسے تحریک و تیزی میں لے آئیں۔ تاکہ وہ نہ صرف رکے ہوئے فضلات و جراثیم کو خارج از بدن کر دیں جونہی متعفن فضلات اور جراثیم خارج از بدن ہوں گے فوراً تمام قسم غیر طبعی تکالیف اور علامات ختم ہو جائیں گی یہی صحیح اور مستقل علاج ہو گا۔

قانون مفرد اعضا میں علاج امراض کا طریقہ کار

قانون مفرد اعضا میں امراض کی حقیقت کسی نہ کسی حیاتی مفرد اعضا کے بگاڑ کو تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جب ایک مفرد حیاتی عضو کے فعل میں تیزی اور تحریک ہوگی اور اس کے بعد والے مفرد عضو میں تسکین اور اس کے بعد والے عضو میں تحلیل ہوگی۔

مثلاً جب دماغ و اعصاب میں تیزی و تحریک ہوگی تو جسم میں بلغم و رطوبت و کف بڑھ جاتا ہے۔

اس کا کیمیاوی اثر عضلات و قلب کی طرف جاتا ہے۔ علاج کی صورت میں ہم قلب و عضلات کو تیز کر دیتے ہیں۔

تحریک
دماغ
جگر
قلب
تحلیل
تسکین

جب عضلات میں تیزی و تحریک ہوتی ہے تو بدن میں سودا اور ریاح اور [illegible] بڑھ جاتا ہے اس کا کیمیاوی مشینی اثر غدد و جگر کی طرف ہوتا ہے۔ علاج کی صورت میں ہم غدد و جگر کے فعل کو تیز کر دیتے ہیں۔

جب غدد میں تیزی و تحریک ہوتی ہے تو بدن میں صفرا و حرارت اور پت بڑھ جاتا ہے جس کا کیمیاوی مشینی اثر اعصاب کی طرف جاتا ہے علاج

کی صورت میں ہم دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ یہ اعمال یعنی عمل مشینی و کیمیاوی عمل و رد عمل درمرض و شفا کی صورتیں فطری طور پر قائم رہتی ہیں۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ فطرت کبھی نہیں بدلتی کیونکہ وہ سنت اللہ ہے اور قدرت کے قبضے میں ہے۔

امراض اور بخاروں کے متعلق بے شمار حقائق موجود ہیں۔ میں نے بخاروں کے متعلق مختصر طور پر ضروری حقائق درج کر دیئے ہیں باقی کو طوالت کے خوف سے نظر انداز کر دیا ہے۔

اب مشہور و معروف بخاروں کی تشریح و توضیح اور ان کے علاج درج کر رہا ہوں۔

ایک اہم سوال

جناب حکیم صاحب ہمیں آپ کی بخاروں کی ماہیت حقیقت تو سمجھ آگئی کہ جب تک کسی نہ کسی سبب سے کسی مفرد حیاتی عضو میں خرابی واقع نہ ہو اس وقت تک کسی قسم کا کوئی بخار ہو نہیں سکتا۔ سوال ہمارے ذہن میں اب اور صورت پیدا ہوتا ہے کہ کسی مفرد عضو کو کمزور یا تیز کرنے کا سبب بدن کے اندر ہی تیار ہوتا ہے۔ جیسے فاسد مادوں کا رکنا یا اخلاط کا رک کر بخار پیدا ہو جاتا ہے اور سبب سے بخار پیدا ہو سکتا ہے۔

جواب: جی ہاں جسم انسان پر بعض اسباب باہر سے وارد ہو کر مفرد اعضا میں خرابی کر سکتے ہیں جو انسان کو کسی اور شکایت میں مبتلا کر سکتے ہیں۔
مثلاً گرمی سردی کا لگنا، کسی منظر یا شے کو دیکھ کر گھبرا جانا یا خوف میں مبتلا ہو جانا اور بخار چڑھ جانا۔ سن سٹوک (گرمی لگنا) اسے حمی شمسی بھی کہتے ہیں۔ غصے کا بخار، مچھر کاٹنے کا بخار، چوہے کاٹنے کا بخار، گندی اور متعفن فضا میں سانس لینے کا بخار، باہر سے کسی زہر یا متعفن مادہ اور جراثیم کے داخل ہونے کا بخار

یاد رکھیں

اسباب باہر سے وارد ہوں یا فاسد مادوں کے بدن میں رکنے اور متعفن ہونے سے جب تک مفرد اعضا میں بگاڑ پیدا نہیں ہوگا کسی قسم کا نہ کوئی بخار پیدا ہوگا نہ کسی حیاتی عضو میں سختی یا کمزوری پیدا ہوگی۔

اہم تاکید

قارئین استاد محترم حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی نے تحقیقات حمیات میں بخاروں کی حقیقت و ماہیت، اسباب اور علاج پر مدلل لکھا ہے۔ تفصیل وہاں سے پڑھ لیں یہاں میں چند بخاروں کی مختصر تشریح اور موثر علاج تحریر کر رہا ہوں۔
امید ہے آپ مستفید ہو کر خلق خدا کو مستفید کریں گے۔

موسمی بخار یا ملیریا بخار

موسمی بخار جسے عرف عام میں ملیریا بخار کہا جاتا ہے اس کی ماہیت حقیقت پر طبی محققین مسلسل تحقیقات کر رہے ہیں آج کل ماڈرن میڈیکل سائنس کی تحقیقات سر فہرست ہیں میڈیکل سائنس کی تحقیقات کے مطابق ملیریا بخار انافیلیس نامی مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے اور اس مچھر کی شناخت بھی بتائی ہے اس کے پروں پر چتکبرے سفید بھورے رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ اور جب یہ کسی دیوار یا ہموار جگہ پر بیٹھتا ہے تو ایسا دکھائی دیتا ہے گویا سر کے بل کھڑا ہے

ملیریا کے مچھر کا مقام پیدائش اور رہائش

اس قسم کے مچھر قدرتی طور پر بند پانی میں بود و باش کرتے ہیں مثلاً جھیل تالاب، حوض یا بند نالے میں جہاں گھاس وغیرہ اگا ہوا ہو۔ چنانچہ بنگال بندر بن نیپال کی ترائی اور ایسے نشیبی مقامات جہاں بارش کا پانی جمع ہو کر کھڑا رہ گیا ہو جاتا ہے یا دریا کے چڑھاؤ کے وقت پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔
اس قسم کے مچھر زیادہ تر اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب برسات کے بعد جھیلیں اور تالاب وغیرہ خشک ہونے لگتے ہیں یا جب زمین کو

پہلی بار پانی دیکر کاشت کے لئے تیار کیا جاتا ہے یا نئی نہر کھودی جاتی ہے۔ یا سڑک نکالی جاتی ہے یا جنگل کاٹ کر زمین آباد کی جاتی ہے۔
جس سال شدت کی گرمی پڑے اور برسات بھی زور کی ہو تو برسات کے بعد یہ مچھر بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور ان کے کاٹنے کا اثر بھی بہت تیز ہوتا ہے۔

مچھر کے علاوہ ملیریا بخار کے اسباب

ہیڈیکل سائنسدانوں نے ملیریا بخار کے کچھ اور بھی اسباب بتائے ہیں۔
اگرچہ ملیریا کا اصل سبب تو وہی کرم ہے جسے اناقیلس مچھر کہتے ہیں۔
لیکن اور بھی کئی اسباب سے ملیریا کی پیدائش ہوتی ہے
مثلاً ملیریا بخار زیادہ تر گرم ممالک میں ہوتا ہے سرد ممالک میں کم اسی طرح نیچے اور گہرے مقاموں میں زیادہ ہوتا ہے لیکن بلند مقامات پر جہاں گرمی بھی کم ہوتی ہے عموماً پانچ ہزار فٹ اونچے پہاڑوں پر ملیریا بخار نہیں ہوتا اور نہ ملیریا کا مچھر نشوونما پاتا ہے۔

ملیریا بخار کے متعلق حکیم انقلاب کے استدلال

حکیم انقلاب اپنی شہرہ آفاق کتاب تحقیقات حمیات میں فرماتے ہیں۔

"ملیریا کوئی بخار نہیں ہے"

تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہماری اس تحقیق کو بھی اہل علم اور صاحب فن حکما اور اطبا قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے کہ ملیریا کوئی بخار نہیں۔ فرنگی طب کی رو سے ملیریا کی سب سے بڑی علامت جگر اور طحال کا پھول جانا ہے۔ اس یقینی علامت کی رو سے ملیریا بخار طب یونان کے غب غیر خالص کی صورت ہے جو کبھی نوبتی ہوتا ہے کبھی لازمی جو نظریہ مفرد اعضا کے تحت تسکینی غدی ہے لیکن اگر ملیریا کی تمام اقسام کو دیکھا جائے تو اس میں انہوں نے بلغمی، دموی اور سوداوی بخار بھی شامل کر لئے ہیں۔ ان کی تحقیق میں ہر قسم کے بخار چاہے اعصابی ہوں غدی و عضلاتی سب ملیریا ہیں البتہ ٹائیفائیڈ اور ٹی بی کو وہ اس سے جدا کرتے ہیں۔ ان کی اس غلط تحقیق سے ثابت ہوا کہ ملیریا دراصل کوئی بخار نہیں ہے اگر ہماری یہ تحقیق غلط ہے تو ہم چیلنج کرتے ہیں۔ کوئی فرنگی ڈاکٹر یہ ثابت کر دے کہ ملیریا کا تعلق کسی خاص عضو سے ہے تو ہم ان کی تحقیقات میں باقی اعضا کی خرابیوں سے ملیریا ثابت کر دیں گے یا وہ اس امر سے انکار کریں کہ ملیریا کا خاص تعلق جگر و طحال سے نہیں ہے وہ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کر سکتے کیونکہ ملیریا کی بڑی علامت ہی یہ ہے کہ جگر اور طحال کا فعل بگڑ جاتا ہے ملیریا اگر کوئی بخار تسلیم ہو سکتا ہے تو وہ غب غیر خالص ہے جس کو ہم تسکین غدی کہتے ہیں۔

حکیم انقلاب ملیریا کے اسباب یوں بیان کرتے ہیں

ماکولات و مشروبات اور متعفن ہوا کبھی اسباب بادیہ بھی جب مستقل ہو جائیں۔ بیرونی فضائی اور موسمی تغیرات سے زمین اور درختوں میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے جو دبائی صورت اختیار کر لیتا ہے متعفن فضا میں خمیر پیدا ہو جاتا ہے قوت مدبرہ عالم جہاں پر بھی مواد دیکھتی ہے اس میں خمیرہ و تعفن پیدا کر دیتی ہے جس میں جاندار مکھی اور مچھر پیدا ہو جاتے ہیں تاکہ متعفن مواد کو کھا کر ختم کر دیں۔

اسی طرح جسم انسانی کے مواد میں بھی اجرام لطیفہ یعنی جراثیم بھی اس مواد کے تعفن کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں۔ کہ جراثیم ہی اندر داخل ہو کر یہ تعفن پیدا کر دیتے ہیں۔ ان کے بغیر بھی رکا ہوا مواد متعفن ہو سکتا ہے جیسے باہر خود بخود ہو جاتا ہے۔ البتہ مکھی مچھر وغیرہ جو خود زہریلے تعفن کی پیداوار ہیں جب انسانوں بلکہ حیوانوں کو کاٹتے ہیں تو ان کا زہر بھی اندر جا کر جگر کے فعل میں تسکین اور تعفن پیدا کر دیتا ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ یہ بخار اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک جگر کے فعل میں تسکین سے خرابی واقع نہ ہو۔

علامات ملیریائی بخاروں میں سب سے بڑی علامت گرمی کے ساتھ خشکی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ صفرا کی کمی اور اس کا اخراج

بند ہوتا ہے کیونکہ غدی تسکین ہوتی ہے اس لئے ملیریا بخار دو صورتوں میں وارد ہوتا ہے اول عضلاتی اعصابی (خشکی سردی) دوم عضلاتی غدی (خشکی گرمی) چونکہ ان بخاروں میں ریاح کی زیادتی ہوتی ہے اس لئے ایسے بخار اکثر خزاں میں زیادہ ہوتا ہے بخار کی ابتدا بھی لرزہ سے ہوتی ہے۔ جب تیسرے روز باری آتی ہے اس وقت لرزہ شدید ہوتا ہے یہ لرزہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ طبیعت مدبرہ بدن کا رجوع اکثر غدد کے تعفن کی طرف ہوتا ہے جس سے بیرونی حصہ جسم سرد ہو جاتا ہے بڑی شدید سردی محسوس ہوتی ہے پیاس کے ساتھ اکثر بھوک زیادہ ہوتی ہے۔ چہرہ اترا ہوا منہ زبان گلا اور ہونٹ خشک سخت قبض قارورہ سرخ زردی مائل ہوتا ہے

یہ بخار اکثر ایسے لوگوں کو ہوا کرتا ہے جن کو بے حد خشکی اور دائمی قبض رہتی ہے جسم میں حرارت کی زیادتی اور صفرا کی کثرت ہونے لگتی ہے۔

اس سے پہلے پھریری اور سوئی کی سی چبھن محسوس ہوتی ہے اس کے بعد سردی لگنی شروع ہو جاتی ہے اور شدید لرزہ شروع ہو جاتا ہے جو دوسرے بخاروں کے لرزہ سے قوی ہوتا ہے جب یہ بخار اترتا ہے تو خوب پسینہ آتا ہے جس سے بخار اتر جاتا ہے۔

علاج

مفرد اعضا کی تحریکات اور افعال سمجھیں چونکہ غدی تسکین ہوتی ہے اس

لئے عضلات کی تحریک اور اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے اس لئے وہ اغذیہ اور تدابیر بھی اس کے مطابق اختیار کریں یعنی اگر تحریک عضلاتی اعصابی ہو تو اس کو عضلاتی غدی کر دیں تاکہ جلد حرارت پیدا ہو اور صفرا بن کر تعفن فساد اور جراثیم وغیرہ کو ہلاک کر دے

اگر تحریک عضلاتی غدی ہو تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی کر دیں تاکہ اعصاب میں تحریک شروع ہو کر حرارت اور صفرا کا بھی اخراج پیدائش کے ساتھ جاری ہو جائے۔

اول صورت محرکات عضلاتی غدی شدید ضرورت کے مطابق ملین مسہل دیں۔ اس سلسلہ میں حرارت کی پیدائش کم ہو یا صفرا کی پیدائش جلد بڑھانی ہو اور تعفن کو جلد تکمیل تک پہنچانا ہو تو اکسیر غدی عضلاتی بھی دے سکتے ہیں۔

اسی طرح دوسری صورت میں محرک غدی اعصابی اور ضرورت کے مطابق غدی اعصابی اکسیر بھی دے سکتے ہیں آرام آنے کی صورت میں ان کے مقویات بھی دے سکتے ہیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہے۔

موسمی بخار یعنی جاڑا یا ملیریا بخار کے لئے یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔ چونکہ تسکین غدد سے جاڑا بخار ہوتا ہے اس لئے ایسے نسخہ جات مفید ہوتے ہیں جن سے غدد جگر میں تیزی اور تحریک پیدا ہوتی ہے۔

هو الشافی کالی مرچ۔ کلونجی۔ چرائتہ۔ افسنتین ہر ایک ہم وزن۔ سب کو پیس کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک نصف سے ایک ماشہ

موقع استعمال ایک ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن دیسی جس دن بخار کی باری ہو بخار چڑھنے سے تقریباً ۳، ۴ گھنٹے پہلے ۲، ۲ گھنٹے کے وقفہ سے ۲ خوراک دینی چاہیے تاکہ بخار نہ چڑھے۔

هو الشافی اجوائن دیسی۔ سہاگہ۔ ست گلو ہم وزن۔ ایک ایک ماشہ دن میں ۴ بار اگر بخار باری سے آتا ہو تو باری سے پہلے دگنی مقدار میں ۲، ۲ گھنٹے بعد کھائیں۔ (غدی عضلاتی ہے)

هو الشافی نوشادر سہاگہ بھنگرے کی آگ کا دودھ ہم وزن۔ افعال و اثرات غدی اعصابی ہے

مقدار خوراک: ۲ رتی سے ۴ رتی دن میں تین بار چڑھے ہوئے بخار کو پسینہ لاکر اتارتا ہے اور تعفن ختم کرتا ہے۔

هو الشافی گندھک تیزاب ۲ گرام، کونین سلفیٹ ۱۰ گرام، نوشادر ۵ گرام، نائیٹ (سالٹ) ۲۰ قطرے

پانی ایک بوتل سب سے پہلے کونین سلفیٹ کو گندھک تیزاب میں ملائیں پھر سب کو پانی میں ملا کر خوب ہلائیں کہ سب حل ہو جائیں۔

مقدار خوراک: ۲۰ گرام تین بار دن میں پلائیں۔

قارئین

موسمی بخار جو سردی اور باری سے آیا کرتے ہیں، وہ سب کے سب تسکین غدد کے بخار ہوتے ہیں۔ مادہ کی کمی بیشی کے تحت روزانہ یا باری سے آیا کرتے ہیں جو بخار تین دن بعد آتا ہے یا ۵، ۶ دن بعد باری سے اور وقت مقررہ پر آتا ہے وہ موسمی بخار ہی ہے جتنا مادہ کم ہوتا ہے وہ دیر سے جمع ہوتا ہے اور اس کی باری بھی دیر سے آیا کرتی ہے۔ لہذا باری کے بخاروں کا علاج ہمیشہ تسکین غدد سمجھ کر تحریک غدد کی غذا دوا تجویز کریں بخار کے وقفہ میں بھی دوا دیتے رہیں تاکہ مادہ متعفنہ جمع ہی نہ ہو۔ اور مستقل بخار کا علاج ہو جائے۔

عفونتی یا خلطی بخار

اس قسم کے بخار اخلاط کے خون میں متعفن ہو جانے یا اعضا میں کہیں رک کر متعفن ہو جانے سے ہوا کرتے ہیں جسے طبی زبان میں خلطی بخار یا عفونتی بخار بھی کہتے ہیں اور عربی میں تعفن الدم کہتے ہیں جب اخلاط بدن کی غلاظت میں رک کر متعفن ہوتے ہیں تو پہلے وہاں سوزش پھر ورم اور آخر میں ماؤف عضو میں پیپ پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسے مریض شروع سے ہی ہر وقت رہنے والے بخار میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یعنی لازمی بخار میں مبتلا رہتے

نمبر ۲

قضیب اور اس میں ہونے والی علامات

قضیب کے جسم میں خرابی سے کئی غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جن میں کمی یا استرخا قضیب، سوزش ورم درد وغیرہ شامل ہیں لہذا ان علامات کی تشریح سے پہلے بہتر یہ ہے کہ قضیب کی بناوٹ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

قضیب کی بناوٹ

یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان کا جسم چار قسم کے مفرد اعضا (انسجہ ٹشوز) سے بنا ہوا ہے۔

۱۔ نسیج اعصابی ۲۔ عضلاتی النسیج ۳۔ قشری النسیج ۴۔ الحاقی النسیج۔
یہ چاروں انسجہ (ٹشوز) چار مفرد اعضا کہلاتے ہیں ہم یہ حقیقت ثابت کر چکے ہیں کہ جب اعضا مرکب جسم ہوتے ہیں تو یہی مفرد اعضا بنتے ہیں ان کی عام طور ترتیب یہ ہوتی ہے کہ اعصابی النسیج باہر کی طرف، قشری النسیج (غدی) اندر کی طرف عضلاتی النسیج سب سے اندر ہوتا ہے اور الحاقی النسیج ان تمام انسجوں کے درمیان بکھری ہوئی ہوتی ہے جس کا مقصد تمام انسجہ کو آپس میں ملانا اور باندھنا ہے۔ ان کے افعال کی صورت یہ ہے کہ اعصاب جسم میں سکون اور رطوبت پیدا کرتے ہیں عضلات جسم میں حرکت اور خشکی قائم رکھتے ہیں۔ غدد و غشا جسم میں حرارت اور تحلیل کا عمل جاری رکھتے ہیں

جو بوقت ضرورت نالیوں کے ذریعے خون کی صفائی یا تکمیل کرتے رہتے ہیں۔

یہی ترکیب و ترتیب اور بناوٹ عضو مخصوص (قضیب) کی بھی ہے۔ البتہ یہاں پر اعصاب کی کثرت، عضلات میں نزاکت اور غدد میں لذت کی تیزی ہوتی ہے یہاں پر عضلات کی بناوٹ اس طرح سے ہوتی ہے کہ قضیب کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے کی طرف آپس میں ملے ہوتے ہیں اور ضرورت کے وقت پھیلتے اور سکڑتے ہیں۔ اس لئے کہ عضلات کی بناوٹ اسفنج نما ہوتی ہے جب ان میں روح اور خون بھرتی ہے تو وہ پھیل جاتے ہیں۔ اور جسم تن جاتا ہے۔ جب ان کا اخراج ہوتا ہے تو وہ سکڑ جاتے ہیں۔

فلاسفی انتشار

جب جنسی حظ اندرونی یا بیرونی طور پر پیدا ہوتا ہے یعنی ذہنی یا جنسی کسی صورت میں بھی اثر انداز ہوتا ہے تو اول اول اعصاب میں لہر سی دوڑ جاتی ہے جس کے ردعمل سے عضلات میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور دل کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ دل تیز ہو کر عضو خاص کی طرف خون روانہ کرتا ہے جس کے ساتھ روح اور حرارت وہاں پر بڑھ جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضا کے تحت جب عضلات میں تحریک پیدا ہوتی ہے تو رطوبات غدد کی طرف روانہ ہو جاتی ہے اور حرارت اعصاب کی طرف

جا کر وہاں جو تیز لہر دوڑاتی ہے وہ اعصاب تحلیل کر کے اس کو اعتدال پر لاتی ہے۔ اس کے برعکس عضلات کی تیزی سے چونکہ غدد میں سکون ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں رطوبت کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ یعنی خزانہ منی سے اور منویہ کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔

چونکہ عضلات کی تیزی سے قضیب کی طرف دوران خون زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے وہ اپنی لمبائی اور چوڑائی میں بڑھنا اور پھیلنا شروع ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے اندازے کے مطابق شدت سے تن جاتا ہے اس صورت میں اوپر نیچے اور دائیں بائیں عضلات اپنی جگہ کھینچ کر قضیب کو انتشار کی حالت میں کھڑا کر دیتے ہیں یہی انتشار کی حقیقت و ماہیت ہے۔

قضیب کے افعال

قدرت الٰہی نے قضیب کو دو بڑے کام سونپے ہیں۔ ۱۔ نسل انسانی قائم رکھنے کے لئے منی کو رحم تک پہنچانا۔

۲۔ مرد عورت کی نفسانی خواہشات کو اپنی حرکات سے پایۂ تکمیل تک پہنچانا تاکہ ان میں ایک دوسرے سے تسکین پیدا ہوتی رہتی ہے اور محبت قائم رہے۔

اول صورت میں قضیب کے استعمال سے کسی قسم کا نقص پیدا نہیں ہوتا دوسری صورت میں چونکہ نفسانی خواہشات سب کی ایک جیسی نہیں ہوتی دوسرے نفس چونکہ ہمیشہ لذت و مسرت چاہتا ہے اس لئے نوجوان جوڑے

وقت بے وقت فعل جماع میں مشغول رہتے ہیں چونکہ فعل جماع میں قضیب کی حرکات ضروری ہیں جس لئے کثرت جماع کی صورت میں قضیب کے اپنے جسم میں کئی قسم کی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن میں سب سے اہم قضیب کی کجی ہے۔

کجی کی ماہیت

کثرت رگڑ یا چوٹ یا زخم سے جب قضیب کے انسجہ خصوصاً عضلاتی انسجہ خراب ہو جاتے ہیں تو وہاں پر رطوبات و خون اور روح و حرارت کا جتماع مشکل ہو جاتا ہے اور جس طرف کے عضلات درست ہوتے ہیں اس طرف انتشار کے وقت تیزی جھکاؤ اور ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ جس قدر انسجہ زیادہ خراب ہو گا اسی قدر کجی زیادہ ہو گی۔

یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ جس طرف عضلات کا اثر ہے اس لئے جب قضیب بائیں طرف ٹیڑھا ہو تو عضلاتی کجی تصور کریں اس کے برعکس اگر قضیب دائیں طرف ٹیڑھا ہو تو غدی کجی ہو گی۔ اگر عضو تناسل کا دباؤ نیچے کی طرف ہو تو اعصاب میں تیزی تصور کریں۔

پھر یاد کر لیں کہ اگر احساس میں کمی آ جائے تو عصبی انسجہ میں بگاڑ ہے اگر انتشار میں خرابی ہے تو عضلاتی انسجہ میں نقص ہے اگر حرارت و خون اور رطوبت و روح کے جوش میں کمی ہے تو غدد و غشائی کی خرابی ہے یہی کجی کی خرابی ہے۔ بار بار پڑھیں اور ذہن نشین کر لیں۔

کجی کے اسباب

کجی کا اصل سبب تو کثرت جماع ہے اس کے علاوہ جلق، اغلام بازی، سوزاک، آتشک، ضرب، زخم وغیرہ اسباب ہوتے ہیں۔

علاج

یاد رکھیں سب سے مشکل علاج وہ ہے جب کسی عضو میں تحلیل و ضعف پیدا ہو جائے۔ جیسے فالج، لقوہ اور استرخا ایسی تحلیل و ضعف سے پیدا کردہ امراض ہیں جن میں مفرد اعضاء (انسجہ) کے حیوانات برباد یا ختم ہو جاتے ہیں۔ انہی امراض میں کجی و سرطان اور فساد خلیات ہیں مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ یہ امراض ناقابل علاج ہیں۔ خدا کے فضل سے تمام امراض اور تمام اقسام کے دیگر امراض قابل علاج ہیں۔ البتہ مشکل ترین اور پیچیدہ ضرور ہیں اور معالج کی انتہائی توجہ چاہتے ہیں۔ بلکہ مریض کے لواحقین کو بھی کوشش کرنی چاہیے۔

کجی میں چونکہ مفرد اعضاء (انسجہ) کے حیوانات برباد و ضائع اور ختم ہو جاتے ہیں اس کے لئے وہاں مفرد اعضاء کے خلیات کو پھر پیدا کیا جائے اور زندہ کیا جائے۔ قانون فطرت یہ ہے کہ یہ خلیات پیدا اور زندہ ہو جاتے ہیں جن کی دلیل

وہ گوشت ہے جو جسم کے کسی حصہ سے کٹ جاتا ہے یا ضائع ہو جاتا ہے لیکن وہ پھر پیدا ہو جاتا ہے۔ بہرحال کبھی قابل علاج ہے۔

اصولِ علاج

جب آپ کے پاس جنسی مریض آئے خصوصاً جلق اغلام اور کثرت مباشرت کا تو اول ایسے مریض کی نبض اور قارورہ دیکھیں اور معلوم کریں کہ تحریک کہاں ہے جس مفرد عضو میں تحریک ہو اس کے افعال کو دیکھیں کہ وہ کہاں تک صحیح کام کر رہے ہیں اگر تحریک کے مفرد اعضا پورے طور پر کام نہ کر رہے ہوں تو اول انہیں کو تیز کر کے ان کے افعال کو مکمل کریں یعنی اعصاب ہیں تو ان میں تیزی سے رطوبت پیدا کر دیں اگر عضلات ہوں تو ان میں تیزی سے دورانِ خون تیز بلکہ ریاح پیدا ہو جائے۔ اور اگر غدد میں تیزی ہو تو جسم میں حرارت اور صفرا کی زیادتی کر دیں۔

مفرد عضو تحریک سے بڑھ کر مسہل تک کام کرنا شروع کر دے جب کوئی مفرد عضو اپنے فعل میں تیز ہو گا تو یقیناً اس کا اثر دوسرے اعضا پر پڑے گا۔ تاکہ وہ پورے طور پر افعال انجام دے سکے۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ دورانِ خون صحیح ہو کر حرارت، روح اور رطوبت تمام جسم میں خصوصاً ضرورت کے مطابق دوڑنے اور پہنچنے لگیں گی۔ اس طرح ایک طرف نیا خون اور کیمیائی اجزاء بننے شروع ہو جائیں گے دوسری طرف مفرد اعضا کے نئے خلیات بننا شروع ہو جائیں گے بلکہ جو خلیات کمزور یا مردہ ہو چکے ہوں گے ان میں بھی

قوت و طاقت اور نئی زندگی کی لہریں دوڑنے لگیں گی۔

یاد رکھیں تمام امراض کی بناوٹ و پیدائش اور زندگی میں اچھا خاصا وقت لگتا ہے اس لئے مستقل مزاجی سے علاج کرنا چاہیے۔ یقیناً آرام آ جاتا ہے۔

غذا

مریض کو غذا اس کی تحریک کے مطابق دیں لیکن وقت کی پابندی کرائیں۔ شدید بھوک کو ضرور مدنظر رکھیں چونکہ عام طور پر یہی کا مریض عضلاتی تحریک کا ہی ہوتا ہے جس نے جلق اغلام بازی یا کثرت جماع سے نقصان حاصل کر لیا ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کو درج ذیل غذا دیں۔

صبح: مکھن، مغز بادام چینی حسب ضرورت۔ دودھ پلائیں۔

دوپہر: کوئی ساگ، شلغم، مولی، گاجر کا سالن

حلوہ ہر قسم۔

شام: دودھ یا چائے میں گھی ملا کر پلائیں۔

دوائی علاج

یاد رکھیں جلق اور اغلام بازی کا مریض ایک ایسی بد عادت میں مبتلا ہوتا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ کثرت جماع و جلق وغیرہ سے پرہیز کرے

اس سے اس کی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی۔

وہ ایسی نصیحتوں پر کچھ بھی دھیان نہیں دے گا وہ لذت اور لطف کے آگے اپنے آپ کو برباد ہی کرتا رہے گا۔ ایسے مریضوں کا علاج مردانہ بیرونی دونوں قسم کی دواؤں سے کرنا چاہیے۔ خاص کر عضو تناسل پر اس قسم کے طلے لگائے جائیں جو عضو مخصوص پر سوزش پیدا کر دیں تاکہ جماع یا جلق کے وقت مریض درد محسوس کرے۔ ایسی دوا تھوڑے تھوڑے وقفہ میں روزانہ لگائی جائے یا ایک دو دن چھوڑ کر۔ علاج کے دوران اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ سوزش شدید نہ کی جائے تاکہ اس کی تکلیف سے مریض علاج نہ چھوڑ دے۔ جب عضو مخصوص پر سوزش سے معمولی تکلیف قائم رہے۔ بلکہ مریض کے دل میں یہ خوف ہو گا کہ جماع یا جلق کے وقت اسے تکلیف سے دوچار ہونا پڑے گا۔ تو وہ جماع کا بھی نام نہ لے گا۔

اس طرح اس کی یہ عادت جو طبیعت ثانی بن جاتی ہے ختم ہو جائیگی جلق یا جماع کا شوق رفتہ رفتہ کچھ مدت کے لئے اس کے ذہن سے اتر جائیگا۔ ہاں البتہ اس کو جنسی ماحول سے ذرا دور ہی کر دیا جائے تو بہتر ہے بلکہ ایسے مریض کو کسی دوسرے شہر یا گاؤں میں بھیج کر علاج شروع کیا جائے اس طرح اس کا تمام ماحول بدل جائے گا۔ اگر مریض پڑھا لکھا ہو تو اسے مذہبی یا علمی کتب پڑھنے کے لئے مہیا کی جائیں تاکہ اس کا ذہن دوسری طرف مبذول رہے۔

طلائے مجلوق

ھوالشافی: شیر عشر ایک تولہ، مغز جمالگوٹہ ۶ ماشہ، ویربہوٹی ۲ تولہ

ترکیب تیاری: اول جمالگوٹہ کو کھرل کریں پھر شیر عشر ملا کر رگڑیں اس کے بعد ویربہوٹی گرم کردہ تھوڑی تھوڑی ڈال کر کھرل کرتے رہیں جب تمام ختم ہو جائے تو بس تیار ہے۔ بوقت ضرورت بصورت طلا دو تین قطرے جتنا لیکر اس طرف لگائیں جس طرف عضو مخصوص مڑا ہوا ہو۔

تکمید مجلوک

ھوالشافی: مرچ سیاہ ۱۱ ماشہ - ریوند خطائی ۱ تولہ - خولنجان ۱ تولہ - زنجبیل ۱ تولہ - گھی ۲ تولہ

ترکیب تیاری: تمام ادویہ کو باریک کر کے گھی میں بریاں کریں پھر تھوڑا سا پانی ڈال کر حلوہ سا بنالیں بس تیار ہے۔

نوٹ: اگر اس نسخہ کو حلوہ بنائے بغیر ۲، ۲ ماشہ کی مقدار میں دن میں چار بار کھائیں تو بہت مفید ہے۔

طریقہ استعمال: اس حلوہ کو ململ کے کپڑے میں باندھ کر عضو تناسل اور اس کے ارد گرد جگہ پر ٹکور کریں۔ یہ عمل روزانہ ایک دوبار ہفتہ بھر کریں۔ انشاء اللہ مکمل آرام آجائے گا۔

بیرونی طور پر قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام مفرد عضلاتی عصبی عضلاتی اعصابی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

عضو تناسل کا پھڑکنا

یاد رکھیں کسی عضو کا حرکت کرنا یا پھڑکنا عضلات کا فعل ہے لہٰذا عضو تناسل کا اختلاج بھی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔
یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ عضو تناسل اس وقت تک حرکت کے قابل نہیں ہوتا جب تک اس میں خون کی آمد بڑھ نہ جائے۔ جب خون کا دوران بڑھ جاتا ہے عضو مخصوص حرکت کے لئے تیار ہو کر تن جاتا ہے لہٰذا اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ عضلات کی حرکات ایک ارادی ہوتی ہے اور ایک غیر ارادی حرکات جن پر ہماری مرضی کا دخل ہوتا ہے ارادی عضلات ہی انجام دیتے ہیں جو حرکات غیر ارادی طور پر ہمارے جسم میں ہو رہی ہیں ان کا تعلق غیر ارادی عضلات سے ہے۔
خالقِ کائنات نے ہمارے جسم کے ہر عضو میں دونوں قسم کے عضلات بنائے ہیں تاکہ دونوں قسم کی حرکات طبعی طور پر ادا ہوتی رہیں۔
عام طور پر جو حرکات عضو مخصوص میں ہوتی ہیں ان پر ہمارا بہت حد تک کنٹرول ہوتا ہے لیکن عضو تناسل کے غیر ارادی عضلات میں شدید تحریک پیدا ہو جاتی ہے تو عضو مخصوص میں حرکات ہونا شروع ہو جاتی ہیں اسے عرف عام میں عضو مخصوص کا پھڑکنا کہتے ہیں اور اطبائے قدیم اسے مرض عاقون کا نام دیتے ہیں۔

چونکہ عورت کے رحم میں بھی غیر ارادی عضلات پائے جاتے ہیں اس لئے بعض اوقات ان میں بھی تحریک پیدا ہو کر اختلاج کی صورت ہو جاتی ہے اس لئے یہ بھی کوئی جدا مرض نہیں ہے۔

اصول علاج

قانون مفرد اعضا کے تحت کسی عضو کی مشینی تحریک کو اس کے بعد والے عضو کی مشینی تحریک سے ہی فوری طور پر روکا جا سکتا ہے یہ تحلیل کے عمل سے ہوگا۔
دوسرا طریقہ تیسرے عضو کی کیمیائی تحریک پیدا کر کے محرک عضو میں تسکین پیدا کر کے ہی کیا جا سکتا ہے اس لئے جب جسم کے کسی بھی عضو میں غیر ارادی حرکات ہو رہی ہوں۔ چاہے اسے کسی عضو کا اختلاج کہا جائے چاہے رعشہ یا کسی عضو کا پھڑکنا سب کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ دینے کا ہی اصول وضع ہو گیا ہے ان کے استعمال سے ہم یقینی طور پر اس قسم کی غیر طبعی حرکات کو چند دنوں کے اندر روک سکتے ہیں۔
یہاں مخصوص نسخوں کے لکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس بہترین نسخوں سے ترتیب دیا ہوا فارماکوپیا موجود ہے۔ اس میں دونوں قسم کے نسخے محرکات سے لے کر مقویات طلا اور روغن تک موجود ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

عضو تناسل میں درد ہونا

اگر عضو تناسل کی نالی میں درد سوزش ہو تو غدی تحریک کے تحت علاج معالجہ کریں۔ اگر عضو مخصوص سرخ ہو جائے اور اس میں ورم ہو کر درد ہو تو عضلاتی غدی تحریک سمجھ کر اور اگر عضو تناسل پر پھنسیاں پیدا ہو جائیں اور وہ عضو میں درد کریں تو اعصابی عضلاتی سمجھ کر کریں۔ فارماکوپیا میں ہر تحریک کے مطابق نسخے درج ہیں وہاں سے دیکھ کر بنا لیں۔

قوت باہ

چونکہ مردوں کے اعضائے تناسل کا کام نفسانی خواہشات کی تسکین کے ساتھ ساتھ نسل انسانی کی بقا کا قائم رکھنا ہے اس لئے یہ اعضا حیاتی اعضا کے بعد دوسرے نمبر پر ہیں یہی وجہ ہے کہ اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کو اعضائے رئیسہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

جس قوت و طاقت سے مردانہ اعضا نفسانی خواہشات کی تکمیل تسکین اور بقائے نسل کا کام کرتے ہیں اسے قوت باہ کہتے ہیں۔

چونکہ مردانہ اعضا بھی اعصاب غدد عضلات سے بنے ہیں اس لئے قوت باہ بھی تینوں حیاتی اعضا کی قوتوں سے تکمیل پاتی ہے جب کسی ایک حیاتی عضو بیمار ہو جاتا ہے تو تناسلی اعضا میں بھی اس کی قوت پہلے جتنی

نہیں پہنچتی جس سے لامحالہ قوت باہ میں کمی بیشی واقع ہو جاتی ہے

ضعف باہ

جاننا چاہیے کہ بے شک تینوں حیاتی اعضا کی قوتوں سے فعل جماع تکمیل پاتا ہے۔ لیکن پھر بھی سب سے زیادہ قوت قلب و عضلات کو ہی لگانی پڑتی ہے۔ کیونکہ فعل جماع ایک حرکت کا فعل ہے صرف احساس یا تحلیل کا فعل نہیں ہے۔ قوت باہ میں کمی کا مطلب بھی یہی ہے کہ حرکات جماع پورے طور پر ادا نہیں ہو رہیں جس سے مخالف جنس کی پوری طرح تسکین ہو۔ لہٰذا جب بھی ضعف باہ ہوگا تو عضلات میں سکون یا تحلیل ہی ہوگی۔

قانون مفرد اعضا کی رو سے جب عضلات خصوصاً جنسی اعضا کے عضلات میں سکون ہوگا تو اس وقت اعصابی تحریک ہوگی اسی طرح جب آلہ تناسل کے عضلات میں تحلیل ہوگی تو غدد و جگر میں تحریک ہوگی دونوں صورتوں میں ضعف باہ ہوگا۔ البتہ دونوں صورتوں میں یہ فرق واضح ہوگا کہ اول صورت میں ضعف باہ کے ساتھ نامردی بھی ہوگی [illegible] نہیں ہے [illegible] بلکہ بعض اوقات بالکل نہیں آتا۔ پیشاب [illegible] بالکل سفید ہوتا ہے۔ اس کے برعکس دوسری صورت میں [illegible] تحریک [illegible] انتشار تو ہوگا لیکن انزال جلد ہوگا۔ بعض اوقات دخول سے پہلے ہی انزال ہو جاتا ہے ایسے مریض کا پیشاب تھوڑا تھوڑا

آتا ہے۔ رنگت میں زردی مائل ہوتا ہے اعصابی ضعف باہ میں نفسیاتی اثرات میں خوف وندامت ضعف باہ کا سب سے بڑا سبب ہے۔
اسی طرح چونکہ اس تحریک میں احساسات بڑھ جاتے ہیں اس لئے جونہی مفعول مس ہوتا ہے فوراً مغلوب الشہوت ہو کر انزال ہو جاتا ہے۔

علاج

چونکہ اعصابی غدی تحریک سے ضعف باہ ہے اس میں غدد کا تحلیلی اثر قلب پر ابھی تک قائم ہے اس لئے اس کا علاج یہ ہے کہ اول عضلات کی تحلیل کو تسکین میں بدل دیں۔ تاکہ وہ تحریک میں آنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے اعصابی عضلاتی ادویہ دیں گے جن میں گوند کتیر گوند کیکر۔ خار خسک وغیرہ ادویہ ہوں گی۔
جب عضلات میں تسکین ہو گی تو پھر عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء دیں گے جس سے عضلات میں تحریک پیدا ہو جائے گی تقویت کے لئے ایسی ادویہ اغذیہ دیں گے جن میں فولاد کے اجزاء ہوں۔
قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق بے حد مفید و مؤثر ہیں۔ ضعف باہ بلکہ نامردی تک ختم ہو جاتی ہے۔ اگر انتشار کی بے حد کمی ہو تو عضو تناسل میں تحریک لانے کے لئے عضلاتی غدی طلاء لگائیں۔ یہ طلا بھی بے حد مفید ہے۔
ہو الشافی لونگ ایک تولہ، عقرقرحا ایک تولہ، بیر بہوٹی ایک تولہ۔

کشتہ کچلہ ۲ ماشہ مغز جمالگوٹہ ایک ماشہ ویزلین ۱۰ تولے
تمام ادویہ باریک کر کے ویزلین میں ملا لیں عضلاتی غدی طلا تیار ہے۔

موقع استعمال ضعف باہ بوجہ اعصابی تحریک۔ احساسات کی شدت انتشار کی کمی۔ نامردی۔ استرخائے قضیب وغیرہ۔ ہاتھ میں طلا کریں۔ اس کے استعمال سے ناقابل برداشت انتشار ہونا شروع ہوگا۔ قضیب سے جلد دوران خون واپس نہیں ہوگا حرکات جماع میں شدت پیدا ہوگی۔ اس سے ایک طرف عورت کے جذبات میں بھی تسکین پیدا ہو جائیگی دوسری طرف قضیب اپنی پوری قوت سے منی کو رحم میں پھینک سکے گا۔ یہی اس کا اصل مقصد ہے۔

جریان منی۔ مذی اور ودی

جاننا چاہیے کہ منی خصیوں میں تیار ہو کر اوعیہ منی (خزانہ منی) میں جمع (سٹور) ہوتی ہے جو بوقت ضرورت (جماع) اخراج پاتی ہے۔
یاد رکھیں منی دونوں خصیوں میں تیار ہو کر دو نالیوں کے ذریعے خزانہ منی میں بالکل اس طرح جمع ہوتی ہے جس طرح دونوں گردوں میں پیشاب پیدا ہو کر حالبین کے ذریعے مثانہ میں جمع ہوتا ہے اور بوقت ضرورت اخراج پاتا ہے۔
جس طرح مثانہ میں پیشاب جمع ہو کر اس کے اخراج کی حاجت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جب منی اوعیہ منی (خزانہ منی) میں ضرورت

سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے تو اس کے اخراج کے لئے طبعی طور پر خواہش جماع بہت ہو جاتی ہے۔

پیشاب کے اخراج کی خواہش کا اظہار اگر مثانہ میں دباؤ اور بوجھ کی صورت میں محسوس ہوتا ہے تو منی کے اخراج کی خواہش کا اظہار ہے مرد کے خزانہ منی میں دغدغہ ہو کر بار بار انتشار ہوتا ہے۔

جس طرح پیشاب کی حاجت ہونے کے باوجود پیشاب نہ کیا جائے تو امراض گردہ و مثانہ پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح جب بغیر خواہش جماع کے بار بار انتشار ہو جو منی کے اخراج کرنے کی ایک حاجت کا اظہار ہے منی کو بذریعہ جماع خارج نہ کیا جائے تو امراض خصیہ و خزانہ منی پیدا ہو جاتے ہیں جن کا اظہار چہروں پر کیل مہاسوں اور منی کے خمیر سے چہرہ پر بدنما داغوں سے ہوتا ہے۔ مناسب اخراج نہ ہونے کی وجہ سے احساسات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے جنسی اعضا میں ہر وقت لذت کے سے جذبات میں مبتلا رہتا ہے جب بھی دوستوں سے ملتا ہے تو بھی معشوقوں کی محبت بھری کہانیاں سنتا اور سناتا ہے جانوروں کو ہم جفتی میں مبتلا دیکھ کر ہر وقت مغلوب شہوت رہتا ہے اس طرح دماغ و اعصاب میں مسلسل تحریک کی وجہ سے جنسی اعضا میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے بالاخیر جنسی اعضا کے اعصاب میں تشنج ہونے لگتے ہیں جس سے مرگی اور ہسٹریا وغیرہ کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

چونکہ اعصابی تحریک بڑھ چکی ہوتی ہے اس لئے منی کا قوام پتلا ہو جاتا ہے جنسی اعضا اور دماغ میں [illegible] سے چونکہ منی کے اخراج

چونکہ منی کے اخراج میں شدید لذت آیا کرتی ہے اس لئے شروع شروع میں اس حالت کو مریض بے حد پسند کرتا ہے اور پردہ ہی پردہ میں اپنے جسم کو گھلاتا رہتا ہے۔

چونکہ منی ایک ایسا گوہر بے بہا ہے کہ اس سے روح اور جان پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کے بہتے رہنے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے جسم دبلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ چہرہ پژمردہ اور بدصورت ہونے لگتا ہے۔ آنکھوں میں بے رونقی ہر وقت دل پریشان رہتا ہے کسی کے ساتھ بات کرنے کو جی نہیں چاہتا حافظہ کمزور اعصابی تشنج ہونے سے دردِ سر رہنے لگتا ہے ایسی نوجوان لڑکیاں ہر وقت سر پر پٹی باندھے رکھتی ہیں دردِ کمر۔ نزلہ۔ زکام۔ پیشاب کی کثرت اور لیکوریا یا سیلان الرحم ہسٹریا کے دوروں میں مبتلا ہوتی رہتی ہیں۔

اسباب جریان منی

جریان کے اسباب میں کیفیاتی نفسیاتی اور مادی ہر قسم کے اثرات موجود ہوتے ہیں کیفیاتی اسباب میں مولدات منی، مقوی و مرغن اغذیہ کا کھانا۔ ریاضت نہ کرنا ترک جماع کرنا۔ اعصابی محرکات باہ جن میں منی زیادہ پیدا کرنے والا ادویہ اور اس کے قوام کو پتلا کر دینے والی ادویہ شامل ہیں مثلاً گوند کتیرا۔ تخم ریحان۔ تخم خرفہ۔ اسپغول۔ ستاور۔ گوند کتیرا وغیرہ۔

نفسیاتی اسباب میں عشقیہ خیالات۔ فحش ناول پڑھنا جنسی بے راہ روی کا دخول۔ کثرت مجامعت سے حسی اعصاب کا کمزور ہو جانا ہر وقت جنسی ملاپ کے

لئے بے چین رہنا وغیرہ قابل ذکر اسباب ہیں جن کی تشریح و تفصیل حکیم انقلاب مرحوم نے اپنی کتاب جنسی امراض میں تفصیل سے کی ہے۔

مذی

جریان منی کا علاج جاننے سے پہلے جریان منی کی تشخیص ضروری ہے کیونکہ منی کی طرح دو رطوبتیں اور بھی اخراج پاتی ہیں جنہیں غلطی سے جریان منی سمجھ کر علاج شروع کر دیا جاتا ہے اگرچہ ان دونوں کے رنگ بھی سفید ہوتے ہیں مگر دونوں منی سے علیحدہ شمار ہوتی ہیں۔ ان میں ایک رطوبت کا نام مذی اور دوسری رطوبت کا نام ودی ہے

مذی ایک ایسی لطیف شے ہے جو لذت کے وقت اخراج پاتی ہے عام طور پر جذبہ مباشرت اور لذت کی صورت میں پیدا ہوتی ہے اس کے اخراج کی حقیقت یہ ہے کہ منی کے اخراج کے وقت اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ منی کے نکلنے کی صورت میں پیشاب کی نالی تر رہے۔ تاکہ منی پھسل کر پوری قوت کے ساتھ اخراج پا جائے چونکہ منی شدید جھٹکے سے اور کود کر باہر آتی ہے اس لئے اگر پیشاب کی نالی تر نہ ہو بلکہ خشک ہو تو نالی کے اندر سوزش اور زخم ہونے کا خطرہ ہے۔

اسی مصلحت کی بنا پر قدرت نے منی کے اخراج سے پہلے مذی کا اخراج ضروری قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انسان مباشرت کے لئے تیار ہوتا ہے تو عورت سے بوس و کنار کرتا ہے تو فعل جماع سے پہلے ایک رطوبت

عضو تناسل کے منہ پر آجاتی ہے یہی مذی ہے۔

ودی

دوسری رطوبت ودی ہے جو پیشاب کے وقت فطری طور پر اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ پیشاب کی نالی کو تر رکھے اور نالی میں پیشاب کی جلن اور تیزابیت کا احساس نہ ہونے دے جب بھی پیشاب میں حدت اور تیزابیت زیادہ ہوتی ہے تو اس سے اس رطوبت میں اضافہ ہو جاتا ہے جس سے جلن اور سوزش اگر ہو بھی تو وہ بھی دور ہو جاتی ہے بہر حال دونوں رطوبتیں منی سے بالکل جدا ہیں۔

یاد رکھیں ودی ہمیشہ عضلاتی تحریک میں اخراج پایا کرتی ہے اس کا علاج غذی ادویہ ہے۔

جریان منی کا اصول علاج

یاد رکھیں کہ اصول علاج کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ علاج میں اصول شفا کو مدنظر رکھا جائے کسی مرض کا علاج بغیر اصول و قانون کے کرنا مریض پر ظلم کرنا ہے اس لئے مجرب نسخہ اور ادویہ بھی مفید ثابت نہیں ہوتیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اسے گرم مرض سمجھ لیا گیا ہے لیکن ایسا خیال کرنا صحیح نہیں۔ حقیقت یہ ہے جسم میں جس قدر بھی احساسات پیدا ہوتے ہیں

ان کا تعلق اعصاب سے ہے اور جسم میں جس قدر بھی حرکات عمل میں آتی ہیں۔ ان کا تعلق عضلات سے ہے اور جسم میں جس قدر رطوبت کا اخراج اور بندش ہے ان کا تعلق غدد کے ساتھ ہے

البتہ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ اعصاب میں جب تیزی پیدا ہوتی ہے تو غدد سے رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اور جب عضلات میں تحریک ہوتی ہے تو رطوبت کے اخراج میں بندش ہوتی ہے اس اصول کے تحت جسم سے اخراج پانے والی ہر قسم کی رطوبات کو بند اور جاری کیا جا سکتا ہے۔

یاد رکھیں جریان منی کے مریض میں ذکاوت حس بے حد بڑھ جاتی ہے اسے گرمی کی زیادتی سمجھ کر مبردات، مسکنات اور مخدرات نہ دبائیں۔ کیونکہ مبردات مخدرات وغیرہ اعصاب میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں اور رطوبات کی پیدائش میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

بعض اوقات دل اور عضلات کے افعال میں ان ادویہ سے سستی اور تسکین پیدا ہو کر عارضی طور پر علامات میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جب دوا کا اثر ختم ہو جاتا ہے مرض اور علامت پہلے سے بھی زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے۔

ایک اور راز کی بات

یہ صحیح ہے کہ ذکاوت حس میں اعصابی تحریک بڑھ جاتی ہے گر اس اعصابی

تحریک کا دباؤ زیادہ تر جنسی اعضائ کے اعصاب پر ہوتا ہے جس سے بار بار خیزش ہو کر منی کا اخراج جاری رہتا ہے بالکل اسی طرح جیسے سر میں دباؤ ہو تو درد سر عصبی ناک پر دباؤ ہو تو زکام۔ گردوں پر دباؤ ہو تو پیشاب کی زیادتی اور اگر آنتوں پر دباؤ ہو تو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔

چونکہ جریان کے مریض کے اعصاب میں سوزش ہوتی ہے اس لئے سوزش اعصاب کا علاج مسکنات و مخدرات کی بجائے محللات سے ہوگا قانون مفرد اعضا میں تمام عضلاتی تحریک پیدا کرنے والی ادویہ اعصاب تحلیل پیدا کر دیتی ہیں لہذا جریان کا اصول علاج یہ ٹھہرا کہ سوزش اعصاب تحلیل کرنے کے لئے محرکات عضلات ادویہ استعمال کرائی جائیں انشاء اللہ ہمیں اس پرانے مرض سے نجات مل جائے گی۔

مجرب نسخہ جات برائے جریان

ہوالشافی

چھلکا اسبغول	موصلی سیاہ	ستاور
۳ تولہ	۳ تولہ	۳ تولہ

باریک پیس لیں بس تیار ہے ایک ماشہ سے دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھائیں۔

ہوالشافی

تخم املی سوختہ	چھلی کیکر (ٹکے)	بوچھلی	سلاجیت	کشتہ قلعی
ایک تولہ	ایک تولہ	ایک تولہ	۲ ماشہ	۲ ماشہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے سفوف کر لیں مقدار خوراک ½ ماشہ تا ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ

مٹھائی جریان

ھوالشافی مغز پستہ ، مغز اخروٹ ، ناریل مربہ ہریڑ بغیر گٹھلی کے
ایک پاؤ ۲ پاؤ ۳ پاؤ آدھ پاؤ

اول تینوں اشیاء کوٹ لیں پھر مربہ ہریڑ کوٹ کر اس میں ملا دیں بہترین مقوی عضلات مٹھائی ہے ۔

مقدار خوراک : ۲ تولہ صبح دو تولہ شام ہمراہ قہوہ

تریاق جریان

ھوالشافی کشتہ قلعی ، کشتہ یاقوت ، کونجی ، کشتہ فولاد ، افیون
۱ تولہ تولہ ۲ تولہ ایک تولہ ۲ ماشہ

تمام ادویات کو باریک مثل سرمہ کر لیں بس تریاق جریان تیار ہے ۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے چار رتی منقی یا کیپسول میں ڈال کر کھلائیں دن میں تین بار

غذا

صبح :- دو عدد انڈے کا سالن یا مندرجہ ذیل مٹھائی ۔

دوپہر ۔ کوئی گوشت ۔ کوئی ساگ ۔ مٹر ، بینگن ، گوبھی ، آلو ، کریلے ، چار پکوڑے

باجرے کی روٹی ، دہی بھلے ، بیسنی روٹی ، آلو چھولے
پھلوں میں امرود سرخ ، جامن ، سیب ، ٹماٹر

نوٹ

جریان کا علاج جہاں ادویہ سے کریں وہاں مریض کا ماحول بھی بدل دیں ۔ کیونکہ جن کا ماحول جنسی تحریکات سے بھرا ہوا ہو اس میں بچہ بوڑھا جوان ادھیڑ عمر عورت مرد نیک و بد بلکہ مولوی پیر کوئی بھی ہو جب جنسی ماحول میں ہو گا اس پر جنسی تحریکات کا اثر لازمی ہو گا ۔ اس اثر کو روک سکنے سے انسانی عمل دخل نہیں ہے کیونکہ حسن و خواہش جماع کے اثرات انسانی اعصاب پر اثر انداز ہو کر جنسی اعصاب میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں جس سے جنسی اعضا میں دوران خون تیز ہو کر جنسی اعضا فعل مباشرت کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ۔

اس طرح بار بار کی تحریکات سے غدود منی کے عضلات بالکل کمزور ہو جاتے ہیں وہ منی کو روک نہیں سکتے لیکن تحریکات جاری رہتی ہیں اس لئے منی کا بہاؤ جاری رہتا ہے لہذا ادویہ کے علاج کے ساتھ ساتھ ماحول کو بھی ضرور بدل دیں ۔ تاکہ اس کا بڑا سبب دور ہو جائے ۔

ودی

مذی کا خروج اگر منی سے پہلے ہے تو ودی کا اخراج پیشاب سے پہلے ہوتا ہے شاذ و نادر ہی پیشاب کے درمیان یا بعد میں ہوتا ہے اس کی وجہ بھی شدید قبض ہوتی ہے ۔

یاد رکھیں غدہ ودی پیشاب کی نالی کی جڑ میں واقع ہے۔ جب مثانہ میں پیشاب کے اخراج کی تحریک پیدا ہوتی ہے تو یہ غدہ دب جاتا ہے جس کی رطوبت اکثر پیشاب سے پہلے خارج ہوتی ہے۔ جس کا مقصد صرف پیشاب کی نالی کو تر کرنا ہے تاکہ پیشاب کی نالی میں پیشاب کی تیزابیت اور جلن کا احساس نہ ہو یہی وجہ ہے کہ جب بھی پیشاب میں حدت اور تیزابیت ہوتی ہے تو اس رطوبت میں اضافہ ہو جاتا ہے عام حالتوں میں اس کا اظہار نہیں ہوتا لیکن شدید صورت میں یہ صاف نظر آیا کرتی ہے جسے دیکھ کر انسان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ اسے تو دعات اور منی آنے لگ گئی ہے اسے جلد نہ روکا گیا تو وہ نامرد ہو جائیگا۔ سخت پریشانی کے عالم میں وہ کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس اپنی حقیقت حال بیان کرتا ہے اور اپنے قارورے میں اس رطوبت کو روکنا چاہتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس رطوبت کو دیکھتے ہی معالج جریان منی تصور کرتے ہوئے فوراً اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ مبردات امسکات اور مغلظات زیادہ سے زیادہ کھلانا شروع کر دیتا ہے۔

ایک اہم راز کا انکشاف

چونکہ ودی کے اخراج کو منی کا اخراج سمجھ لیا جاتا ہے جو ایک زبردستی غلطی ہے اس غلطی کو نوے فیصد ڈاکٹر حکیم دہراتے ہیں یہی وجہ ہے یہ معمولی سی رطوبت بند ہونے کا نام نہیں لیتی۔

یاد رکھیں منی کا پیشاب کے ساتھ یا اس کے آگے پیچھے آنے کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ منی کا خاصہ یہی ہے کہ لذت کے ساتھ خارج ہو یعنی جنسی جذبہ اور جنسی ملاپ کے وقت ہی خارج ہو۔ جونہی انسان مغلوب شہوت ہوتا ہے تو جنسی اعضاء میں تحریک ہو کر منی جھٹکے اور زور سے ٹیک کر خارج ہوتی ہے۔ جب انسان اپنی ہم زلف کے ساتھ حالت جماع میں ہوتا ہے اس وقت شدید لذت اور جھٹکوں کے ساتھ اخراج پاتی ہے اسی طرح جب انسان حالت خواب میں منی کا اخراج کرتا ہے اس وقت بھی منی شدت لذت اور جھٹکوں کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

تیسری صورت منی کے اخراج کی ہتھ رسی یا جلق ہے ایسی صورت میں بھی انسان کو اول شدید انتشار ہوتا ہے پھر شدید لذت کے ساتھ اور جھٹکوں کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

اسی طرح جریان منی کی صورت میں بھی جنسی جذبات، جنسی ماحول، اور مغلوب شہوت ہونا شرط ہے کیونکہ منی جب بھی جسم سے اخراج پاتی ہے شدید لذت کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

اس کے برعکس ودی کے اخراج کے وقت نہ تصور جماع ہوتا ہے نہ حالت لذت ہوتی ہے اور نہ انتشار ہوتا ہے۔ لہذا یاد رکھیں کہ پیشاب کرتے وقت جو رطوبت اخراج پاتی ہے وہ منی کی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ بلکہ طب اسے ودی کا نام دیتی ہے۔ ایسے مریض کو اکثر قبض یا نفخ رہتا ہے پیشاب میں تیزابیت ہوتی ہے۔ جس کا اظہار نیلے لٹمس پیپر سے ہوتا ہے یعنی نیلا لٹمس پیپر ایسے مریض کے پیشاب میں سرخ ہو جاتا ہے۔

پیشاب کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے۔ چہرہ پر اکثر سرخ داغ ہوتا ہے۔
مریض زیادہ ترشی اشیاء کھانے کی خواہش کرتا ہے۔ گوشت اور مرغن سبزیاں استعمال کرتا ہے۔

علاج میں غلط فہمی

چونکہ ودی کو غلطی سے جریان منی سمجھ لیا جاتا ہے دوسرے جریان منی کو گرمی کی مرض سمجھا جاتا ہے اس لئے اکثر معالج اول ایسی ادویہ استعمال کرتے ہیں جو خشک ہوتی ہیں کیونکہ جریان کا علاج خشک ادویہ سے ہے ان ادویہ سے اکثر اس علامت میں اضافہ ہوتا ہے۔
جب اس طرح خشک ادویہ سے آرام نہیں آتا تو گرمی کی زیادتی خیال کرتے ہوئے مبردات، مسکنات، اور مغلظات استعمال کراتے ہیں لیکن چونکہ ودی کے اخراج کا سبب عضلات کی تیزی ہے جس سے تیزابیت بڑھ چکی ہوتی ہے۔ قبض شدید ہوتی ہے۔ مبردات مسکنات اور مغلظات سے نہ تیزابیت ختم ہوتی ہے اور نہ قبض دور ہوتی ہے۔ اور نہ ہی عضلات کی سوزش تحلیل ہوتی ہے اس لئے ان ادویہ سے بھی یہ علامت رکنے کا نام نہیں لیتی۔
معالج پریشان ہو جاتا ہے کہ نہ خشک ادویہ کام کرتی ہیں اور نہ مبردہ مغلظ اور مسکن ادویہ۔ آخر مایوس ہو کر یا تو معالج مریض کی بدقسمتی تصور کرتے ہوئے جواب دے دیتا ہے یا مریض اپنی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سہارا دینے کے لئے دوسرے معالج کے پاس جاتا ہے۔ لیکن وہاں پر بھی یہی گردان گردانی جاتی ہے مریض

وہاں سے بھی مایوس لوٹتا ہے مریض کو یہ علامت گھن کی طرح کھانے لگتی ہے ذہنی طور پر مریض کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے ودی جیسی خوفناک علامت میں مبتلا ہو جاتا ہے اکثر کو بواسیر ہو جاتی ہے اکثر ٹی بی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ودی کا صحیح علاج

چونکہ ودی کے مریض کے عضلات و قلب میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔ جسم میں خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔
لہذا قانون مفرد اعضا کی رو سے اس کا صحیح علاج سوزش عضلات کو تحلیل کرنا اور تیزابیت و سوداویت کو ختم کرنا ہے ہم غدد و جگر کی تیزی سے سوزش عضلات کو تحلیل کر دیں گے۔ اور صفرا کی زیادتی کر کے سوداویت و تیزابیت کو ختم کر دیں گے۔ جونہی جسم میں تیزابیت کم ہو گی۔ اور صفرا و حرارت بڑھنا شروع ہو گی فوراً ودی کا اخراج بند ہو جائے گا۔

ودی کیلئے نسخہ جات

ھوالشافی

اجوائن	نمک خوردنی	جال گوٹہ
۱۲ تولہ	۱۲ تولہ	ایک تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں ودی کے مریض کو نصف نصف

رتی ہر تین گھنٹہ بعد کھلائیں صرف ایک ہفتہ کافی ہے

اکسیر ودی

ھوالشافی

نمک لاہوری	مرچ سیاہ	سرنجاں شیریں	ریوند عصارہ	سناکی
۲ تولہ	ایک تولہ	ایک تولہ	۶ ماشہ	الوبہ

تمام ادویہ کو باریک کرلیں پس اکسیر ودی تیار ہے

مقدار خوراک: ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے کھلائیں چند دنوں میں سوزش ختم ہو کر ودی کا اخراج رک جائے گا۔ سوزش عضلات تحلیل ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی اور غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق نہایت مفید و موثر نسخے ہیں۔ اگر مریض میں کمزوری محسوس کریں تو ان تحریکات کی ادویہ کی مقویات دے سکتے ہیں۔

منی کی جگہ خون آنا

جیسا کہ منی کی ماہیت میں بتایا جاچکا ہے کہ منی خون سے ہی بنتی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ جب کثرتِ جماع سے خزانہ منی مادہ منویہ سے خالی ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد اگر کوئی چیز اخراج ہوگی تو وہ خون ہی ہوگا کیونکہ جو خون منی میں تبدیل ہونے کے لئے آیا ہے اسے اتنا وقت ہی نہیں دیا جاتا جس سے اس میں کسی قسم کی کیمیائی تبدیلی ہو۔

یاد رکھیں کثرت جماع عضلاتی تحریک والا شخص نہیں کرسکتا ہمیشہ عضلاتی تحریک کے مریض کثرت جماع جلق اور غلام بازی کا فعل کرتے ہیں اس لئے جب کسی مریض کے فعل جماع میں منی کی بجائے خون آئے تو اسے عضلاتی تحریک کا مریض سمجھنا چاہیے۔

علاج

خون آنے کا اصل سبب جماع اور عضلات کی تیزی ہے اس لئے اول جماع سے پرہیز کیا جائے تیزی و سوزش کو تحلیل کیا جائے اس مقصد کے لئے غدی اعصابی نسخہ جات دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق دے سکتے ہیں۔ یاد رکھیں غذا میں مفرحات اور گھی دودھ کا اضافہ ضروری ہے۔

استرخاء عضو تناسل

عضو تناسل میں استرخاء دو صورتوں میں ہوتا ہے ایک عضو تناسل کے عضلات کی تسکین سے جو اعصابی تحریک پیدا ہوتی ہے اس وقت لعاب کا رنگ سفید، مقدار میں زیادہ، انتشار میں بے حد کمی۔

دوسرا عضو تناسل کے عضلات کی تحلیل سے جو غدی تحریک سے پیدا

ہوتا ہے اس وقت پیشاب کا رنگ زرد۔ اکثر جلن کے ساتھ آتا ہے اور تھوڑا تھوڑا آتا ہے اگر اعصابی تحریک سے استرخا ہو تو اس کا علاج مندرجہ بالا طلاء سے کریں۔ اس مقصد کے لئے بے حد مفید ہوگا۔ اندرونی طور پر عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیا کھلائیں۔

انتشار کا رفع نہ ہونا

عضو تناسل کے یکساں ایستادہ رہنے کو یونانی حکماء فریمیوس کہتے تھے یہ ایک ایسی علامت ہے کہ اس میں بے حد تقوط ہوتا ہے اور عضو تناسل کمیاں ایستادہ رہتا ہے فعل جماع کے بعد بھی انتشار رفع نہیں ہوتا۔

چونکہ انتشار کے وقت عضو تناسل میں خون بکثرت کھینچ آتا ہے، اس میں تمدد و تناؤ سخت ہوتا ہے۔ دوسرا اس انتشار میں عضو خاص کا نمو اور طول بڑھ جاتا ہے ایسی صورت میں اس کا فرج میں داخل ہونا مشکل ہو جاتا ہے تیسرا النقصان یہ ہوتا ہے کہ عضو تناسل سختی کے ساتھ رحم سے ٹکراتا ہے جس سے رحم میں ورم ہو جاتا ہے اور عورت بار بار جماع کرانے کے قابل نہیں رہتی۔ عضو خاص میں مسلسل خون رہنے سے اس میں اکثر ورم ہو جاتا ہے جو ایسے مریض کو شدید الم و درد میں مبتلا کر دیتا ہے۔

بسا اوقات الم و درد کی وجہ سے ایسا مریض چند دنوں کے اندر ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج

چونکہ انتشار قلب و عضلات کی تیزی سے ہوتا ہے اور استرخا قلب و عضلات میں سکون سے۔ اس لئے استرخا کا علاج اگر عضلات کی تحریک اور اعصاب کی تحلیل سے کریں۔ تو انتشار کی تیزی کا علاج غدد کی تحریک اور عضلات کی تحلیل سے کرنا ہوگا۔

"قانون مفرد اعضاء" کے تمام غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخے بوقت ضرورت استعمال کئے جا سکتے ہیں مقامی طور پر غدی اعصابی روغن کپڑا میں لت کر کے عضو تناسل پر رکھنا بے حد فائدہ مند ہے۔

برائے لیپ

ہوالشافی　ریٹھہ، کیتنز، بلیش، آرد گندم، گھی، نمک
۱ تولہ، ۱ تولہ، ۲ ماشہ، ۵ تولہ، ۵ تولہ، ۱ تولہ

ترکیب تیاری　گھی کے سوا تمام اجزا کو اچھی طرح باریک کر لیں پھر کسی دیگچی میں گھی ڈال کر ان اشیا کو بھون لیں پھر پانی ڈال کر حلوہ سا بنا لیں بس لیپ تیار ہے۔

ترکیب استعمال　جب شدید انتشار قائم ہو اس حلوہ کو عضو تناسل اور بالوں کے اوپر موٹا موٹا لیپ کر دیں۔ اور اوپر

روئی سے ٹکور کرنے یا لیپ لگانے سے ہی مقامی طور پر درد بند ہو جاتا ہے خون کا دباؤ کم ہو جائے گا جس سے انتشار بھی ختم ہو جاتا ہے۔

غذا: مکھن، مغز بادام، چینی حسب منشا۔
دوپہر: شلغم، مولی، گاجر، حلوہ ہر قسم۔
شام: دودھ گھی پلا دیں۔

حالت جماع میں پاخانہ کا نکل جانا

یہ ایک ایسی علامت ہے جب انسان جماع کا عمل کرتا ہے۔ تو عین انزال کے وقت پاخانہ نکل جاتا ہے۔ مریض شرم کے مارے عورت سے آنکھ نہیں ملا سکتا اگر یہ تکلیف مسلسل قائم رہے۔ تو اس کا علاج نہ کیا جائے تو خواب میں احتلام کی صورت میں پاخانہ نکل جایا کرتا ہے۔

یونانی اطبا اسے غذیوط کے نام سے پکارتے تھے۔

اسباب

اسی علامت کے پیدا ہونے کا سبب واصلہ تو اعصاب دماغ ہیں۔ انسان کے جوان ہوتے ہی جنسی اعضا کے اعصاب تیز ہو جاتے وہ جنسی اعضا میں گدگدی لذت کے آثار پا کر ایسے اسباب تلاش

کرتا رہتا ہے جن سے ان میں مسلسل تحریک و تیزی رہے اور وہ ہر وقت لذت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

قانون فطرت ہے کہ جب بھی کسی ایک عضو کا فعل مسلسل تیز رہتا ہے تو دوسرے اس کے اثر سے متاثر ہوتے ہیں چونکہ ایسے مریض کے اعصاب شدید تحریک میں ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس قوت ماسکہ کے حامل عضلات انتہائی سکون کی وجہ سے کسی چیز کو اخراج سے روک نہیں سکتے۔ لہذا جہاں ان کی کمزوری سے منی کا اخراج جلد ہو جاتا ہے۔ وہاں مقعد کے عضلات پاخانہ کو بھی گرفت میں نہ رکھ سکنے کی وجہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک طرف منی اخراج پاتی ہے دوسری طرف پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔

اسباب

اعصاب کو تیز کرنے کے اسباب میں اعصابی ادویہ اغذیہ کا کثرت استعمال اس علامت کو پیدا کر سکتا ہے۔

نفسیاتی اسباب

خوف اور ندامت سے یہ حالت پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

کیفیاتی اسباب

تر سرد موسم یا ٹھنڈی یا گیلی جگہ پر ہر وقت بیٹھے رہنا مقعد کے عضلات میں

استرخا پیدا کر سکتا ہے۔

علاج

چونکہ اس علامت کا اصل سبب اعصاب دماغ کے فعل کی تیزی ہے جس سے مقعد کے عضلات میں سکون و استرخا کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کا علاج عضلاتی اغذیہ اور ادویہ اشیاء سے ہی ممکن ہے۔

میرے پاس بھی ایک مریض اس تکلیف کا آیا تھا جو ایک نوجوان تھا اور غیر شادی شدہ تھا۔ اس نے روتے ہوئے کہا کہ میری شادی ہونے والی ہے مجھے جب بھی احتلام ہوتا ہے تو ساتھ پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔ گھر والوں یا محلہ والوں کو میری اس تکلیف کا پتہ چل گیا تو میری شادی نہیں ہوگی۔ مجھے فکر میں ساری رات نیند نہیں آتی۔

میں نے نبض اور قارورہ دیکھ کر تشخیص کیا کہ اسے اعصابی عضلاتی تحریک ہے اس لئے یہ نسخہ تجویز کیا۔ جس سے اسے مکمل آرام آ گیا۔ اب بچوں والا ہے۔

ہوالشافی مرچ سرخ ۳۰ گرام۔ تارامیرا ۳۰ گرام۔ کشتہ فولاد ۵ گرام۔ کشتہ کچلہ ۵ گرام۔ بسم اللہ ا گرام

ترکیب تیاری سب ادویہ کو باریک کر کے پانی کی مدد سے حب نخود بنا لیں۔

مقدار خوراک ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دار چینی

دیگر

ہوالشافی گندھک آملہ سار، تارامیرا، حنظل ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود بنا لیں۔

موقع استعمال اگر ایسے مریض کو قبض ہو تو اوپر والے نسخہ کے ساتھ ایک ایک گولی دن میں تین بار

غذا: عضلاتی کھلائیں۔

احتلام

نام عربی احتلام۔ اردو بدخوابی یا شیطان آنا۔
پنجابی کپڑے خراب ہونا۔ انگریزی ناک ٹرنل ایمشین کہتے ہیں۔

ماہیت احتلام

لفظ احتلام عربی کا لفظ ہے جس کا مادہ حلم ہے جس کے معنی خواب دیکھنا یا خواب میں جنسی لذت حاصل کرنا ہے۔ چاہے اس کی کوئی بھی صورت ہو یا اس میں مباشرت و التزام اور تلبق و خشونت شدید وغیرہ شامل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ نیند کی حالت میں جب منی اور اس کے عضلات کا جسم پر دباؤ اور غلبہ ہوتا ہے تو طبیعت جنسی جذبہ کو پیش کر دیتی ہے

جو جنسی اعضا میں تحریک پیدا کر دیتا ہے جس سے انسان بے قابو ہو جاتا ہے۔ اور اس کا انزال ہو جاتا ہے اس وقت انسان چت لیٹا ہوا ہوتا ہے خواب میں منی کا اخراج ہونا ہی احتلام کہلاتا ہے۔

احتلام مفید ہے یا نقصان دہ ؟

جہاں تک احتلام کے مفید یا نقصان دہ ہونے کا تعلق ہے اس میں دونوں صورتیں پائی جاتی ہیں۔ احتلام کے مفید ہونے کی صورت یہ ہے کہ انسان کی جوانی جوبن پر ہو۔ جنسی اعضا میں مکمل جوش ہو۔ خزانہ منی، مادہ منویہ سے پر ہو اس کے باوجود اسے جماع کا موقع نہ ملے ایسی صورت میں خزانہ منی میں مادہ منویہ کا زیادہ دیر پڑا رہنا اس کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ کیونکہ کئی قسم کے جنسی امراض پیدا ہونے کا خطرہ ہے مثلاً منی کے خمیر سے اس کے چہرے پر داغ پڑ جائیں، چہرہ پر کیل مہاسے پیدا ہو جائیں جنسی اعضا میں سلسل دغدغہ سے جلق کی عادت ہونے کا خطرہ ہوتا ہے بلکہ اغلام بازی کا سبب ہو سکتا ہے اگر کسی شخص کو ایک ماہ میں تین چار بار احتلام ہو جایا کرے تو بہتر ہے۔ بلکہ اس کی صحت بحال رہتی ہے۔

اگر ہر شب یا ہر ہفتہ میں کئی بار ہو تو علاج اور مداوا کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ ورنہ ضعف کا خطرہ ہے۔

قانون مفرد اعضا اور احتلام

احتلام عضلات کی تیزی سے پیدا ہوتا ہے جس طرح جریان اعصابی تحریک سے پیدا ہوتا ہے۔ اور سرعت انزال غدی تحریک سے۔

ایک خوفناک غلط فہمی کا ازالہ

اکثر حکما و اطبا اور فرنگی ڈاکٹر احتلام۔ جریان اور سرعت انزال میں منی کا غیر معمولی اخراج خیال کرتے ہوئے ان تینوں کا علاج ایک ہی طریق اور ایک قسم کی ادویہ سے کرتے ہیں جن میں مغلظات، مبردات۔ مسکنات اور مخدرات شامل ہوتی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں علامتیں مختلف ہیں جو مختلف اعضا میں پیدا ہوتی ہیں۔ ہر عضو کی تحریک و سوزش الگ دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک کا علاج ایک دوسرے سے مختلف ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے جریان منی کا علاج الگ لکھا ہے احتلام کا اب لکھ رہے ہیں۔ اور سرعت انزال کا اس کے مقام پر علاج تحریر کریں گے۔

علاج

احتلام چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوا کرتا ہے اس لئے مریض

کو اوّل جنسی ماحول سے الگ کر دیں بہتر ہے اس کو کلام الٰہی پڑھنے کی تلقین کریں. نیز مصالحہ دار چٹپٹی اغذیہ سے پرہیز کریں. تنہا بھی نہ رہنے دیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

اکسیر احتلام

هو الشافی

نمک خوردنی	جمالگوٹہ
ایک کلو	۱۰ گرام

ترکیب تیاری مغز جمالگوٹہ کھرل کر کے تیل کی مانند بنا لیں پھر تھوڑا تھوڑا نمک خوردنی پسا ہوا ملاتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب تمام نمک مل جائے تو دو تین بار چھان کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک ۵ گرین والا کیپسول دن میں تین بار ہمراہ عرق اجوائن کھلائیں۔

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہیں۔

تکالیف پھیپھڑہ

حنجرہ اور پھیپھڑے

اس باب کا نام اگرچہ پھیپھڑوں کا باب رکھا گیا ہے لیکن چونکہ پھیپھڑوں کے ساتھ حنجرہ اور ہوا کی نالی بھی شامل ہے اسی کے راستے ہوا پھیپھڑوں کے اندر جاتی ہے اور واپس آتی ہے لہٰذا حنجرہ اور ہوا کی نالی کی تشریح اور اس کے امراض کا بیان بھی پھیپھڑوں کے امراض کے ساتھ ہی کیا جا رہا ہے:

حنجرہ

حنجرہ کا اردو نام نرخرہ بھی ہے انگریزی میں اسے لَرنکس LARYNX کہتے ہیں حنجرہ آواز کا مخصوص آلہ بھی ہے یہ ہوا کی نالی کے اوپر اور زبان کی جڑ کے نیچے حسلق کے سامنے واقع ہے. اس کا اوپر کا حصہ چوڑا اور نیچے کا گول اور تنگ ہوتا ہے اس کے کناروں کے درمیان ایک ابھار ہوتا ہے جسے کشو اور پنجابی میں گھنڈ کہتے ہیں یہ عورتوں کی نسبت مردوں میں واضح نظر آتا ہے۔

حنجرہ کی ساخت میں نو کریاں ہوتی ہیں ان کے علاوہ رباطات، عضلات، اعصاب غشائے مخاطی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

حنجرہ کے بالائی سوراخ پر پان کی شکل کی ایک کری لگی رہتی ہے جو حرکات تنفس کے وقت عمودی طور پر کھڑی رہتی ہے لیکن غذا کھانے اور پانی پینے کے وقت یہ نیچے اور پیچھے کی طرف جھک کر حنجرے کے سوراخ کو بند کر دیتی ہے تاکہ کھانے پینے کی شے حنجرے میں

نہ چلی جاوے اگر اتفاق سے کوئی شے اس سوراخ کے قریب چلی جاوے تو اچھو یا سخت کھانسی آتی ہے جب تک وہ چیز خارج نہ ہو جائے کھانسی آتی رہتی ہے جاننا چاہیے کہ آواز حنجرہ میں پیدا ہوتی ہے لیکن ناک زبان ہونٹھ وغیرہ الفاظ بنانے میں مدد دیتے ہیں

ہوا کی نالی

اسے قصبۃ الریہ بھی کہتے ہیں اس کا انگریزی نام ٹرے کیا TRACHIA ہے یہ حنجرہ سے شروع ہو کر گلے میں سے نیچے کو جاتی ہے اور پشت کے نمبرے مہرے کے سامنے دو شاخوں میں بٹ جاتی ہے اس کا قطر پون انچ اور طول ساڑھے چار انچ ہوتا ہے۔ ہوا کی نالی میں سولہ کریوں کے نامکمل حلقے عضلاتی اور وتری ریشے۔ بلغمی جھلی اور چھوٹے چھوٹے غدد پائے جاتے ہیں ہوا کی نالی میں سولہ کریوں کے نمار وئیں دار ہوتی ہے تاکہ جب تنفس کے ذریعہ ہوا پھیپھڑوں میں جائے تو گرد و غبار وہیں رہ جائے اور صاف ہوا پھیپھڑوں میں پہنچے۔

پھیپھڑے

پھیپھڑے سانس لینے کے خاص آلات ہیں جو عضلاتی (مسکولر ٹشوز) نسیج سے بنے ہوئے ہیں جو سینے کے جوف میں بسبب دل وغیرہ علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں۔ پھیپھڑوں کا اندرونی جسم اسفنج نما ہوتا ہے ان پر دل کی طرح دو جھلیاں ہوتی ہیں ایک پھیپھڑے کے ساتھ لگی ہوتی ہے وہ غدی جھلی ہے دوسری سفیدی مائل غدی جھلی کے اوپر آراستہ کرتی ہے وہ اعصابی ہوتی ہے پھیپھڑوں میں وریدی خون نسیم جذب کرنے کے آتا ہے اور اپنے اندر سے کاربن ڈائی آکسائڈ گیس جدا کر دیتا ہے یہی مصفی خون دل

میں پہنچ کر شریانوں کے ذریعے جسم کی غذاؤں میں جذب ہونے کے لئے روانہ ہوتا ہے۔

پھیپھڑوں کے افعال

جیسا کہ آپ نے دل کے افعال میں پڑھا ہے کہ اس کا سب سے بڑا کام سکڑنا اور پھیلنا ہے جس سے دوران خون جاری رہتا ہے اور تمام جسم کو غذا ملتی ہے۔
بالکل یہی کام پھیپھڑوں کا ہے یہ بھی ہر گھڑی سکڑتے پھیلتے رہتے ہیں ان کا سب سے بڑا کام تازہ ہوا کو اندر لے جانا اور خراب کو باہر خارج کرنا ہے تاکہ دل سے آیا ہوا کاربن ڈائی آکسائڈ والا خراب خون صاف ہوتا رہے جس کی صورت یہ ہے کہ جو خون دل کی طرف پھیپھڑوں میں آتا ہے اس میں کاربن ڈائی آکسائڈ بہت زیادہ ہوتی ہے جونہی وہ تازہ ہوا سے ملتا ہے فوراً اپنی کاربن ڈائی آکسائڈ کو چھوڑ دیتا ہے اور ہوا سے آکسیجن گیس جذب کر کے شوخ سرخ ہو جاتا ہے جب تک زندگی قائم رہتی ہے پھیپھڑے ہر گھڑی سکڑتے پھیلتے رہتے ہیں اور خون صاف ہوتا رہتا ہے۔

پھیپھڑوں کے غیر طبعی افعال

قانون مفرد اعضا میں یہ بات بنیادی طور پر تسلیم کی گئی ہے کہ جن بنیادی اعضا سے کوئی عضو بنا ہے اس میں اتنی اقسام کی ہی امراض پیدا ہوتی ہیں۔
چونکہ پھیپھڑوں کی بناوٹ میں اعصاب غدد عضلات بنیادی اعضا ہیں اس لئے پھیپھڑوں کے غیر طبعی افعال بھی تین قسم کے ہی ہو سکتے ہیں یہی امراض کہلاتے ہیں یا پھیپھڑوں لا تعداد

پھیپھڑوں کی تکلیف بڑھنے والی علامات ان تینوں امراض میں سموکر سمجھی ہوں گی مثلاً

۱۔ کسی وقت پھیپھڑوں میں رطوبات اور بلغم کی زیادتی ہو جاتی تھی اسی وقت پھیپھڑوں کے اعصابی پردہ میں سوزش ہوتی ہے یہ پھیپھڑوں کی اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے دمہ بلغمی اسی وجہ سے ہوتا ہے۔

۲۔ کبھی پھیپھڑوں کے جرم میں تحریک ہو کر ان میں انقباض پیدا ہوتا ہے اسی وقت پھیپھڑوں اور دل کی رفتار تیز ہوتی ہے جس سے ان کی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں بعض دفعہ پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے ہیں جس سے خونی تھوک آنے لگتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے بعض دفعہ نمونیا ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض دفعہ پھیپھڑوں کے کبدی (غدی) پردوں میں تحریک ہو کر پھیپھڑوں میں تحلیل ہو جاتی ہے جس سے پھیپھڑوں کے پھیلنے اور سکڑنے میں کمی آ جاتی ہے لیکن دم چڑھنے لگتا ہے مریض کے لئے بولنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ظاہری طور پر نہ تو پھیپھڑوں میں بلغم ہوتی ہے نہ ہی کھانسی بعض دفعہ معالج سے دمہ سمجھ کر علاج کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ نقصان دہ ہوتا ہے اگر غدی تحریک سے تحلیل شدید ہو جائے تو اکثر پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے۔

اگر غدی پردہ میں سوزش ہو جائے تو خارش، ورم زخم، درد جیلن اور ذات الجنب کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

یادداشت یاد رکھیں کہ پھیپھڑے چونکہ حرکتی اعضا ہیں اس لئے ان کی بناوٹ عضلاتی انسجہ سے ہے اور ان کا تعلق قلب و عضلات سے ہے

پھیپھڑوں کا مزاج

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جسم انسان میں حرکتی اعضا صرف عضلاتی مادہ سے بنے ہوئے ہیں عضلاتی مادہ کا مزاج قانون مفرد اعضاء نے خشک تسلیم کیا ہے لیکن چونکہ حرکتی اعضا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ارادی عضلات، دوسرے غیر ارادی عضلات۔ قانون مفرد اعضا نے

ارادی عضلات کا مزاج خشک سرد اور غیر ارادی عضلات کا مزاج خشک گرم مقرر کیا ہے۔ چونکہ پھیپھڑے غیر ارادی طور پر حرکت کرتے ہیں اس لئے ان کا مزاج خشک گرم ہے۔

نمونیہ ——— ذات الجنب

نمونیہ اور ذات الجنب دو ایسی مشترک علامات ہیں جو پھیپھڑوں کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں فرق کرنا ضروری ہے جسے بہت کم حکمار جانتے ہیں اس لاعلمی کی وجہ سے بعض دفعہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ میں یہاں ان کا فرق واضح کرتا ہوں انشاء اللہ اسے پڑھنے والا پھر ایسی غلطیوں سے بچ جائے گا۔

نمونیہ	ذات الجنب
۱۔ قانون مفرد اعضا نے جو جسم انسان کی تقسیم کی ہے اس کے تحت دائیں پھیپھڑے پر عضلاتی اعصابی (سرد خشک) تحریک کا اثر زیادہ پڑتا ہے۔	۱۔ قانون مفرد اعضا نے جو جسم انسان کی تقسیم بالاعضا کی ہے اس کے تحت بائیں پھیپھڑے پر غدی عضلاتی (گرم خشک) تحریک کا اثر زیادہ پڑتا ہے۔
۲۔ جب بھی کوئی سرد خشک دوا کھائی جائے یا سرد خشک موسم اثر انداز ہو تو اس سے دائیں پھیپھڑے میں سوزش درد اور ورم وغیرہ ہوگا۔	۲۔ جب بھی کوئی گرم خشک دوا کھائی جائے یا گرم خشک موسم اثر انداز ہو تو اس سے بائیں پھیپھڑے میں سوزش ورم اور درد ہوں گے۔
۳۔ اکثر مریض کھانسی اور بلغم، دمہ اور درد سینہ کے ہی اس تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔	۳۔ بلغم کھانسی وغیرہ بالکل نہیں ہوتی۔ اگر کھانسی ہو تو خشک ہوتی ہے۔
۴۔ سانس لینے اور کھانسنے سے دائیں پھیپھڑے	۴۔ سانس لینے اور کھانسنے سے بائیں پھیپھڑے

نمونیہ	ذات الجنب
میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔	شدید درد ہوتا ہے
۵۔ نمونیہ کے مریض خاص کر بچوں میں دائیں طرف کی پسلیوں میں گڑھا پڑتا ہے۔	۵۔ ذات الجنب کے مریض خاص کر بچوں کی بائیں طرف کی پسلیاں
۶۔ نمونیہ سردی خشکی اور خلط سودا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے۔	۶۔ ذات الجنب صفرا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے۔
۷۔ نمونیہ پھیپھڑوں کے ذاتی جرم میں سوزش ورم سے ہوتا ہے۔	۷۔ ذات الجنب پھیپھڑوں کے غدی پردہ میں سوزش ورم سے ہوتا ہے
۸۔ نمونیہ کے علاج کے لئے عضلاتی غددی سے غدی عضلاتی ادویہ مفید ہوتی ہیں۔	۸۔ ذات الجنب کے علاج کے لئے غددی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ زیادہ موثر ہوتی ہیں۔
۹۔ نمونیہ کے مریض کا قارورہ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے	۹۔ ذات الجنب کے مریض کا قارورہ زرد سرخ مائل ہوتا ہے۔
۱۰۔ نمونیہ کے مریض کی نبض منشاری، کلائی کے اوپر تیز اور تنی ہوئی ہوتی ہے	۱۰۔ ذات الجنب کے مریض کی نبض کلائی کے درمیان اور سست ہوتی ہے
۱۱۔ نمونیہ کے مریض کا علاج اگر صحیح نہ کیا جا سکے تو وہ اکثر ٹی بی کا مریض بن جاتا ہے۔	۱۱۔ ذات الجنب کے مریض کا علاج اگر صحیح نہ کیا جا سکے تو اکثر مریض کے پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے جسے استسقاء الصدر کہتے ہیں۔ اگر استسقاء الصدر نہ ہو تو سل ضرور ہو جاتی ہے۔
۱۲۔ نمونیہ کے اکثر مریضوں کو جب کھانسی آتی ہے تو بعض دفعہ بلغم غلیظ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔	۱۲۔ ذات الجنب کے مریض کو کبھی خون نہیں آیا کرتا۔

نمونیہ	ذات الجنب
۱۳۔ نمونیہ کے مریض کو شدید بخار ہوا کرتا ہے لیکن گھبراہٹ بالکل نہیں ہوتی۔	۱۳۔ ذات الجنب کے مریض کو اکثر بخار شدید نہیں ہوتا بلکہ گھبراہٹ زیادہ ہوتی ہے
۱۴۔ نمونیہ کے مریض کو اختلاج قلب کم و بیش ضرور ہوتا ہے	۱۴۔ ذات الجنب کے مریض کو خفقان قلب ضرور ہوتا ہے۔

علاج نمونیہ

جیسا کہ نمونیہ اور ذات الجنب کے فرق میں بتا چکا ہوں۔ نمونیہ خشکی سردی کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے لہذا اس کے علاج کے لئے خشک گرم سے گرم ماحول مہیا کرنا ہوتا۔ ورم درد کے مقام پر ریت گرم یا روئی گرم یا گرم پانی کی بوتل سے ٹکور کریں اندرونی طور پر ہر قسم کی سرد اغذیہ ادویہ بند کرا دیں اور عضلاتی غددی سے غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کھلائیں انشاءاللہ دو تین گھنٹے کے اندر مریض ٹھیک ہو جایا کرتا ہے۔

نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے عضلاتی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلا کر اپنا نام روشن کر سکتے ہیں

نوٹ:۔ اگر مریض کو قبض ہو تو ان میں سے ملین یا مسہل کھلا سکتے ہیں۔ شدید تکلیف کی صورت تریاق نمک استعمال کرا سکتے ہیں۔

درج ذیل نسخہ جات بھی مفید ہیں

یٰسین دواخانہ کی تیار کردہ حب مقوی خاص اور حب صابر نمونیہ کے مریض کو آب حیات

سے کم نہیں۔ ان گولیوں کو سردی کے موسم میں تندرستی کی حالت میں بھی اگر احتیاطی طور پر ایک دو خوراک روزانہ کھائی جائے تو نمونیہ کا خطرہ نہیں رہتا۔

تریاق نمونیہ

ہوالشافی :۔ شنگرف ۱ تولہ، جائفل ۱ تولہ، قرنفل ۱ تولہ، دارچینی ۱ تولہ، عقرقرحا ۱ تولہ، فلفل دراز ۲ تولہ، زنجبیل ۱ تولہ

ترکیب تیاری :۔ اول شنگرف اور دارچینی کو کھرل کرلیں بعد میں باقی ادویہ باریک کرکے ملائیں اور ایک گھنٹہ رگڑیں۔

مقدار خوراک :۔ ۲ رتی سے ایک ماشہ دن میں تین بار، اگر تکلیف زیادہ ہو تو ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں جب تکلیف کم ہونے لگے تو دوا کا وقفہ بڑھا دیں۔

دیگر :۔ کشتہ بارہ سنگا، کشتہ کچلہ، معبسر، ہر ایک ہم وزن، حب بقدر نخود بنا کر تین تین گھنٹہ بعد کھلائیں۔ فوراً درد ورم غائب ہو جائے گا۔

برائے مالش :۔ روغن تارپین، روغن کنجد، ملا کر مقام درد پر مالش کرائیں۔ اس کے علاوہ رائی کا پلستر بھی لگا سکتے ہیں۔

علاج ذات الجنب

چونکہ ذات الجنب پھیپھڑوں کے غدی پردوں کا ورم ہے جو جگر و غدد کی تحریک سے اور کیفیاتی طور پر گرمی خشکی سے ہوتا ہے۔ علاج کے لئے گرم تر سے گرم ماحول میں مریض کو لے جائیں۔

قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں اگر درد شدید ہوتا تو اعصابی غدی مسہل دیں تاکہ فضلات کا بوجھ کم رہے اعصابی غدی روغن کی سینہ پر مالش کرا سکیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔ ہوالشافی تخم خرفہ، مغز کدو، گاؤزبان،

عنب الثعلب (مکو دانہ)، ملٹھی، ڈوڈا پوست ہر ایک ۲ ماشہ۔ یہ ایک دن کے لئے ہے ½ سیر پانی میں جوش دے کر چھان کر تین دفعہ دن میں پلا دیں۔

دیگر :۔ لعوق سپستان بھی بے حد مفید ہے اور ضعف قلب کے لئے خمیرہ گاؤزبان کھلائیں۔

نوٹ :۔ فوری تسکین کے لئے مرکبات جن میں افیون، پوست اور مسکنات کے مرکبات دے سکتے ہیں۔ ڈوڈا پوست کو پانی میں بھگو کر سینہ پر لیپ کر دیں۔ تو بھی بہت سکون ہو جاتا ہے۔

کھانسی

جاننا چاہئے کہ کھانسی مرض نہیں ہے بلکہ یہ ایک علامت ہے جو قصبۃ الریہ (ہوا کی نالی) اور اعضائے صدر کی غیر طبعی رطوبات (بلغم) یا پھیپھڑوں پر کسی قسم کے دباؤ کو رفع کرتا ہوتا ہے کھانسی کی حرکت بالکل ایسا فعل ہے جیسے معدہ کے لئے ہچکی اور دماغ کے لئے چھینک ہے۔

اسباب :۔ کھانسی کے تین بڑے اسباب ہوتے ہیں۔ (۱) کیفیاتی و نفسیاتی (۲) مادی و سوزشی۔ (۳) شرکی۔

کھانسی کے علاج میں غلط فہمی

کھانسی کا علاج کرتے وقت بعض معالجوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ایسا مجرب نسخہ تیار ہو جائے جو ہر قسم کی کھانسی میں مفید ہو یہ سبق فرنگی طب نے معالجین کو دیا ہے کیونکہ فرنگی کمپنیاں ہر علامت کو مرض بنا کر پیش کرتی ہے اور اس کے لئے اپنے بے معنی دوا کا پروپیگنڈہ کرتی رہتی ہیں حیرت اس بات کی ہے کہ فرنگی میڈیکل کونسل ایسی ادویات کو

کیسے پاس کرتی ہیں۔ فرنگی میڈیکل کونسل کی گذشتہ پچاس سال کی تاریخ اٹھا کر دیکھی جائے کہ
اس نے ہر مرض کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں ادویات پاس کی ہیں لیکن ان کا حشر
کیا ہوا عرصہ دس سال بعد ان کا نام و نشان نہ رہا ان کی جگہ اس مرض کی نئی ادویات
مارکیٹ میں آ گئیں۔ اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ وہ ادویات ناکام تھیں اور
تجارتی زاویہ نگاہ سے نئی ادویات مارکیٹ میں بھیجنی پڑیں۔ اپنا یہ مقصد حاصل کرنے
کے لئے فرنگی تجارتی کمپنیاں ہر قسم کے زہر اور منشیات کے استعمال سے گریز نہیں کرتیں۔
افیون، مارفیا، بھنگ اور دھتورہ جیسی خوفناک منشیات کو بے دھڑک استعمال کیا جاتا
ہے جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ جسم انسانی میں سلو پوائزنگ SLOW POISING۔
(رفتہ رفتہ زہر کا اکٹھا ہونا) سے بالآخر موت یا ہارٹ فیل HEART FAILS
کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی ہمارے بھولے بھالے اطبا اور وید
فوری فائدہ کی خاطر فرنگی ادویات کا استعمال بغیر کیفیاتی و مادی اور شرکی صورتوں کو
سمجھے بے دھڑک کر رہے ہیں۔

اس وقت مارکیٹ میں کھانسی کے لئے سینکڑوں ادویہ بک رہی ہے لیکن سب کی
عطایانہ صورت ہے یعنی کھانسی کے لئے اکسیر بتائی جاتی ہیں ہم چیلنج کرتے ہیں۔
کہ اگر ان میں ایک بھی دوا ہر قسم کی کھانسی کے لئے مفید ہو تو ہم ہر ایسی دوا کے
کے لئے پانچصد روپیہ پیش کرتے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ فرنگی ڈاکٹر
بالمفرد اعضا امراض کی ماہیت اور خواص الادویہ سے بالکل ناواقف ہیں۔

کھانسی کی اقسام

کھانسی کی بالاعضا تین صورتیں ہیں۔ ۱۔ اعصابی کھانسی ۲۔ غدی کھانسی
۳۔ عضلاتی کھانسی، ان کی علامات فارق اور علاج درج ذیل ہیں۔

اعصابی کھانسی

اس کھانسی میں اعصاب سوزش ناک ہوتے ہیں جن سے جسم میں بلغم کی زیادتی عام طور پر سفید بلغم ہوتا ہے جس کا
اخراج بڑی دقت سے ہوتا ہے جسم اکثر ٹھنڈا، چھینکیں آتی ہیں یعنی ناک آنکھ سے پانی جاری
ہوتا ہے کبھی سینہ میں گر کر کھانسی کا باعث بنتا ہے ایسے مریضوں کا قارورہ سفید اور زیادہ
پاخانہ غیر منہضم، کھانسی کی زیادتی سے دل ڈوبتا ہے۔ بار بار کھانسی سے سر میں درد یا چوٹ
پیدا ہوتی ہے بعض دفعہ قے بھی ہو جاتی ہے اگر یہ مزمن صورت اختیار کر جائے تو کالی کھانسی
یا دمہ کا باعث بنتی ہے۔

علاج

اعصابی کھانسی چونکہ اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے لہٰذا اس کے علاج کے لئے ہر قسم کی عضلاتی محرک اغذیہ اور ادویہ اشیاء
کھائی جا سکتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مجربات ضرورت کے وقت استعمال کر سکتے ہیں
یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی:۔ تخم پیاز، دارچینی، کاکڑا سنگھی، پھٹکڑی بریاں۔ ہر ایک ہم وزن۔
مقدار خوراک:۔ ۲-۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ۔

دیگر:۔ حب مقوی خاص اور حب صابر جن کے نسخہ جات رہبر اور مجربات
قانون مفرد اعضاء اور ماہنامہ قانون مفرد اعضاء میں بار بار آتے رہتے ہیں بنا کر استعمال
کریں اعصابی کھانسی کے لئے تریاق ہیں۔

غدی کھانسی

غدی کھانسی کا تعلق پھیپھڑوں سے بے خیالی سے ہوتا ہے اس وقت غدد کے افعال میں تیزی ہوتی ہے قارورہ
میں زردی، بلغم زردی مائل پتلا، گلے میں سوزش، کبھی جی متلاتا ہے۔ کبھی پیٹ میں مروڑ
کی صورت ہوتی ہے بعض وقت پیشاب میں جلن ہوتی ہے زیادتی کی صورت میں خفقان

قلب ہو کر ضعف قلب پیدا ہو جاتا ہے ۔ ڈاکٹر حضرات ایسی کھانسی کے مریض کو ہارٹ پرابلم کا مریض بھی کہتے ہیں ۔

علاج

قانون مفرد اعضا کے مطابق غدی تحریک کا علاج اعصابی تحریک سے کیا جاتا ہے ۔ چونکہ غدی کھانسی بھی غدد و جگر کی تحریک و سوزش سے ہوتی ہے لہذا اس کا علاج اعصابی محرکات جن میں ہر قسم کی غذا و دوا شامل ہے کھلا سکتے ہیں ۔

قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی مجربات اس کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے ۔

مُجرّبات

ہوالشافی :۔ بادام مغشر ۹ حصہ ، گوند کیکر ۳ حصہ ، ست ملٹھی ۳ حصہ ، سفوف بنا کر محفوظ کر لیں ، ۲، ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۴ ماشہ کی چائے شربت اعجاز اور سفوف سپستان تریاق صحت مجربات ہیں ۔

ہوالشافی :۔ ملٹھی ، سونف ، سوڑیاں ، گاؤزبان ، گل سرخ ہر ایک ۳، ۳ ماشہ پانی ایک پاؤ میں جوش دے کر پن چھان کر میٹھا ملا کر پلا دیں ۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں دن میں پلائیں ۔

دیگر :۔ مغز کدو ، مغز بادام ، مغز فندق ، خشخاش ، الائچی خورد ، شہد
۲ چھٹانک ۲ چھٹانک ۲ چھٹانک ۲ چھٹانک ۱ تولہ ،

تمام ادویہ کو علیحدہ علیحدہ باریک کر کے سہ چند وزن ادویہ شہد میں ملا کر محفوظ کر لیں ۔
ایک ایک تولہ دن میں چار بار ،

عضلاتی کھانسی :۔ اس کھانسی کا تعلق پھیپھڑوں کے ساتھ ہے اس میں چہرہ

اور رخساروں میں سرخی ، قبض کی زیادتی ، ریاح شکم کا کثرت سے ہونا ، نبض منشاری اور اس کا تیز تیز چلنا ، ہلکی ہلکی حرارت ہونا ، بلغم کا غلیظ ہونا اور اس کا آسانی سے اخراج نہ پانا اگر یہ حالت مسلسل قائم رہے تو پھیپھڑوں میں زخم ہو کر خون آنے لگتا ہے بعض دفعہ زخم میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے

علاج

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلائے جا سکتے ہیں ۔ اگر بلغم غلیظ ہو اور خون نہ آتا ہو تو غدی عضلاتی ملین نمک ملا کر کھلائیں فوراً بلغم رقیق ہو کر خارج ہونے لگے گی ۔ اگر بلغم کے ساتھ خون بھی آتا ہو یا کبھی کبھار آیا ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات مفید ہو رہتے ہیں

ہوالشافی ۔ گل بانسہ ۸ حصے ۔ سونف ۳ حصہ ۔ سفوف کر لیں ، بس تیار ہے
مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ دن میں تین بار دیں ۔

ہوالشافی :۔ گوند کیکر ، گوند کتیرا ، ست ملٹھی ، ——— ہر ایک ہم وزن
مقدار خوراک :۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف زیرہ کی چائے :۔

ہوالشافی :۔ سونف ، مغز بادام ، فلفل سیاہ ، ملٹھی ۔ ——— ہر ایک ہم وزن
ترکیب تیاری :۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے تھوڑا سا پانی ملا لیں ۔ تاکہ گولیاں بنائی جا سکیں حب بقدر جنگلی بیر بنا لیں بوقت ضرورت گولیاں چوسیں ۔

نوٹ :۔ چار پانچ گولیاں ایک خوراک میں چوسیں :

کالی کھانسی

تعارف :۔ کوکر کھانسی ، شعال دیکی ۔ ہوپنگ کف
سرفہ سیاہ یا کالی کھانسی

کالی کھانسی کی سب سے بڑی صفت یہ ہوتی ہے کہ یہ دورہ سے آتی ہے اور تقریباً ہر دورہ کے دوران مندرجہ بالا تمام علامات کے ساتھ قے کی علامت بھی لاتی ہے چنانچہ جب تک قے نہیں آجاتی کھانسی کا دورہ موقوف نہیں ہوا کرتا لہٰذا اسے کالی کھانسی یا ہوپنگ کف بجائے قے والی کھانسی کہا جاتا تو زیادہ مناسب تھا کیونکہ باقی علامات پر کوئی پہچان نہیں سکتا۔

کالی کھانسی کے علاج میں ایک اہم ہدایت

کالی کھانسی میں چونکہ کھانسی کے ہر دورہ میں قے آیا کرتی ہے جس سے کھائی پی ہوئی تمام غذا یا دوا خارج ہو جایا کرتی ہے۔

لہٰذا ایسے مریض کو جب بھی غذا دی جائے یا دوا پلائی جاوے تو کھانسی و قے کے آنے کے چند منٹ بعد کھلانا پلانا چاہیے تاکہ دوسرے دورے سے قبل غذا یا دوا اپنا اثر کر چکی ہو اس طرح مریض جلد کمزور نہیں ہوتا دوا کو بھی اثر کرنے کا موقع مل جاتا ہے جس سے شفا جلد حاصل ہوتی ہے۔

ایک اور ہدایت

جس طرح ہیضہ کا علاج شدید حالتوں میں عضلاتی اعصابی سے غدی اغذیہ ادویہ سے کرنے کی بجائے غدی عضلاتی تریاق سے کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح کالی کھانسی کی شدید حالتوں میں اگر عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ سے گریں مثلاً ہر قسم کی سرد ترشی۔ ترش اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں مثلاً جوارش املی بہترین دوا ہے دہی لسی نہی کھٹے آلوچھولے۔ بہینی ردی دوائیں

اطریفل اسطوخودوس بے انتہا مفید ہے۔

پرہیز:۔ جب عضلاتی اعصابی علاج کریں تو اعصابی اغذیہ ادویہ بند کر دیں لیکن اگر اعصابی غذا دوا سے علاج کریں تو عضلاتی غذا دوا بند کر دیں

ھوالشافی:۔ ہلدی، سنڈھ، نوشادر - آک کا دودھ۔

۲ حصہ ۵ حصہ ۴ حصہ ۱ حصہ

سب کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔

طریقہ استعمال:۔ تھا بچہ ہو تو نصف سے ایک گولی صبح دوپہر شام جوان کے لئے دو دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق گاؤزبان۔

ھوالشافی:۔ مرچ سیاہ، لہسن، میٹھا تیلیا۔

۲ حصہ ۲ حصہ ۱ حصہ۔

ترکیب تیاری:۔ سب کو ملا کر توے پر جلا لیں راکھ کو پیس کر تین گنا شہد ملا کر ایک ایک ماشہ چٹائیں، دن میں تین بار

تریاق کالی کھانسی

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی ۲ تولہ، افیون ۱ تولہ

دونوں کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں نصف رتی صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔ غذا عضلاتی کھائیں

رقیق بلغم غلیظ بلغم

جب جسم اور خون میں رطوبات بڑھ جاتی ہیں تو جسم کے کسی مقام سے سیم کی مانند ترشح

ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ اگر یہ رطوبات ناک، کان، آنکھ، معدہ، انتڑیوں میں ترشیح ہوں تو ان مخارج سے نکلنا شروع ہوجاتی ہیں اور جسم ان کے بداثرات سے محفوظ رہتا ہے لیکن اگر ایسے مقام پر ترشیح ہوں جہاں مخرج اوپر۔ اور وہ نیچے کسی خلا میں گر پڑیں جیسے پھیپھڑوں میں نزلہ گرتا ہے۔ شروع میں چونکہ رطوبات کا قوام رقیق ہوتا ہے اسلئے وہ کھانسی کے ساتھ رقیق اور کچی بلغم جس کا رنگ سفید ہوتا ہے خارج ہوتی ہے۔ یہی بلغم اگر پھیپھڑوں میں کئی دن تک ٹھہری رہے اور جسم میں حرارت غریزی وافر مقدار ہو تو اس بلغم میں خمیر پڑ جاتا ہے اور وہ دہی کی مانند غلیظ ہوجاتی ہے جس کا رنگ بعض دفعہ سیاہی مائل زرد یا زرد سرخی مائل ہوتا ہے ایسی صورتوں میں بعض دفعہ بلغم کے ساتھ خون بھی آنے لگتا ہے۔

اگر یہ حالت جلد ختم ہوجائے تو بہتر ہے ورنہ خمیر اور ترشی سے پھیپھڑوں میں کسی نہ کسی جگہ زخم کردیتی ہے جس سے مریض ہمیشہ کے لئے ٹی بی کا اور سل جیسی خوفناک تکلیف میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ اب جتنی بھی رطوبات ترشیح ہوتی ہیں فوراً ترشی کی وجہ سے دودھ کی طرح پھٹ کر دہی کی مانند غلیظ ہوتی رہتی ہیں،

علاج

رقیق اور غلیظ بلغم کا علاج ایک سمجھ دار معالج فطری اصولوں پر عمل پیرا ہوکر ہی کرسکتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے تحت بلغم تو ایک قسم کی الکلی ہے۔ جسے ترشی و تیزابیت سے غلیظ کرکے خارج کیا جاسکے گا۔ اور آئندہ کے لئے بھی سکریشن بند ہوجائے گی، غلیظ بلغم نے چونکہ ترشی و تیزابیت سے غلظت حاصل کی ہے لہذا اس کا علاج ایسی چیزوں سے کرنا ہوگا جن میں سالٹ کے اثرات پائے جائیں گے تاکہ اس کا قوام رقیق ہوجائے اور آسانی سے خارج ہوسکے۔ جاننا چاہئے ٹی بی و سل دق کا علاج اس وقت تک مشکل ہے۔ جب تک ٹی بی کے مریض کے خون میں سالٹ کے اثرات نہ بڑھا دیئے جائیں۔ مثلاً ایسی اغذیہ ادویہ کھلائی جائیں جن میں سالٹ کم و بیش مقدار میں پایا جاتا ہو مثلاً ساگ، گاجر، مولی، شلغم، پالک،

وغیرہ ادویہ میں مرچ سیاہ، نوشادر، نمک طعام، سونف، زیرہ سفید، سوڈا بائی کارب (میٹھا سوڈا) وغیرہ۔

علاج بلغم رقیق

چونکہ رقیق بلغم اعصابی عضلاتی تحریک اور رطوبات کی زیادتی سے ہوتی ہے علاج کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء کھلائیں،

نوٹ:۔ چنے کے آٹے کی روٹی ضرور کھلائیں۔

علاج غلیظ بلغم

چونکہ غلیظ اور گاڑھی بلغم عضلاتی غدی تحریک سے ہوتی ہے لہذا اس کے علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ اشیاء کھلائیں۔

نوٹ:۔ دیسی گندم کے آٹے کا حلوہ ضرور کھلائیں۔

آواز باریک ہونا

جب گلے میں سوزش ہو اور پھیپھڑوں میں بلغم رک جائے تو آواز بیٹھ جاتی ہے یہ صورت اعصابی اور عضلاتی دونوں تحریکوں سے ہوجاتی ہے۔ معالج کا فرض ہے کہ صحیح تحریک تعین کرکے علاج کرے۔

میں نے کئی ایسے مریضوں کا علاج کیا ہے جو کئی سالوں سے عورتوں کی طرح بولتے تھے بعض کی طرح آواز تھی۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بالکل ٹھیک ہوگئے۔ عام طور پر اعصابی تحریک سے آواز باریک ہوتی ہے اس مقصد کے لئے عضلاتی محرکات کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

عضلاتی محرک چٹنی

سرخ مرچ ۳ ماشہ، لہسن ۲½ تولہ، پیاز ۱۰ تولہ، نمک ۶ ماشہ، گھی ۵ تولہ

تمام اشیاء کو گھی میں بھون لیں بس آواز کھول چٹنی تیار ہے مریض بغیر کسی روٹی وغیرہ کے ایسے ہی ایک دفعہ میں تمام کھالے اسی طرح شام کو بنا کر کھالے چند دنوں کے اندر گلا صاف ہوجائے گا اور آواز کھل جائے گی اگر عضلاتی تحریک ہو تو غدی اعصابی چٹنی کھلائیں

غدی محرک چٹنی

مرچ سیاہ ۳ ماشہ، مغز بادام ۱ تولہ، پودینہ ۳ ماشہ، دھنیا سبز ۱ تولہ، ادرک ۱ تولہ، نمک حسب ضرورت، گھی ۵۰ تولہ۔ تمام اشیاء کو گھی میں بریان کریں اور تھوڑا تھوڑا کرکے ایک دفعہ ہی مریض کو کھلا دیں انشاء اللہ چند دن استعمال کرنے سے آواز کھل جائے گی

استسقاء الصدر

استسقاء کی ماہیت اور حقیقت کی کل تفصیل تو استسقاء زقی کے بیان میں کروں گا۔ یہاں صرف مختصر طور پر لکھ رہا ہوں۔

جاننا چاہیے کہ قانون مفرد اعضاء کے تحت استسقا بیماری نہیں بلکہ جگر و غدد کے افعال کی تیزی اور قلب و عضلات کی تحلیل اور اعصاب و دماغ کی تسکین سے ہوتا ہے دوسرے لفظوں میں مریض کے جسم میں خون جگر و غدد کی تیزی سے صفرا ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتا ہے اعصابی سکون کی وجہ سے اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں صفراوی حرارت کی کثرت سے عضلات میں شدید تحلیل شروع ہو جاتی ہے جس سے صفراوی رطوبات خلاؤں میں ترشیح ہونا شروع ہو جاتی ہیں جو کچھ عرصہ بعد پانی کی صورت میں ظاہر ہو جاتی ہیں جسے عرف عام میں استسقا یا پانی یا جلندھر کہتے ہیں۔

نوٹ: یاد رکھیں کہ صفراوی رطوبات کا ترشح اس مقام میں شروع ہوتا ہے جس میں شدید تحلیل ہوتی ہے اگر تمام جسم کے عضلات میں تحلیل شروع ہو تو عام جسم کا استسقا ہو جاتا ہے جس کی شکل تمام جسم پر اماس کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اگر خصیوں کے عضلات میں تحلیل زیادہ ہو تو استسقاء دماغ کہتے ہیں۔ اگر پھیپھڑوں کے عضلات تحلیل ہونا شروع ہو جائیں تو استسقاء الصدر ہو جاتا ہے۔

اسباب

استسقاء الصدر کے اسباب میں وہ تمام اسباب شامل ہیں۔ جس سے جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے ہیں۔ عام طور پر گرم خشک ماحول، چڑچڑا اور غصیلا مزاج اور گرم خشک و خشک گرم اغذیہ ادویہ اس کے اسباب میں شامل ہیں۔

علاج

چونکہ استسقاء غدی عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتا ہے لہذا اس لئے اس کے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر اندر پراگرہ و مثانہ تمام پانی خارج ہو جائے گا اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہو جائے گا۔
قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی اعصابی مسہل استسقاء کے لئے بہترین دوا ہے

یادداشت

موجودہ ایلوپیتھی طریقہ علاج میں استسقاء کے لئے دو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ا۔ مدر بول ادویہ۔ ۲۔ دستکاری سے پانی نکالنا۔
یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ صرف مدر بول ادویہ کا استعمال ضروری نہیں بلکہ جگر و غدد کے مشینی اعضا کو تیز کرنا ضروری ہے تاکہ ایک طرف صفرا کی پیدائش جاری رہے دوسری طرف فاضل صفرا کا اخراج جاری رہے۔ اس اصول پر عمل کرنے سے دوبارہ پانی پڑنے کا امکان نہیں رہتا اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہو جاتا ہے۔

تپ دق کا علاج

تپ دق وسل کا اصول علاج

تپ دق وسل کا علاج لکھنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اصول علاج ذہن نشین کرایا جائے تاکہ علاج میں آسانیاں پیدا ہو جائیں. تپ دق کے متعلق یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ یہ مرض قابل علاج نہیں ہے یہ ایسی غلط فہمی ہے جو فرنگی معالجین کی لاعلمی سے عوام تک پہنچ گئی ہے اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جب کسی مریض کو یہ علم ہوتا ہے کہ وہ تپ دق میں مبتلا ہے تو اس کا دل بیٹھ جاتا ہے سر میں چکر آ جاتا ہے اس کی جرأت ختم ہو جاتی ہے اُسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ اب اس کی زندگی قریب اختتام ہے گویا وہ آدمی موت مرچکا ہوتا ہے اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان کے اندر جو قوت مدافعت قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی ہے وہ اس کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے اور مرض اس پر پوری طرح غلبہ پالیتا ہے. کسی مرض کا علاج نہ جاننا اور بات ہے اور اس مرض کا علاج نہ ہونا اور بات ہے. قدرت بہت فیاض واقع ہوئی ہے اس نے اس دنیا میں جو امراض و تکالیف اور مصیبتیں پیدا کی ہیں ساتھ ہی ان کا یقینی علاج یعنی رد عمل بھی پیدا کر دیا ہے.

تپ دق کا شرطیہ علاج موجد قانون مفرد اعضا جناب الحاج

قرآن حکیم کا ارشاد ہے لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ تپ دق کا علاج پیدا نہ کیا ہو حقیقت یہ ہے کہ قدرت نے تپ دق کا یقینی بے خطا علاج پیدا کیا ہے.

تپ دق کا شرطیہ علاج موجد قانون مفرد اعضا جناب الحاج حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی صاحب نے دعوی کے ساتھ پیش کیا تھا جس پر عمل کر کے ہزاروں مریض شفایاب ہو چکے ہیں.

اصول علاج:- اصول علاج میں تین صورتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے.

۱. حرارت اور رطوبت کا پیدا کرنا. ۲. سوزش وورم کا رفع کرنا. ۳. قابض اشیاء سے پرہیز کرنا.

جن کی تفصیل یہ ہے.

عام طور پر خصوصاً فرنگی ڈاکٹر بخار کی حرارت کو علامت کی بجائے مرض خیال کرتے ہیں. اور دافع بخار اور قاطع حرارت ادویات استعمال کراتے ہیں جو بالکل غلط ہے کیونکہ تپ دق ہمیشہ عضلاتی سوزش سے ہوتا ہے اس لئے اگر دافع بخار اور دافع سخا ادویات دی جائیں تو سوزش وورم میں اضافہ ہو جائے گا اور مرض کم ہونے کی بجائے بڑھے گا.

دافع بخار اور قاطع حرارت ادویہ اور اغذیہ کا استعمال ایک اندھا اور علاماتی علاج ہے جیسے فرنگی ڈاکٹر ٹی بی کے جراثیم کو ہلاک کرنے یا اس زہر کو فنا کرنے کے لئے بندوقیں اٹھائے پھرتے ہیں. جاننا چاہئے کہ کوئی دوا یا غذا اس وقت تک جراثیم کو ہلاک نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ جسم میں حرارت و رطوبت کو بڑھا نہ دے رطوبت کا بڑھا دینا نہ صرف سوزش وورم کے مفید ہے بلکہ ہر قسم کے جراثیم اور ان کے زہر کو بھی ہلاک کر دیتا ہے.

چند ضروری ہدایات

علاج کے دوران بعض مریضوں میں ایسی علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں جن سے مریض اور ان کے لواحقین گھبرا جاتے ہیں بلکہ بعض معالج بھی گھبرا کر علاج تبدیل کر دیتے ہیں جس سے علاج ناکام ہو جاتا ہے. علاج کے دوران نئی علامات سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ علاج جاری رکھیں.

- اگر مریض کو بلغم زیادہ آنے لگے تو اسے روکنے کی کوشش نہ کریں بلکہ زیادہ مخرج بلغم دوائیں دینی چاہئیں تاکہ زرد رنگ کی بلغم سفید رنگ میں تبدیل ہو جائے جب بلغم سفید رنگ کی آنی شروع ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ تپ دق ختم ہو رہا ہے.
- تپ دق کے مریض کو کبھی کھانسی روکنے کی دوا تجویز نہ کریں کیونکہ کھانسی مرض نہیں ہے

یہ ایک علامت ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ پھیپھڑوں میں غیر طبعی مواد موجود ہے اسے ہر حال میں خارج کیا جائے اگر کھانسی روکنے کی کوشش کی گئی تو وہ مواد جو پھیپھڑوں میں پڑا ہوا ہے پھیپھڑوں میں زخم کر دے گا جس سے خون کا آنا یقینی ہے اس لئے مریض کے مجبور کرنے پر بھی کھانسی کو روکنے کی کوشش نہ کریں۔

بخار اتارنے کے لئے خواہ مخواہ وقت ضائع نہ کریں بلکہ مریض میں حرارت غریزی کمال کرنے کی کوشش کریں تاکہ سوزش تحلیل ہو کر بخار اتر جائے۔

اس مرض میں قے اور اسہال نہیں ہوا کرتے زیادہ سے زیادہ جی متلاتا ہے یا ہیضہ ہو جاتی ہے ان کو بند نہ کریں بلکہ کوشش کریں کہ قے اور اسہال شروع ہو جائیں دوران علاج کافی مریضوں پر تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ مریض کو بغیر کسی مسہل یا قے آور دوا کے زبردست قے اور اسہال شروع ہو گئے جن سے جسم کا تمام زہر خارج ہو کر صحت بحال ہو گئی۔ کمال یہ ہے کہ جن مریضوں کو قے و اسہال شروع ہو گئے وہ صرف چند دنوں میں صحت یاب ہو گئے۔

تپ دق کے مریض کیلئے غذا

تپ دق کے مریض کی غذا میں تین باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ غذا حرارت پیدا کرنے والی ہو۔

۲۔ غذا قابض نہ ہو بلکہ رطوبت پیدا کرنے والی ہو۔

۳۔ غذا محلول شکل میں ہو یعنی پینے کے قابل ہو اگر چبائی جائے تو دانتوں کو محنت نہ کرنی پڑے۔

محلول اغذیہ میں شہد، سونف، گل سرخ کی چائے، گوشت کا شوربہ، حریرہ بادام حریرہ چہار مغز، کدو کش سبزی کا سالن، پھلوں کا رس، دودھ گھی وغیرہ ان میں اغذیہ

پکا کر تیار کی جائیں۔ ان میں دیسی گھی کا ہونا ضروری ہے۔

جب بلغم غلیظ آنا کم ہو جائے، خون آنا بند ہو جائے، بخار اتر جائے تو بھی سابقہ اغذیہ جاری رکھیں تاکہ جسم میں رد عمل پڑھ کر دوبارہ مرض کے عود کرنے کا خدشہ نہ رہے۔

تپ دق کے مریض کو اگر بکری کا دودھ اور گوشت دیا جائے تو بے حد مفید رہتا ہے شروع علاج میں دودھ کو پھاڑ کر صرف اس کا پانی دیں اس کا پنیر بدن پر ملنا چاہئے۔ دودھ اونٹنی بھی بے حد مفید ہے، سبزیوں میں شلغم۔ پالک، ساگ، گاجر، مونگرے مولی حلوہ گاجر وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ تپ دق کے مریض کے لئے گندم کے آٹے کا تر بتر حلوہ بہترین غذا ہے جو بلغم کے اخراج میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

دوائی علاج

تپ دق کے مریض کا علاج کرتے وقت مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ دوائی علاج بھی کریں۔ اور کوشش کریں کہ مریض کے جسم کی کاربن اور ترشی جلد ختم ہو۔ اس لئے علاج کے دوران دافع ترشی اغذیہ ادویہ اشیا کھلائیں۔ ان ادویہ میں یہ صفت بھی ہونی چاہئے کہ وہ حرارت و رطوبت کی حامل ہوں یہ صفت غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ میں ہوتی ہے ان کے استعمال سے ایک طرف گرم رطوبت کا ترشح ہوتا ہے جس سے خشکی رفع ہوتی ہے دوسری طرف کاربن اور ترشی تحلیل ہوتی ہے جس سے حقیقی سوزش بھی تحلیل ہو جاتی ہے۔

ذہن نشین کر لیں کہ تپ دق کے مریض کو دافع تعفن (اینٹی سیپٹک) قاتل جراثیم ادویہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ ایسی اکثر سوزش اور تحریک میں تیزی پیدا کر دیتی ہیں جن سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ادویات حرارت غریزی کو جو زندگی تک ہر آفت کا مقابلہ کیا کرتی ہے۔ ٹھنڈا کر کے ختم کر دیتی ہے۔ ایسے مریضوں کو تو ہر قسم کی ترش اغذیہ ادویہ بلکہ سرخ رنگ سے بھی پرہیز کرنا لازمی ہے کیونکہ سرخ اشیاء اور سرخ رنگ میں ترشی و کاربن

ہوتی ہے جو تپ دق و سل کے لیے انتہائی مضر ہے۔

تپ دق کے مریض کی تحریک ہمیشہ شروع میں عضلاتی اعصابی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ عضلاتی غدی ہو جاتی ہے اگر یہی صورت اور بڑھ جائے تو غدی عضلاتی ہو کر سل میں تبدیل ہو جاتی ہے اس وقت بلغم کے پیپ آنی شروع ہو جاتی ہے۔ تپ دق کا مریض جب برائے علاج مطب میں آئے تو اول اس کی نبض دیکھ کر یقین کریں اگر ضرورت پڑے تو بلغم و قارورہ بھی دیکھ لیں تاکہ تشخیص میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے، نبض قارورہ بلغم کا معائنہ کر چکنے کے بعد اول تا آخر مریض کو اس مرض کی تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیں تاکہ مریض کے دل میں مرض کا جو خوف ہے اسے ہر ممکن طریقے سے دور کیا جا سکے۔ جب مریض اپنی مرض کی تشخیص سے مطمئن ہو جائے تو پہلے غذائی علاج تجویز کریں جب غذائی علاج سے کچھ افاقہ معلوم ہو تو پھر دوائی علاج تجویز کریں تاکہ جلد از جلد مرض سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ جب مریض کو دوا شروع کرنی ہو تو اول یہ معلوم کریں کہ اسے بلغم کے ساتھ یا کسی راستہ سے خون تو نہیں آرہا۔ اگر ایسی صورت ہو تو فوراً کو بیاکے اعصابی غدی تریاق اور غدی اعصابی ملین ملا کر کھلانا شروع کر دیں انشاء اللہ نہ تو دوبارہ خون آئے گا اور نہ ہی دوبارہ تکلیف ہو گی۔

اگر تپ دق کے مریض کو خون نہ آتا ہو تو ابتدا سے ہی غدی اعصابی غذا دوا شروع کرا دیں ان میں ملین، مسہل، اکسیر، تریاق وغیرہ سے جسے مناسب سمجھیں کھلائیں انشاء اللہ بھوک کھل جائے گی، بخار غائب ہو گا۔ بلغم آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔

مجرّبات تپ دق

تریاق تپ دقؒ

شیر مدار ۱ تولہ ۔ ہلدی خالص سفوف ۱۵ تولہ

ترکیب تیاری :۔ پہلے ہلدی کو باریک کر کے شیر مدار ملا کر کم از کم ایک گھنٹہ تک کھرل کریں۔ بعد ازاں گوند کی مدد سے حب نخودی تیار کر لیں۔

مقدار خوراک :۔ ایک تا دو گولی دن میں چار بار ہمراہ سونف، گل سرخ کی چائے

افعال اثرات :۔ اعصابی غدی ہیں، اعصاب میں شدید تحریک پیدا رطوبات کی پیدائش بڑھا دیتا ہے۔ جس سے خون کا آنا فوراً بند ہو جاتا ہے ایک ہفتہ کے اندر اندر کھانسی اور بخار کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تین ہفتہ بعد طاقت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ صرف ایک ماہ میں مریض صحت یاب ہو کر اپنے کام کاج کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور باقی ماندہ زندگی صحت، مسرت شادمانی اور کامیابی سے گزارتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضا کے تحت یہ علاج نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے۔

تریاق تپ دقؒ

شیر مدار ۵ تولہ ۔ نوشادر ٹھیکری ۵ تولہ، سہاگہ بریاں ۵ تولہ، ہلدی ۱۰ تولہ

ترکیب تیاری :۔ سب دواؤں کو کوفتہ بیختہ کر کے لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب شیر مدار دواؤں میں جذب ہو جائے اور مرکب کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے تو فوراً آگ سے نیچے اتار کر باریک کر کے حب نخودی تیار کر لیں۔

مقدار خوراک :۔ ایک گولی سے ۲ گولی ہمراہ سونف، زیرہ سفید، گل سرخ کی چائے دن میں تین بار پلائیں۔

افعال اثرات :۔ تریاق ۱ کے اثرات کا حامل ہے لیکن اس سے کئی گنا تیز ہے نہایت ہاضم ہے اور مخرج بلغم ہے۔

سفوف تپ دق

گوند کیکر ۱ تولہ، ست ملٹھی ۱ تولہ، سونف ۱ تولہ، ہلدی ۱ تولہ، گوند کتیرا ۱ تولہ، برگ بانسہ ۱ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے سفوف بنا لیں، ۱، ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی یا دودھ شیریں،

دوائے اسہال

تپ دق کے آخری درجہ میں اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے نسخہ بہترین فوائد کا حامل ہے۔

ہوالشافی:۔ اجوائن دیسی ۱ تولہ، رائی ۱ تولہ، سنڈھ ۱ تولہ، تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ½ ۱ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ اجوائن،

مندرجہ بالا نسخہ ایسے اسہال میں مفید ہے جن کے دوران باوجود پاخانہ کی صورت میں آنے کے پیٹ میں اپھارہ آجاتا ہو اس نسخہ کے کھلانے سے ایک طرف پاخانے بند ہوں گے دوسری طرف ہوا بھرنا بند ہو جائے گی۔

سل

سل کے متعلق ایک مقولہ مشہور کہ تپ دق سے سل ہو سکتی ہے سل سے تپ دق نہیں ہو سکتا۔ قانون مفرد اعضا اس کی یوں تشریح کرتا ہے۔ تپ دق جب دوسرے تیسرے درجے میں پہنچتا ہے تو عضلاتی غدی شدید تحریک ہو جاتی ہے جوں جوں غدد میں تحریک بڑھتی ہے تو پھیپھڑوں کے عضلاتی ساخت کے زخم تحلیل ہونا شروع ہو جاتے ہیں ان میں رکے ہوئے مواد پیپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بلغم بھی پتلی اور بدبودار ہو جاتی ہے جب نکلتی ہے تو اس کے ساتھ پیپ بھی خارج ہوتی ہے اس حالت کو متقدمین سل کا نام دیتے ہیں یہ صورت براہ راست غدی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اور تپ دق کے علاج میں گرم خشک اغذیہ ادویہ سے بھی ہو سکتی ہے اس وقت غدی

عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔

علاج چونکہ سل غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے اس کے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ کھلائیں، ان میں مدر بول اغذیہ ادویہ کا استعمال ضرور کریں تاکہ ادرار کے ذریعہ فضلات جلد خارج کئے جا سکیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا پر تیار کئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔ دیگر مجربات میں وہ تمام مجربات استعمال کئے جا سکتے ہیں جو استسقاء دق کے لئے مفید ہیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ تخم ترب، سونف، نوشادر، مرچ سیاہ، سنڈھ، ریوند عصارہ

½ ۱ تولہ ½ ۱ تولہ ½ ۱ تولہ ½ ۱ تولہ ½ ۱ تولہ ۱ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں،

مقدار خوراک:۔ ۴ رتی سے ۱ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۶ ماشہ، زیرہ سفید ۳ ماشہ کا قہوہ بنا کر استعمال کرائیں۔

قانون مفرد اعضا کے تحت نہ تپ دق و سل بیماریاں ہیں نہ دمہ، بلکہ یہ پھیپھڑوں کے مختلف مفرد اعضا کی سوزش سے ہونے ہونے والی علامات ہیں۔ تپ دق و سل کے متعلق تو مختصر معلومات اور ان کا علاج تحریر کر دیا ہے اب دمہ کے متعلق لکھ رہا ہوں لفظ دمہ دم سے نکلا ہے اور دم کے معنی سانس کے ہیں جس مریض کا سانس تنگی سے آتا ہو سانس پھولتا ہو جلدی جلدی سانس لینا پڑتا ہو دمہ کہلاتا ہے۔

یہ بالکل ایسی علامت ہے جیسے تیز چلنے دوڑنے اور اوپر چڑھنے پر عارضی طور پیدا

ہوتی ہے جو ہوائی نالی اعضا کی غیر طبعی حرکات اور عصبیت سے پیدا ہوتی ہے جس میں کبھی نسیم آکسیجن کی کمی اور دخسان کاربن ڈائی آکسائڈ کی زیادتی یا کبھی نسیم کی زیادتی اور دخسان کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

غلط فہمی

ایک طرف تو عوام میں یہ غلط فہمی ہے کہ دمہ کا کوئی علاج نہیں اور وہ دمہ موت کے آخری سانس کے ساتھ جاتا ہے دوسری طرف معالجین میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ کوئی ایسی چیز یا تریاق تیار ہو جائے جو ہر قسم کے دمہ کے لئے شرطیہ اور بے خطا ہو۔ سب سے بڑے عطائی فرنگی ڈاکٹر ہیں جو اپنی دکانداری چمکانے اور بزنس کو فروغ دینے کے لئے دمہ کے علاج کے لئے سینکڑوں دوائیں تیار کر کے امریکہ یورپ سے ہمارے ملک میں روانہ کرتے رہتے ہیں ان میں ایک بھی مفید ثابت نہیں ہوئی۔

ہر دو تین سال بعد یورپ کے کسی نہ کسی ملک سے یا امریکہ کے کسی نہ کسی حصہ سے کوئی نہ کوئی نئی دوا ایجاد ہو کر یہاں آ جاتی ہے مریض شوق سے خریدتے ہیں مگر مرض دمہ میں ایک بال برابر کا فرق نہیں ہوتا شفا تو بہت دور کی بات ہے البتہ مرض کا دورہ روکنے کے لئے چند مخدرات مخصوص کئے ہوتے ہیں جن کو وقتی طور پر روکا جاتا ہے آہستہ آہستہ مریض ان مخدرات کا عادی ہو جاتا ہے اول ان کی مقدار زیادہ کرتا ہے بعد میں خود ہی ان زہریلے اثرات سے موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

کیا کوئی فرنگی ڈاکٹر یہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ ان کی طب میں کوئی ایسی دوا ہے جو ہر قسم کے دمہ کے لئے یقینی ہو یا کسی خاص قسم کے دمہ کے لئے مفید ہو۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ان کو دمہ کی حقیقت کا صحیح علم بھی نہیں ہے پھر بھلا علاج میں کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ نزلہ، زکام، کھانسی اور نمونیہ وغیرہ کے جراثیم ان کو نظر نہیں آتے لیکن دمہ (استھیما) کے جراثیم ان کو نظر نہیں آتے کہ ان کو فنا کر کے ان کا علاج کر لیں

فرنگی سے تجارتی ہتھکنڈے اور بزنس ٹیکٹ ایسے ہیں کہ عوام متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے کسی کمپنی کی طرف سے پریس میں شائع ہوتا ہے کہ فلاں ملک میں ایک ڈاکٹر نے دمہ کیلئے ایک دوا ایجاد کر لی ہے یا ایک بوٹی پر تجربات کئے ہیں یا فلاں دوا کے جوہر سے ایک اکسیر بنائی ہے جو بہت زیادہ مفید ہے اور بے شمار مریضوں پر تجربہ کیا ہے۔ بہت سے پرانے مریضوں کو آرام آگیا ہے پھر چند دنوں بعد ہی دوا بازار میں آجاتی ہے لیکن نتیجہ سے آگے نہیں بڑھتا۔

دمہ کی اقسام

جاننا چاہئے کہ دمہ کی تین اقسام ہیں۔ ۱۔ نزلی دمہ۔ ۲۔ قلبی دمہ۔ ۳۔ گلوی دمہ۔ قانون مفرد اعضا کے تحت ان تینوں صورتوں کو عصبی دمہ، عضلاتی دمہ، اور غدی دمہ بھی کہہ سکتے ہیں ہر قسم کے دمہ کی صورتیں ان کے تحت ہی آجاتی ہیں۔

ہوائی نالی اعضائے صدر معدہ اور جگر و طحال کی سوزش و اورام بعد شدید ورم سے تنگی تنفس اور دمہ کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں اسی طرح ریحی، استرخاری اور تشنجی کو بھی ان کے تحت شمار کرنا چاہئے

اعصابی دمہ

اس قسم کے دمہ میں نزلی دمہ، بلغمی دمہ، استرخائی دمہ، بھی شریک ہیں۔ مریض کے اعضائے صدر پر رطوبات کی زیادتی ہوتی ہے۔ اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں بلغم کا اخراج مشکل ہو جاتا ہے کوشش کے بعد بھی خارج نہیں ہوتی جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بلغم اتنی رقیق و پتلی ہوتی ہے کہ پھیپھڑوں کے قابو نہیں آسکتی شدید کش مکش سے اکثر قے ہو جاتی ہے تار دار سفید اور غیر منجمد ہوتا ہے کبھی رطوبات کا دباؤ پھیپھڑوں کی طرف بڑھ کر شدید دورہ کی صورت پیدا کر دیتا ہے لیکن انتڑیوں کی طرف کم ہو کر شدید قبض پیدا کر دیتا ہے ایسی صورت میں مریض کو بلغمی

مسہل ضرور دیئے جائیں۔

علاج

قانون مفرد اعضاء اعصابی دمہ کا علاج عضلاتی تحریک کی اغذیہ ادویہ اشیاء سے کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ جس کی دو صورتیں ہیں
۱۔ عضلاتی اعصابی ۲۔ عضلاتی غدی۔ حکیم کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ اس وقت عضلاتی اعصابی ادویہ کی ضرورت ہے یا عضلاتی غدی، نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں جو نہایت مؤثر و مفید ہیں

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں

ھوالشافی ، تربات ، بالچھڑ ، جائفل ، خولنجان ، دردہنگ جعفری ، لونگ ، شنگرف دارچینی ، ہر ایک ہم وزن ، شہد سہ چند وزن ادویہ ،

ترکیب تیاری :۔ سوائے شنگرف کے باقی تمام ادویہ کو باریک پیس اور شنگرف کو ایک گھنٹہ علیحدہ کھرل کر کے دوسری ادویہ میں ملائیں پھر شہد گرم کر کے تمام ادویہ کا سفوف ملائیں بس تریاق دمہ تیار ہے

مقدار خوراک ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین مرتبہ ہمراہ قہوہ استعمال کریں

نوٹ :۔ اگر قبض ہو تو فارماکوپیا دالاغدی عضلاتی مسہل فی خوراک شامل کریں۔
بلغم کو غلیظ کرنے اور خارج کرنے کے قابل بنانے کے لئے ہی بہترین نسخہ ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ہوالشافی :۔ کشتہ نیلا تھوتھا ۲ حصہ ، کشتہ سنکھیا ۲ حصہ ، کشتہ بارہ سنگھا ۱ حصہ دونوں کشتے کسی شے میں کیئے ہوئے ہوں۔ سفوف جنگلی پیاز ۵ حصے۔ تمام ادویہ کو ملا کر ½ گھنٹہ کھرل کریں۔ بس تیار ہے۔

خوراک :۔ ایک رتی سے ایک ماشہ تک دن میں تین بار منقی میں ڈال کر دیں۔

غذا :۔ صبح بھنے چنے حسب منشا کھا کر قہوہ لونگ ، دارچینی پلائیں۔

دوپہر :۔ کوئی گوشت ، کوئی ساگ ، اچار ، پکوڑے ، ٹماٹر ، دہی بھلے ، آلو چھولے ترش لسی وغیرہ۔ **شام** :۔ صرف لونگ ۲ عدد دارچینی ۱ ماشہ کا قہوہ پلا دیں۔

غدی دمہ

اس دمہ میں غشائے مخاطی جگر اور گردوں کے افعال میں خرابی ہوتی ہے۔ بلغم پتلی و غلیظ۔ رنگ زردی مائل ، اکثر چہرے اور قارورے میں زردی ، کبھی جی متلاتا ہے کبھی مروڑ کی صورت ہوتی ہے۔ بعض وقت پیشاب میں جلن اور ضعف قلب کی مریض شکایت کرتا ہے

علاج

چونکہ غدی دمہ کا علاج اعصابی تحریک کی اغذیہ ادویہ سے ہے اس لئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے تمام اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات مفید ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی :۔ ملٹھی ، گاؤزبان ، ہلدی ، سونف ، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک :۔ ۲، ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ، تخم مرغ کی چائے۔

ہوالشافی :۔ کشتہ ہلدی ۱ حصہ ، سہاگہ ۱ حصہ۔ ریٹھا ۴ حصہ۔
اول ریٹھا کا سفوف کر لیں پھر دوسری چیزیں ملالیں ، اکسیر غدی دمہ تیار ہے

مقدار خوراک :۔ ایک رتی سے ایک ماشہ ،

عضلاتی دمہ

اس دمہ میں تشنجی دمہ ، ریحی دمہ اور معدی دمہ بھی شریک ہیں پیٹ میں ریاح ، شکم میں قبض کی زیادتی ، خشکی چہرہ اور قارورہ ، دل کا گھبرانا ، نبض تیز ، بلغم غلیظ ، حرارت کا بڑھ جانا۔

ہوالشافی :۔ کشتہ شنگرف ۱ حصہ ، کشتہ بارہ سنگھا ۲ حصہ ، رائی ۴ حصہ ؛
اول رائی باریک کر لیں پھر دونوں کشتے تھوڑا تھوڑا کر کے ملا دیں ، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک :۔ ۱ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ قہوہ لونگ ، دارچینی۔

نفث الدم، نفث المدہ

نفث الدم سے مراد خون تھوکنا اور نفث المدہ سے مراد پیپ تھوکنا ہے۔ نفث الدم میں اکثر ٹی بی یعنی تپ دق کے مریض مبتلا ہوتے ہیں۔ پیپ جگر کے مریض تھوکتے ہیں۔

احمقانہ اقدام

کسی مریض کو بلغم کے ساتھ خون آئے یا خونی قے آئے۔ ڈاکٹر حضرات فوراً حکم صادر کرتے ہیں کہ جاؤ فوراً ایکسرے کرا کے لاؤ۔

ایک واقعہ

ایک دفعہ دنیاپور کے قانون گو کے نوجوان لڑکے کو خونی قے آنے لگی پریشانی کے عالم میں وہ ناچیز مجھے بھی بلا کر لے گئے۔ اور مقامی سول ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب کو بھی لائے لڑکا پہلے بھی دو دفعہ خونی قے کر چکا تھا اور اب ہماری موجودگی میں بھی قے آئی ڈاکٹر نے لڑکے کے والد صاحب کو کہا کہ بھئی اسے ملتان یا بہاولپور لے جاؤ اور ایکسرے کرا کے لاؤ۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا! آپ ذرا عقلمندی سے تو مشورہ دیں آپ دیکھ رہے ہیں لڑکے کو بار بار خونی قے آ رہی ہے آپ اسے فوری امداد پہنچائیے بغیر ایکسرے کا مشورہ دے رہے ہیں اگر اسے ایک دو دفعہ اور قے آ گئی تو یہ ایکسرے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا۔

ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کسی مریض کو خون آتا ہو تو وہ پھیپھڑے معدہ گلا یا منہ کے کسی زخم سے ہی آئے گا معالج جو ایکسرے کا مشورہ دیتا ہے اسے ایکسرے کیا بتائے گا صاف ظاہر ہے کہ ایکسرے میں بھی کسی مقام پر زخم کا نشان ظاہر ہوگا اس سے اصول علاج میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا افسوس کہ ڈاکٹروں کی دیکھا دیکھی بعض حکیم حضرات بھی ایسے مریضوں کو ایکسرے کا لاحاصل مشورہ دینے لگے ہیں جب کہ طبی اسلامی میں خون کے اخراج اور بند کرنے کا واضح

اصول موجود ہے۔

اصول اخراج خون

جسم انسان میں کسی جگہ سے خون یا رطوبات کا اخراج ہو تو یہ دونوں صورتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں جب خون کا اخراج ہوگا تو رطوبات بند ہوں گی۔ اور جب رطوبات کا اخراج ہوگا تو خون بند ہوگا اور جسم میں رطوبات کی کثرت ہوگی۔ اس اصول اور کلیہ کو سمجھ لینے کے بعد ہر قسم کے اخراج خون اور رطوبات کی زیادتی کا اخراج آسانی سے سمجھا اور روکا جا سکتا ہے۔

ذہن نشین کر لیں کہ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جسم انسانی میں کسی جگہ سے خون کا اخراج ہوتا ہے تو اس وقت عضلاتی تحریک یا سوزش ہوتی ہے چونکہ عضلاتی تحریک کی دو صورتیں ہیں۔ ایک عضلاتی اعصابی اور دوسرے عضلاتی غدی ہیں۔ اول صورت میں خون کا اخراج سر سے لے کر معدہ تک کے اعضاء تک زیادہ رہتا ہے دوسری صورت میں جگر سے لے کر مثانہ، گردے، رحم مقعد تک زیادہ رہتا ہے۔

رطوبات کا اخراج اعصابی تحریک یا سوزش سے ہوتا ہے۔ چونکہ اعصابی تحریک کی دو صورتیں ہیں اس لئے جب اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے تو رطوبات کا اخراج سر سے پیٹ تک زیادہ رہتا ہے جب اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے تو رطوبات کا اخراج گردوں کے نیچے قارورہ مقعد اور رحم سے ہوتا ہے۔

نفث المدہ (پیپ تھوکنا)

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق پیپ صرف غدی تحریک میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ کسی نہ کسی زخم یا پھوڑے میں ہی پیدا ہوتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہر قسم کے پھوڑے اگر جلد تحلیل ہو جائیں تو وہاں پیپ پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر غلط علاج کی وجہ سے قائم رہ جائیں تو ان میں پیپ پڑنا بھی ضروری

ہو جاتا ہے اگر طبیعت میں ردعمل زیادہ نہ ہو تو خود بخود پیپ پڑ جاتی ہے ورنہ ایک ذہین معالج غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ کو استعمال کر کے پھوڑے میں پیپ پڑنے کی استعداد بڑھا کر پیپ پیدا کر لیتا ہے جس سے پھوڑے کا تمام گندا مواد پیپ کی صورت میں خارج ہو کر زخم مندمل ہو جاتا ہے۔

یہی صورت پھیپھڑوں کے زخم اور ورم میں پیدا ہوتی ہے جب ٹی بی کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہو جائے تو اس کے پھیپھڑوں کے زخموں میں پیپ پڑ جاتی ہے بعض دفعہ ذات الجنب جو پھیپھڑوں کی غشاء مخاطی کی سوزش و ورم سے ہوتا ہے اس وقت غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس ورم میں اکثر پیپ پڑ جایا کرتی ہے اگر یہ مزمن صورت اختیار کر جائے تو اسے سل کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

علاج چونکہ پیپ غدی عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اس لئے غدی اعصابی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ اور ادویہ بطور علاج استعمال کریں

تریاق پیپ تھوکنا

ھوالشافی: سہاگہ، مرچ سیاہ، نوشادر، قلمی شورہ، ریوند عصارہ، ہر ایک ہم وزن مقدار خوراک۔ ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۳ ماشہ گل سرخ ۳ ماشہ کی چائے یا اونٹنی کا دودھ۔

غذا: صبح:۔ کوکی بھیجا کھلا کر اونٹنی کا دودھ پلائیں،
دوپہر:۔ کدو، توری ٹینڈے، مکو کا ساگ، مونگرے مولی، گاجر کا سالن،
شام:۔ صرف اونٹنی کا دودھ گرم کر کے پلائیں انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے پیپ آنا بند ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ سل کا مریض جو پیپ تھوکتا ہے اس کا علاج استقرار ذقی کے اصولوں پر کریں۔

استقرار ذقی کی تمام اغذیہ ادویہ دل کے مریض کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

خناق

جس طرح پھیپھڑوں میں پیدا ہونے والی تمام علامات میں نمونیہ ایک ایسی علامت ہے جس کے ظاہر ہونے اور صحیح علاج نہ ہونے سے چند گھنٹوں کے اندر اندر مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح نرخرہ میں پیدا ہونے والی علامات میں خناق ایک ایسی علامت ہے جس کے ظاہر ہونے کے چند گھنٹوں کے اندر اندر صحیح علاج نہ ہونے کی وجہ سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے جس طرح نمونیہ پھیپھڑوں کے عضلات کی سوزش اور ورم سے ہوتا ہے نرخرہ کی اہمیت و ضرورت پھیپھڑوں کے لئے بے حد مفید ہے کیونکہ پھیپھڑوں کے اندر تازہ ہوا نرخرہ میں سے ہی جاتی ہے اور اندر کی کاربن ڈائی آکسائڈ والی ہوا بھی نرخرہ کے راستے خارج ہوتی ہے اگر ہوا کی آمدورفت چند لمحے بھی بند ہو جائے یا کم ہو جائے تو موت واقع ہونے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ جب نرخرہ میں ورم ہو جاتا ہے تو ہوا کی آمدورفت کا راستہ بند ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے کھانسنے سے شدید درد ہوتا ہے ورم ورم بڑھتے گلے تک پہنچ جاتا ہے جس سے مریض کو نگلنے اور کھانے پینے میں تکلیف ہونے لگتی ہے آہستہ آہستہ گلا بھی بند ہو جاتا ہے ایک قطرہ پانی بھی پیا نہیں جاتا۔ اس وقت مریض کی حالت قابل رحم ہوتی ہے اگر یہ صورت کچھ دیر قائم رہے تو اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

علاج: قانون مفرد اعضا ہر مرض کا علاج بالاعضا کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اس کے نزدیک جراثیم اہمیت رکھتے ہیں نہ کسی قسم کی چھوت۔

معالج کا فرض ہے کہ جسم میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی علامات کو بالاعضا سمجھے اور کسی اعضا کو تحریک میں کر کے محرک عضو کی سوزش کو تحلیل کرے۔ اس طرح کا اصولی علاج کبھی ناکام نہیں ہوگا۔

خناق کے علاج میں سب سے بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ اس کی تشخیص بالاعضا نہیں کی جاتی اور نہ ہی بالاعضا کوئی نسخہ استعمال کرایا جاتا ہے بلکہ سنے سنائے اور کتابوں میں درج مجربات جن کی لمبی چوڑی تعریفیں لکھی ہوتی ہیں استعمال کراتے ہیں اکثر نسخے کھانے اور پلانے کے ہوتے ہیں حالانکہ مریض ایک قطرہ ایک بھی نہیں نگل سکتا خناق کے علاج کے لیے نسخہ جات تو بہت ہیں لیکن یہاں صرف ایک ایسا نسخہ پیش کر رہا ہوں جس کے استعمال سے پانچ منٹ کے اندر آسانی سے جی بھر کر دودھ گھی یا پانی پی سکتا ہے آہستہ آہستہ تمام سوزش تحلیل ہو کر خناق غائب ہو جاتا ہے اس نسخہ کے استعمال سے آج تک کوئی مریض ناکام نہیں ہوا۔ نہایت سستا بے ضرر اور یقینی نسخہ ہے۔

تریاق خناق

ھوالشافی:۔ پوست ریٹھا ۲عدد، پانی ا پاؤ۔

ترکیب تیاری: پوست ریٹھہ کو توڑ پھوڑ کر پانی میں جوش دیں پھر اس طرح پھینٹیں جیسے چائے کو پھینٹے ہیں اس طرح خوب جھاگ اٹھے گی جب نیم گرم ہو جائے تو مریض کو کہیں کہ گھونٹ بھر پانی منہ میں ڈال کر غرغرے کرے، غرغرے کرتے ہی گلے میں سے نہایت لیسدار غلیظ بلغم خارج ہوگا۔ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ خوب زور سے گلے سے نکلنے والے مواد کو خارج کرے جب پانی ختم ہو جائے تو دودھ گھی

گرم کر کے پلا دیں یا گرم پانی یا سونف کا قہوہ پلا دیں، بہتر دودھ گھی ہے اگر ضرورت ہو تو ایک دفعہ پھر غرغرے کرا دیں۔

غذا: مکھن، مغز بادام یا حلوہ بادام۔ یا تر بتر گندم کے آٹے کا حلوہ، گاجر کا حلوہ یا قلقند وغیرہ، سبزیوں میں سے کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، شلغم، مونگرے، گاجر وغیرہ کالی مرچ ڈال کر پکا دیں۔

نوٹ:۔ اگر مریض اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ وہ غرغرے بھی نہ کر سکتا ہو تو گلے پر یہ لیپ لگائیں ھوالشافی:۔ پوست ریٹھا ۲عدد، شیر عشر نصف تولہ، نوشادر ا تولہ، سہاگہ ا تولہ

ترکیب تیاری: تمام ادویہ کو باریک کر کے شیر عشر میں ملائیں یہ تمام دوا نصف صبح اور نصف شام گلے پر لیپ کرا دیں جب گلا کچھ درست ہو اور مریض غرغرے کرنے کے قابل ہو جائے تو مندرجہ بالا تریاق خناق سے غرغرے کرائیں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔

دوائی علاج: جب مریض غرغرے کر کے دودھ گھی پی لے تو اس کے بعد غدی اعصابی مسہل اور غدی اعصابی ملین ملا کر دن میں چار بار دیں۔ بہت جلد خناق رفع ہو کر صحت بحال ہو جائے گی۔

تکالیف فم

ہونٹ، زبان، گلے کی تکلیف دہ علامات

ہونٹ کے چھالے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ کی پھنسیاں	بثور الشفت	HERPES LABIALIS

تعارف: لبوں پر اور اول چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی ہیں پھر ایک دو دن کے وقفہ سے پانی نمار طوبت سے بھر جاتی ہیں چند دن بعد ان میں وہی پانی گاڑھی لیس دار پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے شروع اور آخر میں خارش ہوتی ہے جب پھنسیاں نکلتی ہیں تو ہونٹ اکڑ جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں بعض دفعہ شدت مرض سے سر اور کنپٹی میں درد ہونے ہوتے ہے۔

منہ پر چھالے اکثر تو بخار کے دوران نکلتے ہیں جن کے متعلق مشہور ہے کہ اب بخار ختم ہو جائے گا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ۹۰ فیصد بخار ختم ہو جاتا ہے۔

اسباب: لبوں پر چھالے جو بخار کے دوران نکلتے ہیں۔ غدی اعصابی تحریک سے نکلتے ہیں۔

نوٹ: ملیریا بخار کے دوران لبوں پر چھالے نہیں نکلتے یہ چھالے یا پھنسیاں غدی تحریک یا صفرا کی وجہ سے نکلتے ہیں۔ مگر گرم ماحول یا گرم اغذیہ و ادویہ بھی اس کا سبب بن جاتے ہیں۔

علاج: چونکہ لبوں پر چھالے غدی اعصابی تحریک سے نکلا کرتے ہیں لہذا ایسے مریضوں کا علاج اعصابی تحریک پیدا کرنے والی قاطع صفرا ادویات سے کریں فوراً درد اکڑاؤ وغیرہ رفع ہو جائے گا اور پھنسیوں میں جمع شدہ پانی یا پیپ اندر ہی اندر جذب ہو کر اپنے طبعی راستے خارج ہو جاتی ہے اور لبوں پر سپڑیاں سی بن کر بصورت کھرنڈ اتر جاتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ اگر قبض ہو تو ملین یا مسہل ساتھ ہی کھلائیں۔ بیرونی طور پر یہ نسخہ لگائیں اس سے درد جلن اور اکڑاؤ کم ہو جائے گا۔

ھوالشافی:۔ آب چونا ۲۰ تولے، تیل سرسوں ۲۰ تولے، کاربالک ایسڈ ۱ تولہ اول تھوڑا تھوڑا تیل اور چونے کا پانی لے کر کھرل میں گھوٹیں فوراً لئی سی بن جائے گی۔ پھر اور تیل اور پانی ملا کر گھوٹیں اسی طرح تمام تیل اور پانی ملا کر لئی سی بنا لیں بعد کھرل میں کاربالک ایسڈ ڈال کر تمام ملا لیں بس تیار ہے لبوں پر ملا کریں۔

بواسیر لب

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ کی بواسیر	بواسیر الشفت	
ہونٹ کا سرطان	سرطان الشفت	

تعارف: ہونٹ کی بواسیر اکثر مردوں کو ہوا کرتی ہے۔ نچلا ہونٹ درمیان سے بیائی کی طرح پھٹ جاتا ہے زیادہ بولنے یا کھانا کھانے کے درمیان پھٹی ہوئی جگہ سے خون آنے لگتا ہے اگر یہ بیائی نہ ہٹے تو اس کے درمیان ایک دانہ مسہ کی شکل میں پیدا ہو جاتا ہے اب اسی سے خون وغیرہ آنے لگتا ہے۔

مرض پیچیدہ ہوجاتا ہے تکلیف زیادہ ہو تو جبڑے کے نیچے گردن کے غدود پھول جاتے ہیں اگر مرض اور زیادہ ہو تو گردن کے غدود بھی زخمی ہوجاتے ہیں اور شدید درد کرتے ہیں ایسی حالت میں اکثر مریض مرجایا کرتا ہے

یادداشت جیسا کہ بواسیر لب کا دوسرا نام۔ ہونٹ کا سرطان ہے۔ یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کی ماہیت کیا ہے حقیقت یہ ہے۔ بواسیر اور سرطان (کینسر) ایک ہی مرض کی علامت ہیں جب جسم اور خون میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے تو کسی نہ کسی مقام کے غدد جذب اور دفع کا کام چھوڑ دیتے ہیں جس سے وہ ابتدا میں پھول جاتے ہیں اور ان میں بوجھ اور ہلکا درد ہوا کرتا ہے جوں جوں تیزابی مادہ اکٹھا ہوتا ہے ماؤف غدود زخمی ہونا شروع ہوجاتے ہیں جن سے کچلہو یعنی خون آمیز پانی سا خارج ہونے لگتا ہے اگر مادہ کم ہو تو مدتوں تک یہ علامت قائم رہتی ہے اور مریض برداشت کرتا رہتا ہے اس حالت کو عرف عام میں بواسیر کہتے ہیں لیکن اگر اس میں خروج سے ہی تیزی اور شدید درد ہوتا ہے اور مرض بڑھتا ہی جائے تو اس حالت کو کینسر یا سرطان کہتے ہیں بواسیر، سرطان غیر عضلات کی تیزی اور تیزابیت کی زیادتی کی علامات ہیں

علاج چونکہ بواسیر لب عضلاتی تحریک اور تیزابیت کی زیادتی سے ہوتی ہے لہذا اس کا علاج محرک جگر و غدد اور دافع تیزابیت اغذیہ ادویہ اشیاء سے علاج کرنا چاہیئے۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلائیں۔

اگر کچھ قبض ہو تو ملین اور اگر شدید قبض ہو تو مسہل ضرور دیں غدی عضلاتی اکسیر شہد میں ملا کر مرہم کی طرح زخمی جگہ پر لگائیں۔

نوٹ:۔ اگر لب زیادہ پھٹ گئے ہوں تو درمیان سے چھیل کر سی دیں تاکہ جلد زخم

بند ہو سکیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھو الشافی:۔ لعاب بہیدانہ، سفیدی بیضہ مرغ، گل روغن، موم زرد، ہم وزن مرہم بنالیں اور مقام ماؤف پر لگائیں انشاء اللہ شفا دے گا۔

ہونٹ پھٹنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ پھٹنا	تشقق شفتین	CRACKEDLIPS

تعارف:۔ سردی کی شدت یا خشکی کی زیادتی اور تیزابیت سے ہونٹ پھٹ جاتے ہیں اکثر نیچے کا ہونٹ درمیان سے پھٹ جاتا ہے جس سے اکثر خون بھی آیا کرتا ہے

یادداشت ہونٹ کی بواسیر کی ابتدائی حالت ہونٹ کا پھٹنا ہے لہذا جو تدابیر ادویہ ہونٹ کی بواسیر میں استعمال کی جاتی ہیں۔ وہ اس کے علاج میں بھی اپنائیں فوراً فائدہ ہوگا۔

منہ سے بدبو آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گندہ دہنی	بخر الفم۔ بدبوئے	اورل سیپ سس

تعارف:۔ منہ اور سانس کی ہوا سے بدبو آتی ہے اور ایسی ناگوار ہوتی ہے کہ بعض دفعہ مریض کے قریب بیٹھنا دشوار ہوجاتا ہے۔ مریض کے مسوڑوں اور دانتوں کی جڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے مریض کے دانت میلے ہوتے ہیں جو کھانا کھایا جاتا ہے اس کے ساتھ میل اور پیپ وغیرہ اور متعفن مادہ جو کئی قسم کے عفونتی

امراض پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

لہٰذا اگر معدہ پراس غلیظ مادہ کا اثر ہو جائے تو معدہ میں بھی زخم ہو جاتے ہیں اور اگر پھیپھڑوں میں متعفن مادہ چلا جائے تو پھیپھڑوں میں زخم ہو کر پیپ اور خون آنے لگتا ہے شدید کھانسی آنے لگتی ہے مسلسل بخار رہنے لگتا ہے۔

اسباب:۔ گندہ دہنی کے عضوی و شلینی اسباب دو ہوتے ہیں۔

۱۔ مسوڑوں کے اعصاب سوزش ناک ہو کر بلغمی رطوبات کا ترشح شروع کر دیں جو رطوبات مسوڑوں کے اندر یا دانتوں کے درمیان رک جائیں وہ متعفن ہو کر بدبو دینے لگیں۔

۲۔ مسوڑوں کے غدد سوزشناک ہو کر صفراوی رطوبات ترشح کرنے لگیں چونکہ یہ رطوبات مزاجاً گرم ہوتی ہے لہٰذا ترشح ہوتے ہی جلد متعفن ہونے لگتی ہیں ان میں اعصابی رطوبات سے زیادہ بدبو آیا کرتی ہے۔

طریقہ تشخیص:۔ اگر گندہ دہنی کا سبب سوزش اعصاب ہو تو مریض کی نبض نہایت سُست اور اس کا قارورہ سفید ہوگا۔ منہ سے رطوبات بار بار خود بخود نکلتی ہیں۔ رات کو سوتے وقت رال ٹپکتی رہتی ہے جس سے اکثر کپڑے بھیگ جاتے ہیں۔

اگر گندہ دہنی کا سبب سوزش غدد ہو تو مریض کا قارورہ زردی مائل ہوگا۔ نبض نہ گہری نہ بلند ہوگی۔

منہ آنا، منہ کی سڑن، منہ کے چھالے

مسوڑوں سے نکلنے والی رطوبت جلد متعفن ہو کر پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور اس کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔

مادی اسباب گندہ دہنی کے اعصابی مادی اسباب میں شیریں اغذیہ جن میں گڑ، شکر وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

گندہ دہنی کے مادی اسباب میں شدید محرش غدی اغذیہ ادویہ اس کا سبب ہوتی ہے۔ مثلاً پیاز، لہسن، مرچ وغیرہ کی کثرت یا پارے کے مرکبات گندہ دہن کے مادی اسباب ہوتے ہیں

علاج گندہ دہنی کے مریض کی تحریک معلوم کریں تاکہ اصل سبب دور کیا جاسکے۔ یعنی اگر اعصابی تحریک تشخیص ہو تو عضلاتی اعصابی ! سے عضلاتی غدی ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

اگر غدی تحریک معلوم ہو تو قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کی اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

نوٹ:۔ جب مریض کو تحریک کے مطابق دوا دیں تو پاخانہ کی قبض اور پیشاب کی کمی بیشی کو بھی مد نظر رکھیں اگر قبض ہو تو ملین دوا ہونی چاہئے۔ اگر قبض شدید ہو تو مسہل ضرور دیں ورنہ قبض نہ ہونے کی صورت میں محرک دوا ہی کافی ہوتی ہے۔

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی سرخ۔ مائیں۔ مازو۔ نیلا تھوتھا۔
۱ تولہ — ۱ تولہ — ۱ تولہ — نصف ماشہ

افعال اثرات:۔ عضلاتی اعصابی۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں اور چار چار رتی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ دیں۔

نوٹ:۔ اس کا سفوف ۲ رتی مسوڑوں اور دانتوں پر لگائیں فوراً گندہ دہنی دور ہو جائے گی اگر اس نسخہ کے ساتھ اطریفل کشنیزی کھلائیں تو بہت بہتر ہے

ھوالشافی:۔ نوشادر ٹھیکری، فلفل دراز، گل سرخ، الائچی خورد، سہاگہ سفید، ہر ایک ہم وزن۔ مقدار خوراک۔ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ چائے سونف

نوٹ:۔ اس نسخہ کا سفوف بھی دانتوں اور مسوڑوں پر ضرور لگائیں۔

نوٹ:۔ نسخہ کے افعال اثرات اعصابی غدی ہیں۔

منہ کی سوجن، منہ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ آنا	ورم الفم	سمپل سٹومیٹائیٹس
منہ کی سوجن	سوزش دہن	کیٹارل سٹومیٹائیٹس

تعارف:- یہ منہ کے اندر پیدا ہونے والی ایک ایسی علامت ہے جس میں منہ کے اندر کی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ گلو، زبان، مسوڑوں، رخساروں، لبوں کے اندرونی حصہ میں درد ہوتا ہے زبان قدرے سوج جاتی ہے منہ سے تھوک آتا ہے اور رال بہتی ہے مریض نہ آسانی سے چبا سکتا ہے اور نہ نگل سکتا ہے، سانس بدبودار آتا ہے آخر کار منہ میں زخم ہو جاتے ہیں۔

اسباب:- منہ آنا کے بھی دو بڑے عضوی سبب ہیں اول اعصابی تحریک سے منہ گلا، زبان، لب وغیرہ کے اعصاب سوزش ناک ہو جانا۔ دوم غدی تحریک سے انہی اعضاء کے غدد خصوصاً نالی دار غدد کا متورم ہو جانا۔

نوٹ:- عضلاتی تحریک سے منہ نہیں آتا نہ منہ سے پانی بہتا ہے۔ البتہ اگر ان اعضاء کے عضلات سوزش ناک ہو جائیں تو ان میں زخم ہو جاتے ہیں جن سے اکثر خون آتا رہتا ہے اور درد شدید ہوتا ہے۔

تشخیص کی علامات

اگر منہ آنا اعصاب کی سوزش سے ہو تو مریض کے اندر تمام اعصابی علامات پائی جائیں گی یعنی پیشاب بالکل سفید ہوگا کثرت سے آتا ہوگا۔ اول چند دن جسم سرد رہا ہوگا تکلیف زیادہ ہونے کی صورت میں ہلکا بخار ہوگا۔ زبان اور منہ پر سفیدی مائل میل ہوگا رال ہر وقت بہتی ہوگی بعض دفعہ مریض کے سونے پر بستر پر رال اتنی اکٹھی ہوتی ہے کہ منہ کے نیچے کا

بستر بھیگ جاتا ہے

اب مریض اعصابی تحریک پیدا کرنے والی اغذیہ کثرت سے کھاتا ہے۔ مثلاً دودھ کی کثرت، گاجر مولی، توری، کدو، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ کا کثرت استعمال۔

اگر منہ کا سبب غدد ناقلہ کی سوزش ہو تو مریض کے منہ میں جلن ہوتی ہے گلا جلتا ہے۔ مریض کا پیشاب تھوڑا تھوڑا رک کر آتا ہے، رنگ زرد سفیدی مائل ہوتا ہے غذا وغیرہ کے نگلنے میں دشواری ہوتی ہے۔ منہ سے لیسدار پانی بہتا ہے۔

علاج

اصل تحریک معلوم کر کے اسباب مرض دور کریں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا۔ اگر اعصابی تحریک تشخیص ہو تو عضلاتی غذا دوا دے کر فوراً مرض پر کنٹرول کریں۔

نوٹ:- قبض وغیرہ کا خاص خیال رکھیں فارما کوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے استعمال کرائیں۔

یہ تدابیر بھی اختیار کریں

مہندی کے پتے (برگ حنا) ایک تولہ ½ سیر پانی میں جوش دے کر نیم گرم گرم کر کے کلیاں کرائیں یا کیکر کی چھال یا پوست انار اُبال کر نیم گرم کر کے کلیاں کرائیں۔

یہ نسخہ اندرونی طور پر کھلائیں۔

پھٹکڑی، پوست انار، پوست کیکر ہم وزن ذرا سفوف یعنی ماشہ بھر سفوف قہوہ کے ساتھ کھلائیں فوراً فائدہ ہوگا

اگر غدی تحریک تشخیص ہو تو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات استعمال کرائیں اللہ شفا دے گا

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ طباشیر نقرہ، گل سرخ، سہاگہ بریاں، ہم وزن۔ جوان کیلئے ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ اور بچے کے لئے ۲ رتی سے ۴ رتی سفوف اندرونی طور پر کھلائیں۔

نوٹ :۔ تھوڑا سا سفوف منہ میں چھڑک کر بکری کا دودھ منہ میں ٹپکائیں۔

منہ کے چھالے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ کے چھالے	بثور الفم	افتھس سٹوماٹیٹس

تعارف :۔ منہ کے اندر زبان، مسوڑوں، لبوں اور رخساروں کے اندر کی طرف سفید رنگ کے نقطے سے پیدا ہو جاتے ہیں دیکھنے میں تو چھالے نظر آتے ہیں لیکن چھونے سے سخت معلوم ہوتے ہیں۔ حقیقت میں یہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جن میں ہلکا درد ہوتا ہے رال بہتی ہے۔ کھانے پینے اور بولنے میں تکلیف ہوتی ہے اکثر بخار ہو جاتا ہے کبھی کبھی دست شروع ہو جاتے ہیں۔

اسباب :۔ منہ میں چھالے کبھی اعصابی اور غدی تحریک کی وجہ سے ہو جایا کرتے ہیں

علاج نبض اور قارورہ اور مریض کی حقیقت حال معلوم کر کے تشخیص کریں جو تحریک معلوم ہو اس کا علاج وہی تجویز کریں جو منہ آنا کے علاج میں بتایا گیا ہے۔

نوٹ :۔ منہ آنا یا منہ کے چھالے حقیقت میں غذا کی کمی بیشی سے ہوتے ہیں۔ تحریک کے مطابق مریض کی غذا درست کر دیں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہو گا۔

منہ کی سڑن آکلۃ الفم

اردو نام :	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ کی سڑن	آکلۃ الفم	CANCRUM ORIS

تعارف :۔ منہ کے اندر پیدا ہونے والی یہ علامت خطرناک ہے جو اکثر ۲ سے پانچ برس کے بچوں کے پیدا ہوتی ہے۔ اکثر غدی تحریک سے ہونے والے بخاروں کے دوران پیدا ہوتی ہے۔ شروع شروع میں مریض کے رخسار سرخ ہو جاتے ہیں۔ گال ایسے چمکتے ہیں جیسے ان پر تیل لگایا گیا ہو گال سخت ہو جاتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا درد کرتے ہیں جبڑے کے نیچے کے غدد متورم ہو جاتے ہیں مسوڑے سوج جاتے ہیں چند دن بعد متورم رخسار کے اندر پیپ پڑ جاتی ہے اور گال زخمی ہو جاتا ہے منہ سے سخت بدبو آتی ہے دانت ہلنے لگتے ہیں بعض مریضوں کے تمام دانت جھڑ جاتے ہیں۔ اگر علامات اور شدید ہو جائیں اور قائم رہیں تو اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں البتہ اگر علامات میں تخفیف ہونے لگے تو مریض صحت یاب ہونے لگتا ہے

اسباب :۔ عضلاتی غدی تحریک آکلۃ الفم کا بنیادی سبب ہوتا ہے خون میں تیزابیت شدت سے بڑھ جاتی ہے مقام ماؤف پر تیزابی مادہ جمع ہو کر گوشت کھانا شروع کر دیتا ہے جس شدید حالتوں میں لب، رخسار اور دانت اور جبڑے کی ہڈیاں تک جھڑ جاتی ہیں۔

تیزابی اور گرم خشک اغذیہ نہایت ہی نقصان پہنچاتی ہیں۔

نوٹ :۔ آکلۃ الفم حقیقت میں ایک قسم کا سرطان (کینسر) ہے اس کا علاج کینسر کے اصول پر کرنا چاہیے۔

علاج چونکہ آکلۃ الفم اور منہ کی سڑن ایک قسم کا کینسر ہے اس کا سبب تیزابی مادہ ہے لہٰذا ایسے مریض کا علاج الٹی (البتہ) اور تیز گرم خشک اغذیہ کا روک کرنا ہو گا، تمام ہر قسم کا گوشت انڈے وغیرہ سخت نقصان دہ

ہیں سب سے اول یہ امر ضروری ہے کہ مریض کے منہ کی صفائی کرتے رہیں۔ پوٹاشیم پرمینگنیٹ اسکی کو پاؤ بھر پانی میں حل کرکے کلیاں کرائیں اگر زخم باہر ہو تو نیم گرم کرکے روئی سے زخمی مقام کو دھوئیں یا ان بجھا چونا کو پانی میں حل کرکے اور تیل ملا کر کلیاں کرائیں اور شہد چٹائیں۔ بیرونی زخم پر بھی لگا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ مریض نوجوان ہو تو شہد نصف پاؤ روزانہ چٹانا چاہئے تاکہ اندرونی طور پر خون کی اصلاح ہو جائے اور مرض میں تخفیف ہو جائے۔

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں اگر خون آتا ہو تو اعصابی غدی ملین منہ میں لگانے اور کھانے کی بہترین دوا ہے قبض وغیرہ کا خاص خیال رکھیں۔ ضرورت کے مطابق مسہل کھلاتے رہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ آک کا دودھ ۱ تولہ، ہلدی ۱ تولہ، سہاگہ ۱ تولہ، ہڑتال ورقیہ ۱ تولہ

تمام ادویہ کو کھرل میں باریک پیس لیں۔ روزانہ دن میں چار بار ہمراہ دودھ دیں اگر دودھ میں گھی ملائیں تو اور بھی بہتر ہے

نوٹ:۔ اس نسخہ کے سفوف میں شہد ملا کر مقام ماؤف پر اندرونی بیرونی لگانا بے حد مفید ہے

مرہم آہک مرہم چونا

ہوالشافی:۔ آب چونا ۱۰ تولہ، تیل سرسوں ۱۰ تولہ، کاربالک ایسڈ ۱ تولہ

تینوں کو ملا کر مرہم تیار کرکے زخمی جگہوں پر لگائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

پارہ سے منہ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پارہ سے منہ آنا	جوشش دہن سیمابی	مرکیورل سٹومیٹائٹس

تعارف:۔ جب پارہ کے مرکبات کھلائے جاتے ہیں تو پارہ کا فاضل حصہ خون میں بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر ذرا سی مقدار زیادہ ہو تو پارہ جسم کی مقدار سے بڑھ کر ہڈیوں خصوصاً ان کے جوڑوں کو متاثر کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مشہور ہے کہ پارہ جوڑوں میں بیٹھ جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پارہ جوڑوں میں نہیں بیٹھتا بلکہ اس کے استعمال سے جوڑوں کے اندر جو رطوبت ہوتی ہے وہ غلیظ ہو جاتی ہے جس سے جوڑ حرکت نہیں کر سکتے۔

چونکہ دانتوں کی جڑوں میں رطوبت کی بجائے گوشت ہوتا ہے اور گوشت متورم ہو جاتا ہے لہٰذا دانتوں کی جڑوں اور مسوڑوں میں شدید درد ہو جاتا ہے آہستہ آہستہ جب گوشت گل سڑ جاتا ہے تو دانتوں کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور دانت گر جاتے ہیں۔

پارہ سے منہ آنے کی تحریک

جو تحریک و مزاج پارہ کی ہے اسی تحریک و مزاج کی شدت سے مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں۔

پارہ کا مزاج

پارہ کا مزاج قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کی رو سے عضلاتی غدی ہے لہٰذا پارہ سے منہ آنے کی تحریک بھی عضلاتی غدی ہے۔

علاج

چونکہ منہ پارہ کی زیادہ مقدار کھانے سے آتا ہے لہٰذا فوراً پارہ یا پارہ کے مرکبات کھلانے بند کر دیئے جائیں۔

ہر قسم کی ترشی اور خشک گرم اغذیہ اور ادویہ روک دیں۔ البتہ ٹھنڈی اور ہلکی گرم تر اغذیہ اور ادویہ کھلائیں۔ مثلاً دودھ گھی پلائیں، مربہ گاجر گلقند وغیرہ کھلائیں۔ انڈے کی سفیدی نیم گرم دودھ میں پھینٹ کر پلائیں، بادام کا حلوہ بھی فوری مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ مغز بادام ، آٹا گندم ، گھی ، چینی ، دودھ

۲۰ عدد ½ چھٹانک ½ ۲ تولہ ، ۳ تولہ ½ سیر

مغز بادام اور آٹا کو گھی چینی میں ملا کر بھون لیں پھر دودھ ڈال کر حلوہ تیار کر لیں۔ پارہ کے زہر کا بہتر تریاق ہے۔

فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں اللہ شفا دے گا۔

تھوک زیادہ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بہت تھوک آنا	کثرت بزاق	ٹایالزم
بہت تھوکنا	کثرت لعاب	سیلی وے شن

تعارف:۔ منہ تھوک سے بار بار بھر جاتا ہے جس سے بار بار تھوکنا پڑتا ہے۔ رات کو رال بہتی ہے مریض کے لئے بعض دفعہ بولنا مشکل ہو جاتا ہے اگر جلد نہ رکے تو مریض نحیف کمزور ہو جاتا ہے اور ایسے مریضوں کو فالج کا خطرہ رہتا ہے۔

اسباب

تھوک کا زیادہ آنا خالص اعصابی عضلاتی تحریک ہے منہ کے اندرونی اعصاب میں سوزش ہو کر بلغمی رطوبات کی سکریشن زیادہ ہو جاتی ہے جس سے بار بار تھوکنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ قے آور کھاری و الکلائن اغذیہ اشیاء و ادویہ سے بھی تھوک زیادہ آنے لگتا ہے شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا ہے چونکہ دانت میں سوراخ ہوتا ہے جو دانت کے بوسیدہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اسے حرف عام میں دانت کو کیڑا لگنا کہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ دانت کے سوراخ میں جب تک غذائی جسم [illegible]

کل سڑ نہیں جاتے اس وقت تک اس میں کیڑا نہیں پڑتا اور نہ ہی سوراخ کیڑوں نے کیا ہوتا ہے قارئین کو یہ بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ دانت مسوڑھا [illegible]

یادداشت

کا اوپر کا حصہ شکن دار اور پتلا ہوتا ہے جب جسم میں دانتوں کی غذائیت کم ہو جاتی ہے تو دانتوں کا پتلا حصہ مزید پتلا ہو کر اوپر سے پھٹ جاتا ہے۔ دانت کے اوپر کے حصہ کے نیچے والا حصہ دانت کی غذائیت کے کم ہونے سے کھوکھلا ہوتا ہے اس میں نالی دار ہڈی کی طرح کھوکھلا ہوتا ہے جس میں احساس کے لئے اعصاب بھی آئے ہوتے ہیں جب دانت کا اوپر کا حصہ بوسیدہ ہو کر پھٹ جاتا ہے تو اس میں غذائی اجزاء جا کر متعفن ہو جاتے ہیں اور کیڑا لگ جاتا ہے [illegible] غذائیت حاصل کرنے کے لئے دانت کے اندر کے اعصاب کو کھانا شروع کر دیتے ہیں جن میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔

اسباب و علاج

اسباب درد دانت بتانے سے پہلے یہاں یہ بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر طالب علم کو جاننا چاہیے کہ داڑھ یا دانت کا اوپر کا حصہ کیوں بوسیدہ ہو جاتا ہے۔

قارئین آپ نے کئی بار ایسے مریض دیکھے ہوں گے جن کے ناخن پتلے ہو کر بیٹھ چکے ہوتے ہیں۔ ناخن کے درمیان اتنا گڑھا پڑ جاتا ہے کہ اس میں ایک دو قطرے پانی کے رک سکتے ہیں اس پر معمولی چوٹ لگ جائے یا تھوڑا سا کریدا جائے تو زخمی ہو جاتا ہے اور نیچے سے خون نکلنے لگتا ہے۔ ایسے مریضوں میں کیلشیم وچونا کی شدید کمی ہو جاتی ہے اگر یہ کمی پوری کر دی جائے تو پھر ناخن پہلے کی طرح مضبوط اور ابھر آتے ہیں۔

اسباب درد دانت میں یہی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر دانت میں کیڑا لگنے کی وجہ سے درد ہو تو مریض کو کیلشیم کے مرکبات دیے جائیں تاکہ دانت مزید بوسیدہ نہ ہوں جن دانتوں

میں سوراخ ہو گئے ہوں انہیں اچھی طرح صاف کر کے سوراخوں میں چاندی یا دانت بھرنے کے لئے ایک مخصوص مسالہ ہوتا ہے وہ بھر دیا جائے تاکہ دانت میں ردی یا غذائی اجزاء جمع نہ ہوں۔ دانتوں کو روزانہ خوب صاف کیا کریں کھانا کھانے کے بعد خلال ادا کیا کریں رات کو سوتے وقت دانتوں کو صاف کر کے سویا کریں۔

کاربالک ایسڈ میں سپرٹ ایکٹی فلیٹڈ ہم وزن ملا کر روئی تر کر کے لگائیں اس سے فوراً کیڑا مر جاتا ہے اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ اگر قبض ہو تو جلاب دیں اگر روغن دار چینی مل سکے تو اس کا ایک قطرہ لگائیں، ٹینکچر آیوڈین، ٹینکچر اکونائٹ ہم وزن ملا کر ماؤف دانت پر لگائیں اگر سوراخ ہو تو اس میں ذرا سا ڈال دیں فوراً درد رک جائے گا۔ دانت میں سوراخ ہو تو سوراخ صاف کر کے اس میں ذرا سی افیون ڈال دیں فوراً سکون ہو جائے گا۔ اگر کسی دوا سے آرام نہ آئے تو دیسی گھی گرم کر کے لگائیں فوراً آرام آ جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اعصابی تحریک سے جب تھوک زیادہ آتا ہے تو منہ میں جلن اور درد وغیرہ بالکل نہیں ہوتا البتہ منہ آنے اور منہ کے آبلوں سے تھوک تو آتا ہے لیکن رال زیادہ بہتی ہے۔

نوٹ:۔ اعصابی تحریک سے جب تھوک زیادہ آتا ہے تو زمین پر گرتے ہی فوراً جذب ہو جاتا ہے۔ البتہ غدی یا عضلاتی سوزش منہ سے نکلنے والی رطوبت بہت لیسدار ہونے کی وجہ سے فوراً جذب نہیں ہوتیں۔

علاج:۔ اصل سبب تلاش کر کے تحریک کے مطابق علاج کریں۔ انشاءاللہ فوراً فائدہ ہوگا۔

نوٹ:۔ تھوک زیادہ آنے کا علاج اگر شوگر کے علاج کے اصول پر کریں تو جلد فائدہ ہوگا۔

چونکہ تھوک اعصابی عضلاتی تحریک سے آتا ہے لہٰذا ایسے مریض کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا اور دوا ضرورت کے مطابق دیں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی سفید بریاں، پوست انار، مازو، آملہ، طباشیر، نقرہ ہر ایک ہم وزن۔ باریک کر کے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دار چینی۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ ہلیلہ سیاہ، دھتورہ، کشتہ کبد انولہ۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

غذا:۔ صبح انڈا ایک عدد ہم وزن چنے کا آٹا ملا کر نمک مرچ ڈال کر روٹی بنا کر کھلائیں دوپہر کوئی گوشت، اچار، پکوڑے، ٹماٹر، کریلے، بینگن، دہی، دہی بھلے، آلو چھولے وغیرہ میں سے مریض جسے پسند کرے کھلائیں۔ سالن کے ساتھ روٹی چنے کے آٹے کی کھلائیں شام:۔ دوپہر کا کوئی سالن یا انڈا اور بیسن کی ٹکیہ۔

دانت درد

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دانت کا درد	وجع السن	ٹوتھ ایک

تعارف:۔ درد دانت ایک ایسی علامت ہے جسے تقریباً گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے کیونکہ ہر گھر میں کبھی نہ کبھی کسی فرد کو درد دانت ہوا کرتا ہے اور ایسا شدید ہوتا ہے کہ جلد ہٹنے کا نام نہیں لیتا اس لئے تعارف کا محتاج نہیں۔

ماہیت و حقیقت درد دانت

بعض دفعہ دانت صاف نہ کرنے سے دانتوں کی جڑوں میں کریڑا اتنا بھید

کی طرح جم جاتا ہے جو آہستہ آہستہ دانت کی جڑ کی اردگرد کے گوشت و مسوڑھے کو ہٹانا شروع کر دیتا ہے جس سے اکثر اس کا مسوڑھا بھی متورم و سوج جاتا ہے اور شدید درد کرتا ہے لیکن بعض دفعہ ڈاڑھ یا دانت کے درمیان سوراخ ہو جاتا ہے جس میں

دانت نکلوانا

دانت ہلنا، دانت درد، دانت میں کیڑا لگنا، دانت میں سوراخ ہونا دانت بوسیدہ ہونا وغیرہ ایسی تکالیف ہیں۔ جن سے ڈینٹل سرجن، جراح اور بڑے بڑے ڈاکٹر تنگ آجاتے ہیں کوئی کامیاب علاج ان کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے فوراً دانت نکلوانے کا مشورہ دے دیتے ہیں مریض بیچارہ تنگ ہوتا ہے مجبوراً دانت نکلوانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ بات اس طرح غلط ہے جس طرح جسم کے کسی کمزور عضو کو کاٹ کر نکال دیتا ہے۔ مثلاً آج کل پتہ میں پتھریاں بننا شروع ہوں یا صفرا کا اخراج صحیح نہ ہوتا ہو تو بڑے بڑے سرجن پتہ کو فوراً نکال دینے کا مشورہ دیتے ہیں اکثر تو مریض کو بتائے بغیر پتہ نکال دیتے ہیں۔

بالکل اسی طرح کسی مریض کے گردے میں تکلیف ہو اور جلد ٹھیک ہوتا نظر نہ آئے فوراً گردے کو نکال پھینکتے ہیں شاید ان کے نزدیک یہ اعضاء اللہ تعالیٰ نے فاضل بنائے ہیں، اب ان کی جسم کو ضرورت نہیں ہے۔

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے اگر کسی ڈاکٹر نے کسی مریض کا گردہ بیمار ہونے کی وجہ سے نکال دیا تو چند دن کے اندر ہی دوسرے گردہ میں وہی تکالیف شروع ہو گئی جو پہلے گردہ میں ہوتی تھی اب وہی ڈاکٹر بچے ہوئے گردہ کو جو پہلے گردہ سے زیادہ گل سڑ گیا ہو نکالنے کا مشورہ تو کیا سوچ بھی نہیں سکتا۔

بلکہ اب مجبور ہو کر علاج کرنے کا مشورہ دیتا ہے کیونکہ اگر دوسرا گردہ بھی نکال دیا جائے تو انسان کا پیشاب بننا بند ہو جائے گا۔ پیشاب کا زہر خون میں رہ جانے سے تسمم بولی ہو کر مر جائے گا۔ یاد رکھیں جب تک علاج کی کوئی صورت ممکن ہو دانت کی خرابی کا علاج کریں خصوصاً جب دانت یا ڈاڑھ مضبوط ہو اور ہلتا نہ ہو۔

کیونکہ بعض دفعہ مضبوط دانت نکلنے کی بجائے ٹوٹ جاتا ہے اور پہلے سے بھی زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

بعض دفعہ اتنا جریان خون ہوتا ہے کہ رکنے کا نام نہیں لیتا کمزور مریض تو ایسی حالت میں اکثر مر جاتے ہیں۔

بعض دفعہ شدت درد سے غشی کے دورے ہونے لگتے ہیں بعض دفعہ مضبوط دانت نکالتے وقت اس طرف کی آنکھ کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔

لہٰذا دانت نکلوانے کی بجائے حتی المقدور دانت کی تکلیف کی اصل وجہ معلوم کر کے علاج کریں خاص کر مضبوط اور نہ ہلنے والے دانت مت نکالیں۔

ایک دردانگیز واقعہ

جہانیاں منڈی میں ایک ہٹے کٹے نوجوان کے دانت میں شدید درد ہونے لگا مقامی سول ہسپتال میں دکھایا گیا ڈاکٹر صاحب نے بغیر سوچے سمجھے دانت نکال دیا۔ چند دن خون نکلنے کی وجہ سے درد کم رہا پھر ساتھ والے دانت میں درد ہونے لگا تو پھر دوسرا دانت بھی نکال دیا گیا۔ ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا تھا کہ تیسرے دانت میں درد ہوا اور اسے بھی نکال کر پھینک دیا گیا مریض کو پھر بھی چین نہیں آیا تو مجبور ہو کر نشتر ہسپتال میں لے جایا گیا وہاں یکے بعد دیگرے چار پانچ دانت نکال دیئے گئے آخر مجبور ہو کر ڈاکٹروں کے بورڈ نے فیصلہ کیا کہ اسے لاہور میو ہسپتال میں فلاں ڈاکٹر کے پاس

لے جاؤ۔ ورنہ مریض کو لاہور لے گئے وہاں ڈاکٹر نے دانت اور نکال دیئے جب درد نہ رکا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ شاید کسی بیماری کی وجہ سے درد نہ ہوتا ہو اسکا پیشاب پاخانہ اور جبڑا سے گوشت نکال کر کیمیائی معائنہ کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔
کیمیائی ٹیسٹ سے پتہ چلا کہ جبڑا میں کینسر ہو چکا ہے دانت نہیں نکالنے چاہئیں تھے بلکہ کینسر کا علاج کرنا چاہئے تھا، کینسر کا دوائی علاج شروع کیا گیا مرض کو بالکل افاقہ نہ ہوا دیتی نشہ آور اور مسکن ادویہ سے درد رکتا، مجبور ہو کر بجلی لگانی شروع کر دی درد رک گیا لیکن چند دن بعد پھر درد ہونے لگا بجلی لگانے کا سلسلہ دو مہینہ تک جاری رہا جوں جوں بجلی کا اثر گوشت پر ہوتا گیا تو اول ڈاڑھی کے بال گرے پھر گوشت گلنے سڑنے لگا پھر جبڑے ہڈیاں بھربھری ہو کر گرنے لگی جبڑے میں سوراخ ہو گیا۔
مریض کی ایسی حالت ہو گئی کہ منہ سے کھانا پینا بند ہو گیا جو چیز منہ میں ڈالی جاتی جبڑے کے سوراخ سے باہر نکل جاتی مریض کے منہ سے اتنی گندی بو آنے لگی جیسے مردار سے آتی ہے کوئی شخص اس کے پاس بیٹھ نہیں سکتا تھا آخر کار مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔
یہ واقعہ میں نے اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے جراح اور ڈینٹل سپیشلسٹ بغیر سوچے سمجھے مریض کو دانت جیسی نعمت سے فوراً محروم نہ کر دیا کریں۔
میں یقین و وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر متاثرہ دانت کی اصل بیماری کا علاج کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ تکلیف رفع نہ ہو۔
ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ صحیح علاج سے ہلنے والے دانت لوہے کی طرح سخت ہو جاتے ہیں درد اور ورم وغیرہ غائب ہو جاتے ہیں

دانتوں پر میل جمنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دانتوں کی میل	حفر	ٹارٹار

تعارف:۔ دانتوں پر میل تعارف کا محتاج نہیں ہے کیونکہ ہر شخص دانتوں کی اور حسن سے واقف ہے سفید دانت تو موتیوں کی طرح چمکتے ہیں لیکن اگر ان پر کسی قسم کی میل جمنا شروع ہو جائے تو ان کا حسن جاتا رہتا ہے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے دانتوں کی یہی میل بڑھتے بڑھتے مسوڑھوں کو ان کی جڑوں سے ہٹانا شروع کر دیتی ہے جس سے دانتوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں اور دانت ہلنے لگتے ہیں آہستہ آہستہ ایک ایک ہو کر گرنے لگتے ہیں بعض دفعہ مسوڑھوں میں پیپ پڑ جاتی ہے جس کی زہر معدہ میں اتر کر خون میں جذب ہو جاتی ہے جو کئی قسم کی تکالیف کا سبب بنتی ہے۔

اسباب:۔ دانتوں پر میل اسی وقت جم جایا کرتی ہے جب انہیں باقاعدہ صاف نہیں کیا جاتا خون میں تیزابی مادہ بڑھنے سے بھی دانتوں پر میل جم جایا کرتی ہے۔

علاج مسواک، برش اور منجن سے دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھیں، کھانا کھانے کے بعد کیکر یا نیم کی مسواک سے دانتوں کی اچھی طرح صفائی کر دیا کریں۔
اگر مسوڑوں کے اوپر پتھر کی طرح میل جم چکی ہو تو کسی دندان ساز سے صاف کرائیں۔ اگر مسوڑوں کو زخمی کر دیا جائے عفونتی مین دانتوں اور مسوڑوں پر لگائیں۔

یادداشت چونکہ تیزابی مادہ بڑھ کر ہی دانتوں پر میل جمنا شروع ہوتی ہے۔ لہذا دانتوں کو میل سے محفوظ رکھنے کے لئے ایسا نسخہ بنائیں

جس میں نمک شامل ہو کیونکہ تمام ادویہ سے بہتر دافع تیزابیت نمک ہے۔

ھوالشافی:۔ اجوائن دیسی، نمک طعام، دانہ الائچی خورد، برابر وزن۔ سب کو باریک پیس کر محفوظ کرلیں ایک ماشہ دوائے کر مسوڑوں دانتوں پر لگا دیا کریں کچھ دیر بعد کلی کرکے منہ صاف کردیں۔ انشاء اللہ منہ سے بدبو پائیوریا درد دانت۔ مسوڑوں کا پھولنا وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے۔

مسوڑوں کی سوجن

تعارف:۔ دانتوں اور مسوڑوں کی جڑوں کے اردگرد کے مسوڑے سوج جاتے ہیں ان میں شدید درد ہوتا ہے۔ کھانا کھانے اور دوا وغیرہ کھانے کیلئے منہ کھولنا دشوار ہو جاتا ہے۔

بچوں میں مسوڑوں کی سوزش سے قے دست آنے لگتے ہیں بعض دفعہ اتنا ورم ہو جاتا ہے کہ دماغ میں ورم ہوکر سرسامی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسباب:۔ دانتوں کی جڑوں میں پتھر کی طرح میل جمنا اور مسوڑوں کو زخمی کردینا مرض سکروی مسوڑوں سے خون آنا۔ سمیت سیماب دیابیطس کا زہر یا بچوں میں دانت نکلنا۔

یادداشت جاننا چاہئے کہ مسوڑے عضلات کا مجموعہ ہیں اور جب بھی ان میں سوزش ورم وغیرہ ہوتے ہیں اس وقت عضلاتی غدی تحریک زوروں پر ہوتی ہے قبض شدید بھی اس کا سبب ہے خون میں ترشی و تیزابیت کی کثرت بھی مسوڑوں میں ورم اور سوجن کا سبب ہو سکتا ہے۔

علاج کوئی خراب دانت ہو تو اس کی اصلاح کریں اگر اصلاح ناممکن ہو تو اسے نکلوادیں قبض شدید ہو تو اس کو زائل کریں۔

بچوں کے دانت نکل رہے ہوں تو سہاگہ اور شہد خالص ملا کر ذرا ذرا سی مسوڑوں پر لگائیں اگر سوجن کی وجہ سے دانت نہ نکل رہے ہوں تو متورم مسوڑوں کو شگاف دلا کر خون نکلوادیں۔

اصول علاج قانون مفرد اعضاء کا اصول علاج یہ ہے کہ چونکہ عضلاتی تحریک زوروں پر ہے لہذا متورم مقام پر خصوصاً مسوڑوں پر غدی عضلاتی لیمن لگانے اور کھانے کو دیں اگر ساتھ قبض شدید ہو تو غدی عضلاتی مسہل کھانے کو دیں اگر ورم شدید ہو تو مسوڑوں پر جونکیں لگوائیں۔

یہ شربت بھی مفید ہے اس کے اندرونی استعمال سے خون کا دباؤ کم ہوکر ورم ختم ہو جائے گا۔

ھوالشافی:۔ عناب، شاہترہ۔ فلفل سیاہ، چینی بطریق معروف شربت بنائیں
۲½ تولہ ½۱ تولہ ½ ماشہ ا پاؤ اور نصف نصف چھٹانک دن میں تین بار پلائیں۔ اللہ شفاء دے گا۔

مسوڑوں سے پیپ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مسوڑوں کے زخم	قروح لثہ	پائیوریا ایلوری ادیسرس

تعارف:۔ مسوڑوں کی ایک ایسی تکلیف ہے جس میں مسوڑے کبھی کبھی متورم ہوتے ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان کے نیچے یعنی دانتوں ڈاڑھوں کی جڑوں کے نیچے پیپ پڑتی رہتی ہے اور دبانے سے چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے نکلتی ہے عرف عام میں اسے ناسور کہتے ہیں۔

یادداشت:۔ یہ تکلیف اکثر لوگوں کو ہوتی ہے لیکن شدید تکلیف نہ ہونے

کی وجہ سے چنداں پرواہ نہیں کی جاتی حالانکہ یہ ایک خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے ۔

علامات :- منہ اور دانتوں کو قدرت نے جس مقصد کے لئے ودیعت کیا ہوا ہے وہ مقصد حاصل کر لینے کے بعد یعنی کھانا چکنے کے بعد جب ہم ان کی حفاظت نہیں کرتے ۔ کھائی ہوئی غذا کے ذرات کو مسواک وغیرہ نکال نہیں دیتے تو وہ ذرات متعفن ہو جاتے ہیں جن کی سمیت سے مسوڑے متاثر ہو کر متورم ہو جاتے ہیں اور بوسیدہ دانتوں کے اوپر آ کر انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور کبھی کبھی ان سے جریان خون بھی ہوتا ہے ۔

زبان

اُردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
زبان	اللسان	ٹنگ

تعارف :- حواس خمسہ بیرونی کا نہایت اہم رکن ہے ۔ شکل میں لمبوتری درمیان سے موٹی چپٹی اور باہر والے سرے پر چپٹی اور پتلی ہوتی ہے اس کی جڑ ایک کری کے ذریعہ گلے کے نیچے گلے تک پھیلی ہوئی ہے ۔

زبان کے اوپر باریک قدرے دانوں کی شکل میں پھیلے ہوتے ہیں ۔ زبان کے نیچے غشا مخاطی ہے ۔ [illegible] ضرورت کے مطابق رطوبت رستی رہتی ہے ۔ زبان کے اوپر اور نیچے اعصاب کا جال بچھا ہوا ہے جن کے ذریعہ چکھنے کا فعل ادا کرتی ہے ۔

زبان کا تمام جسم گوشت و عضلات کا بنا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ بہت ہی نرم اور لچکدار ہوتی ہے ۔ انسان زبان کے اگلے حصہ کو ادھر ادھر اوپر نیچے اپنی مرضی سے کر لیتا ہے زبان کی یہی حرکت کبھی بولنے کا کام دیتی ہے کبھی منہ صاف کرنے تھوکنے کا کام کرتی ہے ۔

زبان میں اللہ تعالیٰ نے اغذیا شیاء کے ذائقے پرکھنے کی صفت بھی عطا کی

ہے ۔ چنانچہ زبان کے اگلے سرے سے مٹھاس اور درمیان میں نمکین اور پچھلے حصہ میں تلخ اور کڑوے ذائقہ کا پتہ چلتا ہے

زبان کا بندھنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زبان کا بندھنا	رابط اللسان	ٹنگ ٹائی
زبان کا جڑنا	التصاق اللسان	اینکی لوگلوسیا

تعارف :- زبان کے نیچے کا پردہ اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ زبان نیچے ہی رہتی ہے ۔ زبان کا سرا اوپر نہیں اٹھ سکتا نہ زیادہ آگے پیچھے ہو سکتی ہے ۔

نوٹ :- بعض بچوں میں زبان کے نیچے پردہ نہیں ہوتا بلکہ فرش دہن کے ساتھ جڑی ہوتی ہے اس حالت کو التصاق زبان کہتے ہیں ۔

اسباب :- یہ مرض خلقی ہے ۔

علامات :- ایسا بچہ زبان نہ باہر نکال سکتا ہے نہ بات چیت کر سکتا ہے کیونکہ بولنے کا فعل زبان کی حرکت کے بغیر ناممکن ہے ۔

بعض بچے معمولی بولتے ہیں لیکن وہ بھی تتلا کر بولتے ہیں جو بالکل نہ بولے اسے گونگا اور جو تتلا کر بولے اسے توتلا کہتے ہیں ۔

علاج اگر پردہ چھوٹا ہو تو اسے گول منہ والی قینچی سے کاٹ دیں اگر زبان فرش دہن سے جڑی ہو تو کسی قابل سرجن سے درست کرا دیں جونہی زبان صحیح حرکت کرنے لگے گی ۔ فوراً بچہ فر فر بولنے لگے گا ۔

تندوا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تندوا	ضفدع اللسان	رے نیولا

تعارف:۔ تندوا زبان کی ایسی تکلیف کا نام ہے جس میں زبان کے نیچے رسولی پیدا ہو جاتی ہے جس کی شکل مینڈک یا مینڈک کے سر کے مشابہ ہوتی ہے اس لئے اس کو رے نیولا یعنی مینڈک اور عربی میں ضفدع اللسان (زبان کا مینڈک) کہتے ہیں لیکن اردو میں اسے تندوا کہتے ہیں۔

اسباب و علاج:۔ تندوا کبھی خلقی طور پر پیدا ہوتا ہے البتہ اگر بڑی عمر میں ہو تو بیماری سے کہہ سکتے ہیں جس کا علاج رسولی کے تحت ہی کرنا چاہئے ورنہ عمل جراحی سے نکال دینا چاہیے

ورم زبان

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زبان کی سوجن	ورم اللسان	گلوسائٹس

تعارف:۔ زبان پھنسی وغیرہ پیدا ہو کر سوج جاتی ہے شدید حالتوں میں ساری زبان سوج جاتی ہے درد نہایت شدت سے ہوتا ہے زبان اکڑی دکھنی ہوتی معلوم ہوتی ہے کھانے پینے اور بولنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے زبان لبوں سے باہر آجاتی ہے بر وقت رال بہتی ہے زبان اور چہرہ سرخ ہو جاتے ہیں اگر پھنسی وغیرہ پک جاتے تو پیپ نکلنے لگتی ہے اگر عرصہ تک پھنسی نہ پکے تو کینسر میں تبدیل ہو جاتی ہے اور ہلاکت کا باعث

بنتی ہے۔

اسباب:۔ یہ حقیقت تو آپ کو معلوم ہے کہ زبان ذاتی طور پر عضلاتی مزاج کی حامل ہے اس میں پھنسی یا ورم وغیرہ عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے اور زبان میں تحریک سوزش اور ورم کی وجہ سے شدید عضوی بخار چیچک، خسرہ، معدہ آنتوں میں تیزابیت ترشی، خرابی دندان، پارہ کے مرکبات تیز مرچ، مصالحہ والی غذائیں کھانا اور زیادہ گرم دودھ چائے پینا وغیرہ۔

علاج ہر قسم کی خرابی کو رفع کریں، ترشی اور کھٹی اغذیہ اشیاء بند کرا دیں اور دافع ترشی چیزیں کھلائیں۔

زبان سے پھنسی ہو تو اسے نشتر سے زخمی نہ کریں بلکہ صرف کھانے پینے والی اغذیہ ادویہ کھلائیں اور ورم میں راد ع صورت پیدا کر کے اسے واپس لوٹانے کی کوشش کریں۔ اگر واپس نہ ہو تو مکمل اغذیہ ادویہ کھلا کر ورم پکانے کی کوشش کریں اگر ورم میں پیپ بن جائے تو ورم مکمل ہو کر ختم ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ زبان کی پھنسی کو زخمی نہ کریں ورنہ سرطان (کینسر) میں تبدیل ہو جائیگی بعض دفعہ زبان اتنی سوج جاتی ہے کہ مریض سانس نہیں لے سکتا اور اسے موت نظر آنے لگتی ہے ایسی صورت میں فوراً کسی سرجن سے ہوا کی نالی میں سوراخ کرا دیں تاکہ دم بند ہو کر موت واقع نہ ہو جائے۔ چونکہ ورم زبان عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا مریض کو غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں اگر مریض دوا کھا نہ سکے ورنہ غدی اعصابی ٹیکے وغیرہ لگا کر خون کا دباؤ کم کر دیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کرائیں قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل دیں

نوٹ:۔ کھانے پینے اور دوا وغیرہ کے استعمال میں یہ خیال رکھیں کہ وہ زبان پر خراش نہ کرے اس مقصد کے لئے شربت بزوری کا شربت دینار وغیرہ پلائیں۔ عرق مکو کاسنی بھی دے سکتے ہیں

تکالیف معدہ و امعاء ایک نظر میں

معدہ ایک شریف عضو ہے

صحیح معنوں میں معدہ ایک شریف عضو ہے بدن کی صحت کا دارومدار اسکے صحیح افعال پر ہے کیونکہ افعال کی ابتدا اسی سے ہوتی ہے جب اخلاط صالح پیدا نہیں ہونگے تو بدن کی نشوونما کیسے ہو سکتی ہے اسکے افعال کی خرابی کے ساتھ خون میں بھی خرابی واقع ہو جاتی ہے جس سے دیگر اعضا متاثر ہو کر بگڑ جاتے ہیں جن کے نتیجے میں امراض پیدا ہوتے ہیں ہم معدہ کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور جائز ناجائز غذا اس میں ٹھونستے رہتے ہیں وہ اسکے مطابق اخلاط تیار کرتا رہتا ہے جسے دیگر اعضا اپنی غذا کے طور پر حاصل کر کے مریض ہو جاتے ہیں مسلسل غلط غذا کھاتے رہنے سے جب وہ برداشت نہیں کر سکتا تو چیخ اٹھتا ہے آخر تنگ آ کر بالکل ضعیف ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ بیماری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور معدہ

قانون مفرد اعضا کی تحقیق سے پہلے علم الامراض پر لکھی گئی کتب میں معدہ کو مفرد عضو سمجھتے ہوئے اس میں پیدا ہونے والی تمام امراض و علامات کا مخلوط ذکر کیا گیا ہے بالاعضاء امراض و علامات کی تخصیص نہیں کی گئی جس سے ایک طرف علم الامراض و علامات میں پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں اور دوسری طرف علاج الامراض میں شدید رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں اگر کسی محقق نے بالاعضاء امراض کی تخصیص کرنے کی کوشش کی ہے تو اس نے بھی صرف معدہ کے عصبی امراض بیان کئے ہیں۔ عضلاتی اور غدی امراض کو الگ الگ پیش نہیں کیا گیا اسلئے معدہ

پیدا ہونے والے صفراوی و غدی امراض کا علاج کھٹائی میں پڑ گیا ہے صحیح تشخیص و تجویز نہ ہونے سے مریض بے چارے تڑپ تڑپ کر مر رہے ہیں ان میں کوئی بخیر معدہ کے چکر میں پھنسا ہوا ہے کوئی السر و سرطان معدہ کا مریض ہے کسی کو خون کی قے آ رہی ہے کسی کا پیٹ جل رہا ہے کوئی درد معدہ کی وجہ سے تڑپ رہا ہے ہر طرف درد معدہ و پیٹ کی تکلیف کے مریض مارے مارے پھر رہے ہیں مسکنات و مخدرات کے سہارے انہیں جلایا جا رہا ہے نہ ان کی صحیح تشخیص ہو رہی ہے علاج تو دور کی بات ہے صحیح غذا بھی تجویز نہیں کی جا رہی۔

افسوس تو طب یونانی کے حکماء پر ہے کہ وہ اپنے کامل اور فطری طریقہ علاج کو چھوڑ کر ایلوپیتھی کے غلط اور ان سائنٹیفک طریقہ علاج کی جھولی میں گر رہے ہیں۔ ان کی بے یقینی کا یہ حال ہے کہ وہ ایک ہی مریض کو کچھ دیسی اور کچھ انگریزی ادویات دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں دونوں طریقہ علاج پر عبور حاصل ہے۔

میں اپنے طبیب حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اپنے فطری یقینی و بے خطا طریقہ علاج جس کی بنیاد کیفیات مزاج و اخلاط پر رکھی گئی ہے پر تھوڑی سی محنت کر کے قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں چند دن میں علم و فن طب پر عبور حاصل ہو جائے گا۔ قانون مفرد اعضاء کا فیضان آپ پر اس صورت میں ظاہر ہو گا کہ آپ مریض کو دیکھتے ہی اس کی علامات اور پیچیدہ امراض کو اسی طرح بیان کریں گے کہ جیسے کسی کتاب سے پڑھ کر سنا رہے ہیں میں مبالغہ آمیز باتیں نہیں کر رہا۔ بلکہ حقیقت کا اظہار کر رہا ہوں۔

میں وثوق سے کہتا ہوں کہ چاہے کوئی حکیم ہو چاہے ڈاکٹر جو ایک دفعہ قانون مفرد اعضاء کو ذہن نشین کر لیتا ہے وہ کسی اور طریقہ علاج کا محتاج نہیں رہتا اب میں پہلے معدہ و امعاء کی حقیقت و ماہیت اور ساخت بیان کرتا ہوں اس کے بعد ان میں پیدا ہونے والی تکلیف

و امراض و علامات کی بالا عضاء تشریح اور قانون مفرد اعضاء کے تحت ان کا سائنٹیفک اور یقینی و بے خطا علاج پیش کروں گا۔

حقیقت معدہ و امعاء

یہاں اول حقیقت معدہ بیان کرتا ہوں اس کے بعد آنتوں کی تشریح و توضیح کروں گا۔

جاننا چاہیے کہ ظاہری طور پر معدہ کے تین بڑے حصے ہیں

۱۔ مری ۲۔ فم معدہ، قعر معدہ،

مری ۱۔ یہ معدہ کا پہلا حصہ ہے اسے مری کہتے ہیں یہ منہ کے انتہا سے شروع ہوتا ہے جہاں تک سینہ کی ہڈیاں ہیں وہاں تک مری کی لمبائی ہے۔

فم معدہ ۲۔ مری کے اختتام سے فم معدہ شروع ہوتا ہے اس پر گوشت وغیرہ زائد نام ہوتا ہے اس حصہ میں حس بہت زیادہ ہوتی ہے تاکہ بھوک پیاس اور ضرورت غذا

کا احساس ہوتا ہے۔

قعر معدہ از فم معدہ سے آنتوں تک کا حصہ قعر معدہ کہلاتا ہے غذا کا لطیف حصہ اسی کے راستے جگر تک پہنچتا ہے۔

مقام معدہ معدہ کے اوپر قلب پھیپھڑے نیچے حجاب حاجز و آنتیں، دائیں طرف جگر بائیں طرف تلی اور طحال ہے۔

ساخت معدہ معدہ کی ساخت میں تین طبقات ہوتے ہیں اندرونی طبقہ اعصابی ہے جس سے لعابی رطوبت ترشح ہوتی ہے جو غذا کو سیال بنانے میں مدد دیتی ہے۔

دوسرا طبقہ غدی (غشائی) جو خانہ دار ساخت ہوتا ہے اس طبقہ سے مفرازی رطوبات اخراج پاتی ہیں جو غذا کو جلد تحلیل کرتی ہیں معدہ کے اندر جو لمبی لمبی چنٹیں پائی جاتی ہیں انہیں عربی میں خمل اور انگریزی میں رگوجز آف دی سٹامک کہتے ہیں یہ ایک قسم کے غدد ہیں ان کے اندر شہد کے چھتے کی طرح خانے ہوتے ہیں انہی کے اندر سے مفرازی رطوبات ترشح پاتی ہیں۔

تیسرا طبقہ عضلاتی ریشوں کا ہوتا ہے اور تعداد میں سب سے زیادہ ہوتا ہے اس حصہ سے ترش (سودائی) رطوبات ترشح پاتی ہیں جو بھوک لگاتی ہیں۔

معدہ کے اعصاب، غدد و عضلات کی ذمہ داریاں

بیشک ہم بار بار بتلا چکے ہیں کہ دماغ و اعصاب احساس کے اعضا ہیں اور غدد تحلیل کا کام کرتے ہیں اور عضلات حرکات کے اعضاء ہیں لہٰذا معدہ کے اعصاب بھوک پیاس کا احساس دلاتے ہیں معدہ کے غدد غذا کو ہضم و تحلیل کرنے کا کام کرتے ہیں تاکہ بدل ما تحلیل ملتا رہے۔

معدہ کے عضلات معدہ میں ضرورت کے مطابق حرکات کراتے ہیں تاکہ غذا آسانی سے کیلوس میں تبدیل ہو سکے اور اس کا کوئی حصہ کچا نہ رہ سکے۔

جب غذا ہضم ہو چکے تو معدہ سے خارج کی جاسکے جو معدہ کے فم اسفل یا بواب کے راستے آنتوں میں جا سکے یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ معدہ میں غذا بالعموم تین چار گھنٹے میں ہضم ہو جاتی ہے اور کیلوس کی صورت میں تبدیل ہو کر اثنا عشری میں چلی جاتی ہے جہاں صفرا اور رطوبت لبلبہ کے ملنے سے غذا کے روغنی اجزا تحلیل (ہضم) ہوتے ہیں اور اس کا رنگ سفید دودھیا ہو جاتا ہے اسے عرف عام میں کیلوس کہتے ہیں۔ یہی خلاصہ غذا عروق ماساریقہ کے ذریعے منجذب ہو کر خون میں شامل ہو جاتا ہے

آنتیں

اردو آنتیں، عربی امعاء، انگریزی انٹسٹائنز (INTESTINES)

آنتوں کی اقسام

آنتیں تین قسم کی ہوتی ہیں (۱) چھوٹی آنتیں (۲) بڑی آنتیں (۳) امعاء مستقیم اور قولون

چھوٹی آنتیں

چھوٹی آنتیں پتلی اور باریک لمبائی میں تقریباً ۲۲ فٹ لمبی ہوتی ہیں ان کے تین حصے ہوتے ہیں۔

(۱) بارہ انگشتی آنت (۲) خالی آنت (صائم) (۳) پرپیچ آنت

ذیل میں آنتوں کی تشریح کرنے کے بعد معدہ کا سوء مزاج بیان کیا جائے گا اس کے بعد پھر درد معدہ کے اسباب علامات اور علاج پیش کیا جائے گا۔

بارہ انگشتیہ آنت

اسے اثنا عشری آنت بھی کہتے ہیں انگریزی میں ڈیوڈی نم (DUODENUM) کے نام سے پکارتے ہیں یہ چھوٹی آنت کا پہلا حصہ ہے جو معدہ کے زیریں سراخ (بواب) سے شروع ہوتا ہے اور خالی آنت تک آتا ہے اس حصہ میں کیمیائی اعمال کثرت سے ہوتے ہیں کیونکہ اسی حصہ میں پتہ سے صفرا ایک نالی کے ذریعے اسمیں گرتا ہے اور رطوبت لبلبہ بھی ایک نالی کے ذریعے شامل ہوتا ہے۔

صائم

اسے اردو میں خالی آنت عربی میں صائم اور انگریزی میں جیجونم JEJUNUN کہتے ہیں یہ چھوٹی آنت کا ہی ایک حصہ ہے اسے الگ نام سے اسلئے پکارتے ہیں کیونکہ بعد از مرگ یہ خالی ہوتا ہے اسکی لمبائی تقریباً ساڑھے سات فٹ ہوتی ہے یہ حصہ اثنا عشری آنت سے شروع ہو کر پیچدار آنت تک جاتا ہے۔

پیچدار آنت

اسے اردو میں پیچیدہ آنت، عربی میں معاد قیق اور انگریزی میں ILLUM کہتے ہیں یہ چھوٹی آنت کا پچھلا حصہ ہے چونکہ اسمیں بے شمار پیچ اور بل ہوتے ہیں اس لئے اسے پیچیدہ آنت کہتے ہیں یہ حجم میں بھی پتلی ہوتا ہے اسکی لمبائی تقریباً گیارہ فٹ ۶ (چھ) انچ ہوتا ہے

نوٹ چھوٹی آنتوں میں اعصاب کی کثرت ہوتی ہے لہٰذا ان کا مزاج تر گرم ہوتا ہے جو بھی اس حصہ میں سردی بڑھتی ہے دست شروع ہو جاتے ہیں۔

یا سنگرہنی ہو جاتی ہے۔

بڑی آنتیں

اردو۔ بڑی آنتیں، عربی۔ امعاء اغلاظ، انگریزی LARJE INTESTINES اسکی لمبائی تقریباً ۵ فٹ ہوتی ہے جو چھوٹی آنت کے پچھلے سرے سے شروع ہو کر قولون آنت تک ہے اسے چھوٹی آنتوں سے بڑی اسلئے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے دائرہ و حجم میں بہت بڑی، موٹی اور ساخت میں دبیز ہوتی ہے اسمیں چربی بہت زیادہ ہوتی ہے یہ چھوٹی آنت سے جب شروع ہوتی ہے تو یکدم فراخ ہو جاتی ہے یہاں اس کا فاضل سرا نیچے کی طرف رہ جاتا ہے اسے زائدہ آعور کہتے ہیں زائدہ آعور سے یہ آنت سیدھی اوپر کی طرف اٹھتی ہے اور معدہ کے ساتھ مس کرتی ہوئی بائیں طرف طحال کی طرف جاتی ہے اور قولون آنت سے ملتی ہے نوٹ اس آنت میں غذائی مادہ کثرت سے پایا جاتا ہے لہٰذا اس حصہ کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے پیچش وغیرہ کے وقت یہی حصہ متاثر ہوتا ہے۔

قولون آنت

یہ طحال کے عین نیچے بڑی آنت سے شروع ہوتی ہے اور سیدھی نیچے کی طرف آتی ہے سرین کے قریب یکدم باریک ہو جاتی ہے اور امعاء مستقیم کے نام سے مقعد کے ساتھ مل جاتی ہے۔ اسے قولون آنت اسلئے کہتے ہیں کہ اسی حصہ میں اکثر قولنج ہوا کرتا ہے۔
نوٹ: اس حصہ میں بہ نسبت غذا کے فضلات کی کثرت ہوتی ہے لہٰذا اس کا مزاج خشک گرم ہوتا ہے جونہی سردی کا اثر بڑھتا ہے تو قولنج ہو جاتا ہے۔

**

آنتوں کی ماہیئت و ساخت

آنتوں کی ساخت میں تین طبقات پائے جاتے ہیں (۱) اعصاب (۲) غدد (۳) عضلات
یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جو اعضا جو افعال معدہ میں انجام دیتے ہیں وہی کام آنتوں میں
کرتے ہیں مثلاً پاخانہ کی حاجت کا احساس دلانا اعصاب کا کام ہے معدہ سے آئی ہوئی غذا کو جزو بدن
بننے کے لئے مزید تحلیل کرنا غدد کا کام ہے فضلات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے
جانے کے لئے آنتوں میں حرکات کرانا عضلات کا کام ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ
آنت کا ایک حصہ سکڑتا ہے اور دوسرا پھیلتا ہے اس طرح غذا آنتوں میں آگے کو جاتی ہے
اور فضلا براہ مبرز خارج ہو جاتا ہے اس عمل میں اعصاب غدد عضلات مل کر کام کرتے ہیں ورنہ
اگر ایک کا فعل بھی باطل ہو جائے تو فضلات وغیرہ کبھی خارج نہیں ہو سکتے۔
مثلاً فالج اسفل میں آنتوں کے اعصاب شل ہو چکے ہوتے ہیں لہذا ایسے مریضوں کا پیشاب و پاخانہ ہمیشہ
بند ہو جاتا ہے حاجت تک نہیں ہوتی مجبوراً پاخانہ اینیما کرنے سے اور پیشاب کیتھیٹر سے خارج
کرتے ہیں۔

سوء مزاج معدہ

سوء مزاج معدہ سے مراد معدہ کے طبعی مزاج میں بگاڑ ہوتا ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے
کہ معدہ کا اپنا فطری مزاج کیا ہے [illegible] بات یہ ہے کہ معدہ کے سوء مزاج کو سمجھنے کے
[illegible] کہ معدہ کا مزاج [illegible] تب تک سوء
مزاج معدہ کی بارہ اقسام لکھی ہیں لیکن جس طالب علم کو معدہ کے مزاج کا پتہ نہیں وہ ان بارہ اقسام
کو کیسے ذہن نشین کرے گا۔

معدہ کا مزاج

یاد رکھیں معدہ مفرد عضو نہیں ہے بلکہ عضلات اور غدد اعصاب سے مل کر بنا ہوا ہے ان کی
ترتیب یہ ہے کہ معدہ میں عضلات سب سے زیادہ ہیں غدد غشائی مخاطی ان سے کم اور اعصاب
جو بھوک کا احساس دلاتے ہیں سب سے کم ہیں۔ چونکہ معدہ میں عضلات اور عضلاتی مادہ کی کثرت
ہے اور غدد غشائی اس سے کم ہیں۔ لہذا قانون مفرد اعضاء کی رو سے معدہ کا مزاج خشک گرم
(عضلاتی غدی) قرار پاتا ہے۔

یاد رکھیں معدہ میں کبھی تری کے اثرات بڑھ جاتے ہیں جو اس کے اعصاب میں تحریک سے
پیدا ہوتے ہیں جس کے باعث معدہ کا سوء مزاج رطب بارد کہتے ہیں اور حامیین قانون مفرد اعضاء
اسے اعصابی عضلاتی تر سرد کہتے ہیں۔
کبھی معدہ کے غدد غشائی میں تحریک ہو کر معدہ کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور ایک نئی صورت
گرمی خشکی کی پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب! چونکہ سوء مزاج کا تعلق صرف کیفیات سے ہی ہوتا ہے لہذا جو مزاج
سوء مزاج کے وقت ہوگا وہی کیفیت اس کا سبب ہوگی یا کوئی جذبہ

ہو سکتا ہے ۔ مثلاً تری یا سردی کے موسم سے معدہ میں تری یا سردی کے اثرات بڑھ سکتے ہیں یا بالکل یہی صورت خوف سے بھی ہو سکتی ہے جو سبب معلوم ہو اس کا ازالہ کریں ۔ انشاء اللہ فوراً آرام آ جائے گا ۔

یاد رکھیں سوء مزاج کے کوئی مستقل امراض نہیں ہوتے بلکہ یہ چند منٹوں سے لے کر چند گھنٹوں اور زیادہ سے زیادہ ایک دو دن تک ہو سکتے ہیں مثلاً نمونیا، شدید درد سر، بھوک بند ہونا وغیرہ علاج کرتے وقت جہاں ادویہ اغذیہ تجویز کریں وہاں موسمی کیفیات سے بھی مریض کو محفوظ کرائیں تاکہ جلد آرام کی صورت ہو۔ مثلاً سردی لگنے سے مریض کو تھرتھری یا بخاریاں آنے لگیں ۔ یا دست آنے شروع ہو جائیں تو مریض کو سردی سے بچائیں مثلاً معاً پر گرم ریت سے ٹکور کرائیں پینے کے لئے تیز گرم لونگ دار چینی کا قہوہ پلائیں ایسا کرنے سے مریض منٹوں کے اندر سکون محسوس کریگا

درد معدہ

اردو نام درد معدہ ، طبی نام ، وجع المعدہ انگریزی نام ، گیسٹریلجیا ۔

درد معدہ کی اقسام

درد معدہ کی بالاعضا تین بڑی اقسام ہوتی ہیں - ۱۔ درد معدہ اعصابی ، ۲۔ درد معدہ عضلاتی ، ۳۔ درد معدہ غدی

درد معدہ اعصابی

جب معدہ کے اعصابی پردہ میں سوزش ہو جاتی ہے تو اس سے ایک طرف معدہ میں رطوبات کی سکریشن بڑھ جاتی ہے دوسری طرف رطوبات کی کثرت سے نظام ہضم معطل ہو جاتا ہے

جس سے اکثر قے ہو جایا کرتی ہے اس صورت میں اعصاب میں تحریک ہوتی ہے -

اسباب

سوزش اعصاب کیفیاتی ، نفسیاتی اور مادی اسباب سے ہوا کرتی ہے کیفیاتی اسباب میں تری سردی مرطوب موسم یا گیلے کپڑے پہننا وغیرہ شامل ہیں ۔ نفسیاتی اسباب میں پریشانی و خوف اس کا سبب بنتے ہیں -
معدہ کے اعصاب میں سوزش کا سبب اکثر مادی ہوتا ہے جس میں خلط بلغم کی زیادتی یا مولد بلغم اشیاء وغیرہ شامل ہیں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سوزش اعصاب یا درد معدہ کا ایک سبب بلغم کی زیادتی بھی ہے تو اس سے ہماری مراد وہ بلغم نہیں ہے جو کھانسی کے ساتھ خارج ہوتی ہے بلکہ خون کی وہ رطوبات ہیں جو دماغ و اعصاب کی غذا بنتی ہیں اور وہاں سے سکریشن کی صورت میں اخراج پاتی ہیں چونکہ غیر طبعی راستہ اختیار کر چکی ہوتی ہیں اسلئے شدید تکلیف کا باعث بنتی ہیں مثلاً اگر ناک میں سوزش اعصاب ہو جائے تو زکام ہو جاتا ہے بعض دفعہ شدید [illegible] سر ہو جاتا ہے معدہ اعصاب میں ترشح ہونے لگیں تو قے ، دست اور شدید صورت میں درد پیٹ ہونے لگتا ہے

غذا، دواء اور زہر

بعض مریض عادتاً ایسی اغذیہ کھاتے ہیں جن میں دودھ گھی ، چاول ، دلیا ، کھچڑی ، مولی ، گاجر ، کدو ، توری ، ٹینڈے وغیرہ شامل ہیں یہی اغذیہ بعض دفعہ سوزش اعصاب معدہ کا سبب بن جاتی ہیں جس کا نتیجہ اکثر درد معدہ ہی ہوتا ہے ۔ بعض دفعہ محرک اعصاب ادویہ اور زہر بھی اس کا سبب بنتی ہیں ۔

علامات

جس مریض کے معدہ کے اعصاب سوزش ناک ہوتے ہیں ان کا دل گھبراتا ہے بھوک بند ہو جاتی ہے منہ سے تھوک بکثرت خارج ہوتا ہے مریض تنہائی چاہتا ہے اکثر قے ہو جاتی ہے جوں جوں سوزش بڑھتی ہے علامات میں شدت ہو جاتی ہے قے بار بار آنے لگتی ہے شدید پیاس محسوس لگتی ہے لیکن پانی ہضم نہیں ہوتا پیٹ میں شدید درد شروع ہو جاتا ہے مریض نم معدہ کو بار بار دباتا ہے مزمن صورت میں قے وغیرہ تو کم آتی ہے اور درد میں شدت بھی کم ہوتی ہے لیکن درد کم و بیش ہر وقت رہنے لگتا ہے۔

قارورہ

معدہ کی عصبی سوزش میں مریض کا قارورہ سفیدی مائل نیلگوں ہوتا ہے اگر درد کم ہو تو سفیدی مائل زرد ہوتا ہے جب تک ایسے مریض کا قارورہ سرخی مائل نہ ہو درد معدہ مستقل طور پر رفع نہیں ہوا کرتا۔

نبض

درد معدہ اعصابی کے مریض کی نبض رفتار میں سست اور جسم میں پھولی ہوئی ہوتی ہے۔ چونکہ ایسے مریض کے اعصاب میں تیزی ہوتی ہے۔ لہٰذا قانون مفرد اعضاء کے تحت دل و عضلات میں سکون کی صورت پیدا ہو جاتی ہے یعنی حرکات قلب سست ہو جاتی ہیں جس سے نبض بھی سست اور رطوبت سے پھولی ہوئی معلوم ہوتی ہے

اگر مریض کو ابھی ابھی تکلیف ہوئی ہو تو نبض گہری اور سست ہوتی ہے لیکن اگر مزمن ہو چکی

ہو تو ایسے شخص کا جسم مسلسل تکلیف سے پتلا ہو جاتا ہے جس سے نبض میں قدرے اوپر اور لمبائی میں تین انگلی تک محسوس ہوتی ہے

علاج

معدہ میں اعصاب کی تحریک سے ہونے والے درد کا علاج عضلاتی تحریک پیدا کرنے سے فوراً ہو جاتا ہے۔ جتنی جلدی ہم تحریک بدل دیں اتنی جلد آرام آتا ہے دوا کے لئے فارماکوپیا اور رہبر نظریہ مفرد اعضاء کے تمام عضلاتی غدی نسخہ جات تریاق صفت ہیں

تریاق درد معدہ

ھوالشافی: سرخ مرچ تین حصہ، رائی تین حصہ، کشتہ کچلہ ۱ حصہ،
حب بقدر نخود بنائیں، درد کی حالت میں دو دو گولیاں ہمراہ قہوہ ہر پندرہ منٹ بعد دیں
قدرے آرام آ جائے یا محسوس ہو تو دوا کا وقفہ بڑھا دیں یعنی ایک گولی صبح ایک
ایک شام اگر قبض ہو تو مندرجہ بالا گولیوں کے ساتھ یہ گولیاں بھی دیں۔

ھوالشافی: [illegible] حنظل، رائی، گندھک آملہ سار ہر ایک ہموزن حب بقدر نخود بنائیں:
معجون کچلہ اور جوارش جالینوس بھی حسب ضرورت کھلا سکتے ہیں۔

درد معدہ عضلاتی

تعارف: جب معدہ کے عضلات سوزش ناک ہو جاتے ہیں تو درد ہونے لگتا ہے۔
اسی عضلاتی سوزش میں شدت ہو جائے تو السرا سرطان کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب

سوزش معدہ عضلاتی کے کیفیاتی نفسیاتی اور مادی و خلطی اسباب ،

کیفیاتی اسباب سوزش معدہ عضلاتی کے کیفیاتی اسباب خشکی سردی سے خشک گرم ہوتے ہیں ،

نفسیاتی اسباب نفسیاتی اسباب میں لذت و مسرت کے جذبات کی شدت قلب و عضلات کو تیز کر دیتی ہے اس میں انسان زیادہ تر حصول لذت کے لئے کثرت مباشرت کرتا ہے ضرورت اور وقت کی پرواہ کئے بغیر اپنے نفسانی جذبات کی تکمیل کرتا رہتا ہے ۔

ایک اہم نقطہ

یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ جب بار بار جماع کیا جاتا ہے تو اس سے دو بڑے نقصان ہوتے ہیں ۔ ایک تو زیادہ منویہ کا ضرورت سے زیادہ اخراج جس سے جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے اور خشکی بڑھتی ہے ۔

دوسرے بار بار فعل جماع سے قلب و عضلات میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس سے جسم کے تمام حرکاتی اعضاء پہلے سے زیادہ کام کرنے لگتے ہیں خاص کر غذائی اعضاء کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ منی بنانے کے لئے غذا میں تبدیل کرنا پڑتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ کے عضلات کثرت کار کی وجہ سے سوزشناک ہو جاتے ہیں اور درد کی صورت میں چیخ اٹھتے ہیں

ایک اور نقطہ یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ بعض دفعہ مریض ایسی مولد ریاح شے کھا لیتا ہے جس سے اس کا پیٹ ہوا سے بھر جاتا ہے اور تن کر

درد کرنے لگتا ہے مریض سانس بھی لیتا ہے تو درد ہوتا ہے اگر ہوا کسی طریقے سے خارج نہ ہو سکے تو عین ممکن ہے مریض مر جایا کرتا ہے حیوانات میں ایسے واقعات روزانہ ہی ہوتے رہتے ہیں

مادی اسباب مادی اسباب میں خلط سودا کی کثرت بھی سوزش معدہ کا سبب بن جاتی ہے کیونکہ اس سے رطوبات تقریباً خشک ہو جاتی ہیں ریاح کی کثرت ہونے لگتی ہے ۔

خلط سودا کے علاوہ مولد ریاح و سودا ادویہ اغذیہ یا اشیاء بھی معدہ کے عضلات میں سوزش کر دیتی ہیں ان میں شراب تمباکو نوشی ۔ بھنگ ۔ گوشت ۔ چنے ۔ پیاز ۔ لوبیا دودھ زہروں میں شنگرف ، سنکھیا ، کچلہ وغیرہ کا کثرت استعمال معدہ میں سوزش کر دیتا ہے ۔

غذا کا وقت بے وقت کھانا بد ہضمی کا سبب بنتا ہے جس سے زہریلا مواد تیار ہو کر سوزش عضلات سے درد معدہ شروع ہو جاتا ہے ،

علامات

سوزش معدہ عضلاتی میں تمام معدہ میں کچھاوٹ اور تناؤ ہوتا ہے معدہ کے مقام پر خصوصاً کوڈی کے مقام پر بالکل دل کے دھڑکنے جیسی حرکات معلوم ہوتی ہیں ۔

بعض مریضوں کا پیٹ تو حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے بعض لیس موٹے اور چربیلے جسم کے ہوں ان کے پیٹ کو دبانے سے حرکات معدہ معلوم نہیں ہوتی البتہ کبھی تشنج دکھائی ہونے لگتے ہیں بعض دفعہ ہچکی شروع ہو جاتی ہے پیٹ میں جلن اور نفخ کی شکایت ہوتی ہے ترش ڈکار آتے ہیں بعض دفعہ ابکائیاں آنے لگتی ہیں اگر پاخانہ آ جائے یا ہوا خارج ہو جائے تو قدرے درد رک جاتا ہے ورنہ مسلسل ہوتا رہتا ہے عموماً کھانا کھانے کے بعد درد ہونے لگتا ہے خاص کر ایسی چیزیں کھانے سے درد میں شدت ہو جاتی ہے ۔

جو بہت زیادہ سرد ہوں اور مولد ریاح ہوں ایسے مریض گوشت کے بہت شوقین ہوتے ہیں ۔

نبض چونکہ خود قلب اور اس کے ماتحت عضلات تحریک میں ہوتے ہیں اسلئے نبض کی رفتار تیز ہوا سے پر اور تنی ہوئی ہوتی ہے تیزی انگلی سے چار انگلی تک محسوس ہوتی ہے ۔

قارورہ عضلاتی سوزش کے مریض کا قارورہ، گوشت کے دھوون کی طرح سرخی مائل ہوتا ہے بعض دفعہ قدرے جلن بھی محسوس ہوتی ہے ۲۴ گھنٹوں میں ایک دو دفعہ پیشاب کی حاجت ہوتی ہے ۔

پاخانہ چونکہ خشکی انتہا پر ہوتی ہے اسلئے قبض عموماً رہتی ہے کبھی کم کبھی زیادہ بعض مریضوں کو تو ہفتہ بھر پاخانہ نہیں آیا کرتا بعض دفعہ پاخانہ کے ساتھ خون بھی آجایا کرتا ہے ۔

علاج

درد معدہ کے کسی مریض کا علاج شروع کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ معدہ کا کونسا مفرد عضو سوزش ناک ہے اعصاب کی سوزش سے ہونے والے درد معدہ کا مفصل بیان پہلے لکھ چکا ہوں اگر سوزش عضلات معلوم ہو تو درد چاہے کیمیاتی، نفسیاتی یا مادی سبب سے ہو فوراً غدد جگر کو تحریک میں لانے کی کوشش کریں تاکہ سوزش عضلات تحلیل ہونی شروع ہو جائے اس طرح مریض فوراً سکون محسوس کرنے لگے گا یہ منٹوں کا کام ہے

ایک سوال! یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصل علاج اسباب مرض کا رفع کرنا ہے لیکن یہاں تمام اسباب کو نظر انداز کرتے

ہوئے صرف جگر و غدد کو تحریک میں لانے کے لئے کہا گیا ہے کیا یہ طبی اصولوں کی خلاف ورزی نہیں ۔

اس سوال کا آسان جواب یہ ہے کہ شدت تکلیف کی صورت میں اول مریض کو سکون دینا ضروری ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہے ۔

اس کو اس طرح سمجھیں کہ فرض کیا کہ ایک مکان کو کسی سبب سے آگ لگ گئی ہے اسمیں گھر کے افراد بھی بند ہیں آگ بجھانے والوں کا فرض ہے کہ وہ جس طریقہ سے بھی آگ بجھا سکیں بجھا دیں اگر وہ پہلے ان اسباب کو تلاش کرنا شروع کر دیں کہ آگ کس نے لگائی ہے، کیسے لگی ہے بجلی کی وجہ سے یا آتش گیر مادہ سے لگی ہے یہ امر واضح ہے کہ اسباب تلاش کرنے سے پہلے مکان ہی جل جائے گا ۔

یہ بیرونی مثال ہے امراض کی صورت میں یوں سمجھیں کہ ایک مریض کو خونی قے آرہی ہے معالج کا فرض ہے کہ بجائے اسباب کے پیچھے دوڑنے کے یا انہیں تلاش کرنے کے فوراً خون کا اخراج روکے ورنہ مریض فوراً ہلاک ہو جائے گا ۔

یہ مثال میں نے اسلئے دی ہے کیونکہ ایک دفعہ ہمارے مقامی ڈاکٹر صاحب نے میرے سامنے ایک نوجوان کو (جسے خون کی قے آرہی تھی) مشورہ دیا تھا کہ پہلے ایکسرے کرا کر لاؤ پھر دوا تجویز کروں گا تاکہ صحیح علاج تجویز کیا جا سکے

میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسے ایک دو قیئیں اور آگئیں تو یہ چل بسے گا ۔ اس حالت میں تو ایکسرے والوں کے پاس جا بھی نہیں سکے گا

یاد رکھیں یہ صورت حاد امراض کی صورت میں اپنانی پڑتی ہے جب مریض کی حالت خطرے سے باہر ہو جائے تو اصل اسباب مرض تلاش کر کے رفع کریں تاکہ ہمیشہ کے لئے مرض سے چھٹکارا مل جائے اگر درد پیٹ کا سبب کیمیاتی نفسیاتی معلوم ہو تو ۔

انہیں رفع کر دیں اگر اغذیہ یا ادویہ یا اشیاء درد کا سبب ہوں تو انہیں بھی تبدیل کر دیں
انشاء اللہ چند دنوں کے اندر مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا

درد معدہ عضلاتی کیلئے مجربات

اگر پیٹ میں درد حرارت کی انتہائی کمی کیوجہ سے ہو رہا ہو تو حب مقوی خاص اور حب صابر
ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ دیں چند دنوں کے اندر اندر پرانے سے پرانا درد
معدہ غائب ہو جائے گا اگر کچھ حرارت محسوس کریں یا عضلاتی غدی شدید تحریک
ہو جائے تو غدی عضلاتی ملین استعمال کریں قبض ہو تو غدی عضلاتی مسہل دیں۔
اگر ریاح کی کثرت ہو تو جوارش کمونی کھلائیں یا جوارش جالینوس بھی لے سکتے ہیں۔

غدی اعصابی چورن

ہوالشافی ار پودینہ ۴ حصہ، سونف ۳ حصہ، مسندر حد ۲ حصہ، مرچ سیاہ ۱ حصہ
میٹھا سوڈا ۸ حصے۔ نمک خوردنی ۱۶ حصے یا
سفوف بنا لیں۔ ۳، ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی یا قہوہ دیں۔
ان کے علاوہ فارماکوپیا کے تمام عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات مفید و موثر ہیں

درد معدہ غدی

یہ درد معدہ کے غدی و غشائی پردہ کی صورت سے ہوتا ہے۔ اگر سوزش میں شدت
ہو جائے تو آنتیں بھی سوزشناک ہو کر درد کرنے لگتی ہیں۔

***

اسباب

اس درد کے بعض کیفیاتی، نفسیاتی مادی و فعلی اسباب ہوتے ہیں۔

کیفیاتی اسباب گرمی خشکی کے موسم میں یہ درد زیادہ ہوا کرتا ہے یا ایسے
لوگ جنہیں زیادہ تر آگ کے قریب بیٹھنے کا موقع ملے
مثلاً تندورچی، کوئلہ سے چلنے والے ریلوے انجن کے کارکن۔ اسی طرح کوئلہ سے
چلنے والے کارخانوں کے انجنوں کے کارکن اور گردونکر نکالنے والے جنہیں زیادہ تر
آگ کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں

نفسیاتی اسباب جذبات میں غم و غصہ اور غم کے جذبات کی شدت
سوزش غدد معدہ کا سبب بنتی ہے
عام طور پر چڑچڑا پن غصہ کیوجہ سے کسی کی بات کو برداشت نہ کر سکنا فوراً درد
پیٹ میں مبتلا کر دیتا ہے

مادی اسباب مادی اسباب میں گرم خشک سے گرم تر اغذیہ یا ادویہ زہر
اور صفرا کی کثرت۔ سوزش معدہ امعا کا سبب بن کر
درد پیدا کر دیتی ہے۔
کثرت گوشت خوری، خصوصاً تیتر، بٹیر اور مرغ کا گوشت۔ انڈے
ادویہ میں تیز جلاب جن میں جمالگوٹہ اور ریوند عصارہ وغیرہ زہروں میں پارہ شنگرف،
دار چکنا وغیرہ اس کا سبب ہوتے ہیں۔

علامات

جب معدہ میں سوزش غدد سے درد ہونے لگے تو پیٹ اور خصوصاً آنتوں میں
مروڑ ہونے لگتا ہے ٹھہر ٹھہر کر درد ہونے لگتا ہے قبض اکثر نہیں ہوتی۔
کیونکہ صفرا کی شدت ہوتی ہے اکثر کو تو پیچش ہو جاتی ہے مکھا اور آؤں آنے
لگتی ہے۔ پیشاب کا رنگ زرد، جلن اور رکاوٹ ہوتا ہے نبض سست اور
باریک ہوتی ہے۔ مریض چلنے بھی پڑے تو درد میں شدت ہو جاتی ہے
گوشت وغیرہ کم درد میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ احتیاط کرنی چاہیئے۔

علاج

سوزش غدد کی وجہ سے ہونے والے درد معدہ امعاء کے مریض کو اول کیفیاتی
نفسیاتی طور پر اعتدال پر لائیں۔ غذا کے طور پر ایسی غذا کھلائیں جو چبا کر نہ کھائی
جائیں بلکہ نشاستہ دار اشیاء ہوں جن میں ڈبل روٹی دلیا، کھچڑی، ساگودانہ، چھلکا اسپغول،
سبزیوں میں کدو، توری، ٹینڈے، میٹھا، مولی، گاجر، مونگرے یہ سب باسکل کدو
کش کی ہوئی ہونی چاہیئں۔

تریاق درد معدہ

سہاگہ ایک تولہ، سونف ایک تولہ، ست لوبان ایک تولہ، افیون ۳ ماشے۔
تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲۰۲ ماشے دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی کھلائیں۔
اکسیر درد معدہ پوست، آک، نمک شیشہ، مرچ سیاہ ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی دیں۔
یہ نسخہ ایسے وجع المفاصل میں بھی مفید ہے جس میں مریض کے جوڑوں میں سوج
پیدا ہو گئی ہو کیونکہ قانون مفرد اعضاء کے مطابق گنٹھیا کے اعصابی غدی سے اعصابی
عضلاتی تحریکات مفید ہوتی ہیں ضرورت کے مطابق ملین و مسہل اور اکسیر تریاق استعمال
کئے جا سکتے ہیں۔

خارش معدہ

بعض دفعہ معدہ میں بار بار دغدغہ ہوتا ہے مریض کا دل یہ چاہتا ہے کہ خارش کرے
لیکن چونکہ خارش کا محل ڈھونڈنا انسان کے بس کا کام نہیں ہے لہٰذا وہ بے حد بے چینی
محسوس کرتا ہے۔

اسباب

معدہ میں خارش ہونے کے وہی اسباب ہوتے ہیں جو جسم کے کسی بیرونی حصہ میں
خارش کا سبب بنتے ہیں۔ سو تحریک عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے عام طور پر خارش
معدہ کے مادی اور عضوی اسباب ہوتے ہیں مادی اسباب میں تو ہر قسم کے عضلاتی اعصابی
غذائیں اور دوائیں شامل ہیں خصوصاً سرد قسم کی ترشیاں خارش معدہ کا سبب ہوتی ہیں۔
خارش کے عضوی اسباب جگر و غدد اور معدہ کی غشائے مخاطی میں سکون ہے یاد رکھیں قانون مفرد
اعضاء کے تحت جب قلب و عضلات میں کیمیائی تحریک (عضلاتی اعصابی) ہو تو جگر و غدد
اور جسم کی تمام غشائے مخاطی میں سکون ہو جاتا ہے جب یہی صورت معدہ میں ہو جائے تو معدہ
میں بھی خارش ہونے لگتی ہے۔ خون میں خلط سودا کی زیادتی بھی خارش معدہ کا

سبب ہوتی ہے ۔

علامات

جس مریض کے معدہ میں خارش ہو وہ غذا کے وقت پیٹ کو ادھر ادھر سے دبا تا ہے جس سے اسے قدرے لذت اور آرام معلوم ہوتا ہے اگر وہ سرد اشیاء جن میں لسی، دہی، برف سے سرد کیا ہوا پانی یا ترش پھلوں کے رس استعمال کرتا ہے تو اسے خارش زیادہ ہونے لگتی ہے اسکے برعکس اگر وہ صرف گرم پانی یا شوربہ میں گھی ڈال کر پیتے تو فوراً سکون محسوس کرتا ہے پیٹ پر ٹکور کرنے سے بھی آرام محسوس کرتا ہے ۔

اصولِ علاج

خارش معدہ میں یا جسم کے کسی بیرونی حصہ میں اس کا اصول علاج ایک ہی ہے یعنی تحریک بدل دیا جائے اگر جسم میں حرارت کی انتہائی کمی محسوس کریں شروع میں عضلاتی غدی اغذیہ اشیاء اور ادویہ دیں امید ہے یہیں خارش ختم ہو جائے گی اگر کچھ باقی رہے تو غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ اشیاء استعمال کرادیں انشاء اللہ پرانی سے پرانی خارش پھر کبھی نہیں ہوگی ۔

ایک اہم نقطہ

یہاں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ اب علمی اور ادبی طور پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے جب بھی کوئی مرض یا علامت نمودار ہوتی ہے تو وہ کسی نہ کسی مفرد عضو کی تحریک و تسکین اور خون کی کیمیائی تبدیلی سے پیدا ہوتی ہے علاج صرف ساکن عضو کو تحریک دینا ہے جونہی سست عضو میں تیزی پیدا ہوتی ہے فوراً خون میں بھی کیمیائی تبدیلی ہو جاتی ہے جس سے پیچیدہ سے پیچیدہ مرض بھی کلی طور پر ختم ہو جاتا ہے ۔

[illegible] علامات جسم کے بیرونی حصے میں ظاہر ہوتی ہیں وہاں تمام ماؤف پر ہم ضرورت کے مطابق [illegible] دیتے ہیں اس کا بھی یہی عمل ہوتا ہے فرق صرف یہ ہوتا ہے بیرونی دوا اندرونی دوا کی مددگار بن [illegible] ہے اور جلد آرام آجاتا ہے یہ حقیقت ہے کہ اگر بیرونی طور پر کوئی دوا استعمال نہ کرائی جائے تو بھی [illegible] طور پر آرام آتا ہے۔ چونکہ معدہ میں ہم کسی دوا کی مالش یا لیپ نہیں لگا سکتے تو کوئی حرج نہیں [illegible] کھانے کے لئے گولیاں یا سفوف اور پینے کے لئے مکسچر استعمال کریں ان سے لیپ [illegible] وغیرہ کا عمل بھی ہو جائیگا ۔

شربت برائے خارش معدہ

ہو الشافی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] تین تین تولہ چینی ۱ سیر

حسب دستور شربت بنالیں ۔

عضلاتی غدی شربت ہے تلخ ضرور ہے لیکن اندرونی و بیرونی خارش کے لئے تریاق ہے

اکسیر غدی عضلاتی

ہو الشافی: گندھک آملہ سار ۷ تولہ، پارہ ۱ تولہ، بابچی ۳ تولہ اول پارہ اور گندھک کی کجلی بنائیں پھر بابچی کا سفوف ملادیں ۔ بس تیار ہے ۔

افعال و اثرات: غدی عضلاتی اکسیر ہے

۲ ، ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے استعمال کریں ۔

غذا: ۱۔ صبح حلوہ بادام یا مکھن بادام، یا حلوہ گندم یا مربہ ثمر،

دوپہر ۲۔ کوئی ساگ، کوئی اچار، شلغم، پالک، تیتر، بٹیر یا مرغ کا گوشت، بیسنی روٹی ۔

شام ۳۔ دوپہر والا کوئی سالن یا کشمش بادام کھلا کر چائے پلادیں ۔

معدہ و امعاء میں ریاح سے پیدا ہونے والی علامات

(تبخیر معدہ، نفخ معدہ، قراقر معدہ اور فتق (ہرنیا))

ان علامات کی تشریح و توضیح کرنے سے پہلے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ قارئین کو یہ بتا دیا جائے کہ ریاح کیا ہیں کیسے پیدا ہوتی ہیں اور ان کے افعال و اثرات کیا ہیں، تاکہ ان سے پیدا ہونے والی علامات کو ایک ہی جگہ سمجھ لیا جائے جس سے علاج میں آسانیاں پیدا ہو جائیں۔

ماہیت و حقیقت ریاح: جاننا چاہیے کہ جس طرح کائنات میں ہوا بنتی اور چلتی ہے بالکل اسی طرح انسانی جسم میں ہوا بنتی اور خارج ہوتی ہے۔

کائنات میں ہوا چلنے کی صورتیں

کائنات میں جو ہوا چلتی ہے سائنسی طور پر اس کا سبب گرمی سردی کی کمی بیشی بتایا جاتا ہے یعنی جس علاقہ میں حرارت کی شدت ہوتی ہے وہاں کی ہوا تحلیل ہو کر (پھٹ کر) اوپر چلی جاتی ہے جہاں سردی ہوتی ہے۔ وہاں کی ہوا بوجھل ہو کر گرم علاقہ کی طرف روانہ ہو جاتی ہے جس سے ہوا اسباب کی کمی بیشی کے تحت کم و بیش چلتی ہے۔

اس کمی بیشی سے کبھی آندھیاں آتی ہیں کبھی موسمی ہوائیں چلتی ہیں کبھی ہوائیں رطوبات کی شدت گرج گڑگڑاہٹ کا سبب ہوتی ہے، کبھی بارش ہوتی ہے۔

بالکل یہی صورتیں انسانوں میں بھی کم ان کیفیات کے کم و بیش ہونے سے پیدا ہوتی ہیں مثلاً کبھی منہ کے راستہ ہوا خارج ہوتی ہے تو اسے ڈکار کہتے ہیں۔ کبھی دماغ پر ہوا کا دباؤ ہوتا ہے تو اسے تبخیر معدہ کہتے ہیں کبھی پیٹ میں ہوا رک جاتی ہے تو نفخ معدہ [illegible]

پانی ہے کبھی معدہ و امعاء میں ہوا حرکت کرتی ہے تو اسے قراقر معدہ یا گڑگڑ ہونا کہتے ہیں کبھی آنتوں میں ہوا کے شدید دباؤ سے پردہ صفاق پھٹ جائے تو اسے فتق کہتے ہیں کبھی ہوا کے ساتھ رطوبات شامل ہو جائیں تو دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی ہوا کی کثرت سے اپھارا آجاتا ہے جب تک دست نہ آئیں تو خارج نہیں ہوتی قانون مفرد اعضا میں ان سب صورتوں کو عضلاتی اعصابی تحریک کی علامات کہتے ہیں۔

معدہ و امعاء میں ہوا بننے کی اہمیت

ہم نے بار بار لکھا ہے کہ کائنات میں جتنی اشیا پائی جاتی ہیں چاہے وہ جاندار ہوں یا بے جان سب کی سب کیفیات کی پیداوار ہیں جب ان کے ایٹموں کو پھاڑا جاتا ہے تو آخر میں یہی کیفیات اپنی اصل حالت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جن مقامات پر ان کا دباؤ ہوتا ہے وہاں نفع نقصان کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

طب یونانی اور قانون مفرد اعضا میں مزاج اور کیفیات کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ کائنات کی ہر شے کیفیات سے بنی ہوئی ہے جو کیفیات کسی شے میں زیادہ ہیں وہی اس کا مزاج کہلاتی ہیں یعنی کسی شے میں ہوا زیادہ ہے کسی میں حرارت اور کسی میں رطوبت و پانی زیادہ ہے۔

جو اشیاء خشک سرد ہیں ان میں ہوا زیادہ ہے اور جن میں گرمی کے ساتھ خشکی موجود ہے ان میں آگ یا حرارت کی کثرت ہے اور جو اشیاء تری سردی کی حامل ہیں ان میں پانی کی کثرت ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قسم کی بھی اشیاء استعمال کی جائیں گی اسی قسم کی چیزیں جسم میں پیدا ہوں گی جن سے وہ بنی ہوئی ہیں چونکہ ہوا کا جوہر عضلاتی اعصابی (خشک سرد) اشیاء میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا جو اشخاص خشک سرد اشیا کثرت سے استعمال کریں گے وہی ہوا، گیس یا تبخیر معدہ میں مبتلا ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کی تحلیل (پھٹنے) سے ہوائی اجزا خارج ہوتے ہیں۔

علاج

یاد رکھیں تبخیر معدہ، نفخ معدہ، قراقر معدہ اور فتق (ہرنیا) کوئی امراض نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ہوا کی کمی بیشی کی علامات ہیں جو ہوا کے مختلف مقامات میں رکنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ آج کل ان علامات کو اس خوفناک طریقے سے پیش کیا جا رہا ہے کہ مریض ان کا نام سنتے ہی گھبرا جاتا ہے۔ اگر یہ علامات مزمن صورت اختیار کر جائیں تو ڈاکٹر حضرات اپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ اگر مریض اپریشن پر راضی نہ ہو تو اینٹی ایسڈ ANTI ACID ادویہ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مخرج ریاح ادویہ استعمال کراتے ہیں لیکن یہ علامات ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔

حکما بھی ان علامات کو ڈاکٹروں کی پیروی میں دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی بدہضمی خیال کرتے ہوئے ہاضم ادویہ استعمال کرتے ہیں کبھی ضعف معدہ سمجھ کر مقوی معدہ ادویہ دیتے ہیں کبھی تریاق معدہ ادویہ کا استعمال کراتے ہیں۔ لیکن یہ علامات اپنی جگہ بدستور قائم رہتی ہیں۔ مریض کی پریشانیوں میں بدستور اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ایک طرف مریض مایوس ہو جاتے ہیں دوسری طرف معالج حضرات پریشان نظر آتے ہیں۔ ان علامات کے علاج میں ایسی عظیم غلطیاں کی جاتی ہیں جن کا خمیازہ مریض کئی کئی سالوں تک بھگتتے رہتے ہیں۔
افسوس تو حکما و اطبا اور خاص طور پر فرنگی تعلیم یافتہ طبقہ پر ہے جو باوجود علم و عقل رکھنے کے فرنگی طب کے غلط اور غیر علمی اور ان سائنٹیفک طریق علاج کو قبول کرتے ہیں۔
اگر یہ اہتمام علمی نہ ہو اور ہماری تحقیقات سائنسی نہ ہوں تو ہم فرنگی ڈاکٹروں کو چیلنج کرتے ہیں۔ ان کو ہماری تحقیقات قبول کرنا ہوں گی۔ اور اپنے غلط اصول چھوڑنے پڑیں گے۔
ہمیں یقین ہے کہ بہت جلد ان کو اپنے غلط طریق علاج کا یقین ہو جائے گا۔

اُصول علاج

جب ہم سائنسی طور پر جانتے ہیں کہ جہاں ہوا کا دباؤ ہے۔ اگر وہاں گرمی کی شدت ہو جائے تو ہوا ہلکی ہو کر اوپر چلی جاتی ہے یا دوسرے لفظوں میں وہاں ہوا ختم ہو جاتی ہے جس سے ہوا کے دباؤ سے ہونے والے تمام نقصانات آئندہ کے لیے ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ قدرت کا فطری عمل ہے۔ اگر ہم فطرت کی پیروی میں ایسے مریضوں کا علاج کریں جنہیں ہوا یا گیس (GASS) کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہو تو انہیں یقینی طور پر ہمیشہ کے لئے امراض سے چھٹکارا مل جائے گا۔
قانون مفرد اعضاء کی بنیادیں چونکہ فطری اعمال پر ہی رکھی گئی ہیں لہٰذا ایسے مریض جنہیں تبخیر معدہ، ریاح معدہ، نفخ معدہ، قراقر معدہ، فتق، وجع المفاصل ریاحی وغیرہ قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی اعصابی (خشکی سردی) کے مریض ہیں۔ ان کے خون کا قوام گاڑھا۔ خلط سودا اور ترشی و تیزابیت کی زیادتی ہو چکی ہے جس سے ہوا بن کر تکلیف دے رہی ہے۔ قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ہے کیونکہ اسی تحریک میں حرارت کی پیدائش ہوتی ہے۔ لہٰذا معالج کا فرض ہے کہ مریض کو عضلاتی غدی اغذیہ و ادویہ اشیا ضرورت کے مطابق استعمال کرائے۔ بیرونی طور پر مقام ماؤف پر عضلاتی غدی پٹی یا عضلاتی غدی روغنوں سے مالش کروائے جس سے حرارت پیدا ہوگی مریض کو سکون محسوس ہوگا۔ اگر شدید تکلیف ہو تو فوری سکون کے لئے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ دے سکتے ہیں۔ لیکن مستقل علاج کے لئے عضلاتی غدی کے بعد غدی عضلاتی تحریک پیدا کرنی چاہیے۔ اس اصولی علاج سے تبخیر معدہ جیسی معمولی علامت سے لیکر مالیخولیا اور مرگی جیسی پاگل کر دینے والی علامات بھی غائب ہو جائیں گی۔

ہمارا تجربہ

ہمارے تجربے میں ہماری تیار کردہ ادویہ حب مقوی خاص اور حب صابر ان علامات کا شافی علاج ہیں۔ ان کے نسخہ جات درج ذیل ہیں۔

حب مقوی خاص

ہوالشافی۔ مرچ سرخ ۱۲ تولہ، رائی ۱۲ تولہ کشتہ فولاد ۴ تولہ یکسر کشتہ ۴ تولہ حب بقدر نخود تیار کریں۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی جگر و مولد حرارت عزیزی ہے۔ جس سے جگر گرم ہو کر معدہ امعاء میں ریاح بننا بند ہو جاتے ہیں۔ بھوک کھل جاتی ہے ریاح سے پیدا ہونے والی تمام علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ ریحی دردوں کے لئے تریاق ہے۔

حب صابر

حنظل۔ رائی۔ گندھک آملہ سار، اجوائن دیسی ہم وزن۔ —— حب بقدر نخود بنالیں

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ملین ہے۔ قاطع و مخرج ریاح ہے۔ اگر مریض کو قبض ہو تو حب مقوی خاص کے ساتھ حب صابر لازمی ہے

خصوصیت حب صابر

ملینات۔ مسہلات اور قبض کشا ادویہ اگر ذرا سی زیادہ مقدار میں کھلا دی جائیں تو فوراً مریض کا دل گھبرانے لگتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ بعض دفعہ قے شروع ہو جاتی ہے۔

حب صابر ان تمام نقائص سے پاک ہے۔ اگر کسی مریض کو پہلے قے آ رہی ہو۔ یا جی متلا رہا ہو۔ لیکن اسے قبض ہو ایسی صورت میں حب صابر تریاق کا کام کرتی ہے اگر یہ زیادہ وزن میں بھی کھلا دی جائے۔ تو دل متلانے یا گھبرانے کی بجائے طاقتور ہو جاتا ہے۔ اور پاخانے بھی کھل کر آجاتے ہیں۔ ضرورت مند اصحاب تیمین دواخانہ سے دس روپے سینکڑہ کے حساب سے منگوا کر استعمال کر سکتے ہیں

تریاق تبخیر

ہوالشافی جمالگوٹہ ۱ تولہ۔ شنگرف ۲ تولہ، کشتہ کچلا ۴ تولہ۔ رائی ۸ تولہ حب بقدر موٹھ تیار کر لیں۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی مقوی و ملین ہے اعلیٰ درجہ کا کاسر ریاح نسخہ ہے۔ نفخ ہر تیاسکے لئے بہترین ہے۔ اس کے علاوہ مصفی خون نسخہ جات کا سرتاج ہے بواسیر بادی اور مزمن قبض کے لئے بے حد مفید ہے۔ زیر نظریہ مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تمام نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اور پورے موثر ہیں۔

قرابادینی نسخہ جات

قرابادینی نسخہ جات میں جوارش کمونی جوارش جالینوس اور معجون کچلہ مندرجہ بالا علامات کے لئے فوری اثر ہیں۔

ایک خاص نسخہ

تبخیر معدہ کے بعض ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن کے پیٹ میں گڑ گڑ یا گد گد کی آوازیں

آتی رہتی ہیں۔ عرف عام میں پیٹ بولنا یا پیٹ رجنا کہتے ہیں۔ انہیں قبض بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ کئی کئی بار کچے پاخانے آتے ہیں ان کے لئے یہ نسخہ آب حیات سے کم نہیں۔

ہوالشافی :۔ سنبل الطیب، مقرقرحا، مرچ سرخ، خولنجان، رائی، لونگ ہر ایک ہم وزن ان سب کو باریک سفوف کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک :۔ ۲،۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی مقوی ہے قراقر معدہ کے مریضوں کے لئے آب حیات ہے اس کے علاوہ دست، ہیضہ، بدہضمی اور سنگرہنی جیسی خطرناک علامت کیلئے بہترین شے ہے۔

غذا

صبح :۔ کشمش یا انڈے یا مربہ آملہ، سونف، یا چٹنی ادرک حسب منشا کھا کر قہوہ پی لیں۔

دوپہر :۔ کوئی گوشت کوئی ساگ، کوئی اچار، بکرے شلغم، سبزی گوشت، ادھ بچڑی، بارڑ، چنے کی دال، مسری کی دال اگر مریض روٹی کی طلب کرے تو صرف چنے کی آٹے کی روٹی کھلانے کی ہدایت کریں۔

شام :۔ اگر بھوک شدید لگے تو دوپہر والا سالن اگر بھوک نہ ہو یا کم لگے تو کوئی پھل کھا کر قہوہ پی لیں۔

پرہیز

تبخیر اور ریاح کے مریضوں کو تر اور سرد اشیاء سے پرہیز کرانا چاہیے مثلاً دودھ، چاول، دہی، بھنڈی، کدو، توری ٹینڈے، مولی، گاجر، بند، سوڈا، کھیرا، ککڑی، امرود اور تربوز وغیرہ۔

کرم امعاء

جاننا چاہیے کہ جہاں قانون مفرد اعضاء نے امعاء کے مختلف مقامات اور ان کے مختلف افعال کے تحت ان کے مزاج قائم کئے ہیں وہاں ان میں پیدا ہونے والی مختلف علامات کو بھی بالاعضا پیش کیا ہے مثلاً آنتوں کے مختلف مقامات کے یہ مزاج ہیں

بارہ انگشتی آنت، اعصابی عضلاتی ٭ صائم، خالی آنت، اعصابی غدی ٭ پیچیدہ آنت، غدی عضلاتی کالی آنت، غدی اعصابی ٭ قولون یا فراخ آنت، عضلاتی اعصابی ٭ سیدھی آنت مستقیم، عضلاتی غدی

جب کہ آنتوں کی یہ بالاعضاء تقسیم کی گئی ہے بالکل اسی طرح ان مقامات میں ان کے امراض و علامات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً آنتوں کے اعصابی حصہ میں شدید تحریک ہو تو دست آتے ہیں۔ پیچیدہ اور کالی آنت میں تحریک ہو تو پیچش یا اپنڈے سائٹس کا عارضہ ہوا کرتا ہے۔ قولون یا سیدھی آنت میں تحریک ہو تو اکثر مریض کو قولنج یا خونی دست، خونی بواسیر اور سخت قبض ہوتا ہے۔

اسی طرح اگر ان مقامات پر رطوبات متعفن ہو جائیں تو ان میں جراثیم یا کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو آنتوں کی بناوٹ یا شکل و حجم اور مادہ کے مطابق ہوتے ہیں۔ مثلاً اعصابی حصوں میں آنتیں لمبی ہوتی ہیں اسلئے ان میں پیدا ہونے والے کیڑے بھی کئی کئی فٹ لمبے ہوتے ہیں۔ آنتوں کے غدی حصوں میں چونکہ غدد و گٹھلیاں زیادہ ہوتی ہیں اس لئے یہاں کے پیدا ہونے والے کیڑے انکی شکل کے گول اور چپٹے ہوتے ہیں انہیں عرف عام میں کدو دانے دکدو کیڑے کہتے ہیں۔

آنتوں کے عضلاتی اور آخری حصوں میں چونکہ پیدا ہوتے ہیں جو مستقیم آنت کی طرح سیدھے ہوتے ہیں چونکہ یہ آنتیں سب سے چھوٹی ہوتی ہیں اسلئے یہاں پیدا ہونے والے کیڑے سب سے چھوٹے ہوتے ہیں۔

کرم امعاء کیڑے یا جراثیم

کیوں اور کیسے پیدا ہوتے ہیں

جاننا چاہیئے اس کائنات میں ہر مزاج و کیفیات کی رطوبات پائی جاتی ہیں جب ان میں خمیر و تعفن پیدا ہو جائے تو جراثیم اور کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً کسی جگہ بھی پانی رک گیا چند دنوں کے اندر اس کا رنگ بدل جائے گا ذائقہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ آہستہ آہستہ اسمیں خمیر پیدا ہو کر جراثیم پیدا ہو جائیں گے۔ جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ادھر ادھر دوڑتے نظر آئیں گے

انگوروں کے رس یا گنے کے رس سے جب سرکہ بناتے ہیں تو اسکو گھڑوں میں بھر کر چند دن دھوپ میں رکھ دیتے ہیں اس میں کچھ دن بعد خمیر اٹھنا شروع ہو جاتا ہے جوں جوں خمیر بڑھتا ہے اسمیں تعفن اور سڑاند پیدا ہو جاتی ہے پھر اسمیں کیڑے پڑ جاتے ہیں جب اسکے اندر تعفن و خمیر سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں تو پھر اسمیں ایک اور تبدیلی آنی شروع ہو جاتی ہے یعنی خمیر و تعفن اور ترشی و تیزابیت پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں ترشی و تیزابیت سے اسمیں تمام کیڑے جو پیدا ہو چکے ہوتے ہیں ہلاک ہو جاتے ہیں اور نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور ترش سیال صاف ہو کر نتھر جاتا ہے اسی نتھرے ہوئے رس کو احتیاط کے ساتھ نکال کر برتنوں میں بھر لیتے ہیں یہی ترش سیال سرکہ کہلاتے ہیں۔

اگر اسی سرکہ کو کسی خاص درجہ حرارت اور ماحول میں رکھا جائے تو اسمیں پھر خمیر پیدا ہو جائے گا اور نئی قسم کے جراثیم پیدا ہو جائیں گے جن کی شکل سرکہ بننے سے پہلے والے جراثیم سے بالکل مختلف ہوگی جوں جوں خمیر بڑھے گا جراثیم مرنا شروع ہو جائیں گے حتیٰ کہ تمام جراثیم ہلاک ہو کر نیچے بیٹھ جائیں گے اور محلول نتھر کر سرکہ میں تبدیل ہو جائے گا۔

نتیجہ

مندرجہ بالا حقائق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قانون قدرت ہے کہ جس مقام پر کوئی رطوبت یا تی اپنے مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ قیام کرے تو فطرتاً اسمیں حرارت اثر کرنے لگتی ہے اور وہاں پر خمیر ہونا شروع ہو جاتا ہے نتیجے کے طور پر جراثیم یا کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جب تک وہ حالت قائم رہتی ہے جراثیم یا کیڑے پیدا ہو کر تعداد بڑھتے رہتے ہیں اسکے برعکس اگر اس رطوبت میں کوئی نئی کیمیائی تبدیلی ہو جائے تو تمام جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں جیسا کہ پانی سرکہ اور شراب میں ہوا کرتا ہے۔

جراثیم اور انسانی جسم

جاننا چاہیئے انسانی جسم فعلی و حیاتی اعضاء کے بل پر زندہ ہے جسم انسان کے فعلی و حیاتی اعضاء دماغ دل جگر میں سے کوئی مرکزی عضو تحریک میں ہوتا ہے کوئی تحلیل و تسکین میں جس عضو میں تحریک ہوتی ہے اس کی رطوبت تسکین والے عضو میں رکتی ہیں۔ جن میں خمیر و تعفن پیدا ہو کر جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

چونکہ فعلی و حیاتی اعضاء تین ہیں لہٰذا تین ہی اقسام کے جراثیم و کیڑے پیدا ہوتے ہیں فرنگی طب نے قرآن کے نام شکلیں اور افعال بھی تحقیق کئے ہیں۔

برائے کدو دانے

ہوالشافی — درساق دانہ ایک حصہ شہد تین حصے۔

مقدار خوراک — ا ایک ایک تولہ دن میں تین بار کھلائیں پھر سقمونیا ۲ رتی کھلا کر اسہال لائیں تمام کیڑے ہلاک ہو کر خارج ہو جائینگے۔

یہ جوشاندہ بھی مفید ہے

برگ کاسنی، خرفہ، کشنیز خشک، شہتوت شیریں، ہر ایک ۶ ماشہ ڈیڑھ پاؤ پانی میں
ابال کر پلادیں یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں کھلائیں۔
نوٹ:۔ اگر مندرجہ بالا اشیاء تازہ حالت میں میسر آسکیں تو ان کے پانی ایک ایک
تولہ حاصل کرکے دن میں دو بار پلادیا کریں انشاء اللہ تمام کیڑے ہلاک ہو جائیں گے
غذا:۔ ہر قسم کی محرک اعصاب غذا کھلائیں۔
یادداشت تمام طبی کتب میں کرم امعاء کی علیحدہ علیحدہ اقسام لکھی ہیں لیکن علاج کرتے وقت
کوئی تخصیص نہیں کی گئی نہ ہی علیحدہ علیحدہ اسباب بتلائے ہیں اور نہ نسخے بلکہ ہم نسخہ جات
تمام کیڑوں کو ہلاک کرنے والے بتلاتے ہیں جو صحیح نہیں ہے
حقیقت یہ ہے کہ ان کی پیدائش کے اسباب بھی مختلف ہیں اور ان کا علاج بھی ایک دوسرے
سے بالکل مختلف ہے اسی وجہ سے ہم نے علیحدہ علیحدہ اسباب اور علاج لکھے ہیں
قارئین کو چاہیئے کہ بالاعضاء تشخیص کرکے صحیح اور یقینی علاج کریں انشاء اللہ کبھی ناکامی نہ ہوگی۔

قولنج

اردو نام، قولنج، طبی نام قولنج، ڈاکٹری نام کولک Colic
یونانی لغت میں قولون ہے جس سے معرب کرکے یونانی حکماء نے قولون وضع
کیا اور عربی زبان میں اسے قولنج کہا اور ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے اسے کالک Colic
وضع کیا ہے ان مختلف ناموں کی حقیقت و ماہیت ایک ہی ہے یعنی قولون آنت میں
رکاوٹ یا شدید رکاوٹ چاہے بلغم کے خشک مواد سے سدہ کی صورت میں ہو چاہے

ہوا کے رکنے سے چاہے اس حصہ کے عضلات کے سوزش ناک یا ورم سے ہو۔
متقدمین اطباء نے جس سبب سے قولنج دیکھا اسی نام سے منسوب کردیا ہے مثلاً قولنج ہوا
کی وجہ سے ہو تو اس کا نام قولنج ریحی رکھ دیا۔ جس مریض کو ورم کی وجہ سے قولنج ہوا اسے قولنج ورمی
تشنجی رکھا۔ اگر مواد کے خشک اور سدہ کی وجہ سے ہوا تو اس کا نام صرف قولنج رکھا جس کا
مطلب ہی خشک مواد کا سدہ ہے۔

ماہیت حقیقت قولنج

قانون مفرد اعضاء میں قولنج کا بالاعضاء سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہے اسی تحریک سے
آنتوں میں سدے پڑتے ہیں یہی تحریک ہو جاتی ہے اسی تحریک سے پیدا شدہ سدے
اگر خارج نہ ہوں تو قولون آنتیں ورم کر آتی ہیں جس سے ان میں بار بار تشنج اور درد کے دورے
پڑتے ہیں آخر کار ایلاؤس (منہ کے راستہ پاخانہ آنا) ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے

ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

متقدمین اطباء نے قولنج صفراوی لکھا ہے جس سے عام قارئین کو مغالطہ لگ سکتا ہے کہ یہ بھی
قولون آنتوں میں ہی ہوگا اور قولنج کے اصول پر علاج کریں گے جس سے لازمی ناکامی
ہوگی کیونکہ صفراوی قولنج آنتوں میں نہیں ہو سکتا بلکہ پتہ میں ہو سکتا ہے۔
قانون مفرد اعضاء قولنج صفراوی کو غدی عضلاتی تحریک کا مظہر قرار دیتا ہے کیونکہ اس تحریک میں
جگر کے کیمیاوی اعضاء (غدد جاذبہ) صفرا کو خارج نہیں ہونے دیتے جسے اطباء قدیم قولنج
صفراوی کا نام دیتے ہیں جس سے اکثر یرقان تک نوبت آجاتی ہے اکثر کو تو درد بھی ہونے
لگتا ہے البتہ اگر جگر کے مشینی اعضاء (غدد ناقلہ) میں شدید تحریک ہو جائے تو صفرا کا

اخراج ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے جس سے آنتوں میں ورم (کانی آنت کے قریب کی آنتیں) ہو کر پیچش ہو جاتی ہے قولنج کی طرح بار بار درد ہوتا ہے۔

اگر صفرا کا اخراج نہ ہوتا ہو جس کی پہچان یہ ہے مریض کا پاخانہ سفید کا آتا ہے تو اسے غدی اعصابی اغذیہ یا اشیاء دیں

اگر صفرا کے شدید اخراج سے آنتوں میں ورم ہو کر پیچش کی صورت پیدا ہو جائے تو اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلانی ہونگی

علامات قولنج کے مریض کی ناف کے اردگرد ابتدا میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے پھر سوزش ہو کر تشنج تک نوبت پہنچ جاتی ہے کبھی پیٹ پھول جاتا ہے لیکن درد اسی جگہ ہوتا ہے سب سے مشترک علامت یہ ہوتی ہے کہ مریض کو پاخانہ نہیں آتا۔ بعض دفعہ تو انیما کرنے سے بھی پاخانہ نہیں آتا۔

علاج

جیسا کہ ماہیت مرض میں بتلایا جا چکا ہے کہ قولنج کا بالاعضا سبب عضلاتی اعصابی (خشکی سردی) ہے لہٰذا ایسے مریض کا علاج عضلاتی غدی کے غدی عضلاتی (اغذیہ اور اشیاء سے کریں ساتھ انیما بھی کرائیں اگر پاخانہ انیما یا مسہل وغیرہ سے نہ آئے تو بار بار مسہل دینے کی کوشش نہ کریں اگر ایسا کیا گیا تو انتڑیوں اور معدہ میں سوزش ہونے کا خطرہ ہے جس سے مرض بگڑ سکتا ہے۔

چونکہ خشکی سردی کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے لہٰذا مریض میں حرارت بحال کرنے کی کوشش کریں۔ جو محرک عضلاتی غدی ادویہ سے ہی ممکن ہے جس سے ایک طرف حرارت پیدا ہوگی دوسری طرف جگر گرم ہو کر حرارت کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول کرے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ ریاح،

ورم اور سدے حرارت کی وجہ سے تحلیل ہو جائیں گے ہوا خارج ہو جائے گی ورم تحلیل ہو کر تشنج تک کی علامات غائب ہو جائیں گی مریض ہمیشہ کے لئے قولنج سے محفوظ ہو جائے گا۔

ایک مفید ترکیب

بعض دفعہ قولنج کے مریض کی مقعد میں سدہ اگر رک جاتا ہے جو انیما وغیرہ سے بھی خارج نہیں ہوتا مریض محسوس کرتا ہے کہ پاخانہ مقعد میں پھنسا ہوا ہے اگر ایسی صورت ہو تو معالج مقعد میں تیل یا کسٹرائل لگا کر انگلیوں سے سدے خارج کر دے اس طرح مایوس مریض کی زندگی بچ سکتی ہے

مجربات

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام عضلاتی غدی مسہل سے غدی عضلاتی مسہل نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلائے جا سکتے ہیں ہر قسم کے قولنج کے لئے فوری اثر ہیں

دیگر نسخہ جات

حب مقوی خاص مرچ سرخ ۲ حصہ، رائی ۲ حصہ کشتہ کچلہ ۴ حصے، کشتہ فولاد ۴، سنکھیا ۶ ماشے

حب بقدر نخود بنا لیں جب پاخانہ انیما سے نہ آئے تو یہ گولیاں درد رکنے کے لئے ۲،۲ گولیاں ہر ۱۰ منٹ بعد کھلائیں جب درد رک جائے تو وقفہ بڑھا دیں ۲، تین گھنٹہ کے اندر پاخانہ بھی آ جائے گا۔

حب صبابر

رائی، خنظل، اگندھک آملہ سار ہر ایک ہم وزن، حب بقدر نخود تیار کرلیں، تو لنج کے مریض کے لئے حب تقوی خاص کے ساتھ ملا کر استعمال کرائیں تو بہت جلد درد رک جاتا ہے ہوا خارج ہوجاتی ہے اور پاخانہ بھی جلد آجاتا ہے

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہو الشافی: خنظل، کشتہ بارہ سنگھا، رائی ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود تیار کرلیں زرد گولی ہر پندرہ منٹ بعد کھلائی جاوے انشاء اللہ ایک گھنٹہ کے بعد درد بند ہوجائے گا اور کچھ دیر بعد پاخانہ بھی آجائے گا۔

کھچاوٹ معدہ

علامات بعض دفعہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کا پیٹ اندر سے سکڑ گیا ہے وہ بار بار پیٹ کو ملتا ہے دباتا ہے اگر کوئی مرد شے کھاتا پیتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ باوجود تھوڑی سی چیز کھانے کے پیٹ بھر گیا ہے اب اور چیز کھائی تو تکلیف دے گی حقیقت بھی یہی ہوتی ہے اسے فوراً تبخیر ہوجاتی ہے جس سے کہ ضرورت جسم بھی پوری نہیں ہوتی لہٰذا مریض کمزور ہوجاتا ہے۔

ماہیت مرض

قانون مفرد اعضا کھچاوٹ معدہ کو عضلاتی اعصابی تحریک کا مظہر قرار دیتا ہے مریض کے جسم و خون میں ترشی و تیزابیت اور خلط سودا کی کثرت ہو کر معدہ کے عضلات

سکڑ جاتے ہیں اور کھچاوٹ معدہ کی علامت پیدا ہوجاتی ہے۔

علاج

چونکہ قانون مفرد اعضا کی رو سے عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ہے لہٰذا کھچاوٹ معدہ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے عضلاتی غدی تحریک سے رفع ہوجائے گا مریض کے اندر حرارت بڑھانے کی کوشش کریں جتنی جلدی حرارت بحال ہوگی اتنی ہی جلدی مریض تندرست ہوگا۔

مریض کو اندرونی طور پر کھانے کے لئے عضلاتی غدی ادویہ دیں اور پیٹ پر ریت گرم کر کے ٹکور کرائیں چند دن کے اندر کلی طور پر آرام آجائے گا حب مقوی خاص اور حب صبابر اس مقصد کے لئے بہترین ادویہ ہیں۔

جوع الکلب، جوع الغشی، جوع البقر

تعارف معدہ اور پھیپھڑے دو ایسے اہم اعضا ہیں جو باہر سے غذا حاصل کر کے جسم کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں معدہ میں ضرورت غذا کا احساس بھوک کے ذریعے ہوتا ہے جسے پورا کرنے کے لئے انسان کوئی نہ کوئی غذا کھاتا پیتا ہے۔

اگر ضروریات جسم باقاعدگی سے پوری ہوتی رہیں تو بھوک میں کسی قسم کی کمی بیشی پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر بھوک لگنے پر کھانا میسر نہ ہو یا مصروفیات کی وجہ سے ضرورت کے وقت نہ کھایا جائے یا ضرورت کے مطابق غذا میسر نہ ہو تو ایسی صورتوں میں بھوک میں کمی بیشی ہوجایا کرتی ہے جو بڑھ کر مرض کی صورت اختیار کرلیا کرتی ہے

جس کی تین صورتیں ہیں ۔

۱: جوع الکلب: ایسی بھوک کہ مریض محسوس کرے کہ جو کھانا تیار کیا گیا ہے اس سے تو میرا پیٹ بھی نہیں بھرتا اگر گھر کے دوسرے افراد اس میں کچھ کھا گئے تو میں بھوکا مروں گا لہٰذا وہ کتوں کی طرح کھانا حاصل کرنے کے لئے لڑنے لگتا ہے ۔ اسی وجہ سے ایسی بھوک کو جوع الکلب کا نام دیا گیا ہے

علاج

چونکہ جوع الکلب عضلاتی اعصابی تحریک سے پیدا ہوتا ہے لہٰذا اس کا علاج عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء سے کریں چند دنوں میں بھوک کی بے صبری ختم ہو جائے گی ۔

۲: جوع الغشی: بعض دفعہ معدہ کے غشاء مخاطی میں تحریک و سوزش ہو جایا کرتی ہے جس سے معدہ کے اعصاب میں تسکین ہو جاتی ہے ۔

ایسے مریض کو اگر وقت پر کھانا نہ ملے تو یا کھانے میں کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو وہ بھوک برداشت نہیں کر سکتا جس سے اس کے اعصاب میں شدید تسکین پیدا ہو کر غشی کا دورہ ہو جاتا ہے ۔

جب تک اعصاب میں تحریک پیدا نہ ہو اس وقت تک نہ تو غشی کا دورہ ٹوٹتا ہے اور نہ دوبارہ بھوک لگتی ہے ۔"

ذہن نشین کر لیں کہ جوع الغشی غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے ۔

یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ جب تک اعصاب میں تسکین نہ ہو غشی کا دورہ نہیں ہوا کرتا ۔ اور جب تک اعصاب میں تحریک پیدا نہ ہو بے ہوشی نہیں ہوا کرتی

عِلاج

چونکہ جوع الغشی غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے لہٰذا ایسے مریض کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ اشیاء سے کریں ان شاء اللہ فوراً دورے رک جائیں گے ۔"

۳: جوع البقر: بعض مریضوں کے معدہ کے اعصاب میں تحریک ہو کر رطوبات جمع ہو جاتی ہیں جس سے بھوک مر جاتی ہے خواہش غذا کی بجائے نفرت و کراہت ہونے لگتی ہے مسلسل بھوکا رہنے سے جسم میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے غذا کی طلب تو جسم میں بڑھ جاتی ہے لیکن چونکہ معدہ رطوبات سے بھرا ہوتا ہے لہٰذا بھوک نہیں لگتی نہ طلب غذا ہوتی ہے حالانکہ مریض کے جسم کو بیل کے کھانے جتنی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ بیل بہت سی غذا کھاتا ہے اور جوع البقر کے مریض کو بھی بیل جتنی غذا کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا حکماء متقدمین نے اسے جوع البقر کا نام دیا ہے ۔"

علاج

چونکہ جوع البقر کے مریض کو بلغمی رطوبات کی کثرت کی وجہ سے بھوک بند ہو جاتی ہے جو اعصاب کی تیزی کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہوتی ہے لہٰذا ایسے مریض کے معدہ کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے معدہ پر گرم ریت سے ٹکور کریں اور ایسے مریض کو محرک عضلات اغذیہ اشیاء زیادہ سے زیادہ کھلائیں شروع میں اچار لیموں، وغیرہ چٹنے کو دیں یا گوشت کا شوربہ پلائیں چند دنوں کے بعد بھوک پیدا ہو جائے گی ۔

حب مقوی خاص اور حب خبار ایسے مریضوں کے لئے تریاق کا درجہ رکھتی ہیں ہر قسم کی جوارش بھی فوری فائدہ کرتی ہیں ۔"

ہم بھی پیچش کا علاج اکثر جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی پیدا کرتے ہیں غدی عضلاتی
یعنی مریض کو کسٹر آئل دینے کے بعد کھلانا فوراً فائدہ کرتی ہے۔
ہمارا یہ بھی مشاہدہ ہے کہ جنگ ہیرڑ اور ہیرڑ سیاہ یا جو ہیرڑ کے نام سے مشہور
ہے جس کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے پیچش کے مریض کو ۳ر۳ دانے کھلانا
فوراً آرام کی صورت پیدا کرتی ہے۔

تریاق پیچش

ہو الشافی۔ گندھک آملہ سار ایک حصہ اجوائن دیسی ایک حصہ، رائی ایک حصہ

مقدار خوراک: ۲-۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی دیں۔

کانچ نکلنا

تعارف کانچ نکلنے کی تکلیف عموماً بچوں کو ہوا کرتی ہے یہ بھی پیچش کی ہی ایک قسم
مسلسل پیچش سے مریض کی مقعد میں سوزش ہو جاتی ہے
مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ اس کی مقعد میں کوئی چیز پھنسی ہوئی ہے اسے نکالنے کے
لئے بار بار پاخانہ کرنے جاتا ہے اور زور کے ساتھ پاخانہ کرتا ہے تاکہ وہ چیز نکل جائے لیکن
چونکہ مقعد میں سوجن ہوتی ہے۔ بار بار کے زور سے سوجن زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کا
دباؤ باہر کی طرف ہونے سے کانچ نکلنے لگتی ہے اس کا علاج بھی پیچش کے تحت
ہی کرنا ہوگا بلکہ جو تدابیر اور ادویہ پیچش میں استعمال کی جاتی ہیں وہی کانچ نکلنے کا علاج ہے
نوٹ:- جس مریض کی کانچ نکلتی ہو اسے قابض دوا کبھی نہ دیں بلکہ ملین قسم کی ادویہ مفید

رہتی ہیں تاکہ مریض کو پاخانہ کرتے وقت زور نہ لگانا پڑے۔
مقعد پر گندم کے آٹے کا حلوہ نمکین بند ہوا یا سوزش کے لئے بے حد مفید ہے۔

سنگرہنی

نام: اردو میں پرانے دست، طبی نام مزمن اسہال ڈاکٹری نام سپرو SPRUE

تعارف سنگرہنی پیچش سے ملتی جلتی ایک علامت ہے جس میں بار بار پاخانے
مروڑ کے ساتھ آتے ہیں لیکن پیچش کے برعکس پاخانے زیادہ
مقدار میں آتے ہیں مگر یا خون پاخانوں میں نہیں آیا کرتا پاخانہ میں غذائی اجزاء بے ہضم نکلتے ہیں۔
جب بھی مریض کوئی غذا کھاتا ہے فوراً پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے رات دن پیٹ
میں گڑگڑ ہوتا رہتی ہے کبھی مریض کو قبض کبھی دست آتے ہیں اکثر مریضوں کو منہ میں
سوزش ہو کر چھالے پڑ جاتے ہیں جب دست آتے ہیں تو چھالے ہٹ جاتے ہیں
اور جب قبض ہو جاتا ہے تو منہ میں چھالے دوبارہ ہو جاتے ہیں مریض کا رنگ پھیکا پڑ
جاتا ہے بعض دفعہ مریض میں انتہائی خون کی کمی ہو کر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضا اور سنگرہنی

اور اس سنگرہنی کو بھی پیچش کی طرح کا ایک مرض تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس کی باقاعدہ تشخیص پھر بھی
نہیں کی جاتی پیچش کے اصولی علاج کے تحت ہدایات دی جاتی ہیں کہ ایسے مریض کو قابض
دوا نہیں دینی چاہیئے کسٹر آئل وغیرہ اکثر دینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ دودھ کو تمام اغذیہ
سے مفید خیال کر کے مسلسل چلانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

تحقیقات مرض جاننا چاہیئے قانون مفرد اعضاء کے تحت سنگرہنی معدہ کے اعصاب کی سوزش کا نام ہے جو کبھی اعصابی غدی اور کبھی اعصابی عضلاتی کی صورت میں تکلیف دیا کرتی ہے۔ جب اعصابی غدی تحریک ہو تو پاخانہ میں کبھی آؤں آنے لگتی ہے پیٹ میں مروڑ ہوتے ہیں اکثر قبض ہو جاتی ہے بخار رہنے لگتا ہے مواد کے نکلنے کی وجہ سے معدہ اور کھانا کھانے والی نالی میں سوزش ہو کر ڈکاریں جلتے ہوتے ہیں مرچ مصالحہ والی غذا کھائی نہیں جاتی تجربہ ہو کر لیفی دودھ، چاول، دلیا، کھچڑی کھاتا ہے جو مرض میں اور بھی اضافہ کر دیتی ہیں جس سے اعصابی عضلاتی تحریک ہو کر دست شروع ہو جاتے ہیں۔ منہ و گلا وغیرہ کے چھالے تو کم ہو جاتے ہیں لیکن پاخانوں کی کثرت سے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ مریض کو بھوک ناقابل برداشت لگتی ہے لیکن کھانا پاخانوں کی راہ نکل جاتا ہے۔

سنگرہنی کا اصول علاج

چونکہ سنگرہنی معدہ و امعاء کے اعصاب کی سوزش سے ہوتی ہے اس لئے اس کے علاج کے لئے معدہ امعاء کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرنی پڑے گی جس سے ہر قسم کی غیر طبعی علامات غائب ہو جائیں گی۔

نسخہ جات برائے سنگرہنی

ھوالشافی بلیلہ زرد ۱ اجوائن، پوست انار، ہر ایک ہم وزن۔
مقدار خوراک ۳ر۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ لسی یا قہوہ۔

دیگر!

ھوالشافی سنبل الطیب ۲ تولہ، خولنجاں ۲ تولہ، لونگ ۱ تولہ، دارچینی ۲ تولہ، سونٹھ ۱ تولہ۔

مقدار خوراک ۲ر۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

دیگر!

سونٹھ، پودینہ خشک، مصطگی، زرنباد، نمک لاہوری ہر ایک ہم وزن۔
مقدار خوراک ۲ر۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

غذا

سنگرہنی کے مریض کو جب تک غذا درست نہیں کی جائے گی اسے قطعاً آرام نہیں آسکتا لہٰذا معالج کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے مریض کا علاج اس وقت تک شروع نہ کرے جب تک وہ غذائی پرہیز کرنے پر آمادہ نہ ہو جب مریض غذائی پرہیز کا یقین دلا دے تو درج ذیل غذا کھانے کی ہدایت کریں:

صبح مربہ آملہ، کشمش، انڈے فرائی یا بھنے ہوئے چنے کھلا کر قہوہ دیں۔

دوپہر سب سے بہتر بکرے کی اوجڑی کا شوربہ ہے اس کے لئے کوئی گوشت، کریلے، ٹماٹر، اچار، پکوڑے، دہی بھلے، آلو چھولے، دہی، ترش لسی، مکئی، باجرہ یا چنے کے آٹے کی روٹی، پھلوں میں انار، جامن، کینو، مالٹے، ترش آم وغیرہ۔

شام صرف قہوہ جس میں لونگ دارچینی ابال لیا گیا ہو اگر زیادہ بھوک لگے تو دوپہر والی

مریضوں سے چھٹکارا مل جائے گا۔

عام ہونے والے ہیضہ میں غدی عضلاتی یا حب مقوی خاص ہر چند منٹ بعد دیں انشاء اللہ دو تین خوراکوں سے مکمل آرام آ جائے گا۔

بطلان الشہوت

(بھوک کا بند ہو جانا)

بھوک کا بالکل بند ہو جانا حقیقت میں نظام ہضم کا بالکل ضعیف ہو جانا ہے جو سوء ہضم اور تخمہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معدہ میں تری گرمی بڑھ کر غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے کی بجائے اس میں تعفن پیدا کر دیتی ہے چونکہ اخراجیہ قوت یا قوت دافع بالکل ضعیف ہو جاتی ہے یہ قوت پہلے کی کھائی ہوئی غذا کو نکال ہی نہیں سکتی یہ صاف ظاہر ہے کہ جب معدہ خالی ہوگا تب ہی اور غذا کی طلب ہوگی لہٰذا بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے مریض کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے بعض مریضوں کے سر میں ہلکا ہلکا درد رہنے لگتا ہے۔

علاج

بھوک کا بالکل بند ہو جانا چونکہ اعصابی غدی تحریک سے ہے، اسلئے اس کا اول علاج اعصابی عضلاتی تحریک کی ادویہ اغذیہ سے کریں شروع میں اعصابی عضلاتی مسہل کھلائیں جب دست آنے شروع ہو جائیں تو عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ اشیاء کھلانا شروع کریں جن میں ترشی کا اثر زیادہ ہو دو تین دن کے اندر بھوک بیدار ہو جائے گی۔ اگر حرارت کی بے چینی محسوس کریں تو کچلہ دار چینی، ہینگ، لونگ وغیرہ کا کوئی مرکب بھی دیں تاکہ جلد حرارت میزانی

پیدا ہو جائے: یہ نسخہ بھی اس مقصد کے لئے فائدہ مند ہے

ہوالشافی: اجوائن ۴ حصہ تیزاب گندھک ۱ حصہ

ترکیب تیاری: اجوائن کو باریک کریں پھر تیزاب گندھک تھوڑا تھوڑا کر کے ملا دیں اور کسی کھلے منہ والی شیشی میں رکھ دیں چار پانچ دن بعد اسے نکال کر چھوٹی چھوٹی گولیاں بن سکیں تو بہتر ہے ورنہ ضرورت کے مطابق تھوڑا سا پانی ملا کر حسب ضرورت تیار کر لیں۔

مقدار خوراک: ایک ایک گولی دن میں چار بار۔

فوائد: نظام ہضم کو بیدار کرنے کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا بے نظیر نسخہ ہے دست نہ آتے ہوں بعض مریض بوجہ دست بند ہونے اور بھوک کے بالکل بند ہو جانے کیلئے فوری اثر ہے۔

ضعف ہضم

اعصابی غدی تحریک سے معدہ میں چونکہ رطوبات زیادہ ترشح ہوتی ہیں اسلئے غذا کے ہضم ہونے میں سستی پیدا ہو جاتی ہے معدہ کے عضلات رطوبات کی وجہ سے ڈھیلے ہو جاتے ہیں جس سے حرکات معدہ بھی کمزور پڑ جاتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھائی ہوئی غذا کے ہضم کرنے کا نظام کمزور ہو جاتا ہے ضعف ہضم سے مراد بھی یہی ہے کہ معدہ کے ہضم کرنے والے نظام کا کمزور ہو جانا معدہ کا جب نظام ہضم کمزور پڑ جاتا ہے تو کھائی ہوئی غذا دیر تک معدہ میں پڑی رہتی ہے۔

علامات

چونکہ معدہ کے نظام ہضم کی کمزوری کی وجہ سے غذا معدہ میں دیر تک پڑی رہتی ہے

کی کثرت اور گرمی کی وجہ سے خمیر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے، غذا خمیر کی وجہ سے پہلے کی نسبت حجم میں پھول جاتی ہے جس سے مریض کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پیٹ تنا ہوا ہے غذا ہضم نہ ہونے کی وجہ سے معدہ کے لئے ایک قسم کا بوجھ بن جاتی ہے بدہضمی کے ڈکار آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

بدہضمی

حقیقت میں ضعف ہضم کا نتیجہ سوء ہضم ہے یعنی نظام ہضم کی خرابی و کمزوری کا نتیجہ سوء ہضم و بدہضمی ہے اسلئے ہم اسے جدا صورت نہیں دے سکتے علاج کی صورت میں بھی نظام ہضم کو ہی درست کرنا پڑتا ہے۔

تخمہ (ہضم کی خرابی)

نظام ہضم کی مسلسل خرابی سے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ مریض جو بھی غذا کھاتا ہے وہ معدہ میں قطعی ہضم نہیں ہوتی بلکہ تری گرمی کی وجہ سے متعفن و خراب ہو کر کسی بری کیفیت میں تبدیل ہو جاتی ہے پاخانے میں بدبو و تعفن ہوتا ہے اگر غذا معدہ میں تھوڑی دیر ٹھہرے تو کچی غذا ہی بصورت دست خارج ہوا کرتی ہے۔ پاخانے میں غذا کے اجزا ویسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسے کھائے گئے ہوتے ہیں یہ صورت سنگرہنی کے مریضوں میں مشاہدہ کی جا سکتی ہے۔

تخمہ یا ہضم کی خرابی بھی حقیقت میں معدہ کے نظام ہضم کی خرابی کا نتیجہ ہے جس کا سبب اعصابی غدی تحریک ہے۔

علاج

مندرجہ بالا تینوں صورتوں کا علاج صرف نظام ہضم کا درست کرنا ہے یعنی اعصاب کی تیزی کم کر دی جائے اور عضلات معدہ میں تحریک و تیزی پیدا کی جائے جس سے ایک طرف بلغمی رطوبات کا ترشح کم ہو جائے گا دوسری طرف عضلات کی تیزی سے رطوبات خشک ہونے کے ساتھ ساتھ سوداوی رطوبات ترشی کی صورت میں گر کر غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیں گی غذا کا تعفن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔
معدہ کے غدد میں تحلیل ختم ہو کر تسکین ہو جائے گی جس سے ان میں بھی پہلے سے زیادہ طاقت و قوت پیدا ہو جائے گی اس طرح معدہ کے تمام اعضاء عضلات غدد اعصاب اپنی اپنی جگہ قوی و طاقتور ہو جائیں گے نتیجہ یہ ہو گا کہ فعل ہضم درست ہو جائے گا معدہ کی تمام غیر طبعی علامات غائب ہو جائیں گی۔

خلاف فطرت چیزوں کے کھانے کی خواہش

خلاف فطرت چیزوں کے کھانے کی خواہش کا مطلب یہ ہے کہ ان اشیا کو کھانا جو ہماری غذائیت میں شامل نہیں ہیں مثلاً کھریا مٹی، کوئلہ، چونہ، ٹھیکریاں، روئی وغیرہ

اسباب

شرح اسباب اور طب اکبر میں اسکے اسباب ایک ہی قسم کے لکھے ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں۔

اعصابی اغذیہ ادویہ اشیا وغیرہ کھلائیں اور اعصابی غذائیں بند کرا دی جائیں تو چند دن کے اندر ہی ان غیر فطری چیزوں کی طلب ختم ہو جاتی ہے کشتہ فولاد بہترین چیز ہے۔

ایلوپیتھی میں فرسانال جو فولاد کی ہی ٹکیاں ہیں جو مٹی کھانے والے بچوں کے لئے لاجواب چیز ہیں ایک ہفتہ کے اندر اندر بچہ مٹی کھانا بند کر دیتا ہے سیب، مالٹا، سنگترہ ٹماٹر وغیرہ ترش اور سرخ رنگ کے پھل کھلائیں گوشت چھوٹا ہو یا بڑا درست ہے مچھلی کا کھلانا بھی ٹھیک ہے ہر قسم کے سکوائش سرکہ اور سکنجبین بھی پلا سکتے ہیں۔

نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی تمام نسخے ضرورت کے وقت دے سکتے ہیں عام طور پر عضلاتی اعصابی ملین کھلائیں قبض ہو تو ملین ساتھ دیں کمزوری زیادہ ہو تو عضلاتی اعصابی مقویات کھلائیں۔

تعارف قانون مفرد اعضاء

مع فلاسفی آف قانون مفرد اعضاء

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کو آسان سے آسان نقشوں اور چارٹوں کی صورت میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اس کے علاوہ قانون مفرد اعضاء کی ضرورت اہمیت فوائد امراض و علامات کے ساتھ تطبیق اور موسم و کیفیات کے تعلق کو واضح کیا گیا ہے

کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اسے قانون مفرد اعضاء کی نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے قیمت صرف 40 روپے

بواسیر

بواسیر کے نام

اردو میں بواسیر ہی کہتے ہیں طبی اصطلاح میں بواسیر مقعد اور ایلوپیتھی میں پائلز کے نام پکارتے ہیں

بواسیر کی اقسام

جاننا چاہیئے کہ بواسیر کی دو بڑی اقسام ہیں (۱) بواسیر بیرونی (۲) اندرونی

بواسیر بیرونی

بیرونی بواسیر کو بواسیر بادی یا مسوں والی بواسیر بھی کہتے ہیں۔ یہ وہی بواسیر ہے جس میں مسے تو ہوتے ہیں لیکن خون وغیرہ نہیں آیا کرتا۔ قانون مفرد اعضاء کے تحت یہ غدی اعصابی بواسیر ہے۔

بواسیر بیرونی یا بادی بواسیر کے اسباب

[illegible] خشک سردی کی زیادتی [illegible]

پانی سے بار بار استنجا کرنا۔ سرد ماحول میں رہنا۔

نفسیاتی اسباب لذت و مسرت کے جذبات کی شدت جنسی ماحول میں

زیادہ عرصہ رہنا، کثرت جماع اور خارش مقعد اور بواسیر بادی کا سبب بن جایا کرتے ہیں۔

مادی اسباب مادی اسباب میں سب سے زیادہ یا اس کا بڑا سبب خلط سودا کا ضرورت سے زیادہ ہوجانا ہے اس کے علاوہ ترش و کھٹی تیز دل کا کثرت استعمال خصوصاً خشک سرد اغذیہ ادویہ کا کثرت استعمال۔ شراب نوشی قوت باہ کا اضافہ کیلئے افیون بھنگ چرس سنکھیا اور شراب وغیرہ کا بے جا استعمال شدید قبض وغیرہ سے بواسیر بادی ہوجایا کرتی ہے۔

عضوی اسباب میں قلب و عضلات کی کیمیائی تحریک عضلاتی اعصابی بواسیر بادی کا سبب اصلی ہے

بواسیر بادی کی علامات

اسکی سب سے بڑی علامت قبض ہے اسکی دوسری بڑی علامت مسے ہیں اور تیسری علامت خارش ہے اس کے علاوہ ترش ڈکار ریاح کی کثرت خلط سودا کے زیادہ بڑھ جانے سے جسم کی رنگت سیاہی مائل ہوجاتی ہے، پاخانہ کئی کئی دن نہیں آتا پاخانہ جب آتا ہے تو مریض پر خوف طاری ہوجاتا ہے۔ اور رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ پاخانہ کیسے نکلے گا جب نکلتا ہے تو پتھر کی طرح سخت سدے خارج ہوتے ہیں جن کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔

پیشاب کی رنگت ہلکا رنگ سرخ سفیدی مائل ہوتا ہے۔

نبض ۔ چونکہ قلب و عضلات میں ابتدائی تحریک عضلاتی اعصابی

ہوتی ہے جس میں ریاح کے ساتھ ابھی رطوبات بھی ہوتی ہیں اس لئے غدے تیز اور چپٹی ہوتی ہوتی ہے لمبائی میں چار انگل تک محسوس ہوتی ہے۔

یہاں ہر طبیب کے ذہن میں چند سوالات اٹھتے ہیں جنکو وہ جانے بغیر بواسیر کی ماہیت و حقیقت نہیں سمجھ سکتا۔

سوال ۱ بواسیر بادی کے متعلق پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ بواسیر میں مسے کیوں ہوتے ہیں۔

جواب ذہن نشین کرلیں کہ بواسیر قلب و عضلات کی عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے اس وقت کے دوران خون دماغ و اعصاب سے قلب و عضلات کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے لیکن جگر و غدد کی طرف انتہائی کم ہوجاتا ہے جس سے جگر و غدد میں سستی و کمزوری آجاتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں اس حالت کو جگر و غدد کا سکون کہتے ہیں۔

جگر و غدد میں جب سکون ہوجاتا ہے تو وہ اپنے فضلات کو پوری طرح خارج نہیں کرسکتے آہستہ آہستہ اجتماع فضلات کی وجہ سے ان میں عظم یا بڑھاؤ ہونا شروع ہوجاتا ہے یعنی غدد پھولنا شروع ہوجاتے ہیں یہ صورت اگر جگر و طحال میں پیدا ہوجائے تو عظم الطحال ہوجایا کرتا ہے،
لیکن اگر مقعد کے غدد میں یہ نقص ہوجائے تو وہاں کے غدد پھول کر مسوں کی صورت اختیار کرلیتے ہیں

مسوں میں خارش ہونیکی وجہ

یہ حقیقت ذہن نشین کرلیں کہ جب تک غدد جگر میں رطوبات

رک نہ جائیں اس وقت تک امساک پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ان میں لذت اور دغدغہ اور گدگدی پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں غدد میں رطوبات رکے بغیر لذت پیدا نہیں ہو سکتی۔

جب جگر و غدد میں رطوبات (فضلات) رک جاتے ہیں تو سب سے پہلے وہاں لذت پیدا ہوتی ہے جس کا اظہار دغدغہ و گدگدی سے ہوتا ہے مریض کو چونکہ ابھی لذت آ رہی ہوتی ہے اس لیے اس کے مزید حصول کیلئے مریض پہلے مقام پر لذت پر دغدغہ و گدگدی کرتا ہے یعنی سہلاتا ہے پھر خارش کرنے لگتا ہے یعنی مضطرب بشہوت ہو جاتا ہے جوں جوں خارش کرتا ہے لذت بڑھتی جاتی ہے آخر کار خارش کی حرکات سے غدد گرم ہو کر پھیل جاتی ہے جس سے لذت و خارش کا دورہ ختم ہو جاتا ہے

چونکہ ان کے غدد کے منہ بند ہوتے ہیں اس لیے ان میں سے کسی قسم کا مواد یا فضلہ نہیں نکلتا صرف مقامی رگڑ سے غدد گرم ہو کر پھیل جاتے ہیں جس سے وقتی طور پر لذت و خارش کا دورہ ختم ہو جاتا ہے

لہذا کچھ دیر بعد سرد جگہ پر بیٹھنے یا سرد پانی سے استنجا کرنے یا پسینہ آنے کے کچھ دیر بعد غدد سکڑ جاتے ہیں جس سے فضلات کا دباؤ بڑھ جاتا ہے لہذا غدد میں فضلات خارج کرنے کیلئے پھر گدگدی اور لذت اور دغدغہ ہو کر خارش ہونے لگتی ہے اور یہ سلسلہ اسباب کی کمی بیشی سے مدتوں جاری رہتا ہے۔ لہذا خارش کی حقیقت و ماہیت یہ ہے سودا کی کثرت اور عضلاتی اعصابی تحریک کی شدت سے غدد میں سکون ہو کر غدد جاذبہ میں فضلات رک جاتے ہیں جس سے خارش

ہونے لگتی ہے

بواسیر بادی سے جنسی نقصان یا اغلام بازی کی عادت کی ابتدا

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ جو اشخاص اغلام بازی یا لونڈے بازی کراتے ہیں وہ بواسیر بادی کے ہی مریض ہوتے ہیں چونکہ ان کے مقعد کے اندر کے غدد میں بھی سکون ہو جایا کرتا ہے جس سے وہ بھی فضلات کے اجتماع کی وجہ سے سوزش کی صورت اختیار کر کے پھول جاتے ہیں جن میں فضلات خارج کرنے کیلئے دغدغہ گدگدی یا لذت و خارش ہوتی رہتی ہے لہذا ایسے مریض پہلے اپنی انگلی مقعد میں داخل کر کے خارش کرتے ہیں پھر آہستہ آہستہ اغلام بازی کی مکروہ عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے اشخاص خود فاعل بننے کے بجائے مفعول بن جاتے ہیں یاد رکھیں ایسے اشخاص کا علاج اس وقت تک ناممکن ہے جب تک بواسیر کا زہر ختم نہ کیا جائے۔

بواسیر بادی کا علاج

چونکہ بواسیر بادی کے مریض کے خون میں ترشی تیزابیت اور خلط سودا کی کثرت ہوتی ہے اور عضلاتی اعصابی تحریک کی وجہ سے سودا کا اخراج

بند ہوتا ہے۔ غدد جسگر میں سکون انتہار کو پہنچ چکا ہوتا ہے جس سے
غدد پھول کر مسے بن جاتے ہیں خشکی سردی کی اتنی شدت ہوتی ہے
کہ رطوبات بستہ ہو کر شدید قبض ہو جاتی ہے کئی کئی دن پاخانہ نہیں آتا
معدہ امعا میں ریاح کی کثرت ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں اس حالت کو قلب و عضلات کی
کیمیائی و خلطی تحریک عضلاتی اعصابی کہا جاتا ہے اس تحریک کو قانون
مفرد اعضا میں قلب و عضلات کی نامکمل تحریک کہا جاتا ہے اگر یہ تحریک
قائم ہو کر مسلسل تکالیف کا سبب بن جائے تو اسے قلب و عضلات
کی مشینی تحریک عضلاتی غدی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے جس سے ترشی
تیزابیت اور خلط سودا میں سے اخراج شروع ہو جاتا ہے۔
جسگر و غدد کا سکون رفع ہونا شروع ہو جاتا ہے حرارت غریزیہ پیدا
ہونا شروع ہو جاتا ہے جو غدد پھول کر مسوں میں تبدیل ہو گئے تھے
آہستہ آہستہ سکڑنا شروع ہو جاتے ہیں

لہذا جب ہی آپ کے پاس بواسیر بادی کا مریض آئے تو اسے عضلاتی
اعصابی تحریک ہوگی آپ اسے ایسی اغذیہ ادویہ دیں جن سے قلب
و عضلات کی مشینی تحریک عضلاتی غدی تحریک آہستہ آہستہ پیدا
ہونا شروع ہو جاوے۔ دوسرے لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیں کہ بواسیر
بادی کے مریض کو عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں اگر قبض زیادہ نہ ہو تو
ملین ورنہ عضلاتی غدی مسہل دیں جوں ہی عضلاتی غدی تحریک
بڑھنا شروع ہو گی فوراً تمام تکالیف میں آہستہ آہستہ کمی واقع ہونا
شروع ہو جائے گی۔ کچھ دن کے اندر مریض مکمل آرام محسوس کریگا

لیکن غذا ادویہ جاری رکھیں تاکہ آہستہ آہستہ مکمل آرام آجائے۔

چند ہدایات

جو نئے اطبا قانون مفرد اعضا کو اپناتے ہیں وہ
اس کے معجزاتی علاج کو عملی طور پر پرکھنے کیلئے جب کسی مرض کا علاج
شروع کرتے ہیں تو وہ شروع ہی سے ملینات مسہلات اکسیرات اور تریاقات
کھلانا شروع کر دیتے ہیں جن سے مریض کو بجائے فائدہ کے نقصان ہونا
شروع ہو جاتا ہے طبیب حیران ہوتا ہے کہ یہ کیا ہو گیا قانون مفرد اعضا
کی کتب میں تو ان ملینات مسہلات اکسیرات تریاقات کی تو بے شمار
تعریفیں کی جاتی ہیں بڑے بڑے دعوے کئے گئے ان سے آرام نہیں
آرہا تھا تو نقصان تو نہ ہوتا۔

سامعین حقیقت میں ایسے لوگ غلطی پر ہوتے ہیں یاد رکھیں تحریکیں
یکدم نہیں بدل جایا کرتیں۔ ہر عضو آہستہ آہستہ تیز ہوتا ہے اس کی حرکات
آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور اس کے افعال آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے
ہیں تو فائدہ بھی آہستہ ظاہر ہوتا ہے۔
لیکن اگر کسی عضو کو یکدم تیز کر دیا جائے تو اس کے فضلات کے
ساتھ مفید اجزاء بھی خارج ہو جاتے ہیں جس سے نقصان ضروری ہوتا
ہے۔ مثلاً جب معدہ امعاء کے اعصاب میں شدید تحریک پیدا ہو کر
قے دست شروع ہو جاتے ہیں تو چند قے اور دستوں سے معدہ امعاء

کے فضلات خارج ہو جاتے ہیں. اگر قے دست رک جائیں تو مریض کو آرام آجاتا ہے لیکن اگر مسلسل قے دست آتے رہیں تو چند گھنٹوں کے اندر مریض کے خون سے پانی دیلا رہا ہی قے دستوں کے ذریعہ خارج ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ اکثر موت کی صورت نکلتا ہے.

اسی طرح استسقاء ذقی کے مریض کا پانی جب ٹروکار سے نکالا جاتا ہے تو بعض مریضوں میں کچھ دیر بعد جبکہ ابھی پانی نکل رہا ہو تو مریض کا دل گھبراتا ہے چکر آتے ہیں پسینہ آکر اکثر غشی اور بے ہوشی [illegible] حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہئے کیونکہ پیٹ کا پانی جو ایک فضلہ ہے اسے نکل جانا ہی بہتر ہے لیکن طبیعت مدبرہ بدن اس قسم کے شدید استفراغ کو برداشت نہیں کر سکتی.

یہی وجہ ہے کہ محققین نے ایسے طبیبوں اور ڈاکٹروں کو استسقاء ذقی کے مریض کا پیٹ کا پانی نکالنے کیلئے خاص ہدایت کرتے ہیں کہ جب پانی نکل رہا ہو تو اس دوران اگر مریض کو آرام کی بجائے گھبراہٹ بے چینی اور پسینہ آنے لگے تو فوراً پانی نکالنا بند کر دینا چاہئے کیونکہ جسم سے فضلات کا اخراج یکدم بھی نقصان کا باعث ہوتا ہے.

اسی طرح آپ کسی مریض کو جلاب دیں چاہے وہ صحیح فضلات کا اخراج کرے لیکن اگر ایک ہی دن میں پندرہ بیس جلاب آجائیں تو مریض کو بجائے فائدہ کے تکلیف ہوتی ہے.

لہٰذا حامل قانون مفرد اعضاء کے طبیبوں کا فرض ہے کہ جب بھی کسی مریض کا علاج کریں تو پہلے محرک، ملین اور مسہل وغیرہ میں سے

ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں مریض سے پوچھتے رہیں کہ دوا سے گھبراہٹ، بے چینی یا قے یا اسہال زیادہ تو نہیں آرہے؟ اگر دوا لے کر مجھے ان سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور بہتر ہی فائدہ ہوا ہے تو پھر دوا کی طاقت بڑھا دیں ساتھ ہی اکسیر یا تریاق بھی دے دیں لیکن مناسب مقدار میں دیں اب ان شاء اللہ مریض کو لازمی فائدہ ہوگا.

[illegible] کیمیاوی تکالیف یا کیمیاوی تحریکیں مدت تک قائم ہوتی ہیں انہیں آہستہ آہستہ ہی تبدیل کرنا چاہئے تاکہ مستقل طور پر فائدہ ہو.

البتہ مشینی تحریکیں اچانک ہوا کرتی ہیں اور ان کے نتیجے بھی خوفناک ہوا کرتے ہیں لہٰذا مشینی تحریکوں کو توڑنے کیلئے محرک ملین اور مسہل بے کار ہوتے ہیں ان میں غذائی علاج اس وقت تک بے سود ہے جب تک مریض خطرے سے باہر نہیں ہو جاتا. مثلاً ہیضہ میں جب تک قے دست آرہے ہوں کوئی غذا فائدہ مند نہیں ہوگی. درد گردہ جب تک شروع ہو تو مریض کوئی غذا نہیں کھا سکتا کیونکہ وہ پہلے سکون چاہتا ہے.

نسخہ جات بواسیر بادی

بواسیر بادی کے علاج کیلئے قانون مفرد اعضاء سے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں.

ہوالشافی:- جمال گوٹہ ۱۰ گرام، نمک خوردنی ۵۰ گرام، گندھک آملہ سار ۵۰۰ گرام

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں یا ۵ گرین کے کیپسول بھر لیں۔
۲،۲ گولی یا ایک ایک کیپسول صبح شام دوپہر،
نوٹ :۔ اگر پاخانہ زیادہ آنے لگے تو دوا نصف وزن کر لیں اگر پاخانہ بافراغت نہ آئے تو دوا دگنی کر دیں آہستہ آہستہ قبض رفع ہو جائے گی مسے سکڑنا شروع ہوں گے

مقامی علاج

مسوں پر غدی عضلاتی ملین ویزلین یا تیل میں ملا کر لگایا کریں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

خوراک :۔ بادی بواسیر کے مریض کی خوراک میں ٹھنڈی اور ترش اغذیہ نقصان کا باعث ہوا کرتی ہے لہذا آلو گوبھی، مچھلی، اچار، بڑا گوشت، دہی، لسی، کچنار وغیرہ نہ کھائیں
صبح :۔ بھنے چنے، انڈا، فرائی خصوصاً جن میں چنے کا آٹا ملایا گیا ہوا سے روٹی بنا کر کھلائیں،
دوپہر :۔ کوئی ساگ، پکوڑے ٹماٹر، گوشت بکرا اور مرغ، آم اچار یا ادرک وغیرہ،
شام :۔ اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا کوئی سالن کھلائیں اگر بھوک شدید نہ ہو اول تو بہتر ہے کہ کچھ نہ کھایا جائے ورنہ صبح کے ناشتہ والی کوئی چیز چنے وغیرہ کھلانے چاہئیں اللہ شفا دے گا۔

بواسیر خونی

تعارف : بواسیر درحقیقت بواسیر بادی کی بڑھی اور بگڑی ہوئی صورت ہے جو بواسیر بادی کے غلط علاج کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس بواسیر میں مقعد کے اندر اور باہر مسے ہوا کرتے ہیں لیکن بعض اشخاص کی مقعد کے اندر تو مسے ہوتے ہیں۔ لیکن باہر نہیں ہوتے۔ اسے خونی بواسیر اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں خون کم و بیش آتا رہتا ہے

بواسیر خونی کی ماہیت و حقیقت

سامعین جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ جب بواسیر بادی غلط علاج سے بگڑ جاتی ہے تو وہ بواسیر خونی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔
چونکہ بواسیر بادی عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے اور اس میں سب سے زیادہ تکلیف دہ علامت قبض ہوتی ہے مریض اور معالج دونوں چاہتے ہیں کہ کسی طرح قبض کا ازالہ ہو جائے لہذا مریض ہمیشہ ملینات اور شدید قسم کے مسہلات استعمال کرتا ہے معالج حضرات صبر، ہلیلہ، جمالگوٹہ، ریوند عصارہ، حنظل، سنگرف وغیرہ زیادہ مقدار میں کھلاتے رہتے ہیں۔
نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوران خون قلب و عضلات کی طرف بڑھ جاتا ہے جس سے عضلاتی اعصابی تحریک ختم ہو کر عضلاتی غدی میں تبدیل ہو جاتی ہے، عضلات میں زیادہ خون آنے سے ان میں سوزش اور ورم ہو جاتا ہے۔ چونکہ ملوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں اس لئے ان میں زخم ہو جاتے ہیں۔

اور خارش محسوس ہوتی ہے۔ مسے اکثر خون سے بھرے رہتے ہیں جن سے اکثر خون نکلتا رہتا ہے۔

عضلاتی اعصابی تحریک یا بواسیر بادی کی دو بڑی علامات قبض اور خارش تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔

بواسیر خونی کے اسباب

جس طرح ہر مرض نفسیاتی۔ کیفیاتی۔ مادی اور عضوی اسباب سے ہو جایا کرتی ہے اسی طرح بواسیر خونی بھی ان اسباب سے ہو جایا کرتی ہے۔

بواسیر خونی کے نفسیاتی اسباب

چونکہ ہر انسان نفسیاتی طور پر لذت اور مسرت کے حصول کیلئے ہر دم کوشاں رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی نہ کسی طریقہ سے اسے لذت اور مسرت حاصل ہو لہٰذا وہ جنسی ماحول میں رہنا پسند کرتا ہے۔ مشتبہ گانے گاتا ہے۔ خوبصورت اور جنسی جذبات ابھارنے والی تصویریں دیکھتا ہے۔ جانوروں کو جفتی ہوتے دیکھ کر مغلوب شہوت ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جنسی اعضا جو لذت و مسرت کے اعضا ہیں۔ میں دوران خون بڑھتا ہے۔ چونکہ مقعد جنسی اعضا کے بالکل قریب ہے اور اس کا مزاج بھی جنسی اعضا کے مطابق ہوتا ہے اس لئے طبعی تعلق کی وجہ سے مقعد میں بھی دوران خون بڑھ جاتا ہے جو بواسیر خونی کا سبب بنتا ہے۔

بواسیر خونی کے کیفیاتی اسباب

چونکہ بواسیر خونی عضلاتی غدی تحریک میں ہوا کرتی ہے

اس کا مزاج خشک گرم ہوتا ہے لہٰذا خشکی گرمی کی شدت بواسیر خونی کی پیدائش کا سبب بن جاتی ہے خشک گرم ماحول میں زیادہ تر قیام اور خشک گرم جگہ پر زیادہ دیر بیٹھے رہنے سے بواسیر خونی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

بواسیر خونی کے مادی اسباب

بواسیر خونی کے مادی اسباب میں خشک گرم اغذیہ ادویہ کا کثرت سے استعمال مثلاً ترش و تیز ابی اغذیہ جن میں اچار پکوڑے کباب تیز مرچ مصالحہ والے سالن تیتر بٹیر کبوتر وغیرہ کے گوشت کا زیادہ استعمال بواسیر خونی کا باعث ہوا کرتا ہے خلطی طور پر خون میں سودا کی کثرت بواسیر خونی کا باعث ہوا کرتی ہے۔

عورتوں میں حیض کی بندش یا ایام حمل بواسیر خونی کا سبب ہوا کرتے ہیں۔

ہومیوپیتھی میں بواسیر خونی کا سبب مادہ سیکوسس کی کثرت تسلیم کیا جاتا ہے۔

بواسیر خونی کی علامات

بواسیر خونی جیسا کہ اس نام سے واضح ہے یہں اکثر کم و بیش پاخانہ کے ساتھ خون آیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ بغیر پاخانہ کے بھی خون آتا رہتا ہے جیسا کہ اسباب میں بتا چکا ہوں کہ خونی بواسیر میں عضلات کا تعلق غدد سے ہو چکا ہوتا ہے اس لئے اس بواسیر میں پاخانہ شاید قبض سے اور سدوں کی صورت میں نہیں آیا کرتا۔ بلکہ اکثر مریضوں کو پاخانہ کئی بار آیا کرتا ہے۔ البتہ مریض باوجود کئی بار پاخانہ کرنے کے پھر بھی قبض

کا ہی رونا روتا ہے۔ اگر مریض سے پوچھا جائے کہ جب آپ کو کئی بار پاخانہ آجاتا ہے تو پھر آپ کو قبض کیسی ہے۔ جواب میں کہتا ہے کہ پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔

پاخانہ میں اکثر لیس ہوتا ہے جس وجہ سے مریض زور لگا کر پاخانہ کرتا ہے بار بار زور لگنے سے مسوں اور مقعد میں سوجن اور ورم آجاتا ہے پاخانہ کرتے وقت زور لگنے پر کانچ باہر آجاتی ہے جس کے ساتھ مسے بھی باہر آیا کرتے ہیں۔ بار بار کانچ باہر نکلتا ہو تو ورم بڑھ جاتا ہے اور شدید درد ہونے لگتا ہے ساتھ خون بھی آتا ہے۔ مسلسل خون نکلتے رہنے سے جسم کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ چہرے پر گھبراہٹ آجاتی ہے۔ کمزوری اور نقاہت بڑھ جاتی ہے۔

اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے چکر آتے ہیں۔ چونکہ عضلاتی غدی تحریک زوروں پر ہوتی ہے اس لیے اختلاج قلب کی تکلیف لازمی ہوتی ہے۔

قارورہ: قارورہ کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے اور دن میں دو تین بار ہی مشکل سے آتا ہے مریض قارورہ میں قدرے جلن بھی محسوس کرتا ہے۔

نبض: مشرف تنی ہوئی اکثر ۵، ۶ انگل کے نیچے محسوس ہوتی ہے رفتار میں ۹۰ تا ۱۰۰ سے بھی زیادہ ہوتی ہے البتہ موٹے آدمیوں میں تین چار انگل پر مشکل معلوم ہوتی ہے۔

نیند: چونکہ خشکی گرمی کی شدت ہوتی ہے۔ رطوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔ لہذا نیند بہت کم آتی ہے۔

بواسیر خونی کا علاج

سامعین ہر طبیب کو کسی مرض کے مجربات یا نسخہ جات جاننے کی بجائے اس کا اصول علاج جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک کسی مرض کے اصول علاج معلوم نہ ہوں مجربات نسخہ جات بے معنی ہوتے ہیں۔ اصول علاج معلوم ہونے پر نسخہ جات تجویز کرنے آسان ہو جاتے ہیں۔

چونکہ بواسیر خونی عضلاتی غدی تحریک کا مظہر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قلب و عضلات کی طرف دوران خون بڑھ جاتا ہے۔ جگر و غدد کی طرف خون بڑھنا شروع ہو چکا ہے۔ کیمیائی طور خون میں صفرا اور حرارت غریزی کی پیدائش شروع ہو چکی ہے لیکن اسباب محرک عضلات کی موجودگی کی وجہ سے غدد ابھی کمزور ہیں اور تحریک میں نہیں رہ سکتے۔ لہذا مریض بواسیر مدتوں تڑپتے رہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا بواسیر خونی کا علاج تجویز کرتا ہے کہ جگر و غدد کی کیمیاوی تحریک غدی عضلاتی پیدا کر دی جائے جس سے ایک طرف دوران خون قلب و عضلات سے نکل کر غدد و جگر میں آجائے گا جس سے قلب و عضلات میں تحلیل (کمی خون) ہو کر ان کی سوزش اور ورم ختم ہو جائے گا۔ دوسری طرف غدد و جگر تحریک میں آجائیں گے۔ صفرا و حرارت غریزی پیدا کرکے تمام غدد جن میں مسے بھی شامل ہیں سکڑ جائیں گے یا ویسے غائب ہو جائیں گے اسی طرح بواسیر خونی کا مکمل خاتمہ ہوگا۔

ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ

سامعین ہمارے وہ ساتھی جنہوں نے ابھی ابھی نظریہ مفرد اعضا اپنایا ہوتا ہے۔ وہ بواسیر خونی کے علاج میں شدید غلطیاں کرتے ہیں جس سے اکثر بواسیر کا علاج ناکام ہو جاتا ہے۔

مثلاً چونکہ بواسیر کے مریض کو اکثر کم و بیش خون آیا کرتا ہے مریض بھی اپنی حقیقت بیان کرتے وقت بتاتا ہے کہ مجھے بواسیر کا خون آرہا ہے۔

معالج خون کا نام سنتے ہی فوراً اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تیز ترین ادویہ دے دیتا ہے جن سے فوراً خون رک جاتا ہے اور تمام تکالیف میں کمی آجاتا ہے لیکن مرض نہیں جاتا۔ چند دن دوا چھوڑنے یا دوا کے دوران ہی پھر خون آنے لگتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اعصابی دوا سے وقتی طور پر قلب کے فعل میں تسکین ہوتی ہے اور خون رک گیا تھا۔ لیکن قلب و عضلات کی سوزش تحلیل نہیں ہوئی تھی صرف بجائے دب گئی تھی چند دن دوا چھوڑنے پر پھر شدت سے ابھر آتی ہے۔

اس قسم کے غلط علاج کا سلسلہ مدتوں چلتا رہتا ہے۔ اور مریض بواسیر پیتے رہتے ہیں۔

ایلوپیتھی حضرات بھی اس قسم کی غلطیوں کو دہراتے رہتے ہیں۔ وہ علامات کو دبانے کے مسکنات۔ مخدرات کا استعمال کر کے علامات کو دباتے رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض مایوس ہو جاتے ہیں۔

آخرکار حکیم یا ڈاکٹر اپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ مریض بھی مجبور ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپریشن کرا لیتا ہے جس سے مقامی طور پر تکالیف ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن مرض اندر ہی اندر مریض کو کھاتا رہتا ہے کیونکہ مسے نکالنے سے سوزش عضلات ختم نہیں ہوتی۔

جگر و غدد کمزور ہونے کی وجہ سے کمی خون مزید ہو جاتی ہے اگر اب بھی کوئی محرک جگر و غدد دوا مل جائے تو مریض سنبھل جاتا ہے ورنہ کمی خون ہو کر اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

سامعین بواسیر کا علاج بواسیر علامات کا دبانا نہیں ہے بلکہ قلب و عضلات کی سوزش رفع کرنا ہے جس سے بواسیر مستقل طور پر ختم ہو جاتی ہے لہٰذا اگر کسی مریض کو شدید جریان خون ہو تو اسے چند دن اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی دوا دے کر خون بند کر لیں پھر مستقل علاج کے لئے غدی عضلاتی غذا دوا دینا شروع کر دیں تاکہ عضلات سے دوران خون غدد میں آکر عضلاتی سوزش اور ورم کو ختم کر دے۔ اگر اب بھی خون کم نہ ہو تو ساتھ غدی اعصابی دوا ملا کر دیں تاکہ خشکی ختم ہو کر رطوبات پیدا ہونا شروع ہو جائیں اور مرض کلی طور پر ختم ہو جائے۔

نسخہ جات برائے بواسیر خونی

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق محرک۔ ملین۔ مسہل کھائیں شدید حالتوں میں اکسیر اور تریاق غدی بھی کھا سکتے ہیں۔

نوٹ: قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی ملین۔ مقوی اور

اور مسوں پر اس وقت ضرور لگائیں جب شدید خارش یا شدید سوجن ہو۔ اگر اس کے ساتھ ہم وزن ویزلین بھی ملا کر لگائیں تو زیادہ مؤثر ہو جاتی ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی

گندھک آملہ سار	نوشادر	سہاگہ	قلمی شورہ
۲۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام

سب کو پیس کر ایک ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار یا گرم پانی سے کھائیں۔

اگر درد شدید ہو یا خون کثرت سے آ رہا ہوں تو یہ نسخہ دیں۔

ھوالشافی

افیون	اجوائن خراسانی	رسونت
۱ حصہ	۲ حصہ	۴ حصہ

سب کو پیس کر محفوظ کر لیں۔

ترکیب استعمال ۵ گرین یا نصف گرام دوا کیپسول میں بھر کر صبح۔ دوپہر۔ شام کھائیں۔ اور ۲ گرام دوا مسوں اور مقعد پر خشک ہی لگا دیں۔ لگاتے ہی چند منٹوں میں جلن درد وغیرہ رک جائیں گے۔

خاندانِ چوہانیہ کا مجرب نسخہ

ریٹھے کے چھلکوں کو جلا کر کوئلہ کر لیں بہتر ہے دو سکوروں میں سمیٹ کر آگ دیں ایک پاؤ چھلکوں کیلئے تقریباً اڑھائی سیر اپلوں کی آگ کافی رہتی ہے آگ ٹھنڈی ہونے پر سکوروں کو کھول کر جلے ہوئے چھلکے نکال لیں اور پھر ان کا سفوف

بنا لیں اب ان سیاہ سفوف کے برابر عمدہ سفید کا کے سفوف کو ملا لیں اور یکجان کر لیں بس سفوف تیار ہے

خوراک: ۲ رتی سفوف صبح شام ۵۰ گرام مکھن یا بالائی میں رکھ کر دیں ورنہ چاولوں کے دھوون کے ہمراہ دے سکتے ہیں۔

فوائد: خونی بواسیر کیلئے عمدہ دوا ہے اس کے استعمال سے مسوں کی کھجلی ہونا بند ہو جاتی ہے۔ خون آنا بند ہو جاتا ہے قبض جاتی رہتی ہے مکمل فائدہ کیلئے چالیس یوم متواتر استعمال کریں۔

عطیہ: حکیم حامد محمود چوہان فیصل آباد

ورم معدہ، درد معدہ اور قروح و بثور معدہ

تعارف یہ تینوں علامات ایک دوسری کی ترقی یافتہ صورتیں ہیں یعنی جب تک معدہ کی عضلاتی جھلیوں میں ورم پیدا نہ ہو اس وقت تک درد نہیں ہوتا اور ورم کی کمی بیشی کے تحت درد بھی کم و بیش ہوا کرتا ہے یہی ورم بڑھ کر پھوڑے کی صورت میں بڑھ جاتا ہے۔ البتہ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب مریض غذا کھاتا ہے تو شدید جلن اور درد کرتی ہیں۔

اسباب

ایسے اسباب جن سے معدہ کی عضلاتی جھلی میں سوزش ورم ہو عضلاتی ورم و قروح کہلائیں گے۔ مثلاً سنکھیا، تیزاب گندھک، نیلا تھوتھا، شدید عضلاتی زہر جن سے عضلاتی غدی ورم پیدا

ہیں چونکہ معدہ کے عضلاتی حصے حرکتی اعضا میں شامل ہیں لہٰذا جب ان میں ضرورت سے زیادہ تیزی آتی ہے تو معمول سے زیادہ حرکت کرنے لگتے ہیں۔ جو تحریک و اسباب کی کمی بیشی کے تحت مختلف صورتوں میں اپنی بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔

انقلابِ معدہ

مریض کو کوئی شے بھی ہضم نہیں ہوتی بلکہ کھانے یا پینے کے فوراً بعد قے کے ذریعے نکل جاتی ہے اس صورت کو انقلاب معدہ کہتے ہیں یعنی معدہ ہر شے کو منقلب یا واپس کر دیتا ہے اگر معدہ میں ریاح کا اخراج رک جائے تو اس میں سوزش ہو جاتی ہے جس سے اسمیں ٹھہر ٹھہر کر حرکت یا تشنج ہونے لگتا ہے۔ ابتدا میں جو حرکت پیدا ہوتی ہے اسے ہچکی کا نام دیتے ہیں اگر یہی صورت چند دن قائم رہے تو معدہ سوزش ناک ہو جاتا ہے جس میں ہچکی کے ساتھ درد بھی ہونے لگتا ہے اسے متقدمین اطباء تشنج معدہ کا نام دیتے ہیں۔

حرکت کیا ہے

کسی شے پر ارادی یا غیر ارادی طور پر قوت و طاقت کے اثر انداز ہونے سے جو جنبش پیدا ہوتی ہے اسے حرکت کہتے ہیں

قوت حرکت اور اعضاء

چونکہ بغیر قوت کے حرکت پیدا نہیں ہو سکتی اور قوت بغیر اعضاء کے نہیں پیدا ہو سکتی اسلئے ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ قوت برائے حرکت ہمارے جسم کے کن اعضاء میں پیدا ہوتی ہے ان کے نام کیا ہیں۔

جاننا چاہیے کہ ہمارے جسم کے اندر حرکتی اعضا قلب و عضلات ہیں قدرت الٰہی نے ہمارے جسم کو متحرک رکھنے کے لئے قلب و عضلات کو ہر وقت حرکت میں رکھا ہوا ہے جو ضرورت کے مطابق ارادی و غیر ارادی حرکات کرا رہا ہے۔ جو حرکات ہمارے کنٹرول اور ارادے سے ہوتی ہیں انہیں ارادی عضلات حرکت کراتے ہیں جو حرکات ہمارے کنٹرول و ارادے میں نہیں ہیں مثلاً پھیپھڑوں میں پھیلنے اور سکڑنے کی حرکات، معدہ کی حرکات دودیہ امعاکی حرکات دودیہ وغیرہ انہیں غیر ارادی عضلات سر انجام دیتے ہیں ان کے علاوہ جو غیر ارادی حرکات ہمارے جسم میں پیدا ہوتی ہیں مثلاً سر کا ہلنا ہاتھ پاؤں کا رعشہ، تمام جسم کا رعشہ، کسی عضو میں تشنج یا کھڑل پڑنا، ہچکی، اختلاج معدہ وغیرہ سب کی سب غیر ارادی عضلات کی پیدا کردہ علامات ہیں

علاج

یاد رکھیں قانون مفرد اعضا کے تحت ارادی عضلات کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے اور غیر ارادی عضلات کا مزاج عضلاتی غدی ہے لہٰذا ہر قسم کی غیر ارادی حرکات کا علاج قلب و عضلات کی سوزش کو رفع کرنا ہے اگر حرارت جسم بہت کم معلوم ہو جس سے مرض مزمن صورت اختیار کر چکا ہو تو اول حرارت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے جو عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ادویہ سے ہی ہوگی جونہی حرارت پیدا ہو کر کنٹرول ہوگی فوراً غیر ارادی حرکات ختم ہو جائیں گی، رعشہ وغیرہ یا ہچکی یا تشنج وغیرہ غائب ہو جائیں گے۔

اگر برعکس عضلاتی سوزش شدید ہو جس سے مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہو مرض چند گھنٹوں یا دنوں میں ظاہر ہوا ہو تو مندرجہ بالا تحریک کی ادویہ اغذیہ مت دیں ورنہ سوزش بڑھ کر موت واقع ہونے کا خطرہ ہے۔

ایسی صورت میں مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ ضرورت کے مطابق دیں

اگر مسکنات و مخدرات دینے کی ضرورت ہو تو ضرور دیں تاکہ عضلات میں فوری طور پر سکون ہو کر مرض کی شدت کم ہو جائے۔

چونکہ ہچکی اختلاج معدہ و تشنج معدہ وغیرہ معدہ کی عضلاتی سوزش کا ہی نتیجہ ہیں لہٰذا ان کے لئے ایک ہی قسم کے نسخہ جات موثر ہونگے سب سے پہلے مریض کے پیٹ کو آب گرم سے سینک دیں اگر مریض معدہ میں بوجھ محسوس کرتا ہو تو اسے قے کرا دیں۔

اگر تکلیف رک جائے تو بہتر ورنہ پیٹ پر رائی یا تارا میرا کا لیپ کر دیں فوراً درد تشنج اور ہچکی رک جائیں گی۔

اگر شدید تشنج یا ہچکی ہو تو ایک تولہ گل سرخ سونف پانی میں ڈال کر پلائیں چند منٹ کے اندر ہچکی یا تشنج بند ہونگے مجرب ہے۔

اگر عرق گلاب پلاتے رہیں تو بھی ہچکی بند ہو جاتی ہے دودھ گھی پلانا بھی مجرب ہے حلوہ بادام یا بالائی کھلانے سے بھی فوراً آرام آ جاتا ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ہوالشافی: دسنڈھ، زیرہ سفید، نوشادر ٹھیکری ہر ایک ہم وزن سفوف تیار کر لیں ترکیب استعمال: ایک ایک ماشہ ۶ ماشہ زیرہ سفید اور ۶ ماشہ سونف کے قہوہ کے ساتھ دیں اگر تشنج یا ہچکی کی شدت ہو تو ہر بیس منٹ بعد دیں ورنہ ہر تین گھنٹے بعد دیں

قے الدم، خونی قے

جسم انسان کے کسی بھی حصہ سے خون یا رطوبات کا اخراج ہو تو یہ دونوں صورتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں جب خون کا اخراج ہوگا تو رطوبات بند ہونگی اور جسم میں پوری طرح خشکی ہوگی اور جب رطوبات کا اخراج ہوگا تو خون کا اخراج بند ہوگا اور جسم میں

رطوبات کی کثرت ہوگی اس اصول اور کلیہ کو ذہن نشین کر لینے کے بعد ہر قسم کے اخراج خون اور رطوبات کی زیادتی کا اخراج آسانی سے روکا جا سکتا ہے

قانون مفرد اعضاء کے تحت تحقیق یہ ہے کہ جب خون کا اخراج ہوتا ہے تو اس وقت عضلاتی تحریک یا سوزش ہوتی ہے جس کی دو صورتیں ہیں جب معمولی اور بلا نام خون آئے تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے اور جب جریان خون ہو چاہے جتنی کثرت سے آئے چاہے بول الدم ہو چاہے قے الدم یعنی قے اس وقت عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اور جب درد کے ساتھ خون کا اخراج ہو چاہے پاخانہ میں چاہے پیشاب میں اور چاہے حیض کی صورت میں تو غدی تحریک ہوتی ہے۔

اخراج خون کے علاج میں غلطیاں

چونکہ بعض معالجین خون کے اخراج اور بندش کے اصول کو اچھی طرح نہیں جانتے اور نہ ہی انہیں طالب علمی کے وقت پڑھایا جاتا ہے لہٰذا وہ اٹکل پچو سے زیادہ کام لیتے ہیں اخراج خون کو روکنے کے لئے کبھی حابسات کا استعمال کرتے ہیں کبھی ٹھنڈی اور سرد اشیاء فرنگی ڈاکٹر بھی کیلشیم اور فنیرس کے مرکبات کھلاتے ہیں اگر ان سے کام نہیں چلتا تو وٹامن کے وغیرہ استعمال کراتے ہیں۔

بعض اوقات ان سے عارضی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن نتیجہ نقصان ہوتا ہے بعض کم علم اطباء جریان خون کو گرمی کی زیادتی خیال کرتے ہوئے سرد خشک ادویہ استعمال کراتے ہیں یہ بھی غلط ہے کیونکہ خشکی کی شدت پہلے ہی ہوتی ہے جس سے جسم پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔

معالجین قانون مفرد اعضاء ذہن نشین کر لیں کہ ہمارے جسم میں خود بخود زخم بالکل اسی طرح

ہوتے ہیں جس طرح کسی جگہ کا پانی جب خشک ہوتا ہے تو وہ زمین پھٹ جاتی ہے، یعنی اس میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں انہیں زمین کے زخم کہہ سکتے ہیں جس شخص میں خشکی کی زیادتی یا رطوبات کی کمی ہوگی اسکے جسم میں بھی کسی نہ کسی جگہ خود بخود زخم ہو کر جریان خون ہو جاتا ہے۔

جو حکما خشک اشیاء زیادہ سے زیادہ کھلاتے ہیں وہ حقیقت میں مرض میں اضافہ کرتے ہیں کیونکہ مرض اخراج خون کبھی بھی ان اشیاء سے بند نہیں ہوا کرتا

علاج کثرت اخراج خون

یاد رکھیں کثرت اخراج خون کا علاج محلات سے کرنا چاہیے یعنی غدی اعصابی ادویہ سے علاج کامیاب ہو سکتا ہے کیونکہ یہ محلل عضلات ہیں۔

رہبر نظریہ مفرد اعضاء اور قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات اخراج خون بند کرنے کے لئے بہترین نسخے ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ھوالشافی۔ مرزیرہ سفید، بادیان، ہلدی ہر ایک ہم وزن ۲، ۲ ماشہ ہر تین گھنٹہ بعد ہمراہ تازہ پانی تا دودھ گھی سے پلائیں۔

علاج کمی خون

جب خون کم مقدار میں آتا ہے تو چونکہ اسوقت غدی تحریک و سوزش ہوتی ہے لہذا اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ تریاق کا کام دیتی ہیں،

ھوالشافی اسپند سوختہ ۴ تولہ، زیرہ سفید ۳ تولہ، الائچی خورد ا تولہ، ۲، ۳ ماشہ ہمراہ تازہ پانی

سرطان معدہ

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
سرطان معدہ	سوزش، السر، کینسر معدہ	کینسر آف دی سٹامک

مندرجہ بالا تینوں علامات چونکہ معدہ میں بھی پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ انہیں عرف عام میں سوزش معدہ، السر معدہ اور کینسر معدہ (یعنی سرطان معدہ) وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

عام طور پر ان کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تینوں علامات کی ماہیت حقیقت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ علاج میں بھی حقیقت کو مدنظر کیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تینوں ماہیت کے لحاظ سے ایک ہی حالت کے تین نام ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ سوزش سب سے کمزور اور ابتدائی حالت کا نام ہے جب سوزش میں شدت پیدا ہو جائے اور علاج نہ ہونے کی وجہ سے مزمن صورت اختیار کر لے تو السر کہلاتی ہے۔

جب السر بگڑ جائے اور شدت اختیار کر جائے حتیٰ کہ اس میں شدید اور ناقابل برداشت درد ہونے لگے تو یہی السر اب کینسر کا نام پاتا ہے۔

ایک اور حقیقت و راز کا افشا

عام طور پر جو السر و کینسر کے مریض آتے ہیں وہ معدہ کے عضلات کی سوزش میں مبتلا ہوتے ہیں جو معدہ کا اصلی کینسر و سرطان کہلاتا ہے لیکن چونکہ سوزش امعاء کے اعصاب اور غدد میں بھی ہو سکتی ہے اگر علاج پذیر نہ ہو تو مزمن صورت اختیار کر کے یہی کینسر اور السر

کا نام پاتی ہے۔ لہٰذا طبیب و حکیم کے لئے ضروری ہے کہ سوزش معدہ، السر و کینسر معدہ کی تشخیص کرتے وقت یہ ضرور معلوم کرے کہ مریض کے معدہ و امعاء میں اعصابی سوزش سے السر و کینسر کی صورت پیدا ہوئی ہے یا معدہ کے غدد و عضلات سوزشناک ہو کر یہ طوفان برپا کر رہے ہیں۔

سرطان و کینسر کی حقیقت و ماہیت

السر و کینسر کی حقیقت و ماہیت بیان کرنے سے پہلے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ سوزش جو السر و کینسر کی ابتدائی صورت ہے اس کی ماہیت و حقیقت کیا ہے۔ اسے بیان کیا جائے۔ اگر قارئین سوزش کی ماہیت و حقیقت کی انتہائی گہرائی اور دقیق تشریح و توضیح پڑھنا چاہتے ہیں تو استاد صاحب کی شہرۂ آفاق کتاب تحقیقات سوزش اور اورام کا مطالعہ کریں۔ اس میں ہر مرض کی ابتدا اور انتہا کی حقیقت تفصیلاً درج کی گئی ہے۔

چنانچہ حکیم انقلابؒ فرماتے ہیں۔

کہ جب بھی کوئی مہیج (حملہ آور) زندہ ساخت پر خراش کرتا ہے، یا اپنی تیزی سے اس میں تمو پیدا کرتا ہے اس عضو کی طبیعت مدبرہ بدن خراش کنندہ شے کے خلاف ایک منظم مرتب اور مدافعانہ تدبیر کرتی ہے تاکہ اس شے کے مضر اثرات وہیں ختم ہو جائیں اور بڑھنے نہ پائیں۔

یادداشت جب کوئی مہیج خراش یا سوزش کرتا ہے تو بیک وقت تمام جسم میں تین قسم کی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

اول نسیجی۔ دوسرے کیمیاوی۔ تیسرے عضوی تبدیلیاں۔ ان تینوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ہر عضو نسیجی بافتوں سے مرکب ہے ان کی غذا کے لئے خون کی نالیاں لگی ہوتی ہیں جن میں کیمیائی تبدیلیاں کچھ نالیوں کے اندر اور کچھ نالیوں کے باہر رونما ہوتی ہیں یہ تبدیلیاں ایسی لازم ملزوم ہیں اور خود کار آٹومیٹک ہیں گویا یہ تمام قسم کی تبدیلیاں جدا جدا معلوم نہیں ہوتیں لیکن دراصل الگ الگ ہیں

یادداشت یاد رکھیں کسی سوزش، ورم زخم وغیرہ کے علاج سے پہلے یہ معلوم و تشخیص کرنا ضروری ہے کہ متاثرہ مقام کے کن مفرد اعضاء میں تحریک ہے اور کونسے کمزور و سست ہو گئے ہیں۔

سوزش قائم ہونیکا طریقہ کار اور سوزش کا عضوی فرق

جس مقام پر سوزش پیدا ہوتی ہے، وہاں چونکہ دخان (کاربانک ایسڈ) کی زیادتی بڑھ جاتی ہے اس لئے وہاں کے کسی مفرد عضو میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے اس سکیڑ کے ساتھ ہی اس مفرد عضو میں فعلی تیزی آجاتی ہے اور وہاں پر بے چینی بڑھ جاتی ہے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جو کہ زیادتی سے اعصاب دب دب کر درد شروع ہو جاتا ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے وہاں پر سرخی ابھار اور سوجن پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب اعصابی سوزش ہو تو سرخی ہوتی ہے نہ سوجن ہوتی ہے۔ اور جب غدی سوزش ہوتی ہے تو اس وقت سوجن تو ہوتی ہے مگر خون کی نہیں ہوتی بلکہ رطوبت کی سوجن ہوتی ہے جس میں سرخی نہیں ہوتی۔ البتہ جب عضلات سوزشناک ہوتے ہیں تو وہاں سرخی ہوتی ہے اور وہاں معمولی درد بھی ہوتا ہے۔

سوزش کی انتہا اور السر کی ابتدا

جیسا کہ ابتدا میں لکھ چکا ہوں کہ جب سوزش مزمن صورت اختیار کر جائے یعنی اس کا مناسب علاج نہ ہو سکے تو وہ السر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یعنی سوزش پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ اب مقام السر پر سوزش سے زیادہ خون کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ مقام السر پر کبھی ہلکی کبھی تیز خارش ہونے لگتی ہے یہی خارش جب شدت اختیار کر جائے تو وہاں پر درد ہونے لگتا ہے جو پہلے سے ماؤف جگہ سخت ہو جاتی ہے یعنی موٹی ہو جاتی ہے۔

السر کی مثال

چنبل اس کی بہترین مثال ہے اگر اجتماع خون زیادہ ہو جائے تو نہ صرف خارش زیادہ ہوتی ہے بلکہ خارش کرنے سے وہاں کچھ لہو سا نکلتا ہے اور متاثرہ جگہ میں درد ہونے لگتا ہے یہی صورتیں اکثر سوزش والسر کے مریضوں میں ہوا کرتی ہیں۔ مریض ہمیشہ اپنے معالج سے کہتا ہے کہ میرے معدہ میں خارش ہوتی ہے جیسے جیسے میں معدہ یا پیٹ کو دباتا ہوں تو سکون ولذت محسوس ہوتی ہے اور جی کرتا ہے کہ ایسا کرتا رہوں کبھی کبھی زیادہ کرنے سے ہلکا درد بھی ہونے لگتا ہے کبھی خونی قے آنے لگتی ہے۔

سرطان معدہ (کینسر معدہ)

چونکہ سوزش اور السر کی تشخیص صحیح نہیں ہو پاتی اسی لئے علاج غلط ہوتا رہتا ہے جس وجہ سے یہی السر بڑھ کر اور سوزشناک ہو کر دردناک ہو جاتا ہے اب معدہ کو نہ ملنے سے سکون ملتا ہے نہ دبانے سے تکلیف کم ہوتی ہے بلکہ دونوں (ملنے اور دبانے) سے شدید درد ہونے لگتا ہے مریض کو اکثر بخار بھی ہونے لگتا ہے اس حالت وصورت کو ابتدا میں ورم معدہ کہتے ہیں لیکن جوں جوں دن گذرتے ہیں اور آرام کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اسی حالت کا نام سرطان یعنی رکھ دیا جاتا ہے۔

یادداشت قارئین سوزش کے بعد استاد صاحبؒ نے اورام پر اپنی تحقیقات مدلل انداز میں پیش کی ہیں اور ساتھ ساتھ فرنگی تحقیقات میں جو فاحش غلطیاں ہوئی ہیں انہیں بھی پیش کیا گیا ہے۔

اورام کی بگڑی حالت وصورت کو استاد صاحب نے سرطان یعنی کینسر کا نام دیا ہے۔ آپ نے فرنگی تحقیقات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب تک الگ الگ مفرد

اعضا کی سوزش کا مطالعہ نہ کیا جائے اس وقت تک السر، کینسر وغیرہ کی تشخیص نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔
چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

کینسر اور فرنگی طب کی لاعلمی

کینسر (سرطان) کے متعلق فرنگی طب نے آج تک بہت تحقیق کی ہے مگر وہ اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہے اور اس وقت تک آگاہ نہیں ہو سکتی جب تک وہ ہر نسیجی اثرات و تحریکات اور سوزش کا الگ الگ مطالعہ نہ کرے کیونکہ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ ہر نسیجی ساخت کی خرابی کا الگ الگ اظہار ہے جو اس میں سوزش کے مزمن یعنی حرارت کی کمی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے ان کی شکل کینسر (سرطان) سے ملتی ہے لیکن اسی واحد ساخت کی نسیجی ساختیں ہوتی ہیں جو ایکدوسری ساختوں میں بنی اور گوتدحی ہوتی ہیں۔

کینسر کا علاج

کینسر کی حقیقت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے علاج کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب مقام کینسر میں پیپ پیدا ہو جائے یا پیدا کر دی جائے تو سوزش ختم ہو جائے گی پس یہی وہاں کے کینسر (سرطان) کا علاج ہے۔

ہم فرنگی طب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کینسر (سرطان) کے متعلق ہم سے بات کرے کیونکہ نظریہ مفرد اعضا ہی سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

کینسر ورم کی انتہا کے بعد ظاہر ہوتا ہے جس میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے دوسرے تینوں حیاتی مفرد اعضاء یا ان کے خادم مفرد اعضاء میں سوزش اور دردناک اورام ہونے کے بعد کینسر ہوتا ہے۔ لہٰذا کینسر کی تشخیص کے لئے تینوں مفرد اعضا کے اورام کی تشخیص اولین شرط ہوگی تاکہ علاج یقین اور اعتماد کے ساتھ کیا جا سکے۔

اعصابی، غدی، عضلاتی سرطان یا اورام کی تشخیص

چونکہ کینسر اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک ورم کے مقام پر کثرت سے خون کا اجتماع نہ ہو جائے۔ ساتھ ہی یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ جب تک کسی مقام پر درد نہ ہو تو وہاں پر سرطان نہیں ہوتا۔
لہٰذا استاد محترم نے اورام کی تشخیص کے لئے دردوں کی مختلف حالتوں کو بنیاد بنا کر تشخیص کرنے کی ہدایت کی ہے۔

درد کی صورتیں

درد کی صرف تین صورتیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔
(۱) آرام و سکون کی حالت میں ورم کے مقام میں درد محسوس ہو اور جب حرکت کی جائے تو درد میں آرام معلوم ہو۔ اس قسم کا درد اعصابی ہوتا ہے۔
(۲) آرام و سکون کی حالت میں مقام ورم پر درد میں سکون رہے مگر معمولی حرکت پر یا مقام ورم کو ذرا سا چھوا جائے تو درد کا فوراً احساس ہو اس قسم کا درد غدی ہوتا ہے۔
(۳) درد کا احساس صرف اسی وقت ہوتا ہے جبکہ مقام ماؤف پر دباؤ ڈالا جائے یا اس کو حرکت دی جائے۔ البتہ بعض دفعہ خفیف دباؤ یا خفیف حرکت سے درد کا احساس نہیں ہوتا لیکن شدید دباؤ یا شدید حرکت سے درد کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اس قسم کا درد عضلاتی ہوتا ہے۔

اگر یہی صورتیں معدہ و امعاء میں مزمن صورتیں اختیار کر جائیں تو کینسر (سرطان) کہلاتی ہیں۔ ہر ایک کی تشخیص مندرجہ بالا علامات فارقہ سے بڑی آسانی سے ہو جائیگی۔

علامات اعصابی کینسر

اگر کسی مریض کے معدہ یا امعاء میں شدید درد ہو تو اس کا قارورہ سفید مائل بیگون ہو پاخانہ پتلا کئی بار آتا ہو۔ پیاس زیادہ لگتی ہو۔ دل ڈوبتا ہو۔ نبض سست اور شدید اعصابی ہو۔ سرطان زخمی ہو تو اس سے بدبودار رقیق پانی بہتا ہو تو یہ اعصابی سرطان کا مریض ہے۔

اعصابی کینسر کا علاج

چونکہ اعصابی کینسر یا ورم معدہ و امعاء کی اعصابی تحریک عضلاتی تسکین اور غدی تحلیل سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس کا علاج قانون مفرد اعضاء کی رو سے عضلاتی محرک اغذیہ ادویہ سے کرنا پڑے گا تاکہ ایک طرف معدہ و امعاء کے اعصاب کی سوزش ختم ہو جائے دوسرے معدہ و امعاء کے عضلات تحریک میں آکر درد معدہ، قے، دست اور گھبراہٹ وغیرہ کو ختم کر دیں مریض میں تقویت و قوت کا باعث ہوں۔
قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات اعصابی کینسر کیلئے بہترین نسخہ جات ہیں۔
یہ نسخے بھی مفید ہیں۔

ہو الشافی: چرائتا، افسنتین، ہلیلہ سیاہ، مرچ سرخ، افیون،

چرائتا	افسنتین	ہلیلہ سیاہ	مرچ سرخ	افیون
۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۶ ماشہ

مقدار خوراک۔ حب بقدر نخود بنالیں ایک گولی سے تین گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی

ہو الشافی: شنگرف، نیلا توتیا، مصبر، گندھک آملہ سار۔

شنگرف	نیلا توتیا	مصبر	گندھک آملہ سار
۱ تولہ	۳ ماشہ	۱ تولہ	۳ تولہ

سب ادویہ کوٹ کر پیس کر حب بقدر نخود بنالیں ایک ایک گولی دن میں تین بار

نوٹ :۔ اس نسخہ میں عجز انہ صفت ہے کہ باوجود مسہل ہونے کے زیادہ پاخانے نہیں آنے دیتا بلکہ پہلے لگے ہوئے پاخانے بھی بند ہوجاتے ہیں۔

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہیں۔

فوائد :۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ اعصابی تحریک کے ہر قسم کے زخم ورم اور پھوڑوں کا ستیاناس کرتا ہے۔ اعصابی کینسر کا لاجواب نسخہ ہے۔

یادداشت چونکہ نسخہ خود مسہل ہے اس لئے ذرا کم مقدار میں شروع کریں قبض وغیرہ کا مستقل علاج ہے۔

عضلاتی کینسر کی علامات

عام طور پر عضلاتی کینسر کے مریض دیکھنے میں آتے ہیں مریض کے فم معدہ کے قریب مریض مسلسل چبھن دار درد محسوس کرتا ہے جس میں ایک طرف ورم بڑھتا ہے دوسری طرف اس میں درد کی شدت ہوجایا کرتی ہے۔

فم معدہ یعنی کوڈی کے آس پاس ابھار ہونا شروع ہوتا ہے اور ورم دبائے بغیر نظر آتا ہے۔ درد اور ورم کی شدت سے بخار رہنے لگتا ہے آہستہ آہستہ درد مسلسل رہنے لگتا ہے۔ بے چینی گھبراہٹ قائم ہوجاتی ہے قبض شدید ہوجاتی ہے پیشاب سرخ مزا کے شربت کی طرح سرخ آتا ہے۔ شدت درد کی وجہ سے مریض منشیات مسکنات کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتا ہے لیکن سوائے وقتی سکون کے آرام کی کوئی صورت نظر نہیں آتی نبض سریع اور منشرف ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں ان علامات کے مجموعے کو عضلاتی غدی علامات اور عضلاتی کینسر کا نام دیا گیا ہے۔

عضلاتی کینسر کے اسباب

چونکہ قادر مطلق نے مردوں کو عضلاتی مزاج ودیعت کیا ہے اس لئے عضلاتی کینسر اکثر مردوں کو ہوا کرتا ہے اور عین شباب میں ہوا کرتا ہے سوداو خشکی کی شدت ہوتی ہے۔ خشک اغذیہ میں خشک میوے جن میں چھوہارے، اخروٹ، کھجور، انڈے بھنے ہوئے اور دست کئے ہوئے گوشت۔ تیز چائے کی کثرت۔ ادویہ میں شنگرف، پارہ، سنکھیا کے مرکبات کا بے جا استعمال۔ مقوی باہ اور امساک کی ادویہ جن میں شراب خانہ خراب بھی شامل عضلاتی کینسر کا سبب ہوا کرتی ہے۔

بعض اشخاص کو گرم کھانا کھانے کے بعد سرد پانی یعنی یخ پانی پینے کی عادت ہوتی ہے جو معدہ کے گرم سرد ہوتے رہنے کی وجہ سے سرطان معدہ کی بنیاد بن جایا کرتی ہے۔

چونکہ مردوں کا مزاج عضلاتی ہے اور معدہ میں بھی عضلات کی کثرت ہوا کرتی ہے اس لئے مندرجہ بالا اغذیہ ادویہ مردوں کو سرطان معدہ میں مبتلا کردیا کرتی ہیں۔

علاج

عضلاتی کینسر کا علاج غدی اغذیہ ادویہ سے کریں۔

ہوالشافی :۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی نسخہ سب نسخوں سے اصل وارفع ہے۔

اجوائن دیسی	پودینہ	رائی	بابچی	گندھک آملہ سار
۱تولہ	۱تولہ	۱تولہ	۲تولہ	۳تولہ

سب ادویہ کو باریک پیس کر ۴رتی سے ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ عرق چہار

نوٹ:۔ اگر مریض کو قبض شدید ہو تو اس کے ساتھ غدی عضلاتی مسہل بھی کھلائیں۔

دیگر:۔ ہوالشافی:۔ حب سلاطین، اکسیر جدید، غدی اعصابی مسہل دافع، ملکو پیار و تینوں کی ایک ایک گولی صبح ایک ایک دو پہر اور شام ہمراہ شہد کے قہوہ سے کھلائیں نہایت اعلیٰ درجہ کا غدی محرک نسخہ ہے۔ عضلاتی سوزش کا دشمن ہے۔ کینسر کا علاج ہے۔ پہلے دن ہی آرام آنا شروع ہو جاتا ہے درد میں کمی ہو جاتی ہے۔

غدی کینسر کی علامات

قانون مفرد اعضاء میں جگر و غدد اور غشاء مخاطی کے کینسر کو غدی کینسر کہا جاتا ہے۔ چونکہ معدہ کی نسبت انتڑیوں میں غدد و غشاء مخاطی زیادہ ہوا کرتی ہے اس لئے غدی کینسر انتڑیوں (امعاء) میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ ناف کے ارد گرد گانٹھ سی محسوس ہوا کرتی ہے اگر کئی غدد متورم ہو جائیں تو کئی گانٹھیں محسوس ہوتی ہیں ان میں درد اکثر مروڑ کا سا ہوتا ہے۔ اکثر پاخانہ میں آؤں یا مٹھ کے ساتھ خون بھی آیا کرتا ہے پاخانہ کرتے وقت درد میں شدت ہو جایا کرتی ہے۔

اگر معدہ کی غشاء مخاطی متورم ہو جائے تو وہاں بھی مروڑ کا سا درد ٹھہر ٹھہر کر اٹھا کرتا ہے درد کی ٹیس دائیں کمر اور کندھے تک جایا کرتی ہے۔ بعض دفعہ گردوں کے مقام پر بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ پیشاب گہرا زرد کبھی سرخی مائل کبھی سفیدی مائل آیا کرتا ہے اکثر تھوڑا تھوڑا جلن کے ساتھ آیا کرتا ہے، نبض قدرے سست اور گہری ہوتی ہے۔ لمبائی میں تین انگل تک محسوس ہوتی ہے۔ چہرہ پر قدرے تھوتھر یعنی اماس۔ چہرے کی رنگت زردی مائل ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں یہ علامات غدی کینسر کی ہیں۔

غدی کینسر کے اسباب

یادداشت قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ عورتوں کا قدرتی مزاج غدی ہوا کرتا ہے لہذا غدی کینسر مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اکثر چالیس سال بعد ہوا کرتا ہے۔ غدی کینسر خود بخود بہت کم ہوا کرتا ہے۔ چونکہ عورتوں کو اکثر قبض رہا کرتی ہے جسے رفع کرنے کے لئے اکثر قبض کشا ادویہ کھاتی رہتی ہیں جب پاخانہ درست نہیں آتا تو معالج کو تیز جلاب لینے کو کہتی ہیں۔ سمجھ دار معالج ایسی غلطی نہیں کرتا اکثر جواب دے دیتا ہے۔ ورنہ معمولی ملین دوا دے دیتا ہے۔ نئے اور ناڑی غیر تجربہ کار معالج تیز سے تیز جلاب دے دیتے ہیں جس میں تمہ ہمبر، جمالگوٹہ وغیرہ شامل ہیں دے دیتے ہیں۔ بار بار ایسا جلاب لینے سے انتڑیوں کے غدد میں ورم ہو جایا کرتا ہے جو آہستہ آہستہ غدی کینسر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض بدقماش عورتیں اور بعض شوقین مزاج عورتیں حمل گرا دیا کرتی ہیں جن غدی اغذیہ ادویہ کی کثرت ہوتی ہے۔

یادداشت یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ عورت کا رحم غدی مزاج کا ہوتا ہے جب تک اپنے کیمیاوی مزاج غدی عضلاتی تک رہتا ہے حمل قائم رہتا ہے۔ جب قبل از وقت اس میں غدی اعصابی تحریک پیدا کر دی جائے وہ اپنے اندر کی اشیاء جن میں جنین (انسانی بچہ) بھی شامل ہوتا ہے خارج کر دیتا ہے۔ لہٰذا بے وقت اور بار بار غدی اعصابی تیز اغذیہ ادویہ سے رحم سوزشناک ہو کر دردناک ہو جاتا ہے اور اس کو کینسر یعنی سرطان الرحم ہو جاتا ہے۔ چونکہ ایسی ادویہ جو مخرج جنین ہوتی ہیں ان میں مسہل ادویہ بھی ہوتی ہیں اس لئے اگر اسقاط حمل نہ ہو تو انتڑیوں میں ورم ہو کر سرطان امعاء ہو جایا کرتا ہے۔

غدی کینسر کا علاج

غدی کینسر چونکہ جگر و غدد کی سوزش غدی اعصابی تحریک سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ ادویہ سے ہی ممکن ہے۔

اعصابی غدی ادویہ کے لیپ بھی معدہ امعاء پر کئے جا سکتے ہیں۔ جیسے گلو کاسنی کا قیمہ کر کے تیل میں بھون کر دبھر تر بنا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

اعصابی غذائیں جن میں مولی، شلغم، کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ دیں۔ دلیا، کھچڑی بھی کھلا سکتے ہیں۔ چھلکا اسبغول بھی دودھ میں دے سکتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات مفید ہیں یہ نسخہ جات بھی مجرب ہیں۔

ہوالشافی:- کیمیائی جدید، اعصابی غدی تریاق (فارماکوپیا فلال)

اگر پیشاب کی رکاوٹ ہو یا جلن سے قطرہ قطرہ آتا ہو تو ساتھ اعصابی عضلاتی ملین بھی دے سکتے ہیں۔ تاکہ جسن نازورہ ختم ہو کر پیشاب کھل کر آنے لگے۔ تفصیل نسخہ جات یہ ہے۔

حب کینسر ہوالشافی

رسکپور	دارچکنا	ہلدی	قلمی شورہ	سقمونیا	افیون
۱تولہ	۱تولہ	۵تولہ	۵تولہ	۲تولہ	۱تولہ

ترکیب تیاری:- اول رسکپور، دارچکنا کو پیس لیں پھر سقمونیا ملا پیسیں اس کے افیون ڈال کر پیسیں بعدہٗ ہلدی، قلمی شورہ الگ پیس کر ملا لیں۔

حب بقدر نخود تیار کر لیں۔ بس غدی کینسر کا تریاق اعظم تیار ہے۔

کیمیائی تریاق

ہوالشافی:- ریٹھا، ہلدی، قلمی شورہ، افیون

ریٹھا	ہلدی	قلمی شورہ	افیون
۵تولہ	۲تولہ	۵تولہ	۱تولہ

حب بقدر نخود بنائیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ عرق مکو، کاسنی

ہڈی و ناخن کی ساخت

ہڈی کی بناوٹ بنیادی خلیات سے ہوتی ہے اور بنیادی خلیات کی بناوٹ ... مادہ اور ریشہ دار ارضی مادہ سے ہوتی ہے جو خاکی مادہ کہلاتا ہے اس کی ترکیب میں کاربونیٹ فاسفیٹ آف لائم اور دیگر قسم کے نمکوں ... ساتھ جن میں چونے کی خاصیت پائی جاتی ہے یہی مادہ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے تو ہڈی بن جاتا ہے

مندرجہ بالا ناخن کی ساخت سے معلوم ہوتا ہے کہ ناخن نمک کا بن نمک اور چونے سے مرکب ہیں جب بھی ان میں سے کسی ایک چیز کی زیادتی اور دوسرے کی کمی ہوتی ہے تو ناخن کی شکل غیر طبعی ہو جاتی ہے

ناخن کا موٹا ہونا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناخن کا موٹا ہونا	تعقف الاظفار	اینک اکس

تعارف:- عام طور پر ناخن نہ زیادہ پتلے اور نہ موٹے ہوتے ہیں بلکہ اعتدال کے ساتھ خلیوں پر چسپاں ہوتے ہیں اور انگلیوں کے سروں کو نہ صرف مضبوط کرتے ہیں خون کی اندرونی کیفیت کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ بعض وجوہات سے ناخن اتنے موٹے ہو جاتے ہیں کہ ان کی شکل بدل جاتی ہے اور ان کے کنارے انگلیوں میں زخم کر دیتے ہیں اور شدید درد

کرتے ہیں

علامات

اکثر ایک ناخن کبھی دو تین اور کبھی تمام ناخن موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کی رنگت میلی۔ جگہ جگہ سے پھٹی پھٹی معلوم ہوتی ہے۔ پہلے اگر چمکدار سرخی مائل تھے تو اب ان میں خون نظر نہیں آتا، ناخن چونکہ تین طرف سے انگلی میں گڑے ہوتے ہیں جب موٹے ہو جاتے ہیں تو ان کے کنارے انگلی میں زخم کر دیتے ہیں جس سے سخت درد ہوتا ہے مریض ماؤف انگلی سے کوئی چیز پکڑ نہیں سکتا۔

اسباب:۔ عام طبی کتب میں ناخنوں کے موٹے اور پتلے ہونے کے ایک ہی قسم کے اسباب لکھے ہیں۔

ناخن موٹا ہونے کے اسباب یوں درج ہیں کہ شاذ و نادر یہ مرض موروثی ہوتا ہے لیکن عموماً مرض جنبل یا جلدی زہر پھنسیوں کے مادہ کا ناخن میں تاثیر کرنا اور مرض آتشک وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں،

ناخن پتلا ہونے کے یوں اسباب درج ہیں، چوٹ لگنا خصوصاً پٹھے پر، پٹھوں کی بعض بیماریوں، مرض آتشک یا مرض جنبل داد وغیرہ اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا اسباب جو ایک ہی قسم کے ہیں، دو متضاد امراض یا حالتوں کے اسباب ہیں۔ ان سے نئے طالب کو کچھ بھی سمجھ نہیں آتی نہ ہی وہ کوئی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس کے کیفیاتی خلطی اور عضوی اسباب کیا ہے۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ایک ہی قسم کے اسباب یا ایک ہی قسم کی الرجی سے دو متضاد علامات یا امراض پیدا نہیں ہو سکتیں پھر کیسے ممکن ہے کہ آتشک جنبل اور داد وغیرہ سے ناخن پتلے بھی ہوں اور موٹے بھی ہوں،

قانون مفرد اعضاء اور ناخن کا موٹا پتلا ہونا

جب ناخن موٹے ہوتے تو اس وقت خون میں چونے کے اجزاء کاربن کم ہو جاتے ہیں اس وقت اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس کے برعکس جب چونا خون میں کم ہو جاتا ہے تو نمک کی زیادتی ہو جاتی ہے جس سے ناخن پتلے اور بیٹھ جاتے ہیں اس وقت غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے

یادداشت

یہاں یہ بات ذہن نشیں کر لیں کہ شوگر کے مریضوں کے ناخن اکثر خراب اور موٹے ہو جاتے ہیں ان کے علاج میں بھی چونا فولاد کی کمی بیشی کا ضرور خیال رکھیں تاکہ جلد شفاء کی صورت پیدا ہو سکے

علاج ناخن کا پتلا ہونا اور بیٹھ جانا

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ جب خون میں نمک کی زیادتی اور چونے کی کمی ہو جاتی ہے تو ناخن پتلے ہو جاتے ہیں اس وقت غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے علاج کے لئے قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں کیلشیم و چونے کے مرکبات بھی ساتھ کھلائیں تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے جونہی چونے کی کمی پوری ہوتی ہے فوراً ناخن اپنی اصلی حالت پر آجاتے ہیں یہاں یہ بھی یاد رکھیں اکثر کمی خون یرقان سوزش امعاء اور پیچش کے مریضوں کے ناخن بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں ان کا علاج اعصابی

غدی یا اعصابی عضلاتی ادویہ سے کرنا چاہئے
ناخنوں کے بیٹھ جانے اور بیضہ ہونے کو درست کرنے کے لئے چونے کا یہ شربت بنا کر دیں

شربت چونا کیلشیم

ھوالشافی   ان بجھ چونا ۴۰ گرام پانی ۸۰۰ گرام چینی ۵۰۰ گرام

ترکیب تیاری رات کو چونا اور پانی ملا کر رکھ دیں صبح ایک دو بار ہلا کر دوبارہ رکھ دیں جب چونا بیٹھ جائے تو پانی نتھار لیں اب اس میں ۵۰۰ گرام چینی ملا کر شربت کا قوام تیار کریں۔

مقدار خوراک   جس مریض کے ناخن بیٹھ گئے ہوں یا جس کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو رہی ہوں یا چونا کی کمی ہو تو اسے دو دو تولہ دن میں دو بار پلائیں اللہ شفاء دے گا

ناخن کا ابھر آنا

جب خون میں کاربن اور فولاد کی زیادتی ہوتی ہے تو ناخن ابھر آتے ہیں ان کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے خون میں نمک کی کمی ہوتی ہے یہ صورت ٹی بی کے اکثر مریضوں میں دیکھنے میں آتی ہے اور ٹی بی کی تشخیص میں ایکسرے کی طرح بہت مدد دیتی ہے یعنی جب بھی کسی مریض کے ناخن بہت زیادہ ابھرے ہوتے ہیں تو عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسا مریض ٹی بی ہو گا لیکن اگر اسے کھانسی غلیظ بلغم اور کبھی خون بلغم کے ساتھ آتا ہو اور اگر

ناخن ابھرے ہوں تو ٹی بی کا حکم لگا سکتے ہیں ورنہ اگر کھانسی وغیرہ نہ ہو تو بھی اس کی تحریک عضلاتی غدی تشخیص کریں

علاج ناخن کا موٹا ہونا

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ جب خون میں چونا کے اجزاء بڑھ جاتے ہیں تو کاربن یا فولاد کی کمی ہوتی ہے اور اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے علاج کے۔ عضلاتی محرکات جن میں فولاد اور کاربن کے اجزاء زیادہ ہوں کھلائیں جو فولاد کی کمی پوری ہوگی انشاء اللہ ناخن درست ہو جائیں گے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بہت بہترین ہیں! کے ساتھ ساتھ غذائیں بھی اسی مزاج کی دیں تاکہ جلد آرام کی صورت ہو جائے

قانون مفرد اعضاء کے تحت علم الادویہ پر جامع کتاب

تحقیقات خواص المفردات

از حکیم محمد یسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

☆ اس کتاب میں تمام جڑی بوٹیوں کے افعال و اثرات بالاعضاء (۱) **عضلاتی** (دل کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیوں) (۲) **غدی** (جگر کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیوں) اور (۳) **اعصابی** (دماغ کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیوں) کے خواص الگ الگ انتہائی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں اس طرح کی آج تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جس میں خواص الادویہ کے افعال و اثرات بالاعضاء بیان کئے گئے ہوں

☆ سابقہ مفردات کی کتب میں ایک ہی دوا کے متضاد افعال و اثرات بھی بیان کئے گئے ہیں یہ علم الادویہ اور خواص الاشیاء کی توہین ہے مثلاً ایک ہی دوا کے بارے میں لکھا جائے کہ وہ مدر بول بھی ہے اور مدر حیض بھی ہے یعنی وہ پیشاب بھی کھول کر لاتی ہے اور خون حیض بھی خوب جاری کرتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مدر بول ادویہ ہمیشہ تری کی حامل ہوتی ہیں اور مدر حیض ادویہ خشکی کی حامل ہوتی ہیں اس کتاب میں ایسی فنی غلطیوں کو دور کر دیا ہے

☆ اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر دوا کے جس حیاتی عضو پر محرک اثرات بتائے ہیں تو دوسرے دو حیاتی اعضاء پر اسکے مسکن اور محلل اثرات بھی بیان کر دیے ہیں اس طرح ایک طالب علم بھی ہر دوا کا کسی عضو پر محرک اثر جان کر دوسرے اعضاء پر اس کے اثرات بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے ☆ اصطلاحات ادویہ اور ادویہ کے مختلف زبانوں میں نام بھی الگ باب کی صورت میں کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ ہر علاقہ اور ہر زبان کے حکماء استفادہ کر سکیں

حصہ اول عضلاتی ادویہ 120 روپے حصہ دوم غدی ادویہ 90 روپے حصہ سوم اعصابی ادویہ 110

ملنے کا پتہ (۱) یسین طبی کتب خانہ دنیا پور (۲) یسین طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

تحقیقات

عِلم المجربات

مصنف و مرتبہ ○ حکیم محمد یسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

علم و فن طب سے تعلق رکھنے والے ہر حکیم طبیب وید کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے ہر مرض کے کامیاب نسخے مل جائیں جنہیں استعمال کرتے ہی پرانے سے پرانا مرض ختم ہو جائے لیکن اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی جب قیمتی اجزا والے نسخے کو بھی بے اثر پاتا ہے تو پریشان ہو جاتا ہے اس کی ناکامی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مجربات کی کتب میں جو نسخہ جات دئے گئے ہیں وہ بالاعضاء نہیں لکھے گئے اور نہ معالج حضرات انہیں بالاعضاء استعمال کرتے ہیں صرف نسخہ کی فوائد کو مدنظر رکھ کر مریض کو کھلا دیتے ہیں جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت بالاعضاء اعصابی غدی اور عضلاتی امراض و علامات کی تشریح و توضیح کر کے مجربات پیش کئے ہیں جنہیں بالاعضاء ہی استعمال کرنے سے انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوتی

اس کتاب کے مطالعہ سے یقیناً مجربات کی متلاشیوں کی پیاس بجھ جائے گی

قیمت صرف 35 روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ (۱) یسین طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں
(۲) یسین طبی کتب خانہ دربا ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

امراض جگر و غدد

جگر کی اہمیت و ضرورت:۔ انسان کو زندہ رہنے کے لئے ضروری ہے کہ اسے ہر وقت احساسات۔ اور ادراکات ہوتے رہیں یعنی اسے پتہ چلتا ہے کہ اس کے اردگرد کیا ہو رہا ہے اس کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ کس چیز سے بچنا ہے؟ جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس کے حصول کی کوشش کرتا ہے جس چیز سے بچنا ہوتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے اسے اپنی ضروریات کا پتہ بھی احساسات اور ادراکات سے چلتا ہے۔ غذا کی جسم میں کمی ہو جائے تو بھوک کا احساس پیدا ہو جاتا ہے پانی کی کمی ہو جائے تو پیاس لگتی ہے یا اس کا احساس ہوتا ہے۔ یہ سب افعال ہمارا دماغ اپنے خادم خبر رساں اور حکم رساں اعصاب کے ذریعہ انجام کراتا رہتا ہے اگر دماغ اور اس کے خادم صحت مند رہتے ہیں تو انسان ہر قسم کی ضروریات اور خطرات سے آگاہ ہوتا رہتا ہے

احساسات اور ادراکات کو عملی جامہ قلب پہنچاتا ہے

قارئین دماغ و اعصاب تو جسم انسان کی ضروریات اور خطرات کا احساس اور نشاندہی کرتے رہتے ہیں لیکن ان احساسات اور ادراکات کی معلومات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حرکت کی ضرورت تھی بغیر حرکت کے نہ کسی چیز کا حصول ممکن تھا نہ خطرات سے بچا جا سکتا تھا۔ مثلاً پانی کی کمی کا احساس

دماغ کر رہا ہے لیکن انسان کے قریب پانی نہیں آتا۔ اسے پانی کے پاس جانا پڑتا ہے۔

اسی طرح اگر انسان کو دماغ نے بتا دیا کہ اس کا جانی دشمن شیر بھیڑیا وغیرہ اس کی طرف آ رہا ہے اس سے بچنے کے لئے بھاگ جانا چاہیے۔ لہٰذا بھاگنے کے لئے حرکت کی ضرورت تھی اس مقصد کے لئے یا اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خالق مطلق نے حرکتی اعضا قلب و عضلات کو جسم میں ودیعت کر دیا۔ لہٰذا اب جو احساسات دماغ و اعصاب ضرورت جسم کے لئے کرتے ہیں۔ قلب و عضلات اپنی حرکات سے حاصل و دفاع کا کام انجام دیتے رہتے ہیں اسی طرح انسانی گاڑی یہ چلتی رہتی ہے

لیکن

جس طرح جب ہر ذی حیات اپنی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے اس سے اس کے اندر تحلیل کا عمل ہوتا ہے یعنی اس کے بدن سے کچھ مواد کم ہو جاتا ہے اسے پورا کرنے کے لئے غذا کی صورت میں وہ کھاتا پیتا ہے جو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بدل ما یتحلل بنتا ہے۔ بالکل اسی طرح بدن انسان کے دماغ و اعصاب اور قلب و عضلات، دن رات اپنے اپنے ذمہ کے کام انجام دیتے رہتے ہیں جس سے ان کے جسم میں بھی تحلیل کا عمل ہوتا رہتا ہے اور کچھ مواد کم ہو جاتا ہے لہٰذا اس کمی کو پورا کرنے کیلئے انہیں بھی زندہ رہنے کے لئے اور نشوونما قائم رکھنے کے لئے غذا کی ضرورت ہے۔ تاکہ کھائیں پیئیں جس سے بدل ما یتحلل حاصل کرتے رہیں۔ اپنی نشوونما قائم رکھیں اور زندہ رہیں۔

جگر کی ضرورت

اس مقصد کے حصول کے لئے قادرِ مطلق اور خالقِ کل جہاں نے ہمارے بدن کے اندر جگر اور غدد کو ودیعت کر دیا ہے جو اپنی قوت طبعی سے باہر سے غذا طلب کرتا ہے اس کو ہضم تحلیل کر کے خون میں ڈالتا ہے پھر یہی خون میں ڈالی ہوئی غذا خون کے ذریعہ جسم کے ذرہ ذرہ تک پہنچتی ہے اس غذا میں سے اعصاب و دماغ اپنی غذا جذب کر لیتے ہیں جس سے اپنی بقا اور نشو و نما کرتے رہتے ہیں اسی طرح قلب و عضلات بھی خون ہی سے اپنی ضرورت کی غذا حاصل کر کے زندہ جاوید رہتے ہیں۔

جگر و غدد بھی اسی خون سے غذا حاصل کرتے ہیں

جہاں جگر و غدد دوسرے اعضاء کے لئے باہر سے غذا حاصل کر کے اس کا جوس نکال کر خون میں داخل کرتے ہیں اسی جوس میں غدد و جگر کی غذا بھی موجود ہوتی ہے۔ لہٰذا جگر و غدد بھی اسی خون سے غذا حاصل کرتے رہتے ہیں۔

قارئین اب آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ جگر و غدد کی کتنی اہمیت اور ضرورت ہے اگر خدانخواستہ جگر کمزور ہو جائے یا کام چھوڑ دے تو بدن کے اعضاء کا نظام غذائی درہم برہم ہو جائے گا۔ تمام اعضاء غذا کی کمی کی وجہ سے بھوک سے مرنے لگیں گے اور کمزور ہو جائیں گے۔

اور اگر کسی وجہ سے جگر و غدد کام چھوڑ دیں تو دوسرے حیاتی عضو و اعضاء بھوک اور غذا کی کمی کی وجہ سے مر جائیں گے لہٰذا بدن انسان کو جگر و غدد کی بھی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی دماغ و قلب کی۔

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تنہا دماغ بدن انسان میں

اس وقت تک بے معنی ہے جب تک قلب و عضلات اس کے احکامات کو انجام نہ دیں۔ اور ان کی بقا کے لئے جگر و غدد غذا میں ہضم جذب اور تحلیل کا عمل نہ کریں۔ لہٰذا تینوں حیاتی عضو و اعضاء ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی کام چھوڑ دے تو بدن انسان پر موت واقع ہو جاتی ہے اسی اہمیت کی وجہ انہی حیاتی عضو و اعضاء کہتے ہیں۔

جگر کے خادم اور ان کے افعال

قارئین جس طرح دماغ کے خادم خبر رساں اور حکم رساں اعصاب ہیں اور قلب کے ارادی و غیر ارادی عضلات ہیں بالکل اسی طرح جگر کے بھی دو قسم کے خادم غدد ہیں۔ جن میں غدد جاذبہ غذا کو ہضم و تحلیل کر کے خون میں جذب کرتے ہیں اور غدد ناقلہ اپنی نالیوں کے ذریعہ اعضائے جسم اور خون میں بڑھے ہوئے فضلات کو خارج کرتے ہیں۔

غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ کا مزاج

غدد و جگر کے افعال جاننے سے قبل یہ ضروری ہے کہ ان غدد کا کیا مزاج ہے؟ سوچنا چاہیے کہ غدد جاذبہ کا مزاج قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق گرم خشک ہے اور یہ صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں جمع بھی کرتے رہتے ہیں اس کے برعکس غدد ناقلہ کا مزاج گرم تر ہے اور یہ صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتے رہتے ہیں۔

اگر غدد جاذبہ و غدد ناقلہ کے افعال اعتدال پر رہیں تو ضرورت کے مطابق صفرا بنتا ہے۔ غذا کے ہضم اور جذب کے افعال درست ہوتے ہیں خون کے مفید

اور سرخ حرارت ضرورت کے مطابق بنتے ہیں جسم و چہرہ کا رنگ سیب کی
مانند سرخ ہو جاتا ہے۔ جسم میں گوشت پوست اور چربی وافر مقدار میں بنتی ہے
گوشت پوست کے بڑھنے اور نشوونما پانے سے جسم سڈول اور خوبصورت
ہو جاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ اس کے چہرہ اور جسم
پر نور برس رہا ہے

اس کے برعکس

اگر کسی وجہ سے بیمار ہو جائے تو وہ غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ کے افعال کو کنٹرول
نہیں کر سکتا جس سے غذا کا ہضم جذب اور روغن کا نظام ایسے تا عدم ہو جاتا ہے
اگر جسم جگر پر گرمی خشکی کے اثرات بڑھ جائیں تو غدد جاذبہ کے افعال تیز ہو
جاتے ہیں۔ صفرا بھی زیادہ بنتا ہے جس سے صفراوی علامات یرقان جسم کی
رنگت کا زرد ہو جانا، کمی خون، جسم کے گوشت کا پلپلا ہو جانا، اسی تھوڑ اور
سوزش کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ مریض چڑچڑا ہو جاتا ہے۔ تحلیل و ہضم ہو کر
جسم میں ہی رہ جاتا ہے۔ ایسا مریض عدت زیادہ موٹا ہو جاتا ہے۔ پیشاب دن
رات میں صرف ایک دو بار ہی آتا ہے۔ پسینہ رک جاتا ہے۔ سانس چڑھتا
گھبراہٹ بے چینی اور خفقان قلب کی شکایت ہو جاتی ہے۔
چونکہ غدی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے اس لئے دماغ اعصاب میں
سکون ہو جاتا ہے چنانچہ احساسات کی کمی ہو کر ہاتھ پاؤں سونے لگتے ہیں۔
خون کا دباؤ بڑھ کر بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔ اکثر مریضوں کو بلڈ پریشر کی زیادتی
کی وجہ سے دایاں بازو اور دائیں ٹانگ میں فالج ہو جاتا ہے زبان بھی تتلانے
لگتی ہے بولنے سے قاصر ہو جاتی ہے چونکہ دوران خون جگر میں زیادہ اور قلب و عضلات

بہت کم ہو جاتا ہے اس لئے دل کی حرکات کم ہو جاتی ہیں خفقان قلب کی حالت
پیدا ہو جاتی ہے۔

غدد ناقلہ کے افعال تیز ہونے سے حالات و واقعات۔

غذا دوا ماحول اور نفسیاتی اثرات کے کم و بیش ہو جانے سے اگر غدد
ناقلہ کا فعل ضرورت سے تیز ہو جائے تو غدد جاذبہ کی پیدا کردہ رطوبات صفرا
وغیرہ کا اخراج معدہ انتڑیوں میں زیادہ ہو جاتا ہے اور خون میں صفرا کی مقدار
اعتدال یا ضرورت سے کم ہو جاتی ہے۔
چونکہ معدہ و امعاء میں صفرا و حرارت کی کثرت ہوتی ہے اس لئے جب
مریض غذا کھاتا ہے تو وہ تین گھنٹوں کی بجائے معدہ میں نصف گھنٹہ کے اندر ہضم
و تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس قابل ہو جاتی ہے کہ اب اس کا معدہ میں ٹھہرنا ناممکن
ہو جاتا ہے۔ لہٰذا طبیعت مدبرہ بدن عروق ماساریقا کے ذریعہ داخل یا جذب کر لیا جاتا
ہے۔ لیکن اس غذا کی جو ہضم شدہ مواد کا قوام گاڑھا ہوتا ہے۔ جسے غدد جاذبہ یا عروق
ماساریقا جذب نہیں کر سکتے۔ لہٰذا طبیعت مدبرہ بدن باہر سے پیاس کی
صورت میں پانی طلب کرتی ہے چنانچہ مریض پانی پیتا ہے کچھ کیلوس تو
پتلا ہو کر جذب ہو جاتا ہے۔ لیکن باقی گاڑھا ہوتا ہے۔ لہٰذا چند منٹ بعد
مزید پیاس لگتی ہے۔ مریض بار مجبوری پھر ایک دو گلاس پانی پیتا ہے جو کیلوس
کو پتلا کر کے عروق ماساریقا کے ذریعے جذب ہو کر خون میں چلا جاتا ہے اور یہ سلسلہ
اس وقت جاری رہتا ہے جب تک تمام کیلوس ختم نہیں ہو جاتا جب کیلوس
ختم ہو جاتا ہے تو پیاس کم یا ختم ہو جاتی ہے۔
غدد ناقلہ کے ضرورت سے تیز ہو جانے سے سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا
ہے کہ معدہ امعاء میں صفرا زیادہ گرنے کی وجہ سے خون میں کم رہ جاتا ہے۔ جگر میں

ہوتا ہے کہ معدہ سے آیا ہوا کیلوس کیموس صفرا کی کمی کی وجہ سے خون تک پوری طرح ہضم یا تحلیل ہو کر جزو بدن بننے کے قابل نہیں بنتا۔ لہٰذا خون کو یہ کچا مواد براہ گردوں اور مسامات خارج ہونے لگتا ہے۔

چونکہ خون میں آیا ہوا کیلوس کیموس اپنی ماہیت میں شیریں اور میٹھا ہوتا ہے اس لئے جب وہ براہ بول خارج ہوتا ہے تو پیشاب کو میٹھا کر دیتا ہے۔ جب پیشاب ٹسٹ کیا جاتا ہے تو شوگر نکلتی ہے۔ چونکہ پانی بار بار پیا ہوتا ہے اس لئے پیشاب بار بار سفید رنگ کا آتا ہے اور مقدار میں زیادہ آتا ہے۔

اسی حالت کو عرف عام میں ذیابیطس کہتے یا شوگر آنا کہتے ہیں یہ حالت تو غدی اعصابی تحریک یا غدد ناقلہ کی تیزی سے گردوں کے افعال تیز ہونے سے قائم ہوتی ہے لیکن اگر ناک میں یہ سوزش ہو جائے تو کثرت سے چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ نزلہ حار شروع ہو جاتا ہے اگر رحم میں غدی اعصابی تحریک کا اثر بڑھ جائے تو رحم میں مروڑ دار درد ہونے لگتا ہے بعض دفعہ شدت کی صورت میں خروج رحم کی تکلیف ہونے لگتی ہے۔ خون حیض تنگی سے آنے لگتا ہے۔

اگر مقعد پر اثر ہو جائے تو کانچ باہر نکلنے لگتی ہے۔ انتڑیوں میں سوزش سے پیچش صادق ہو جاتی ہے۔ جس میں مروڑ اور درد کے ساتھ آؤں آنے لگتی ہے۔
اگر معدہ پر اثر ہو جائے تو کھانے کے بعد فوراً قے آ جایا کرتی ہے جسے اطباء انقلاب معدہ کہتے ہیں۔

ماہیت جگر:۔ جگر ایک قسم کا غدہ یعنی گلٹی ہے جو جسم انسانی کے دیگر غدد کی نسبت سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کی رنگت سرخی مائل بھوری ہوتی ہے۔ اس کا بہت سا حصہ دائیں جانب نیچے کی پسلیوں کے نیچے معدہ کے اوپر ہوتا ہے۔ مگر اس کے بائیں تو تھوڑا سا حصہ بائیں جانب کے نیچے کی پسلیوں کے نیچے بھی رہتا ہے۔

جگر کی بالائی سطح محدب اور حجاب حاجز (عضلاتی پردہ) کے نیچے رہتی ہے جس پر آب جھلی رباطوں لگی ہوتی ہے یہ سطح باریطون اور دیوار شکم سے متصل ہوتی رہتی ہے۔
جگر کی زیریں سطح مقعر ہوتی ہے اور اس پر بھی سوائے ایک دو درزوں کے باقی سب پر باریطون جھلی لگی رہتی ہے۔ زیریں سطح پر ایک لمبی درز جگر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے ان میں سے دایاں حصہ بنسبت بائیں کے بہت بڑا ہوتا ہے اور پیٹ کے بالائی اور داہنی طرف کی کل جگہ میں رہتا ہے۔ بایاں حصہ چھوٹا اور معدہ کے اوپر واقع ہوتا ہے۔ جگر کا پچھلا کنارہ گول اور دبیز ہوتا ہے جو باریطون سے بذریعہ تاج نما بند (رباط) کے ساتھ چسپاں رہتا ہے۔

جگر میں پانچ شگاف ہوتے ہیں اس لئے یہ پانچ لوتھڑوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ یہ تقسیم عضلاتی پردے کے ذریعہ ہوتی ہے جو اندر تک چلے جاتے ہیں اور تمام جگر نیچے اوپر سے باریطونی جھلی سے ڈھکا رہتا ہے جس میں ضرورت کے وقت رطوبت رستی ہے۔
جگر کے دائیں حصے کے زیریں سطح پر اس کے سامنے کے کنارے ناشپاتی کی شکل کی دو انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی تھیلی لگی ہوتی ہے اس کو پتہ (گال بلیڈر) کہتے ہیں جگر جو صفرا جدا کرتا ہے وہ اس تھیلی میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ یاد رکھیں جگر اس وقت صفرا بناتا ہے جب اس کا فعل ہضم ختم ہو جاتا ہے۔ یہی فعل صفراتیہ سے گر کر غذا کو ہضم کرنے اور دافع تعفن کا کام کرتا ہے۔

جگر حیاتی عضو ہے

دماغ و دل کی طرح جگر بھی ایک حیاتی عضو ہے اس کے افعال باطل یا رک جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے جس طرح دل اور دماغ اپنی اپنی ارواح رکھتے اور پیدا کرتے ہیں اسی طرح جگر بھی روح طبعی کا مولد ہے اور تمام غدد کو روح طبعی پہنچا

کر زندہ رکھتا ہے

بلغم وسوداا گر دماغ وقلب کی پیدا کردہ اخلاط ہیں تو جگر کی پیدا کردہ خلط صفرا ہے مگر اسی صفرا کے ذریعے تمام غدد و دل کو غذا پہنچاتا ہے یعنی صفرا تمام غدد و غشائی کی غذا ہے. جس طرح دماغ تری سردی اور دل خشکی گرمی کی کیفیات کے حامل ہیں اسی طرح جگر بھی گرمی تری کا حامل ہے.

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جس طرح دل کے مزاج میں غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ گرم تر ہے اسی طرح جگر کے مزاج میں بھی یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اس کا مزاج گرم خشک ہے.

یاد رکھیں کہ جگر کا مزاج گرم تر ہے گرم خشک نہیں ہے. نظریہ مفرد اعضاء اس کی یوں تشریح کرتا ہے کہ ہر حیاتی عضو کے دو افعال ہیں. ا کیمیائی. ۲ مشینی. کیمیائی فعل خون میں پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ تینوں مفرد اعضاء کے دو دو افعال بیان کئے جاتے ہیں جو یہ ہیں

	کیمیائی فعل	مشینی فعل یا عضوی فعل
دماغ :-	اعصابی غدی (تری گرمی)	اعصابی عضلاتی (تری سردی)
دل :-	عضلاتی اعصابی (خشکی سردی)	عضلاتی غدی (خشکی گرمی)
جگر :-	غدی عضلاتی (گرمی خشکی)	غدی اعصابی (گرمی تری)

اب ظاہر ہے کہ جب بھی دماغ کا مشینی یا عضوی فعل ہوگا وہ اپنی عنصری کیفیت تری سردی سے ہی ہوگا. یہی وجہ ہے کہ دماغ کا عنصری مزاج تر سرد تسلیم کیا جاتا ہے. اس طرح دل جب بھی مشینی فعل میں ہوگا تو وہ اپنے عنصری مزاج خشکی گرمی سے ہی ہوگا. یہی وجہ ہے کہ نظریہ مفرد

اعضاء میں دل کا مزاج گرم تر تسلیم کرنے کی بجائے خشک گرم تسلیم کیا جاتا ہے. بالکل یہی صورت جگر کی ہے جو جب بھی اپنے مشینی فعل میں آتا ہے تو وہ گرمی تری سے ہی آتا ہے یعنی جگر کا عنصری مزاج گرم تر ہے.

چونکہ کوئی فعل بھی جسم میں بغیر کسی عضو کے نہیں ہو سکتا اس لئے کیمیائی افعال بھی حیاتی اعضاء کے خادم ہی انجام دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ حیاتی اعضاء کے لئے قدرت نے دو خادم دے دیئے ہیں. مثلاً دماغ کے کیمیائی افعال انجام دینے کے لئے حرام مغز اور اس کے آگے اعصاب ہیں ان کا مزاج گرم تر ہے.

اسی طرح جگر کے کیمیائی افعال انجام دینے کے لئے غدد جاذبہ ہیں جن میں سب سے بڑا غدد جاذبہ طحال ہے جس کا مزاج گرم خشک ہے.

اعضائے حیاتی اور ان کے خادموں کی تفصیل و تشریح یوں سمجھ لیں۔

دماغ

کیمیائی افعال ادا کرنے والے خادم	مشینی افعال ادا کرنے والے خادم
خبر رساں اعصاب (حرام مغز)	حکم رساں اعصاب

دل

ارادی عضلات	غیر ارادی عضلات

جگر

غدد جاذبہ (طحال)	غدد ناقلہ

چونکہ جگر اور اس کے خادم بھی کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب سے متاثر ہوتے ہیں اس لئے جگر پر اعصابی غدی اثرات کیفیات کے اثر انداز ہونے سے جو غیر طبعی افعال ظاہر ہوتے ہیں ان کو بیان کیا جاتا ہے.

تری گرمی سے سوءِ مزاج جگر

جیسا کہ پہلے بھی لکھا جا چکا ہے کہ جگر اس وقت تک رطوبات کا اخراج نہیں کرتا جب تک اس پر دماغ و اعصاب کا اثر نہ ہو۔ جب جگر پر اعصاب کا ابتدائی اثر ہوتا ہے اس وقت جگر صرف خون میں سے فاضل صفرا خارج کرتا ہے جس سے صحت و قوت اور طاقت آتی ہے۔

لیکن اگر اعصاب کا جگر پر مسلسل اثر قائم ہو جائے تو صفرا کے بروقت اخراج سے خون میں بھی صفرا کی کمی واقع ہونی شروع ہو جاتی ہے جس سے خود جگر اور اس کے متعلقہ اعضا میں کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے۔ اس حالت کو نظریہ مفرد اعضا میں اعصابی غدی تحریک کہتے ہیں یعنی اعصاب نے غدد کو تحلیل کرنا شروع کر دیا ہے چونکہ خلط صفرا ہی گرمی کا محل ہے اس لئے کثرت سے صفرا خارج ہونے کے ساتھ ساتھ گرمی و حرارت غریزی کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے جس سے مریض کمزور ہو کر نحیف ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے پیاس کم ہو جاتی ہے بھوک ہو جاتی ہے پیشاب میں زردی کے بجائے سفیدی بڑھ جاتی ہے جسم میں گرمی کے بجائے سردی کا احساس بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔

نوٹ: یاد رکھیں جگر کے سوءِ مزاج رطب میں چہرہ اور آنکھوں پر تہبج و ورم نہیں ہوتا۔ یہ حالت تو غدی عضلاتی تحریک میں ہوتی ہے۔

علاج: چونکہ جگر کا سوءِ مزاج تری گرمی (اعصابی غدی) مزاج کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اس لئے علاج کی صورت میں دماغ کی مشینی تحریک (اعصابی عضلاتی) پیدا کر دیں تاکہ جگر کی کیمیائی تحریک ختم ہو کر قلب کی کیمیائی تحریک پیدا ہونا شروع ہو جائے اس اصول پر عمل کر کے جگر کے سوءِ مزاج کا شرطیہ علاج کیا جا سکتا ہے۔ اسے جلد عضلاتی اعصابی تحریک میں بدل دیں مریض کی تمام رفع ہو جائیں گی۔ نظریہ مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی تمام نسخہ جات ضرورت کے وقت فوری اثر ہیں گر ست

آنتوں تو شدید دیں اگر قبض ہو تو ملین یا ہلکا مسہل دیں۔ غذا بھی عضلاتی اعصابی دیں۔ آب نوشادر کا پانی (زلال) بے حد مفید ہے ہر قسم کے اطریفلات فوری اثر ہیں۔

نوٹ: چونکہ اعصابی غدی تحریک کا اثر رطوبات کی صورت میں جگر پر پڑتا ہے جس سے اس میں تحلیل ہو رہی ہے اور اس کا مزاج گرم تر ہو گیا ہے دوسری طرف عضلات میں سکون ہو گیا ہے اس سے ہم جگر کے لئے کسی قسم کی دوا دینے کے بجائے مسکن عضو قلب کو ہی تحریک دیں گے جس سے ایک طرف اعصاب کی سوزش تحلیل ہو جائے گی بلغم و رطوبات خشک ہو جائیں گی جب جگر میں سکون ہو کر صفرا و حرارت کا اخراج بند ہو جائے گا جس سے مریض چند دنوں کے اندر ہی تندرست ہو جائے گا۔

اگر جگر میں ضعف کیفیت تری گرمی سے ہو تو تری گرمی کے ماحول کو بدل دیں اگر نفسیاتی جذبات سے ہو تو نفسیات کو تبدیل کریں یعنی شرمندگی اور خوف کے ملے جلے جذبات کو تبدیل کریں اور مریض کے ذہن میں مسرت و شادمانی لانے کی کوشش کریں۔

اگر مادی اسباب سے ہو تو تر گرم یا تر سرد اغذیہ اشیاء کھانا بند کر دیں۔ بلکہ کسی قدر خشک سرد عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ اشیاء کھائیں۔

ضعفِ جگر

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اعصابی تحریک سے جگر اپنی ضرورت کی رطوبات بھی خارج کر دیتا ہے جس سے اس میں ضعف آنا شروع ہو جاتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضا میں اس حالت کو جگر کی تحلیل کہتے ہیں۔

اس طرح جگر میں سستی عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتی ہے جس سے جسم میں خون بننے کا عمل سست ہونا شروع ہو جاتا ہے چونکہ بعض اوقات یرقان سوداوی بھی ہو جاتا ہے جسم پر خارش شروع ہو جاتی ہے پیٹ میں نفخ و جگر میں ورم ہو جایا کرتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضا

میں اس حالت کو تسکین جگر کا نام دیا جاتا ہے جو عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

عام حکماء و اطباء جب بھی کسی مریض میں کمی خون کی علامات پاتے ہیں فوراً ضعف جگر کا حکم لگا دیتے ہیں اور وہ یہ تخصیص نہیں کرتے کہ جگر پر اب کس عضو رئیس کا اثر پڑ رہا ہے جس سے اس کے افعال کمزور ہو گئے ہیں بلکہ ہم نے تو یہ بھی مشاہدہ کیا ہے کہ وہ جگر کی اپنی تحریک کو جس میں یرقان تہبج استسقاء وغیرہ ہو چکا ہوتا ہے اسے بھی ضعف جگر کہتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے مریض ہمیشہ بھٹکتے رہتے ہیں۔ ایلوپیتھی ڈاکٹر تو یرقان کو ویسے ہی لاعلاج مرض تسلیم کر رہے ہیں

علاج

ضعف جگر بوجہ اعصابی غدی تحریک سے ہو جاتا ہے عضلاتی اعصابی تحریک سے جگر میں تسکین و سستی ہو جاتی ہے جگر خود تحریک میں ہو تینوں حالتوں کی آسان تشخیص مریض کا قارورہ دیکھنے سے ہو جاتی ہے۔

اعصابی تحریک سے اگر ضعف جگر ہو گا تو قارورہ سفید یا ہلکا سفیدی مائل زرد ہو گا۔ عضلاتی تحریک کی صورت میں قارورہ کا رنگ سرخی مائل ہو گا بلکہ بعض اوقات قارورہ کا رنگ بعینہ ٹیسو کے بھیگنے سے جو پانی کا رنگ ہو جاتا ہے ویسا ہوتا ہے جگر کی اپنی تحریک میں زردی لازمی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

ضعف جگر سے مری تشخیص نبض سے ہے اعصابی تحریک میں نبض بالکل سست اور بیٹھی ہوئی ہوتی ہے۔ عضلاتی میں بالکل اوپر اور رفتار میں تیز ہوتی ہے۔ غدی تحریک میں نبض نہ زیادہ گہری اور نہ زیادہ اوپر بلکہ کلائی کے درمیان میں ہوتی ہے۔

تشخیص کا تیسرا طریقہ مریض کا رنگ ہے۔ اعصابی تحریک سے جسم کا رنگ پھیکا ناخن سفید ہوتے ہیں۔ عضلاتی تحریک کی صورت میں جسم کا رنگ سیاہی مائل نکھر آنا، چہرے پر سیاہ داغ آنکھوں پر سیاہ حلقے پڑ جاتے ہیں۔ اور غدی تحریک میں جسم کا رنگ زرد تہبج وغیرہ ظاہر ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا جو بھی صورت ہو نظریہ مفرد اعضاء میں ان کے علاج کے متعلق بار بار اصول لکھے جا چکے ہیں ان کی رہنمائی میں علاج کریں۔

کہیں عام طور پر ضعف جگر اعصابی تحریک سے ہی ہوتا ہے اس کا علاج عضلاتی اعصابی اغذیہ اور ادویہ اشیاء سے کریں مرکبات فولاد کثرت سے کھلائیں اس کے علاوہ جامن، انار، مربہ ہلیلہ، مربہ آملہ، سیب، کوئی گوشت، املی، آلو بخارا، سکنجبین، دہی بھلے، دہی ترش، وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

مقویات کبد میں غلط فہمی

جیسا کہ ضعف جگر و تحریک جگر میں کوئی تخصیص نہیں کی جاتی اسی طرح مقویات جگر میں بھی کوئی تخصیص نہیں کی گئی، ان میں سرد اشیا کو بھی مقوی جگر لکھا ہے، گرم اشیاء کو بھی مقویات جگر ہی لکھا ہے اور تر اور خشک چیزوں کو بھی مقوی جگر ہی تحریر کیا ہے۔

مثلاً سرد اشیاء میں رمان، زرشک، تمر ہندی، سکنجبین، فولاد، تربوز بادرنگ وغیرہ۔ تر اشیاء میں۔ صندلین، کافور، نیلوفر، گلاب، اسبغول وغیرہ خشک اور گرم اشیاء میں افتیمون، دارچینی، مویز، قرنفل، جوز بوا، اذخر، کبوتر سیاہ، چڑیاں وغیرہ لکھا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ جب بھی کسی حکیم کو کسی مریض میں ضعف جگر کی علامات ملیں گی۔ وہ جگر کو طاقت دینے کے لئے ان مقویات میں سے ہی دے گا جس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے بنیادی اصول کو چھوڑ کر ایلوپیتھی ڈاکٹروں کی پیروی میں مقویات جگر کہہ دے گا۔ جو کہ تشخیص مرض، ورنہ تجویز دوا بلا اعضاء ہو گی اس لئے علاج لامحالہ ناکام رہے گا اگر غلطی سے کوئی دوا صحیح بھی تجویز ہو جائے گی تو غلط غذا اور پرہیز کرانے سے علاج ناکام ہو جائے گا لہٰذا ہر حکیم کو اول مرض بالاعضاء تلاش کرنی چاہئے پھر اس کے بالاعضاء ادویہ اغذیہ اشیاء تجویز کرنی چاہئیں پھر کبھی علاج ناکام نہیں ہو گا۔

یرقان

یرقان کے معنی ہیں جسم کی رنگت کا تبدیل ہونا۔ اسی لئے یرقان ابیض سے مراد جسم کا سفید ہونا اسی طرح یرقان اسود سے مراد جسم کا سیاہ ہونا ہے اور یرقان اصفر سے مراد جسم کا پیلا ہونا ہے۔ یاد رکھیں جسم کی رنگت خون کے اندر اخلاط صفرا، سودا، بلغم کی مقدار پر منحصر ہے۔ اخلاط کیمیائی اعضاء کی تیزی و سستی سے کم و بیش ہوتے ہیں جب کیمیائی اعضاء میں تحریک و تیزی ہوتی ہے تو وہ اپنے عضو رئیس کے مزاج کی خلط پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں سٹور بھی کرتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ خون میں اسی کی پیدا کردہ خلط ضرورت سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے جس سے اس خلط کی رنگت جسم پر بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔

چونکہ عضو رئیس تین ہیں اسی لئے قدرت کے ان کیلئے ایک ایک کیمیائی عضو بھی دیا ہے جو ان کے مزاج کی خلط پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روکتا بھی ہے یہی وجہ ہے کہ جب رئیسہ اعضاء افعال ادا کرنے کے لئے غدد جاذبہ (لمف وغیرہ) ہیں۔ دماغ کے لئے مجز اعصاب ہیں قلب کے لئے ارادی عضلات ہیں۔ اگر جب جگر کے کیمیائی اعضاء بلغم اور قلب کے کیمیائی اعضاء سودا بناتے ہیں اور خون میں جمع کرتے ہیں۔

چونکہ ان اعضاء کے رنگ الگ الگ ہیں اسی لئے ان کے خون میں زیادہ ہونے کی وجہ سے جسم کا رنگ بھی وہی ہو جاتا ہے جو خلط کا ہوتا ہے۔ رنگت میں بلغم سفید، سودا سیاہ اور صفرا پیلا ہوتا ہے۔

چونکہ بلغم کا رنگ سفید ہے اسی لئے دماغ کی کیمیائی تحریک سے بلغم خون میں بڑھ جائے گا جس سے جسم کا رنگ سفیدی مائل پھیکا ہو جائے گا یہی یرقان ابیض ہے اسی طرح سودا بڑھنے سے سیاہ اور صفرا بڑھنے سے جسم کا رنگ زرد ہو جائے گا۔ جسے بالترتیب یرقان ابیض، یرقان اسود اور یرقان اصفر کہتے ہیں۔

علاج چونکہ یرقان ابیض اعصابی غدی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے اس کا علاج اعصابی عضلاتی اغذیہ ادویہ اشیاء سے ہوگا کیونکہ نظریہ مفرد اعضاء میں اگر کیمیائی اعضاء اخلاط کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون کے اندر جمع کرتے ہیں تو مشینی اعضاء انہیں اخلاط کو خون سے خارج کرتے ہیں چونکہ دماغ کی مشینی تحریک اعصابی عضلاتی ہے اس لئے یہی تحریک بڑھتی ہوئی خلط کو جسم سے خارج کر دے گی۔

اس مقصد کے لئے نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام اعصابی عضلاتی نسخے فوری اثر ہیں ضرورت کے مطابق محرک ملین اور مسہل تک دے سکتے ہیں اگر کمزوری زیادہ ہو تو مقویات اعصابی عضلاتی کھلائیں۔

شدید موٹاپا

یاد رکھیں موٹاپا دو طریق پر آتا ہے۔ اول چربی سے دوم رطوبات کی زیادتی سے چربی سے موٹاپا تو اعصابی غدی تحریک سے آتا ہے اسی لئے اگر چربی بھی جسم میں زیادہ ہو جائے اور جسم کو انتہائی موٹا کر دے جس سے انسان کو اپنا بوجھ اٹھانا مشکل ہو جائے تو یہ حالت بھی بیماری میں شامل ہے اس کا علاج کرنا ضروری ہے جو اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء سے بخوبی ہو سکتا ہے۔

چونکہ اس تحریک میں حرارت بہت نکل جاتی ہے اسلئے کچھ دن بعد عضلاتی اعصابی ادویہ غذ یہ اشیاء کھلانا شروع کردیں اس طرح ایک طرف چربی بننا بند ہو جائیگی ۔ دوسری طرف تبدیلی تحلیل ہونا شروع ہو جائے گی آہستہ آہستہ موٹاپا دور ہو جائے گا ۔

موٹاپا کی دوسری قسم جو رطوبات سے ہوتی ہے اس کی دو اقسام ہیں ۔

ایک اعصابی رطوبات سے موٹاپا ، دوسرا غدی رطوبات سے موٹاپا ۔ تیسرا صفراوی رطوبات سے موٹاپا ۔ تینوں اقسام کے موٹاپے میں فرق ہے ۔

چربی سے موٹاپا ۱ ۔ جسم گوندھا ہوا اور کسا ہوا ہوتا ہے ۔ ۲ ۔ دبانے سے گڑھا نہیں پڑتا ۔ ۳ ۔ چہرہ کا رنگ سرخ ہوتا ہے ۔ ۴ ۔ موٹاپا طبعی ہوتا ہے ۔ ۵ ۔ پیشاب کا رنگ سفیدی مائل ہوتا ہے ۔ ۶ ۔ اعصابی غدی تحریک سے ہوتا ہے ۔

بلغمی رطوبات سے موٹاپا ۱ ۔ جسم پلپلا اور نرم ہوتا ہے ۲ ۔ جسم کے کسی حصہ کو دبانے سے گڑھا نہیں پڑتا ۔ ۳ ۔ جسم کا رنگ پھیکا ہوتا ہے ۔ ۴ ۔ استسقا بلغمی کہلاتا ہے ۔ ۵ ۔ پیشاب کا رنگ بالکل شفاف ہوتا ہے ۶ ۔ اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے ۔

صفراوی رطوبات سے موٹاپا ۱ ۔ جسم پر سوجن ہوتی ہے ۔ ۲ ۔ جسم کے کسی بھی حصہ کو دبانے سے گڑھا پڑتا ہے ۳ ۔ چہرہ اور جسم کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے ۴ ۔ استسقاء صفراوی لحمی کہلاتا ہے ۵ ۔ پیشاب کا رنگ زرد سرخی مائل ہوتا ہے ۶ ۔ غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے ۔

چربی اور بلغمی رطوبات سے ہونیوالے موٹاپے کا علاج

چربی سے موٹاپے کا علاج تو موٹاپے کی تمہید میں ہی لکھ دیا ہے ۔ رہا بلغمی رطوبات سے موٹاپا چونکہ جسم میں بلغمی رطوبات کی کثرت ہوتی ہے اسلئے ایسے مریضوں کا قارورہ

سفید اور رقیق ہوتا ہے ۔ شوگر کے مریض کی طرح بار بار پیشاب مقدار میں زیادہ اور کثرت سے آتا ہے ۔

ایسے مریضوں کا علاج عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء سے کریں ۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی نسخہ جات جن میں ملین سے مقوی اور اکسیر شامل ہیں موٹاپا دور کرنے کے لئے بہترین نسخے ہیں ۔ مسلسل دو تین ماہ کھلائیں ۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے ۔ ہوالشافی : ہلیلہ سیاہ ۶ حصہ ، حنظل ۲ حصہ ، کشتہ فولاد ۲ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے پانی کی مدد سے گولیاں بقدر نخود بنائیں ۔

مقدار خوراک : ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

نوٹ : دوا کے ساتھ غذا بھی عضلاتی اعصابی کھلائیں ۔ مکئی ، باجرہ ، چنے کی روٹی فرود کھلائیں ۔

صفراوی رطوبات سے موٹاپا کا علاج

صفراوی رطوبات کا اجتماع عموماً غدی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے اس تحریک میں حقیقی موٹاپا نہیں ہوتا بلکہ صفراوی رطوبات کے اجتماع سے تمام جسم پر سوجن ہوتی ہے ۔ ایسے مریضوں کو قارورہ بہت تھوڑی مقدار میں آتا ہے اکثر زرد سرخی مائل ہوتا ہے ۔ تشخیص کے بعد علاج کے لئے اول غذائی علاج تجویز کریں ۔ اگر مریض زیادہ کمزوری محسوس کرتا ہو تو ساتھ دوا بھی دیں ۔ دوا کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق تجویز کرلیں ۔ غدی اعصابی فارماکوپیا سہل بہترین نسخہ ہے

جگر و طحال کا بڑھ جانا

قانون مفرد اعضاء کسی عضو کے حجم میں بڑھ جانے کا سب سے بڑا سبب اس میں تسکین قرار

دیتا ہے جس کی توضیح و تشریح یوں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کے حیاتی اعضا جگر کے ذمے ایک تو مخصوص قسم کے کام انجام دیتے رہنے کی ذمہ داری سونپی ہوئی ہے۔ دوسرا مخصوص قسم کی غذا کھانے اور باقی فضلہ کی صورت میں خارج کرنے کی ذمہ داری عائد کی ہوتی ہے۔ مثلاً دماغ اور دل احساسات کے کام انجام دیتا ہے۔ دوسرا زندہ رہنے کے لئے بلغم کو اپنی غذا بناتا ہے جو فاضل بلغم ہوتی ہے اسے خارج از بدن کرتا رہتا ہے جس سے اس کے افعال درست حالت میں رہتے ہیں۔ اگر کسی وجہ سے کسی عضو میں تسکین ہو جائے تو نہ تو وہ اپنے ذمہ کے کام انجام دے سکتا ہے اور نہ ہی اپنے فضلات کو خارج کر سکتا ہے۔ نتیجۃً اس کے فضلات اندر ہی رکنے شروع ہو جاتے ہیں جس سے اس عضو میں عظم آنا شروع ہو جاتا ہے مثلاً عظم قلب، عظم طحال و جگر قانون مفرد اعضا میں یہ امر تسلیم شدہ ہے کہ جب اعصاب و دماغ میں تحریک ہوتی ہے تو دل و عضلات میں تسکین ہوتی ہے جس سے عظم قلب ہو جاتا ہے۔ اطبا اسے دل کا پھولنا بھی کہتے ہیں اسی طرح جب قلب و عضلات میں تحریک ہوتی ہے تو جگر و غدد میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے طحال و جگر بڑھ جاتے ہیں۔

علاج

چونکہ جگر و طحال میں عضلاتی اعصابی تحریک سے تسکین ہوتی ہے اس لئے ان کے عظم کو توڑنے کیلئے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلانی چاہئیں جن سے غدد تحریک میں آ کر اپنے اندر کے تمام فضلات خارج کر کے اصل حالت پر آ جاتے ہیں۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی۔ رائی، سہاگہ، نوشادر، ریوند خطائی، ریوند عصارہ، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک:۔ ۲ رتی سے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ، لسی یا تازہ پانی۔

ہوالشافی۔ میگنیشیا سلفاس (سالٹ) ½ پاؤ، نوشادر ۱ تولہ، عرق اجوائن ۱ بوتل۔

دونوں ادویہ کو عرق اجوائن میں حل کریں بس تیار ہے۔ ½ ۲، ½ تولہ دن میں ۲ بار پلائیں۔

نوٹ:۔ اگر قبض ہو تو وزن زیادہ کر دیں، اگر پاخانے زیادہ آئیں تو فی خوراک وزن کم کر دیں انشاء اللہ چند دنوں کے اندر جگر و طحال کا عظم ختم ہو جائے گا۔

ضماد برائے عظم جگر و طحال

ہوالشافی:۔ رائی، تخم مولی، اشق، پودینہ، مغز بادام گوڑ، سرکہ خالص،

۴ حصہ ۴ حصہ ۳ حصہ ۳ حصہ ۱ حصہ ۴ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے سرکہ میں ملا لیں کہ لئی سی بن جائے۔

نوٹ:۔ اگر سرکہ تھوڑا رہ جائے تو اور ڈال لیں تاکہ قوام ضماد کے قابل ہو جائے۔ اگر مقام ضماد پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلیں تو دوا کم مقدار میں لگائیں۔

تلی میں پیپ پڑ جانا

پیپ تلی میں پڑے یا کسی اور مقام پر ہمیشہ غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اور یہ کسی ورم کے تکمیل پذیر ہونے کی علامت ہے۔

جب تلی کسی سبب سے سوزش ناک ہو جائے اور ورم کر آئے جب تک اس میں غدی عضلاتی تحریک پیدا نہ ہوگی پیپ نہیں پڑے گی ورم بھی تحلیل نہیں ہوگا۔ غدی عضلاتی تحریک پیدا ہونے ہی پیپ پڑ جائے گی۔

علاج

چونکہ پیپ غدی عضلاتی تحریک سے پڑتی ہے اس لئے اس کا علاج غدی اعصابی تحریک سے کریں۔ فارماکوپیا کے غدی اعصابی مرکبات پیپ خارج کرنے کے لئے بہترین نسخہ ہیں۔ ضرورت کے وقت ملین مسہل تریاق استعمال کر سکتے ہیں۔

اماس، سوجن، تھوج جسم

علمی نام	اردو نام	ڈاکٹری نام
اماس تھوج جسم	سوجن	بیری بیری BERI BERI

تعارف جس مریض کے چہرے، ہاتھ پاؤں اور تمام جسم پر سوجن رہتی ہو اور وہ شدید کمزوری اور نقاہت محسوس کرے اسے ڈاکٹری میں مرض بیری بیری کہتے ہیں،

علامات:- اماس، تھوج یا جسم کی سوجن شدت وخفت کے لحاظ سے دو اقسام کی ہوتی ہیں

(۱) خفیف اماس یا خفیف بیری بیری،

(۲) شدید اماس یا شدید بیری بیری،

علامات خفیف اماس یا خفیف بیری بیری

مریض کے چہرہ خصوصاً آنکھوں کے پپوٹے قدرے بوجھل اور سوج جاتے ہیں۔ اگر

مریض کچھ سفر کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں پر ورم یا سوج آجاتی ہے۔ آرام کرنے پر سوج رفع ہو جاتی ہے جسے مریض سفر کی وجہ قرار دے کر چنداں پرواہ نہیں کرتا آہستہ آہستہ جسم میں کمزوری محسوس کرنے لگتا ہے چلنے پر دم چڑھنے لگتا ہے مریض حیران ہوتا ہے کہ مجھے نزلہ کھانسی ہے نہ زرلشہ وغیرہ پھیپھڑوں میں جمع ہے پھر اسے دم کیوں چڑھتا ہے۔

اگر لیٹے یا سر کے نیچے اپنا بازو رکھے تو وہ سو جاتا ہے یا سُن ہو جاتا ہے اور اس کو ہلانے جلانے سے جاگتا ہے بازو میں سوئیاں سی چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ بازوں اور ٹانگوں میں کام کرنے کی طاقت کم ہونے لگتی ہے مریض جلد تھک جایا کرتا ہے مریض کا دل گھبراتا ہے چکر آتے ہیں جسم گرمی محسوس کرتا ہے اگر تکلیف جلد نہ ہٹے تو مریض کا پیٹ سوجنے لگتا ہے آخرکار استسقاء زقی ہو جایا کرتا ہے ایسی حالت کو ڈاکٹری میں ویٹ بیری بیری کہتے ہیں۔

مریض کا دن [illegible] کر جسم میں بڑھ جاتا ہے جس سے مریض کا دل [illegible] دل میں خفقان کی صورت پیدا ہو کر گھبراہٹ رہنے لگتی ہے بعض دفعہ رکنے لگتا ہے کبھی غشی طاری ہو جاتی ہے کبھی اچانک حرکت قلب بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

اگر کسی علاج سے آرام آنے لگے تو سب سے پہلے اماس اور سوجن رفع ہوا کرتی ہے اور مریض دبلا پتلا ہو جاتا ہے ایسی حالت کو انگریزی میں ڈرائی بیری بیری کہتے ہیں۔

شدید یا خبیث بیری بیری

شدید یا خبیث بیری بیری کی حالت آہستہ آہستہ پیدا نہیں ہوتی بلکہ اچانک شدید

علامات پیدا ہوجاتی ہیں چنانچہ اچانک مریض کو محسوس ہوتا ہے کہ اس کا دل ڈوب
جارہا ہے اس کا سانس آہستہ آہستہ تکلیف سے رُک رُک کر آنے لگتا ہے
پسینہ سے شرابور ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے ہیں بعض اوقات
اچانک قے شروع ہوجاتی ہے جو اکثر موت کا پیغام ثابت ہوتی ہے۔

اسباب:۔ اماس تہوج اور سوجن جسے ڈاکٹری میں بیری
بیری کہتے ہیں کے اسباب ناقص غذا قرار دیئے گئے ہیں۔

حکیم ڈاکٹر جناب غلام جیلانی صاحب مصنف مخزن حکمت اپنی شہرۂ
آفاق کتاب مخزن حکمت کے صفحہ ۱۲۰۰ پر یوں رقم طراز ہیں۔

تعریف بیری بیری درحقیقت نقص تغذیہ کی ایک بیماری ہے وہ اکثر ان
ممالک جہاں چاول کھائے جاتے ہیں پائی جاتی ہے۔

آگے لکھتے ہیں۔

جدید تحقیقات سے یہ بات اب یقینی طور پر معلوم ہوچکی ہے کہ مرض بیری بیری
درحقیقت نقص تغذیہ کی بیماری ہے آگے غذا کے نقائص وٹامنز کی صحیح
مقدار نہ ملنے کے اسباب پر بہت لمبی چوڑی تشریح لکھی ہے۔

قانون مفرد اعضا اور اماس تہوج

تمام طبی کتب میں سوجن اماس تہوج اور بیری بیری کی تشریح اس کی خفیف
اور شدید حالتیں اور اس کے اسباب ایک ہی جیسے ملتے جلتے ہیں
کسی محقق نے اماس تہوج وغیرہ کے عضوی اسباب نہیں لکھے نہ ہی مشینی
عضوی اور کیمیائی اعضا کے افعال کا بگاڑ لکھا ہے اور نہ ہی علاج سمجھ لئے

مفرد عضو کو تسکین یا تحریک دینے کی ہدایت کی ہے صرف ناقص غذا کی اصلاح
پر زور دیا ہے
حالانکہ ایورویدک، طب اسلامی میں مزمن اور پیچیدہ علامات کے علاج
کے لئے سب سے پہلے علاج بالغذا تجویز کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔
اگر کسی مریض کی صحیح تجویز ہوجاتی ہے اور مریض اپنے معالج کی ہدایت پر پورا عمل
کرتا ہے تو ۹۹٪ ایسے مریض کی تمام مزمن و پیچیدہ علامات غائب ہوجاتی
ہیں اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہوجاتا ہے۔
قانون مفرد اعضا کے تحت غذا سے علاج کے فری کیمپ قانون مفرد اعضا
اور طب اسلامی کے علاج بالغذا اصول کا منہ بولتا ثبوت ہے،

قانون مفرد اعضا اور علاج بالغذا

قانون مفرد اعضا کے تحت جو علاج بالغذا تجویز کیا جاتا ہے وہ سنا سنایا
ہی غذا سے علاج سے متاثر کرنے کے لئے تجویز نہیں کیا جاتا ہے بلکہ مریض کو اچھی
طرح چیک کر کے محرک و مسکن اعضا کی تشخیص کی جاتی ہے پھر مسکن مفرد اعضا کو
تقویت دینے والی غذا دوا روک دی جاتی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے
فوراً شفا ہونی شروع ہوجاتی ہے اس طرح ہر قسم کی مشکل اور پیچیدہ تکالیف
رفع ہوجاتی ہے اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہوجاتا ہے
قانون مفرد اعضا تہوج اور سوجن کے عضوی اسباب جگر و گردوں کو
قرار دیتا ہے خصوصاً جگر کے کیمیائی مفرد اعضا جنہیں عرف عام میں غدد
جاذبہ کہتے ہیں کو ذمہ دار قرار دیتا ہے۔

کہتے ہیں جو ماؤف جگہ کو باقی صحیح بدن سے اونچا کر دے لیکن یہ ورم مختلف اسباب سے ہو سکتے ہیں۔

(۱) کسی عضو میں تحریک و سوزش بڑھ کر ورم کی شکل اختیار کر سکتی ہے جس میں لازمی طور پر خون اکٹھا ہو کر ماؤف جگہ کو سرخ اور اونچا کر دیتا ہے ایسے اورام میں شدید درد ہوا کرتا ہے۔

(۲) کسی عضو میں انتہائی تسکین ہو کر رطوبات جمع ہو جاتی ہے جس سے مسکن عضو پھول جاتا ہے جس کو عرف عام میں عظم کہتے ہیں۔ مثلاً عظم طحال، عظم جگر، عظم قلب وغیرہ اس میں حقیقی ورم کا تصور بے معنی ہے۔

(۳) کسی عضو میں حرارت کی زیادتی ہو کر اس کے انجہ میں ٹوٹ پھوٹ اور تکاثر و تخریب پیدا ہو جاتے اور اس کی رطوبات تحلیل ہو کر ایک جگہ اکٹھی ہو جائیں اور ورم و ابھار کی صورت پیدا ہو جائے اس قسم کے ورم و ابھار میں کسی قسم کا درد محسوس ہوا کرتا۔ اور نہ ہی ورم میں سرخی و تیزی پیدا ہوتی ہے۔

استسقا اور ورم

چونکہ استسقا کے مریض کو سارے جسم پر یا جسم کے بعض حصوں میں ورم یا سوجن ہو جایا کرتی ہے اس لئے استسقا کے مریض کے ورم اور حقیقی ورم میں امتیاز کر لینا ضروری ہے تا کہ علاج میں کسی قسم کی غلط فہمی نہ رہے۔

جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے کہ اصل و حقیقی ورم میں خون کا اجتماع ہوتا ہے جس میں شدید درد ہوتا ہے اس کے برعکس استسقا کے مریض کے ورم میں درد بالکل نہیں ہوتا۔ حالانکہ سوجن شدید ہوتی ہے۔

چونکہ ورم کی اقسام میں ایک قسم ایسی ہوتی ہے جس میں ورم و سوجن کے ساتھ درد بالکل نہیں ہوتا جس کی ماہیت میں بتایا گیا ہے کہ کسی عضو میں شدید تحلیل ہو کر اس کی رطوبات پگھل کر جو خون میں اکٹھی ہو جاتی ہیں لہذا استسقا کے مریض کا ورم اسی قسم کے گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔

فرنگی طب اور استسقا

فرنگی طب یعنی ایلوپیتھی استسقا کی ماہیت یوں بیان کرتی ہے کہ حالت صحت میں جسم کے ہر ایک عضو کو تر رکھنے کے لئے آب خون یعنی رطوبت طراوش پاتی رہتی ہے اور پھر بذریعہ عروق جاذبہ جذب ہوتی رہتی ہے پس اگر رطوبت مذکورہ کے تراوش پانے یا اس کے جذب ہونے میں نقص ہو جاتے۔ یعنی رطوبت طراوش تو زیادہ پائے لیکن جذب کم ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رطوبت وہاں جمع ہونے لگتی ہے اور وہ مقام پانی سے بھر جاتا ہے۔

آب خون اور استسقا کی رطوبت میں فرق

فرنگی طب نے آب خون (رطوبت طلیہ) کو استسقا کی رطوبت قرار دیا ہے اور اسی رطوبت آب خون کو یہ بتایا گیا ہے کہ یہ خون سے غذا لیکر اعضاء مثل شبنم پھیل جاتی ہے اور ان کو غذا پہنچاتی ہے اور پھر وہاں سے ان کے فضلات جذب کر کے بذریعہ عروق جاذبہ میں پہنچ کر خون میں مل جاتی ہے۔

فرنگی طب اس رطوبت طلیہ کے اجتماع کی صورتیں اس طرح بیان کرتی ہے

کہ استسقا کی حالت میں رطوبت طلیہ کا جمع ہونا دو وجہ سے ہو سکتا ہے

(۱) اول یہ کہ رطوبت طلیہ بہت زیادہ مقدار میں خون سے ترشح ہوتی رہتی ہے

دوسرے یہ کہ رطوبت طلیہ کے طبعی دوران میں کوئی خرابی پڑ جاتی ہے۔

ان دونوں وجوہات میں سے پہلا زیادہ اہم ہے ان کا سبب حرارت دموی کی کمزوری۔ یا فقر الدم کوئی سمیت [illegible] خون میں [illegible] کمزوری ہوتی ہے [illegible] ہے

جاننا چاہیئے کہ آب خون یعنی رطوبت طلیہ کی زیادتی کو کسی بھی طرح استسقا کی رطوبت قرار نہیں دیا جا سکتا ایسا خیال کرنا بالکل غلط ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ استسقا اس رطوبت سے ہوتا ہے جو کسی مفرد عضو کے تحلیل ہونے سے اخراج پاتی ہے چونکہ جسم کی رطوبت عضلات ہی میں بھری رہتی ہے اس لئے جب عضلات و قلب میں تحلیل کا عمل ہوتا ہے تو ان کی رطوبات بھی تحلیل ہو جاتی ہیں۔ یہی رطوبات جو خون و خلاؤں میں اکٹھی ہو کر استسقا کا سبب بنتی ہیں نظر مفرد کی تحقیقات کے مطابق عضلات و قلب میں اس وقت تحلیل ہوتی ہے جب غدد و جگر میں سوزش اور انقباض ہو جاتا ہے جس سے مجاری تنگ ہو جاتی ہیں اس صورت میں صفراء کی پیدائش تو جاری رہتی ہے مگر اس کا اخراج رک جاتا ہے پھر یہی صفراء خون میں داخل ہو کر اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس حالت کی ابتدائی صورت کا نام جاندیس دیرقان ہے جس میں خون کا بگڑ جاتا ہے چہرہ پیلا بدن کی رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔

چونکہ غدد میں سوزش ہوتی ہے اس لئے عضلات میں تحلیل شروع ہے جس سے وہ پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔ بعض اوقات تمام جسم کے عضلات پھیل کر جسم مثل کپا ہو جاتا ہے یہی حالت دل کے عضلات کی ہوتی ہے وہ بھی پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں بالآخر عضلات اور دل کی تحلیل شدہ رطوبات جمع ہو جاتی ہیں۔

رطوبت طلیہ اور استسقا کی رطوبت کی ماہیت

جاننا چاہیئے کہ فرنگی طب کی کتب منافع اعضاء میں رطوبت طلیہ (سیال خون) اور استسقا کی رطوبت کی ماہیت یوں بیان کی گئی ہے۔

(۱) استسقاء میں جو رطوبت ہوتی ہے اس کا طبعی رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔

(۲) اس کا وزن مخصوص ۱۰۰۶ سے لیکر ۱۰۱۳ تک ہوتا ہے۔

(۳) اس میں مادہ لحمیہ برائے نام ہوتا ہے۔

(۴) اس میں کریات بیضہ بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں۔

(۵) اس میں غیر طبعی آمیزش مثلاً صفرا جو خون میں دورہ کر رہا ہوتا ہے یہ رطوبت ابالنے پر رطوبت بیضہ کی طرح منجمد نہیں ہوتی۔ ان میں سے کوئی صورت بھی رطوبت طلیہ میں نہیں پائی جاتی بلکہ وہ ایسی رطوبت ہے جو خون میں شرائین و غدد کے ذریعے جسم پر شبنم کی طرح ترشح پائی جاتی اور جسم اپنی غذا کی ضرورت کے لئے جذب کر لیتا ہے اس میں خون کے تمام اوصاف پائے جاتے ہیں۔

اس کے برعکس استسقا کی رطوبت میں نہ ہی اس کا رنگ ہوتا ہے نہ اس میں اجزاء لحمیہ و کریات بیضا اور البومن ہوتی ہے بلکہ اس میں نمک و صفرا کی زیادتی کی وجہ سے اس کا رنگ ہلکا زرد ہوتا ہے۔

طبِ یونانی اور استسقا

استسقا کی تین اقسام ہیں۔ استسقا لحمی، استسقا زقی، استسقا طبلی،

چونکہ ان کے بنیادی اسباب ایک ہی ہیں اس لئے ان کا علاج ایک ہی ہے ان کو مختلف امراض خیال کر کے مختلف علاج کے لئے پریشان نہ ہونا چاہیئے۔

مندرجہ بالا ہدایات میں اس لئے لکھ رہا ہوں کیونکہ اطبائے متقدمین نے بھی ان کے مختلف اسباب نقل کئے ہیں۔

مثلاً کبھی سوء کی کثرت سے جگر کی قوتیں ضعیف ہو کر کیلوس جگر میں جائے اور وہ جگر میں ہضم نہ ہو سکے ویسا ہی اعضا کی طرف جذب ہو جائے اور استسقا کا سبب بن جائے۔

استسقا لحمی۔ لحم گوشت کو کہتے ہیں اس علامت میں جسم کا نرم گوشت پھول جاتا ہے۔

استسقا زقی:۔ زق مشک کو کہتے ہیں جس طرح مشک پانی سے پھول جاتا ہے اسی طرح پانی سے پیٹ پھول جاتا ہے۔

استسقا طبلی، طبل یعنی ڈھول پیٹ اس طرح پھول جاتا ہے کہ اس میں سے ڈھول جیسی آواز آتی ہے۔

چونکہ ان اقسام کو سمجھانے کے لئے حکما و اطبا نے کچھ غلطیاں کی ہیں اور اگر کہیں ذہن نشین کرایا ہے تو پورے طور پر نہیں سمجھایا گیا،

ہم انشاء اللہ اس مضمون کو پوری طرح ذہن نشین کرا دیں گے۔

استسقا کی تین اقسام ہیں۔

استسقا زقی اصل استسقا یہی ہے ایسے مریض کو اول یرقان ہوتا ہے پھر تبخیر و اماس ہوتا ہے۔ بعد میں پانی پڑتا ہے اس قسم میں مریض کا پیٹ مشک کی طرح پھولا ہوا اور کھچا ہوتا ہے۔ دائیں بائیں حرکت کرنے سے پانی چھلکنے لگتا ہے۔ یہ پانی پیٹ کے پردوں صفاق و ثرب کے درمیان ہوتا ہے

چونکہ خالص صفراوی رطوبت ہوتی ہے اس لئے اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ یہ غدی عضلاتی تحریک ہے۔

استسقا لحمی یہ دراصل استسقا نہیں ہے بلکہ استسقا سے بالکل برعکس علامت ہے۔ البتہ اس میں بھی پانی ہوتا ہے لیکن یہ پانی پیٹ کی بجائے نسیج عضلاتی (مسکولر ٹشوز) کے خلیات (سیلز) میں ہوتا ہے۔ اس میں جسم کے عضلات خصوصاً پیٹ کے عضلات پھولے اور بڑھے ہوتے ہیں یہ قسم زقی کی طرح خطرناک نہیں ہے۔ یہ اعصابی عضلاتی تحریک کی پیداوار ہے

استسقا طبلی یہ قسم بھی استسقا نہیں ہے اس میں پانی وغیرہ نہیں ہوتا بلکہ نسیج عضلاتی کے خلیات میں ضروری رطوبات کی نسبت ریاح زیادہ ہوتی ہے یہ ریاح وہاں کی رطوبات میں تبخیر کی صورت قائم ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہے۔

علاج استسقا کی چونکہ تین مختلف اقسام ہیں اور ہر قسم کی مختلف ماہیت ہے اس لئے معالج کے لئے ضروری ہے کہ صحیح تحریک اور مسکن عضو کو تشخیص کر کے علاج کی ابتدا کرے مسکن عضو کو تحریک دینے کے لئے غذا اور دوا دونوں تجویز کر جائیں تاکہ علاج جلد کامیاب ہو سکے جونہی مسکن عضو میں تحریک ہو گی مریض تندرست ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر استسقا زقی ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ کھلائیں اگر استسقا لحمی ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔

اگر استسقا طبلی ہو تو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی مجربات و اغذیہ کھلائیں، استسقا کی تینوں اقسام کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے مجربات ضرورت کے مطابق کھلائیں

نوٹ: استسقا زقی کے لئے غدی اعصابی ملین و مسہل تریاق معدہ ہیں چند روز

میں پانی نکل جاتا ہے۔ اگر اس دن صبح بھی ہو تو دور ہو جاتا ہے۔

غذا استسقاء زقی کے مریض کو درج ذیل غذا دیں اور درج شدہ پرہیز کرائیں۔

صبح - مربہ گاجر۔ جوس گاجر۔ گلقند اور موتف ملا کر مربا ادرک وغیرہ دیں جو مریض پسند کرے بجائے دودھ اونٹنی کھلائیں آب کاسنی ۳ تولہ اور ملو کا پانی ۲ تولہ دیں۔

دوپہر مولی۔ مونگرے۔ سینگرے۔ گاجر۔ شلغم۔ کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا۔ بھرجی سکوہ۔ پیٹھی۔ ادرک وغیرہ کالی مرچ سے پکا کر بغیر روٹی چاول کھلائیں اس وقت مریض دودھ اونٹنی پینا چاہے تو پی سکتا ہے

شام اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر کی سبزیوں میں سے جو مل سکے کھلائیں اگر بھوک کم ہو تو ناشتہ والی کوئی شے کھلا کر دودھ اونٹنی پلائیں۔

نوٹ: اگر مریض پانی کی بجائے صرف دودھ اونٹنی استعمال کرے تو چند دنوں کے اندر پیٹ کا پانی نکل جاتا ہے دوبارہ بھی جمع نہیں ہوتا۔

نوٹ: مریض استسقاء کو قبض نہ ہونے دیں بلکہ مریض کو دو تین دن پتلے جلاب لانے ضروری ہیں تاکہ پیٹ کا پانی امعاء کے ذریعے خارج ہوتا رہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو پیٹ میں پانی دوبارہ جمع ہو کر پیٹ تن جائے گا۔

نوٹ: مریض استسقاء زقی کی غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے جو کیمیائی تحریک سے علاج میں جگر کی مشینی تحریک قائم کریں تاکہ جسم کے ہر مخرج سے طبعی طور پر صفرا کا اخراج شروع ہو جائے جس سے چند دنوں کے اندر استسقاء کلی طور پر ختم ہو جائے گا۔

اگر زیادہ پیشاب آور ادویہ دی گئیں جیسا کہ ایلوپیتھی ڈاکٹر مرسلل یا نیٹیال کے ٹیکے لگا کر بذریعہ پیشاب یکدم پانی خارج کرتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے۔ اس طرح تو چند دنوں کے

اندر اندر پیٹ پانی سے بھر جاتا ہے۔

نوٹ: بار بار پیٹ سے پانی نکالنا بھی نہیں چاہیے ورنہ عادت کے طور پر پانی پڑتا رہے گا۔ اور درمیانی وقفہ بھی گھٹتا رہے گا۔ اس طرح بار بار پانی نکالنے سے مریض جلد کمزور ہو جاتا ہے۔

ایک واقعہ ۱۹۵۶ء میں میرے ماموں چوہدری علی محمد مرحوم کے پیٹ میں پانی پڑتا تھا اسے لاہور میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ وہاں علاج معالجہ کے دوران جب ادویہ سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو اس کے پیٹ سے ٹرکار سے پانی نکال دیا گیا جس سے ماموں جان کی صحت پہلے سے بہت زیادہ اچھی ہو گئی لیکن پندرہ دن بعد پیٹ پھر تن گیا۔ پانی پھر نکال دیا گیا بارہ تیرہ دن بعد پھر پانی بھر گیا حتیٰ کہ ماموں صاحب کے پیٹ میں ہر پانچ چھ دن کے اندر پانی جمع ہونے لگا۔ کہ پیٹ پھٹنے کو آتا تھا اس حالت سے مایوس ہو کر ماموں صاحب چھٹی لیکر ہمارے یہاں میرے نانا جان محمد یوسف صاحب کے پاس آ گئے حاجی صاحب نے یونانی طب کے اصول پر علاج کیا تو نہ صرف ان کے پیٹ میں پانی پڑنا بند ہو گیا بلکہ دس سال تک زندہ رہے اور اس مرض سے محفوظ رہے

سنگریزہ پتہ

پتھریاں گردوں میں پیدا ہوں یا مثانہ میں جگر میں پیدا ہوں یا پتہ میں سب ایک ہی تحریک کے مظہر ہیں یعنی عضلاتی اعصابی تحریک سے پتھریاں بنتی ہیں۔ مادہ کی مقدار اور تحریک کی کمی بیشی سے پتھریوں کے رنگ مختلف ہوتے ہیں اگر پتھریوں کی رکاوٹ سے گردہ و مثانہ سے اخراج بند ہو جاتے تو پیشاب کا زہر خون میں مل جاتا ہے جسے البولیۃ الدمویہ کہتے ہیں اور یہ صورت نہایت خطرناک ہوتی ہے۔ بالکل اسی طرح اگر پتہ کی پتھری سے

صفرا کے اخراج میں رکاوٹ ہو جاوے تو صفرا خون میں بڑھ کر یرقان پیدا کر دیتا ہے۔

علاج پتھریاں گردوں میں ہوں یا مثانہ میں یا پتہ میں ہر صورت کا علاج غدی اعصابی تحریک کی اغذیہ ادویہ، ہتھیار سے کریں۔

یادداشت

بعض حکما پتھریاں خارج کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ مدربول ادویہ جن میں قلمی شورہ جوکھار وغیرہ ادویہ دیتے ہیں جن سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

یاد رکھیں پتھری اس وقت ہی خارج ہو سکتی ہے جب وہ ریزہ ریزہ ہو گی ورنہ اگر توڑے بغیر خارج کرنے کی کوشش کی گئی تو دوبارہ درد گردہ یا درد پتہ پیدا ہو جائے گا۔

لہٰذا پتھریوں کو توڑنے والی ادویہ اغذیہ دینی چاہئیں تاکہ بغیر تکلیف خارج ہو جاویں۔ مدربول ادویہ کی تو اس وقت ضرورت ہوتی ہے جب پتھری مثانہ یا پتہ کی نال میں پھنس چکی ہو اور درد گردہ یا درد پتہ کا سبب بن چکی ہو۔

اگر جسم میں حرارت کم محسوس کریں تو عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ بھی دے سکتے ہیں تاکہ پتھریاں جلد تحلیل ہو جاویں ورنہ عام استعمال کے لئے غدی اعصابی ادویہ اغذیہ مفید رہتی ہیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کریں۔

یہ نسخہ بھی پتھریاں توڑنے کے لئے بے خطر ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں ... مفرد اعضاء۔

ہوالشافی:۔ جمال گوٹہ ۱ حصہ، شنگرف ۲ حصہ، کشتہ کچلہ ۴ حصہ، رائی ۸ حصہ۔

تمام ادویہ کو باریک کر کے ملالیں۔ باجرہ سے ذرا بڑی گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین چار بار کھلائیں۔ اور یہ احتیاط رہے کہ مریض کو ایک دو پاخانے آجائیں تاکہ ریاح وغیرہ بھی ساتھ خارج ہوتی رہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ روزانہ مریض کو چھوٹی چھوٹی پتھریاں خارج ہونے لگیں گی۔

اگر مریض کے قارورہ کو صاف کر کے دیکھیں تو بھی باریک ریگ نیچے بیٹھے گی جس کا مطلب ہو گا

کہ پتھری تحلیل ہو کر خارج ہو رہی ہے۔

نوٹ:۔ یہ گولیاں اجوائن دیسی ۴ ماشہ کے قہوہ سے کھلایا کریں۔

صغر الکبد ——— عظم الکبد

یہ جگر کے حجم کی دو متضاد علامات ہیں۔ صغر الکبد میں جگر اپنے حجم سے بہی چھوٹا ہو جاتا ہے اور عظم الکبد میں جگر اپنے حجم سے کافی بڑا ہو جاتا ہے

ماہیت مرض

کسی عضو کے بڑا یا چھوٹا ہو جانے کے بارے میں طبی تحقیق آج تک کوئی واضح اصول پیش نہیں کر سکے جگر کے سکڑ جانے کے متعلق حکیم غضنفر الدین نے اپنی کتاب کنزالحکمت کے صفحہ پر لکھتے ہیں۔

" اس مرض میں جگر فاسد ریشوں کے پیدا ہونے سے کسی قدر بڑھ جاتا ہے مگر بعد میں سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے"

اسی طرح طب اکبر میں لکھا ہے کہ

" بعض آدمیوں میں کسی سبب سے جب جگر چھوٹا ہو جاتا ہے چنانچہ ممکن ہے کہ گردہ کے برابر ہو جائے"

عظم الکبد کا بیان تو آپ نے تحریر نہیں کیا البتہ عظم الطحال کے متعلق لکھتے ہیں،

یہ مرض عموماً موسمی بخاروں کے بعد یا بخاروں کی حالت میں پانی زیادہ پینے سے ہوا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کسی عضو کے بڑے یا چھوٹے ہونے میں ایک قانون پیش کرتا ہے اور دونوں کے لئے دو مخصوص اصطلاحات پیش کرتا ہے۔

(۱) کسی عضو کے صغر کے لئے "تحریک" اور عظم کے لئے "تسکین" کے الفاظ پیش کئے ہیں جاننا چاہیے کہ جب کسی عضو میں دوران خون بڑھتا ہے تو اس میں تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی

ہے اس وقت وہ عضو اپنے اندر کے فضلات خارج کرتا ہے۔ اگر فضلات کی وجہ سے بڑا ہو تو چھوٹا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر تحریک شدت اختیار کر جائے تو فضلات ختم ہونے کے بعد اصلی اجزا بھی خارج کرنے لگتا ہے جس سے اس کا حجم پہلے سے بھی کم ہونے لگتا ہے اس کا نام سکڑنا ہے اگر جگر میں یہ صورت ہو جائے تو اسے صغر الکبد کہتے ہیں۔

جب کسی عضو میں دوران خون انتہائی کم ہو جائے تو اس میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے وہ اتنا کمزور ہو جاتا ہے کہ اپنے اندر کے فضلات خارج نہیں کر سکتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فضلات کے اجتماع سے وہ عضو بڑا ہونا شروع ہو جاتا ہے اس صورت کا نام کسی عضو کا اپنے حجم سے بڑھنا یا عظم کہلاتا ہے۔

اگر یہی صورت جگر میں واقع ہو تو اسے عظم جگر کہتے ہیں۔ یاد رکھیں جب عضلاتی تحریک ہوتی ہے تو بوجہ تسکین عظم الکبد یا عظم الطحال ہوتا ہے اگر جگر میں تحریک ہو تو صغر الکبد ہوتا ہے۔

علاج قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق جب کسی حیاتی عضو میں تحریک و تیزی ہو تو اس کے بعد والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں کیونکہ تحریک کے بعد والے عضو میں تسکین ہوتی ہے اور اس کے بعد والے عضو میں تحلیل

قانون مفرد اعضاء کے مطابق جب کسی عضو میں تحریک ہو اس کی تیزی سے جسم شدید تکلیف میں مبتلا ہو تو تسکین والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں ہر قسم کی غیر طبعی علامات دور ہو جائیں گی

مثلاً اوپر والے نقشہ میں جگر میں تحریک ہے اور وہ حجم میں سکڑ رہا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے مطابق ہم دماغ میں تحریک پیدا کر دیں گے کیونکہ اس میں تسکین ہے جب دماغ میں تحریک شروع ہو گی تو صورت حال یوں ہو جائے گی۔

جگر میں تحلیل ہو کر اس کا سکڑنا بند ہو جائے گا مریض اپنے اندر طاقت محسوس کرے گا۔ اسی طرح عظم الکبد میں چونکہ جگر میں سکون ہو گا۔ اس لئے علاج کے لیے جگر و غدد میں تحریک پیدا کر دیں تمام فضلات خارج ہو کر جگر اعتدال پر آ جائے گا اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارما کو پیا کے نسخہ جات تحریک کے مطابق استعمال کریں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہو گی۔

نفخ جگر یا نفخۃ الکبد

جب جگر کے عضلاتی پردہ میں تحریک پیدا ہو جائے جو عموماً عضلاتی اعصابی ہوتی ہے تو وہاں کی رطوبات ریاح میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

علامات مریض جگر کے مقام کو نہایت بھرا اور کسا ہوا محسوس کرتا ہے۔ مقام جگر کو دبایا جائے تو قراقر کی آواز آتی ہے۔

علاج چونکہ نفخۃ الکبد عضلاتی اعصابی تحریک ہے اس لئے اس کے علاج کیلئے عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلائیں۔ جلد ریاح

بنا بند ہو جائیں گی اور تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔

ورم جگر

ورم جگر میں ہو یا دل و دماغ میں۔ اسی طرح کسی مفرد عضو میں پیدا ہو یا مرکب عضو میں یا اس کے پردہ میں ہر صورت میں کسی نہ کسی مفرد عضو میں جب ضرورت سے زیادہ اجتماع خون ہو جاتا ہے تو وہاں ورم پیدا ہو جاتا ہے اسی وقت اس عضو یا پردہ کی تحریک تسکینی ہوتی ہے مثلاً جب دماغ میں اجتماع خون ہو گا تو سرسام ہو جائے گا۔ جگر میں اجتماع خون ہو گا تو ورم جگر کہلائے گا اور یہ بالترتیب اعصابی عضلاتی یا غدی اعصابی تحریک سے پیدا ہوں گے اگر کسی سبب سے دماغ یا جگر کے پردوں میں اجتماع خون ہو جائے تو جس پردہ میں اجتماع خون ہو گا اسی کا ورم کہلائے گا۔

مثلاً جگر کے اعصابی پردہ میں اجتماع خون سے جو ورم ہو گا وہ جگر کے اعصابی پردہ کا ورم کہلائے اس کا علاج جگر کے ورم سے بالکل مختلف ہو گا۔ حقیقت میں اس کا علاج ورم دماغ کے اصول پر کرنا ہو گا۔

اسی طرح اگر جگر کے عضلاتی پردہ میں ورم ہو گا تو اس کا علاج ورم قلب کے اصولوں پر کرنا ہو گا۔

یادداشت مرکب اعضا معدہ امعا، گردہ مثانہ، پھیپھڑہ وغیرہ میں بھی اگر ورم ہو گا تو معالجین قانون مفرد اعضا پر لازم ہے کہ وہ دیکھیں کہ اس عضو کے کونسے مفرد عضو میں ورم ہے

طریقہ تشخیص

ذہن نشین کر لیں کہ ورم مرکب عضو میں ہو یا حیاتی عضو یا اس کے پردہ میں سب کی تشخیص

نبض، بول، قارورہ سے کریں اگر کسی عضو میں اعصابی ورم ہو گا تو قارورہ کا رنگ سفید ہو گا اگر دل میں ورم ہو گا تو سرخ اگر جگر یا اس کے متعلقہ عضو میں ورم ہو گا تو پیشاب کا رنگ زرد ہو گا۔

اصول علاج

جاننا چاہئے کہ کسی عضو کے ورم کا اصول علاج یہ ہے کہ جس مفرد عضو میں ورم ہو اس کے بعد والے عضو یا مسکن عضو میں تحریک پیدا کر دیں تاکہ دوران خون ورم والے عضو سے اس والے عضو یا مسکن عضو میں چلا جائے جونہی خون کم ہو گا ورم تحلیل ہو جائے گا۔

مثلاً دماغ میں ورم ہے اس وقت قلب میں سکون ہو گا جب قلب کو تحریک دی جائے گی تو دوران خون دل کی طرف چلا جائے گا دماغ سے کم ہو کر ورم دماغ تحلیل ہو جائے گا۔

بالکل اسی طرح جب جگر میں ورم ہو گا دماغ میں سکون ہو گا ہم دماغ میں تحریک پیدا کر کے ورم جگر کا علاج کریں گے۔

علاج ورم جگر چونکہ غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے لہٰذا اس کا علاج محرک دماغ اغذیہ ادویہ سے کریں گے۔ اول غدی اعصابی اغذیہ ادویہ دیں اگر تکلیف شدید ہو تو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی ادویہ بھی دے سکتے ہیں قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے تمام غدی اعصابی یا اعصابی عضلاتی نسخہ جات ورم جگر کے لئے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ جگر کے ورم کو تحلیل کرنے میں اندرونی بیرونی ادویہ استعمال کرائیں بیرونی طور پر بصورت لیپ مقام ماؤف پر لگوائیں۔ جن میں اس قسم کے لیپ مفید ہیں ہوالشافی: آب کاسنی، آب کدو، آب کشنیز، صندل سفید، گل سرخ، کافور، ہر ایک

ہم وزن لے کر رگڑیں اور مقام ماؤف پر لیپ کریں،
اندرونی طور پر تخم کاسنی، تخم خیارہ، برگ عنب الثعلب، پرسیاؤشاں، بیخ کاسنی دم
پلائیں،

نوٹ :۔ مریض کو ترپیش ہونے دیں نہ قبض تاکہ تحریک بدل جائے اور شفا
کلی حاصل ہو۔

جگر کے اعصابی اور عضلاتی پردوں کا ورم

جگر کے ورم کے علاوہ اس کے پردوں میں بھی ورم ہوجایا کرتا ہے۔ ان کی پہچان
یہ ہے کہ اگر اعصابی پردہ میں ورم ہوگا تو قارورہ کا رنگ سفید ہوگا پسینہ کثرت سے
اگر عضلاتی پردہ میں ورم ہوگا تو قارورہ کا رنگ سرخ۔ پسینہ بالکل نہیں ہوگا۔ قارورہ کم
یا بہت کم مقدار میں آئے گا۔ تحریک کے مطابق علاج کریں۔

دُنبل جگر

جب جگر کا ورم کچھ عرصہ قائم رہ جائے جو معالج کی غلطی یا سستی سے ہوتا ہے۔
تو طبیعت مدبرہ بدن خود علاج کرتی ہے۔ یعنی ورم میں پیپ پیدا کر کے پھوڑے میں
تبدیل کر دیتی ہے تاکہ ایک طرف درد بند ہوجائے دوسری طرف ورم بڑھنے نہ پائے

علامات جگر میں پھوڑا بننے کی علامت یہ ہے کہ مریض پہلے ورم و درد کی شدت
سے تڑپتا ہے لیکن پھوڑے یا پیپ بننے کی صورت میں درد بند
ہوجاتا ہے بخار اتر جاتا ہے پسینے کثرت سے آنے ہیں البتہ مقام جگر مریض کو پہلے سے
بھی بوجھل معلوم ہوتا ہے۔
جاننا چاہیئے پھوڑے میں پیپ پڑنا غدی عضلاتی تحریک ہے۔

علاج چونکہ دنبل جگر کی غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس لئے علاج
کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ دیں۔
شفا دے گی۔

دردِ جگر

جگر میں درد تین وجہ سے ہوا کرتا ہے۔
۱۔ جگر کی پتھریاں کسی نالی میں پھنس جائیں ۲۔ ورم جگر یعنی جگر میں اجتماع خون جسے
انگریزی میں کنجیشن آف دی لیور CONGESTION OF THE LIVER ۔
۳۔ نفخ الکبد،

علاج دردِ جگر کے علاج کے لئے اصل سبب تلاش کر کے علاج کریں
اگر پتھریوں کی وجہ سے درد ہو تو اچانک درد اٹھے گا اور یک دم
رک جائے گا اس صورت کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ
سے کریں۔
اگر اجتماع خون سے یعنی ورم سے جگر میں درد ہوگا تو اس کی پہچان یہ ہے کہ درد آہستہ
آہستہ شروع ہو کر تیز ہوگا معمولی دباؤ سے درد میں درد میں شدت ہوگی۔ چہرہ کا رنگ
زرد سرخی مائل ہوگا اس صورت کا علاج اعصابی غدی ادویہ سے کریں۔
اگر نفخ کی وجہ سے ہوگا تو ہاتھ رکھنے سے قراقر کی آوازیں آئیں گی اس صورت کا علاج
غدی اعصابی ادویہ سے کریں۔

جگر کا پھڑکنا

دل کے متعلق تو ہر کوئی جانتا ہے کہ وہ زندگی کی ابتدا سے دھڑکتا ہے اور اس کی دھڑکن

تک دھڑکتا رہتا ہے۔ لیکن جگر کا پھڑکنا جسے متقدمین اطبا جگر کی اختلاجی حرکت کہتے، کس طرح ممکن ہے جبکہ جگر حیوانی عضو بھی نہیں ہے۔ نہ ہی روح حیوانی کا حامل ہے، وہ کیسے حرکت کرنے لگتا ہے۔

اس عقدہ کو قانون مفرد اعضا کے ذریعہ آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے جس کی تفصیل یوں ہے کہ جب یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ دل کی طرح جگر پر بھی دوسرے حیاتی اعضا پردے چڑھے ہوتے ہیں ان پردوں میں عضلاتی پردہ بھی ہے جس کا براہ راست تعلق دل سے ہے جو ایک حیوانی عضو ہے حیوانی اعضا کا کام ہی حرکت کرنا ہے لہذا جب دل اور اس کے متعلق اعضا کے افعال میں تیزی آتی ہے تو جگر کے عضلاتی پردہ میں بھی تیزی آجاتی ہے جس سے جگر حرکت کرتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جگر بالکل حرکت نہیں کرتا کیونکہ وہ حرکی عضو نہیں یہ علامت تو صرف عضلاتی پردہ کے سکڑنے اور پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے اور یہ عضلاتی غدی تحریک کا مظہر ہے۔

علاج

چونکہ جگر کی اختلاجی حرکت عضلاتی غدی تحریک اور جگر کے عضلاتی پردہ کی تیزی سے ہوتی ہے اسلئے اس کا علاج غدی تحریک پیدا کرنا ہے اگر ریاح قبض وغیرہ زیادہ ہو تو غدی عضلاتی ملین و مسہل دیں۔ اگر ریاح قبض وغیرہ نہ ہو تو غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں انشاء اللہ چند دنوں تک اندر ہی اندر جگر کی اختلاجی حرکت رک جائے گی۔

غذا

صبح:۔ مکھن بادام حسب منشا کھلائیں اور قہوہ اجوائن پلائیں۔
دوپہر:۔ گوئی ساگ، شلغم، مولی، بینگن، وغیرہ کا سالن۔
شام:۔ مرغ کا جسر کھلائیں۔ مریض چائے پینا پسند کرے تو پلا دیں۔

پتہ یا مرارہ

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پتہ	مرارہ	گال بلیڈر (GALL BLADDER)

تعارف

جس طرح گردوں کے فضلات (پیشاب) سٹور کرنے کے لئے مثانہ ہے۔ بالکل اسی طرح جگر کے لئے پتہ فاضل صفرا کے لئے ہے۔ جگر میں جتنا صفرا بنتا ہے وہ پتہ میں سٹور یا جمع ہوتا رہتا ہے جب مثانہ کی طرح پتہ صفرا سے بھر جاتا ہے تو انتڑیوں میں انڈیل دیتا ہے۔

پتہ کی ساخت و بناوٹ

ناشپاتی کی شکل میں ایک تھیلی ہے جو جگر کے داہنے حصے کی زیریں سطح پر اس کے سامنے کے کنارے پر لگی ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی دو انچ اور چوڑائی ایک انچ کے قریب ہوتی ہے اس میں ایک اونس صفرا سما سکتا ہے پتے کا تنگ حصہ اس کی گردن کہلاتا ہے۔

چونکہ پتہ غدی جسم ہے اس لئے اس پر دو پردے یا طبقے ہوتے ہیں۔ مثلاً اعصابی پردہ دوسرا عضلاتی پردہ۔

طبقہ مصلی یا اعصابی پردہ

یہ پتہ کے اوپر واقع ہے

طبقہ عضلی | یہ عضلی پردہ ہے یعنی عضلاتی بافت کا پرت ہے۔ اسی پردہ کی بدولت پتہ سکڑتا اور پھیلتا ہے اور اپنے اندر کے صفرا کا اخراج کرتا ہے۔

پتہ کا تنگ حصہ اس کی گردن کہلاتا ہے جبکہ اس کے پھیلے ہوئے حصے کو قاع FUNDS کہتے ہیں۔

پتہ کی ایک نالی ہوتی ہے جسے مجریٰ مرارہ (سسٹک ڈکٹ) جس کی لمبائی ۲" اور بطخ کے پر کے برابر موٹی ہوتی ہے۔

دو نالیاں جگر کے دائیں بائیں قنات سے نکل کر ایک ہو کر پتہ کی نالی سے مل جاتی ہیں۔ جنہیں قنات صفراوی یا مجریٰ صفراوی مشترک کہتے ہیں۔ یہ لبلبہ اور بارہ انگشتی آنت کے درمیان سے نیچے جا کر لبلبہ کی نالی سے مل کر بارہ انگشتی آنت میں کھل جاتی ہیں۔

پتہ کے افعال

مثانہ کی طرح پتہ کے دو افعال ہیں۔ ۱۔ جگر سے صفرا لیکر اپنے اندر محفوظ یا جمع کرنا۔

۲۔ صفرا سے بھر جانے کی صورت میں بارہ انگشتی آنت میں گرانا۔

پتہ کے غیر طبعی افعال

جاننا چاہیے کہ پتہ نالی دار جسم ہے جس کا اصل کام صفرا کو جگر سے لیکر ضرورت کے مطابق باہر خارج کرتے رہنا ہے۔ لیکن بعض دفعہ جگر کے کیمیائی غدد صفرا بناتے تو ہیں۔ لیکن پتہ میں آنے نہیں دیتے اور خون میں جمع کرتے رہتے ہیں اور جو تھوڑا بہت صفرا پتہ میں ہوتا ہے اسے بھی روک لیتے ہیں۔ جب صفرا مسلسل آتا اور خارج نہیں ہوتا تو اس کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے۔ پتہ میں جمنے لگتا ہے۔

پتے کی پتھریاں

جیسا کہ پتہ کے غیر طبعی افعال میں بتا چکا ہوں کہ جگر و غدد کے کیمیائی اعضاء (غدد جاذبہ) جب تیز ہو جاتے ہیں تو غدد ناقلہ فعل میں کمزور ہو جاتے ہیں۔ ایسی صورت میں صفرا بنتا تو ہے۔ لیکن خون میں جمع ہوتا رہتا ہے جس سے بعض دفعہ یرقان بھی ہو جاتا ہے۔ پتہ صفرا کو نکالنا تقریباً بند کر دیتا ہے جو صفرا پتہ میں ہوتا ہے وہ بھی خارج نہ ہونے کی وجہ سے گاڑھا ہو کر جمنے لگتا ہے۔ یہی جما ہوا صفرا ریزوں اور کنکروں کی صورت اختیار کر لیتا ہے جنہیں عرف عام میں پتے کی پتھریاں کہنے لگتے ہیں۔

حقیقت میں جگر و غدد کے کیمیائی اعضاء (غدد جاذبہ) بہت تیز ہو چکے ہوتے ہیں۔ غدد ناقلہ تقریباً اپنا کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ پتہ جو خود نالی دار غدی جسم ہے اسے صفرا خارج کرنے کے لئے ملتا ہی نہیں۔ جو صفرا اس کے اندر ہوتا ہے وہ بھی نہیں نکلتا بلکہ اس کے اندر جم کر پتھریوں میں تبدیل ہونے

لگتا ہے۔ ان پتھریوں کی تعداد دس بیس سے لیکر سینکڑوں تک ہوتی ہے۔
پتے کے اندر ان پتھریوں کی جسامت چنے کے دانے برابر ہوتی ہے۔ شکل
میں گول بعض نوک دار ہوتی ہیں۔ تازہ کنکریاں بھاری اور خشک ہلکی ہوتی ہیں۔
جب مرارہ سے کنکری نکل کر نالی میں آتی ہے تو سخت درد ہونے لگتی ہے۔
اسے عرف عام میں درد پتہ یا درد جگر کہتے ہیں۔

اسباب

گرم خشک اغذیہ ادویہ زیادہ کھانا۔ مرغ تیتر، بٹیر، کبوتر اور چڑیوں وغیرہ کا گوشت زیادہ کھانا۔ پتہ کے غدد جاذبہ کا تیز ہو جانا۔ قبض شدید

علامات

دائیں پسلیوں کے نیچے اچانک شدت کا درد ہوتا ہے۔ درد گردہ کی طرح مریض مارے درد کے بے قرار ہو جاتا ہے۔
درد کی ٹیسیں شکم پشت اور دائے کندھے تک جاتی ہیں۔ جی متلاتا ہے۔
ابکائیاں آتی ہیں۔ کبھی ہچکیاں بھی آنے لگتی ہیں۔ نفخ اور قبض شدید ہوتی ہے۔
نبض کمزور ہوتی ہے۔ چہرہ متفکر اور گھبرایا ہوا ہوتا ہے۔ کبھی شدت درد سے
مریض کو غش آجاتا ہے۔
اگر پتھری پتہ میں واپس چلی جائے یا بارہ انگشتی آنت میں چلی جائے
تو یکدم درد بند ہو جاتا ہے۔ اگر پتہ کی نالی میں مسلسل پھنسی رہے تو
صفرا کے اخراج نہ پانے کی وجہ سے یرقان ہو جاتا ہے۔

علاج

یرقان ہو جائے یا پتہ میں پتھریاں بن جائیں۔ یہ غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے نمودار ہوا کرتی ہیں۔
قانون مفرد اعضاء کے اصول کے علاج کے مطابق ان دونوں صورتوں کا

کا علاج غدی اعصابی ملین مسہل سے کرنا چاہیے اگر پیشاب بہت کم آتا ہو تو
اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں۔ تاکہ صفرا کا ادرار
اور رطوبات کی پیدائش شروع ہو جائے۔
جونہی غدد نافلہ کا فعل تیز ہوگا۔ فوراً ہی یرقان یا پتے کی پتھریاں تحلیل
ہوکر خارج ہو جائیں گی۔

پتے کی پتھریوں کا آپریشن ضروری ہے یا علاج بہتر ہے

طبیب اور مریض پوچھتے ہیں کہ جب پتہ پتھریوں سے بھر جاتا ہے۔ صفرا
کا اخراج بند ہوتا ہے۔ اکثر مریض کو درد پتہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ ایسی صورت میں
پتہ کا علاج کیا جائے جس سے پتھریاں
نکل جائیں یا پتہ کو آپریشن کے ذریعہ نکال دیا جائے تاکہ پتھریاں ہونگی نہ
درد ہوگا۔

لیکن

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ اللہ تعالیٰ نے پتہ تو کیا جسم کا کوئی پرزہ
بھی بلا ضرورت کے پیدا نہیں کیا۔ اس کے ساتھ اگر کسی پرزہ میں کوئی نقص
یا بیماری ہو جائے تو اس کے درست کرنے کے لئے (ریپئرنگ) مخصوص علاج
بھی پیدا کئے ہیں۔
کسی پرزہ کے بیمار ہو جانے پر اسے درست کرنے یا علاج کرنے کی
بجائے اسے جسم سے نکال دینا اچھا عمل نہیں ہے۔ بلکہ مریض پر ظلم عظیم ہے
یہی صورت پتہ میں پتھریوں کے وقت ہوتی ہے اسے آپریشن کے ذریعے

نکال دیا جاتا ہے۔

بعض مریض تو آپریشن کے بعد قدرے ٹھیک رہتے ہیں۔ لیکن بعض مریضوں کو ایسی سزا ملتی ہے کہ وہ اپنی جان کی بازی ہی ہار جاتے ہیں۔

ایک واقعہ

قطب شہر کی ایک نوجوان مریضہ کو پتہ کی تکلیف ہو گئی ساتھ اسے یرقان بھی ہو گیا۔ مریضہ کا بھائی نشتر ہسپتال میں ڈاکٹر تھا۔ وہ مریضہ کو نشتر ہسپتال لے گیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے معائنہ اور ٹیسٹ رپورٹوں کے بعد فیصلہ کیا کہ پتہ نکال دیا جائے۔ چنانچہ پتہ نکال دیا گیا۔ پتہ کی نالی کی جگہ جہاں ٹیوب لگائی گئی وہ کسی وجہ سے نکل گئی۔ دوبارہ لگائی پھر نکل گئی اور مریضہ تڑپنے لگی۔ پھر نشتر ہسپتال لے گئے تو ڈاکٹروں نے کہا کہ اب اندر نالی نہیں لگ سکتی۔ لہذا ایک نالی لگا کر جسم کے باہر بوتل میں ٹیوب لگا دی اور کہا کہ اب تمام عمر یہ نالی اسی طرح لگی رہے گی۔ صفرا اسی طرح بوتل میں آتا رہے گا وقت ضرورت صاف کرتی رہے اور زندہ رہے۔

اسی اثنا میں مریضہ کے وارثوں کو لیکن دواخانہ لانے کو کہا گیا۔ جب مریضہ کو دیکھا تو اسے شدید یرقان تھا۔ نالی جگر سے نکال کر بدن سے باہر بوتل میں ڈالی اور بوتل چارپائی پر باندھی ہوئی تھی۔ مریضہ بے حد پریشان تھی۔ اور رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی کہ حکیم صاحب اب میرا کیا بنے گا۔

میں نے اسے تسلی دی اور کہا کہ بیٹی آپ کا یرقان درست ہو جائے گا گھبراہٹ اور بے چینی بھی درست ہو جائے گی۔ البتہ یہ بوتل نہیں اترے گی۔

چنانچہ علاج یرقان کا شروع کیا گیا۔ مریضہ دن بدن ٹھیک ہونے لگی۔

بدقسمتی سے

اس کا تین سالہ بچہ چارپائی کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اچانک گرا۔ گرتے وقت مریضہ کی وہ ٹیوب یا نالی جو جگر سے بوتل میں آتی تھی پکڑ کر گرا۔ نالی سینہ سے باہر آ گئی۔ پریشانی کے عالم میں دوبارہ ملتان نشتر ہسپتال لے گئے۔ اب ڈاکٹروں نے کہا اب یہ نالی بھی نہیں لگ سکتی چنانچہ اسی کسمپرسی کی حالت میں مریضہ انتقال کر گئی۔

لہذا خدا کے لئے پتے کی پتھریوں کے مریضوں کے پتے نہ نکالے جائیں بلکہ ان کا علاج کریں۔ قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخے پتے کی پتھریوں کے لئے یعنی تحلیل کرنے یا نکالنے کے لئے بے حد مفید اور موثر ہیں۔ اگر قبض ہو تو غدی اعصابی ملین دیں شدید قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل کھائیں۔ فوری اثر کے لئے اکسیر اور تریاق بھی کھلا سکتے ہیں۔

غدی اعصابی اکسیر

ہوالشافی	سنڈھ	مرچ سیاہ	نوشادر ٹھیکری	ہڑتال ورقیہ
	۵۰ گرام	۵۰ گرام	۵۰ گرام	۱۰ گرام

ترکیب تیاری: پہلی تینوں ادویہ الگ باریک کر لیں ہڑتال ورقیہ کو ایک سالم دن خوب رگڑیں تاکہ ذرات مٹ جائیں اور چمک باقی نہ رہے۔

اب سنڈھ وغیرہ کا سفوف تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور کھرل کرتے

جائیں۔ جب تمام مل جائیں تو باریک چھاننی سے ایک دفعہ چھان لیں اور محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک ½ سے ۱ گرام دن میں تین بار ہمراہ الائچی زیرہ کی چائے ۵عدد ۱گرام

افعال واثرات غدی اعصابی ہیں۔

فوائد نہایت اعلیٰ درجہ کا مولد حرارت عزیزی ہے۔ صفرا کو پتلا کرکے خارج کرتا ہے۔ پتے کی پتھریوں کو توڑ کر خارج کرتا ہے۔

گرمی اور صفراوی بخاروں کے لئے بے حد مفید ہے پرانے سے پرانا بخار رک جاتا ہے۔ رتپ دق کے بخار کا بھی تریاق ہے۔

سنگ شکن

ہوالشافی

میٹھا سوڈا	نمک طعام	سنگ دانہ مرغ	ریوند عصارہ
۲ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ	۱ حصہ

سب ادویہ باریک پیس کر محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک ½ گرام سے نصف گرام ہمراہ عرق مکو کاسنی۔

افعال واثرات غدی اعصابی ہیں۔

فوائد جگر گردہ۔ مثانہ اور پتے کی پتھریوں کو تحلیل کرکے خارج کرتا ہے۔

پتہ مرارہ کے امراض

نوٹ: چونکہ صفرا کا اخراج بند ہوتا ہے اس لئے صفرا کے انتڑیوں

میں نہ آنے سے مریض کو شدید قبض ہوتی ہے۔ لہذا اسے اتنی مقدار میں استعمال کرائیں کہ ایک دو پاخانے پتلے لازمی آیا کریں۔ تاکہ صفرا کا اخراج بھی شروع ہو جائے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی ریوند خطائی۔ نوشادر۔ مرچ سیاہ۔ میٹھا سوڈا۔ قلمی شورہ گندھک آملہ سار ہر ایک ہم وزن سب کو پیس کر محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک نصف گرام سے ایک گرام ہمراہ الائچی زیرہ کی چائے سے

افعال واثرات غدی اعصابی ہیں۔

خواص فوائد پتہ کی پتھری تحلیل کرکے خارج کرنے میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ اکثر پتھر ریزہ ریزہ ہونے کی بجائے تحلیل ہو کر نکلا کرتی ہے۔ اگر ریزے نکلیں تو پاخانہ میں آیا کرتے ہیں۔

طحال و لبلبہ کی تکالیف

نام اردو	نام طبی	ڈاکٹری نام
تلی	طحال	سپلین SPLEEN

تعارف طحال جسم انسان میں جگر کے بعد سب سے بڑا غدد ہے جو جگر کے بائیں طرف آخری پسلی کے نیچے قائم ہے۔ رنگت میں سرخ سیاہی مائل ہے بے حد نرم و نازک ہوتی ہے۔ جگر کی طرح یہ چاروں طرف سے دو پردوں (اعصابی اور عضلاتی) میں ملفوف ہے۔

تندرست انسان میں پانچ انچ لمبی تین انچ چوڑی اور ڈیڑھ انچ موٹی ہوتی ہے اس کا اوسط وزن ۲½ تا ۳ چھٹانک یا ۱۷۵ گرام ہوتا ہے۔

طحال بذریعہ ایک کنداز یا ناف طحال دو حصوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اس سطح میں معدہ کا ابھار، لبلبہ کا باریک سرا اور قولون کا خم ہوتا ہے تندرستی کی حالت میں تلی بائیں پسلیوں کے نیچے محسوس نہیں ہوتی مگر جب اس میں بیماری کی وجہ سے عظم آ جائے تو بعض اوقات ناف اور پیڑو تک چلی جاتی ہے اور تقریباً سارا پیٹ روک لیتی ہے۔

طحال کا جگر سے تعلق جگر حیاتی عضو ہے اس کے برعکس طحال کا شمار خادم اعضائے میں ہوتا ہے۔ چونکہ جگر

رئیس عضو ہے

اس لئے وہ خود تو بہت کم کام کرتا ہے لیکن غذا کے ہضم، جذب اور فضلات کے اخراج کے کام اپنے ماتحت غدد سے کراتا ہے۔ مثلاً غدد جاذبہ سے ہضم شدہ غذائی مواد بن گئے ہوں انہیں بھی غدد جاذبہ کے ذریعہ جذب کرا کر خون میں داخل کرا دیتا ہے۔

اس کے برعکس خون میں حرارت و صفرا اگر ضرورت سے زیادہ ہو جائیں۔ تو غدد ناقلہ کے ذریعہ گردوں مثانہ پتہ اور مسامات بدن وغیرہ سے خارج از بدن کراتا ہے۔ طحال غدد جاذبہ میں سب سے بڑا غدہ ہے اور باقی غدد جاذبہ اس سے چھوٹے ہیں اور اس کے ماتحت کام کرتے ہیں۔

طحال غدد جاذبہ ہونے کے ناطے اور جگر کا خادم ہونے کی حیثیت سے جذب و ہضم غذا کا کام کرتے ہیں۔

کیمیاوی و مشینی غدد

قانون مفرد اعضائے کی تحقیقات کے مطابق ہر حیاتی عضو کی غذا کوئی نہ کوئی خلط بنتی ہے۔ جو خلط غذا بنتی ہے وہ اس عضو کے مزاج کے مطابق ہوتی ہے ہر حیاتی عضو اپنی مزاج کی خلط خون سے جذب کر کے اپنی غذا بناتا ہے۔

بعض دفعہ ایک ہی قسم (مزاج) کی غذا مریض مدتوں کھاتا ہے اس سے خون میں اس مزاج کی خلط بڑھ جاتی ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے اس خلط کے مزاج کے مفرد اعضائے تیز ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی خلط کے خون میں ضرورت سے زیادہ جمع ہو جانے کی صورت میں جسم کا

رنگت خلط کی رنگت کے مطابق ہوجاتا ہے۔
مثلاً اگر خون میں بلغم کی کثرت ہوجائے تو جسم کا رنگ سفیدی مائل ہوجاتا ہے۔ اگر سودا خون میں بڑھ جائے تو جسم کی رنگت سیاہی مائل ہوجاتی ہے۔ لیکن صفرا خون میں بڑھ جائے تو جسم کی رنگت زردی مائل پیلی ہوجاتی ہے۔

چونکہ کسی خلط کا خون میں بڑھ جانا کیمیائی عمل کہلاتا ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جو خلط خون میں بڑھتی ہے اسی مزاج کے مفرد اعضاً تیز ہوجاتے ہیں۔ جو مفرد اعضاً تیز ہوتے ہیں وہ خلط کے مزاج کی وجہ سے کیمیائی افعال والے مفرد اعضاً کہلاتے ہیں۔ قانون مفرد اعضاً ایسے اعضاً کو کیمیائی مفرد اعضاً کہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چونکہ طحال و غدد جاذبہ صفرا کو نہ صرف اپنی غذا بناتے ہیں۔ بلکہ اسے خون میں بنانے کے ساتھ ساتھ روکتے بھی ہیں۔ بعض دفعہ جگر کے کیمیائی اعضاً صفرا کو زیادہ مقدار میں بناتے اور روکتے ہیں جس سے صفراوی علامات پیدا ہوجاتی ہیں۔ مثلاً یرقان ہوجاتا ہے یا نہموج یا اکسس ہوجاتا ہے۔ پیشاب کا اخراج بہت کم ہوجاتا ہے

ایسی صورت میں خون سے صفرا خارج کرنا ضروری ہوجاتا ہے ورنہ موت واقع ہوسکتی ہے۔ لہٰذا صفرا خارج کرنے کے لئے ایسے مفرد اعضاً کو تیز کرنا پڑتا ہے جو انہی نالیوں کے ذریعہ فاضل مواد (صفرا وغیرہ) کو باہر خارج کرتے ہیں۔ مثلاً گردے۔ مثانہ۔ پستان۔ مسامات جلد وغیرہ چونکہ یہ اعضاً خون سے فضلات خارج کو خارج کرتے ہیں۔ اس لئے قانون مفرد اعضاً ان اعضاً کو غدد ناقلہ (نالیدار غدد) کہنے کے ساتھ ساتھ جگر کے مشینی اعضاً کہتا ہے

لہٰذا طحال اور لبلبہ وغیرہ جگر کے غدد جاذبہ ہیں اور کیمیائی اعضاً کہلاتے ہیں ان کا کام صفرا و حرارت کو خون میں جمع کرنا ہے۔

طحال کا مزاج

طبی کتب میں طحال کو غدد جاذبہ اور غذی و صفراوی مادہ کا بنا ہوا تسلیم ہے۔ چونکہ غذی مادہ کا مزاج گرم خشک سے گرم تر تسلیم کیا جاتا ہے اس لئے جو اعضاً خون میں صفرا اور حرارت کو خون سے خارج کرنے کا کام انجام دیتے ہیں ان کا مزاج گرم تر تسلیم کیا جاتا ہے۔

یادداشت

طبی کتب میں جتنے بھی عظم طحال کے لئے نسخہ جات پائے جاتے ہیں وہ سب کے سب خشک گرم سے لیکر گرم خشک اور گرم تر وغیرہ ہوتے ہیں۔ جن کے استعمال سے عظم طحال رفع بھی ہوجایا کرتا ہے۔
لہٰذا قانون مفرد اعضاً کو کیمیائی افعال انجام دینے والا تسلیم کرتا ہے اور اس کا مزاج گرم خشک قرار دیتا ہے۔

سوء مزاج طحال

تعارف سوء مزاج طحال سے مراد طحال کے صرف مزاج میں خرابی پیدا ہوجانا یعنی ایسے اسباب پیدا ہوجائیں جن سے طحال کا مزاج گرم خشک قائم نہ رہے مثلاً طحال کا مریض اعصابی اغذیہ ادویہ کثرت سے استعمال کرے جن میں طحال کی غذا کم ہو یا مرطوب مقامات اور ماحول میں رہنا پڑے

مثلاً طحال کا مریض اعصابی اغذیہ ادویہ کثرت سے استعمال کرے جس پر طحال کی غذا کم ہو یا مرطوب مقامات اور ماحول میں رہنا پڑے تو طحال میں سوء مزاج رطب پیدا ہو جائے گا یعنی طحال کے اعصاب میں تحریک و تیزی پیدا ہو کر طحال کو کمزور کر دے گی۔

بعض دفعہ مریض ٹھنڈی اور ترش اغذیہ ادویہ زیادہ کھانے لگتا ہے۔ سرد قسم کے مشروبات جن میں سکنجبین۔ لسی۔ دہی۔ املی آلو بخارا۔ انار ترش۔ مالٹے گنوں وغیرہ کھاتا ہے یا زیادہ دیر سرد ماحول میں رہنا پڑتا ہے اس دوران محنت اور ورزش نہیں کرتا۔ طحال میں سوء مزاج بارد ہو جاتا ہے جسم میں سوداویت کا غلبہ ہو کر جسم کا رنگ سیاہ بلکہ پاخانہ بھی سیاہ ہو جاتا ہے اگر جلد علاج نہ ہو سکے تو عظم طحال بھی ہو جاتا ہے۔

علاج

قارورہ دیکھ کر تشخیص کر لیں اگر سفید ہو تو اعصابی تحریک سے سوء مزاج طحال ہوگا۔ اس کا علاج عضلاتی اعصابی سے عضلاتی اغذیہ سے کریں۔ اگر پیشاب کا رنگ سیاہی مائل ہو، پاخانہ بھی سیاہ آتا ہو ایسے مریض کی نبض میں سستی کی بجائے سرعت ہوگی مگر ریاح سے پھولی ہوئی ہوگی۔ قبض شدید ہوگی۔ طحال میں صلابت یا عظم بھی محسوس ہوگا۔

اس حالت کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کی اغذیہ ادویہ سے کرنا ہوگا۔ مریض کا ماحول بدل دیں اگر مرطوب ماحول میں ہے تو اسے خشک اور گرم ماحول میں رہنے کی ہدایت کریں۔ اگر سرد ماحول میں ہے تو گرم ماحول میں لے جائیں غذا بھی تحریک کے مطابق کھلائیں۔

عظم الطحال

تعارف

طحال کا اپنے حجم و جسم سے بڑھ جانا عظم طحال کہلاتا ہے۔

عظم الطحال

اسباب

قانون مفرد اعضاء کا اصول ہے کہ اگر جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی مسلسل قائم رہے تو دماغ و اعصاب میں تسکین ہو جایا کرتی ہے جس سے نسیان وغیرہ کی تکالیف ہونے لگتی ہے۔

اگر اعصاب و دماغ کی کیمیاوی تحریک اعصابی غدی قائم ہو جائے تو قلب و عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے قلب حجم میں پھول جاتا ہے۔ اور ڈوبنے لگتا ہے بالکل اسی طرح جب قلب و عضلات کی کیمیائی تحریک عضلاتی اعصابی زیادہ مدت تک قائم رہے تو جگر اور اس کے ماتحت غدد میں تسکین ہو جاتی ہے جس سے ان کے فضلات کمزوری کی وجہ سے خارج نہیں ہو سکتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں عظم آ جایا کرتا ہے۔

یہی صورت عظم الطحال کا سبب ہوتی ہے بعض دفعہ اسباب میں شدت کی وجہ سے جگر میں بھی عظم ہو جایا کرتا ہے یعنی عظم الطحال کے ساتھ عظم جگر بھی ہو جاتا ہے۔

علامات بائیں پسلی کے نیچے ٹٹولنے اور چھونے سے محسوس ہوتی ہے۔ بعض مریضوں میں سارے پیٹ میں تلی پھیلی ہوتی ہے۔ نبض تیز پھولی ہوئی ہوتی ہے جسم کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے پاخانہ بھی سیاہی مائل ہوتا ہے۔ قبض شدید ہوتی ہے اکثر بخار بھی ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض کتب میں ورم صلابت طحال کا عنوان لکھ کر اس کے اسباب علامات اور علاج لکھا ہوتا ہے۔ جو طبی تحقیقات خصوصاً قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق درست نہیں ہے۔

کیونکہ صلابت کسی بھی عضو میں ہو اس کا سبب خشکی سردی اور سوداویت کی شدت ہوتی ہے۔

یاد رکھیں خشکی سردی ہی ایک ایسی کیفیت ہے جس سے ہر قسم کی رطوبت جم کر سخت ہو جایا کرتی ہے مثلاً پانی جو سیال حالت میں ہوتا ہے۔ جب سرد ہو کر جمتا ہے تو پتھر کی مانند سخت ہو جاتا ہے۔

بالکل یہی صورت صلابت طحال میں واقع ہوتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ ورم ہمیشہ کسی عضو کی کیمیائی یا مشینی تحریک میں ہوا کرتا ہے۔ تسکین یا تحلیل کی صورت میں ورم نہیں ہو سکتا اس لئے ورم صلابت طحال محال ہے۔ یعنی

کبھی نہیں ہو سکتا۔

علاج چونکہ صلابت طحال یا عظم طحال عضلاتی اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتا ہے اس لئے عظم طحال کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ اودیہ سے کریں۔ قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی سہاگہ۔ مصبر۔ گل بابونہ۔ رائی ہر ایک ہم وزن۔ پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک تا دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق اجوائن

نوٹ: مریض کو ایک دو پاخانے روزانہ آنے ضروری ہیں تاکہ طحال تحریک میں آکر اپنے اندر سے فضلات نچوڑ سکے اور پہلی حالت پر آسکے۔

ہوالشافی

افتیمون	نوشادر	مرچ سیاہ	ریوند خطائی
۱ حصہ	۲ حصہ	۱ حصہ	۳ حصہ

سب کو پیس کر ۵ گرین والے کیپسول بھر کر صبح، دوپہر، شام کھلائیں

نوٹ: اسی نسخہ کو ۵۰ گرام لیکر سرکہ ملا کر لئی سی بنالیں اور طحال پر لیپ کریں چند دنوں میں تلی سکڑ جائے گی۔

ہوالشافی

مازریون	انجیر	تخم کتان	شحم حنظل	ریوند خطائی
۲۰ گرام	۱۰ عدد	۵۰ گرام	۱۰ گرام	۳۰ گرام

سب کو پیس کر جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں۔
ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق مکو، کاسنی یا عرق اجوائن سے کھلائیں۔

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہیں۔

فوائد نہایت اعلیٰ درجہ کا قاطع سودا و تیزابیت ہے۔ غلیظ سوداوی فضلات کو خارج کرتا ہے۔ مولد صفرا و حرارت ہے بے حد اعلیٰ درجہ کا ہاضم ہے۔

سدہ طحال

تعارف طحال میں سدے پیدا ہو جاتے ہیں جس سے طحال میں درد ہونے لگتا ہے

اسباب عضلاتی اعصابی تحریک سے جب طحال و غدد جاذبہ میں تسکین ہو جاتی ہے تو اس کے فضلات کمزوری کی وجہ سے اخراج نہیں پاتے۔ سردی خشکی کی شدت سے یہی فضلات بستہ ہو جاتے ہیں جو سدوں کی صورت اختیار کر جاتے ہیں۔

علامات طحال میں جب سدے بن جاتے ہیں تو طحال جسم میں بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ اس میں درد بھی ہونے لگتا ہے۔ طحال میں سدوں کی وجہ سے اس کے افعال تقریباً رک جاتے ہیں سرخ ذرات خون نہیں بنتے۔ جس سے خون کی سرخی کم ہو کر جسم کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔

علاج طحال میں سدے چونکہ خشکی سردی تیزابیت و سودا کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ قانون مفرد اعضاء اس کی وجہ عضلاتی تحریک قرار دیتا ہے اس لئے طحال کے سدوں کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ

ادویہ ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات طحال کے سدے کھولنے کے لئے بے حد مفید ہیں۔

یہ نسخہ بھی مجرب ہے۔

ھوالشافی

نوشادر ٹھیکری	سالٹ (میگنیشیا)	کونین سلفیٹ
۱۰ گرام	۵۰ گرام	ایک گرام
تیزاب گندھک	**پانی**	
۲ گرام	۱½ سو گرام	

ترکیب تیاری پہلے بوتل میں پانی بھر لیں اور کونین سلفیٹ ڈال دیں اس کے بعد بوتل ہلا کر تیزاب گندھک ڈال کر خوب ہلائیں کہ کونین اچھی طرح حل ہو جائے پھر نوشادر اور سالٹ ملا کر خوب ہلائیں کہ سب یک جان ہو جائیں۔

مقدار خوراک نصف اونس سے ایک اونس دن میں دو بار کھانا کھانے کے بعد

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔

فوائد طحال کے سدے کھولنے کے لئے فوری اثر ہے مزمن بخار کا موثر علاج ہے۔ قبض کھولتا ہے۔

ریوند چینی ۵ گرام، پوست خشخاش ۵ گرام سب کو کھرل میں یک جان کر کے طحال پر لیپ کریں لگتے ہی درد اور ورم کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

خون کا سفیدی مائل ہو جانا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
خون کا پھیکا پڑجانا	دم الابیض	لیوکیمیا LEUKAEMIA

تعارف مریض کے خون سے سرخی ناپید ہو جاتی ہے اس کے ناخون بالکل سفید ہو جاتے ہیں۔

اسباب قارئین خون کی سرخی خون کے سرخ اور سفید دانوں کے اعتدال کی قائم ہے اگر خون میں سرخ دانے کم ہو جائیں تو سفید دانوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے جس سے خون میں سرخی کی بجائے سفیدی آ جاتی ہے۔

خون کی سفیدی کے اصل اسباب جاننے کے لئے ضروری ہے کہ خون کے سرخ سفید ذرات کی ماہیت ضرورت مقدار اور مقام پیدائش بتائے جائیں۔

خون کے سفید ذرات

خون کے سفید دانے اس کیلوس سے بنتے ہیں جو غذا کے ہضم ہونے کے بعد عروق ماسار یقا کے ذریعہ (غدد جاذبہ) جگر و خون میں جاتا ہے چونکہ عروق ماساریقا اور غدد جاذبہ و طحال لبلبہ وغیرہ ایک ہی مزاج کے اعضا ہیں۔ اس لئے محققین ان

اعضا میں سفید ذرات کا بننا تسلیم کرتے ہیں۔ خصوصاً طحال کو سفید ذرات بنانے والا تصور کیا جاتا ہے۔

سرخ ذرات خون

ہر ایک سرخ دانہ خون ایک خاص قسم کے سبز رنگ مادہ ہیموگلوبن کا بنا ہوتا ہے اس کی ساخت یا بناوٹ خانہ دار ہوتی ہے جس کی ترکیب میں فولاد ہوتا ہے۔ چونکہ سرخ ذرات خون کی ساخت میں ارضی مادہ از قسم فولاد ہوتا ہے اسی نسبت سے محققین خون کے سرخ ذرات کی پیدائش استخوان انسان یعنی ہڈیوں کے گودا میں تسلیم کی جاتی ہے جن کا براہ راست تعلق قلب و عضلات سے ہے۔ جب خون کے سفید ذرات ہڈیوں کے گودہ میں جاتے ہیں تو وہ وہاں کیمیائی تبدیلی کھا کر ذرات سرخ خون میں تبدیل ہو جاتے ہیں جب ہڈیوں کے بنائے ہوئے سرخ ذرات خون دوبارہ پھیپھڑوں میں آتے ہیں تو شوخ سرخ ہو جاتے ہیں جن پر خون کی سرخی قائم دائم رہتی ہے اس وقت عضلاتی اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے۔

اگر بدقسمتی سے ہڈیوں کے گودہ میں سرخ ذرات کی بناوٹ میں کمی آ جائے تو خون کی سرخی کم ہو جاتی ہے۔

اس وقت غدی عضلاتی تحریک بڑھ جاتی ہے یعنی غدد جاذبہ طحال وغیرہ تیز ہو جاتے ہیں جس سے سفید ذرات خون کی مقدار میں بڑھ جاتی ہے۔

یاد رکھیں جب سودا اعتدال پر ہوتا ہے تو خون میں سرخی اعتدال پر رہتی ہے جب سودا میں کمی اور صفرا میں زیادتی ہوتی ہے تو خون کا رنگ زردی مائل پھیکا ہو جاتا ہے جس سے بدن کا رنگ بھی پھیکا پڑ جاتا ہے۔

ان دونوں صورتوں کے علاوہ جب رطوبات بلغم بڑھ جاتی ہے تو خون میں نہ سرخی رہتی ہے نہ زردی بلکہ جسم کا رنگ سفیدی مائل ہو جاتا ہے۔ مریض کو اٹھتے بیٹھتے چکر آتے ہیں۔ دل گھبراتا ہے ضعف و خفقان قلب کی شکایت ہوتی ہے۔ نقاہت بڑھ جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں عظم طحال ہو جاتا ہے بشدید حالتوں میں طحال کا وزن ۱۵ سے ۲۰ پونڈ ہوتا ہے۔

علاج اصل سبب تلاش کریں۔ اگر اعصابی تحریک تشخیص ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ دیں فوراً فولاد کے مرکبات کھلائیں۔

اگر غدی عضلاتی تشخیص ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ جس سے صفرا کا اخراج ہو۔ طحال کے سدے خارج ہوں اور اس کا حجم کم ہو۔

ہوالشافی برگ سداب۔ افسنتین۔ پودینہ۔ نمک طعام بریاں ہر ایک ہم وزن۔ سب کو پیس کر نصف گرام سے ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق پیاز۔

ہوالشافی

کشتہ فولاد	سم الفار	ہلیلہ زرد	نمولتیاں
۵ حصہ	½ حصہ	۱۰ حصہ	۲۰ حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار

ہوالشافی

سرخ مرچ	رائی	کشتہ فولاد	کشتہ کچلہ	سم الفار
۱۲ حصہ	۱۲ حصہ	۸ حصہ	۴ حصہ	½ حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔
ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔

یہ مقوی و محرک عضلات ہیں خون کی سرخی کا موثر علاج ہے تسکین قلب رفع کرنے کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔

اگر مریض کو بواسیر خونی ہو تو بواسیر کا علاج کریں جریان خون کو روکیں۔ ایسے مریض کو بکری یا بھیڑ کے بچے کا جگر کا قیمہ پکا کر کھلانا چاہیے۔

کمی خون کے مریضوں کو سنکھیا (آرسنک) کا مرکب کھلانا چاہیے اس مقصد کے لئے فاؤلر آرسینی کیلس (عرق سنکھیا) بمقدار پانچ پانچ قطرے پانی میں ملاکر دن میں تین بار کھلائیں تقریباً ۲ یا ۳ ماہ جاری رکھیں۔

مریض کی غذا میں زیادہ تر مکھن۔ دہی اور لسی کا زیادہ استعمال کرائیں۔

بانقراس یا لبلبہ

تعارف اسے عرف عام میں لبلبہ یا پنکریاس بھی کہتے ہیں چونکہ یہ طحال کے ساتھ مثل گردن کے لگا ہوا دکھائی دیتا ہے اس لئے اسے عنق الطحال بھی کہتے ہیں۔ لبلبہ درحقیقت ایک قسم کا غدہ یا گلٹی ہے اس کی شکل کتے کی زبان جیسی ہوتی ہے اس کا طول ۶ عرض ½ ۱ اور وزن ایک چھٹانک سے ڈیڑھ چھٹانک ہوتا ہے لبلبہ میں ایک نالی ہوتی ہے جو اس کے بائیں سرے سے شروع ہو کر اس کے دائیں سرے کی طرف آکر اور پتہ کی نالی کے ساتھ مل کر بارہ انگشتی آنت میں جا کھلتی ہے۔

بانقراس اور اس کے متعلقات

(۱) طحال (۲) بایاں گردہ (۳) بائیں ... ورید (۴) اورطی
(۵) زیریں اجوف (۶) اثنا عشری (۷) ... مشترک

لبلبہ کی اس نالی سے ایک رطوبت نکلتی ہے جو نشاستہ کو شکر میں تبدیل کرتی ہے۔ نیز چربی وغیرہ کو ہضم کرتی ہے۔

لبلبہ کا کام

جب بھی کسی بڑے ڈاکٹر صاحب یا جید قسم کے طبیب سے لبلبہ کے کام کے بارے پوچھا جائے تو وہ ایک ہی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کہ لبلبہ انسولین بناتا ہے جب لبلبہ کسی وجہ سے کمزور ہو جائے تو انسولین بنانا کم کر دیتا ہے۔ یا بند کر دیتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض کی شوگر اعضا میں جمع ہونے یا جذب ہونے کی بجائے براہ گردہ خارج ہونے لگتی ہے۔

لبلبہ کا انسولین نہ بنانا اور کمزور ہونے کی وجہ

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ لبلبہ ایک غدد جاذبہ ہے جو جگر کا کیمیائی عضو ہے جب غدد ناقلہ (گردے) تیز ہو جاتے ہیں تو غدد جاذبہ کمزور ہو جاتے ہیں۔ جس سے اگر لبلبہ کچھ انسولین بنائے بھی تو غدد ناقلہ اسے خون سے خارج کر دیتے ہیں۔ چونکہ شوگر اکثر ۴۰ سال بعد ہوا کرتی ہے اس لئے غدی اعصابی تحریک مسلسل ہوا کرتی ہے جلد ختم نہیں ہوا کرتی اور مریض موت تک اسی حالت میں اپنی زندگی گزار دیتا ہے۔

موجودہ شوگر کا ڈاکٹری علاج انسولین ہے جس مریض کو شوگر ہوتی ہے اسے انسولین کا ٹیکہ لگا دیتے ہیں چونکہ انسولین لبلبہ کے ضعف یا کمزوری کو دور نہیں کرتی بلکہ جسم کی ضرورت میں خرچ ہو جاتی ہے اس لئے شوگر کی تکلیف کم ہو جاتی ہے۔ لیکن ہٹنے کا کام نہیں لیتی۔

علاج

لبلبہ کی کمزوری کا علاج لبلبہ میں تسکین پیدا کریں۔ اس سے نہ تو مریض کو بلڈ پریشر ہوگا نہ بلڈ شوگر رہے گی۔ لیکن مروجہ علاج لبلبہ میں تحریک و تیزی پیدا کرنا سمجھا جاتا ہے۔ جس کے سائیڈ افیکٹ زیادہ ظاہر ہوتے ہیں یعنی جب انسولین یا ڈائنل دی جاتی ہے تو اس سے غدی عضلاتی تحریک پیدا ہوتی ہے جس سے فوری طور پر مریض کو آرام محسوس ہوتا ہے۔ لہٰذا مریض انہیں مدت تک مسلسل استعمال کرتا رہتا ہے جس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ مریض کو پیشاب کم آنے

لگتا ہے۔

سر میں درد رہنے لگتا ہے۔ بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔ بلڈ شوگر بڑھ جاتی ہے دل گھبرانے لگتا ہے چکر آتے ہیں۔ بعض دفعہ یرقان اصفر ہو جاتا ہے بعض مریضوں کے چہرہ ہاتھ پاؤں پر اماسس آجاتا ہے۔ بعض کے جوڑوں میں ورم ہو کر درد ہونے لگتا ہے۔

لہذا مندرجہ بالا عوارضات سے بچنے کے لئے شوگر کے مریض کو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں۔ اگر خشک ادویہ کھلانی پڑیں تو عضلاتی اعصابی اقرب ادویہ کھلا سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات موجود ہیں۔ ضرورت کے مطابق کھلائیں اور خلق خدا کو مستفید کریں اگر بلڈ پریشر گھبراہٹ اور ہاتھ پاؤں میں جلن ہوتی ہو تو یہ نسخہ کھلائیں

ھوالشافی قلمی شورہ۔ بندق۔ ریوند خطائی۔ نوشادر ہم وزن۔

سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔ شوگر۔ بلڈ پریشر اور اماس کے لئے لاجواب ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ذیابیطس یا شوگر

تعارف گردوں اور مثانہ میں پیدا ہونے والی ایک علامت ہے جس میں میٹھا پیشاب کثرت سے آتا ہے اور شدت کی پیاس لگتی ہے

یادداشت ذیابیطس یونانی لفظ ڈایابیٹز سے بنایا گیا ہے جو کہ اس مرض کا موجودہ ڈاکٹری نام ہے۔

یاد رکھیں ذیابیطس کے لغوی معنی گذرنا ہے۔ چونکہ ذیابیطس کے مریض کو پانی پینے کے چند منٹ بعد پیا ہوا پانی براہ پیشاب نکل جاتا ہے۔ اس لئے جس شخص کو پیاس کی شدت ہوتی ہے اور پیشاب کثرت سے آتا ہے اسے ذیابیطس کا مریض کہتے ہیں۔

بعض اطباء نے ذیابیطس کے معنی دولاب یعنی رہٹ کو کہا ہے۔ چونکہ رہٹ کی ٹنڈروں یا لوٹوں میں کوئیں سے ایک طرف پانی بھرتا ہے اوپر آتے ہی نکل جاتا ہے۔ بالکل یہی صورت ذیابیطس کے مریض کی ہوتی ہے وہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد گلاس بھر کر پانی پیتا ہے۔ دوسری طرف پانی ذرا سی تبدیلی کے بعد بذریعہ پیشاب خارج ہو جاتا ہے۔

ذیابیطس کے مریض کو میٹھا پیشاب خارج ہوتا ہے جس کی عام شناخت یہ ہے کہ پیشاب پر چیونٹیاں جمع ہو جایا کرتی ہیں۔ اسی نسبت سے ایسے مریض کو شکر کا مریض یا ایلوپیتھی میں شوگر کا مریض کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور ذیابیطس کی اقسام

پیشاب میں شوگر آنا۔ قانون مفرد اعضاء تینوں تحریکوں۔ اعصابی۔ عضلاتی اور غدی میں آنا تسلیم کرتا ہے جس کی مختصر تشریح یوں ہے۔

قارئین خالق مطلق نے اس کائنات میں حیاتی مفرد اعضاء کی نسبت سے تین قسم کے مٹھاس (میٹھے) پیدا کئے ہیں جس وقت کوئی حیاتی مفرد اعضاء تیز ہو جاتا ہے تو جسم میں اس مزاج کا مٹھاس زیادہ جمع ہو جاتا ہے جو براہ بول خارج ہونے لگتا ہے۔

۱۔ شور کھاری و الکائین میٹھاس اعصاب و دماغ کی تیزی سے بڑھ کر براہ پیشاب خارج ہوا کرتا ہے اس قسم کی مٹھاس۔ گنا۔ تربوز۔ کیلا۔ امرود وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔

۲۔ ترش و تیزابی مٹھاس عضلات و قلب کی تیزی سے بڑھ کر براہ پیشاب خارج ہونے لگتا ہے اس قسم کا مٹھاس کینوں۔ مالٹا۔ انار ترش۔ آم انگور منقی میں پایا جاتا ہے۔

۳۔ گرم مٹھاس غدد و جگر کی تیزی سے بڑھ کر براہ بول خارج ہونے لگتا ہے۔ شہد اس مٹھاس کی سب سے اہم مثال ہے اس کے علاوہ غذا کھانے کے

بعد معدہ امعا میں جو مٹھاس یا گلوکوز بنتا ہے وہ اسی قسم کے مٹھاس میں شامل ہے۔ زیادہ تر ذیابیطس کے مریض شوگر کی اس قسم میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جونہی مریض غذا کھاتا ہے تو تقریباً نصف گھنٹہ کے اندر پانی مانگنے لگتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد پیشاب کر لیتا ہے اور پھر پیاس لگتی ہے۔ پھر پانی پیتا ہے اور یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام غذا براہ بول خارج نہیں ہو جاتی۔

شکر کی کیمیائی ترکیب

شوگر یا ذیابیطس کی اقسام کی تشریح اور ان کا علاج لکھنے سے قبل شوگر کی کیمیائی ترکیب بتانا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ اس کی ضرورت اور اہمیت کا پتہ لگ سکے اور اس کا علاج سمجھنے میں آسانی ہو۔

جاننا چاہیے اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ سے کاربن (کوئلہ) اور پانی کو ملا کر شکر بنادی ہے اگر شکر کو کسی برتن میں رکھ کر آگ پر گرم کریں تو حرارت سے اس کا پانی اڑ جاتا ہے اور باقی کاربن (کوئلہ) رہ جاتا ہے۔ یعنی شکر کا تجزیہ کریں تو وہ پانی اور کاربن میں متفرق ہو جاتی ہے

شکر کا بدن انسان میں مقام

جاننا چاہیے کہ عضلات ہی ہمارے جسم میں ایسے اعضاء ہیں جن کی غذا پانی اور کاربن ہیں دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ عضلات کاربن اور پانی کی ترکیب سے بنے ہوئے ہیں۔ جب کاربن جلتی ہے تو عضلات میں حرکت و تیزی

پیدا ہوتی ہے اور حرارت پیدا ہوتی ہے چونکہ عضلات میں شکر موجود ہوتی ہے اس لئے جب عضلات حرکت کرتے ہیں تو حرارت پیدا ہوتی ہے اور شکر کم ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ عضلات کے کام کرنے یا حرکت کرنے سے شکر صرف ہوتی ہے۔ تو وہ کاربانک ایسڈ اور پانی میں منتشر ہو جاتی ہے اس حالت کاربانک ایسڈ گیس سانس کے ذریعے باہر خارج ہوتی ہے اور مسامات بدن کے ذریعہ پسینہ کی صورت میں پانی خارج ہو جاتا ہے

یاد رکھیں بحالت صحت خون میں ۱ سے ۱۵ فی صد یعنی ایک ہزار حصہ خون میں ایک یا ڈیڑھ حصہ شکر ہوتی ہے لیکن عضلات میں ۵ سے ۹ یعنی ایک ہزار حصہ خون میں ۵ سے ۹ حصہ شکر ہوتی ہے۔

ایک سوال

جب عام کے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ خون کی نسبت عضلات میں کیوں اس قدر شکر زیادہ ہوتی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے بدن میں عضلات ہی کو غیر معمولی محنت و مشقت کرنا پڑتی ہے۔ اگر شکر کم ہو جائے تو ان کا کام رک سکتا ہے۔ جب کسی وجہ سے عضلات میں شکر کم ہو جاتی ہے تو خود عضلات تحلیل ہونے لگتے ہیں جس سے شدید نقاہت اور کمزوری ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ دل بیٹھ جاتا ہے اسی حالت کو عرف عام میں ہارٹ فیل ہو جانا کہتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ جب انسولین اور ڈایانل وغیرہ کے کثرت استعمال سے خون وعضلات میں شکر کم ہوتی ہے۔ تو ذیابیطس کو دورہ پڑ جاتا ہے ایسے

مریض پر ڈاکٹر حضرات گلوکوز یا چینی کے شربت کے گلاس پانی میں ملا کر پلاتے ہیں جس سے مرتا ہوا انسان منٹوں میں اچھا بھلا ہو جاتا ہے۔

اگر خون میں مناسب شکر رہے اور عضلات میں ضرورت کے مطابق سٹور ہوتی رہتی ہے۔ تو یہی شکر چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے اور عضلات موٹے اور فربہ ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ نشاستہ دار اغذیہ چاول مٹھائی اور دودھ وغیرہ کثرت سے کھاتے ہیں۔ وہ اکثر موٹے ہو جاتے ہیں کیونکہ نشاستہ شکر میں شکر چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے جو عضلات میں جمع رہتی ہے۔ جس سے جسم سڈول خوبصورت اور چست رہتا ہے۔

خون میں بحالت صحت شکر کی مقدار

جاننا چاہیے صحت مند تندرست انسان کے خون میں ۱ سے ۱۵ فیصد شکر موجود ہوتی ہے۔ اگر تندرست شخص ضرورت سے زیادہ شکر کھا لیتا ہے تو چونکہ اس کے غدد جاذبہ (لبلبہ وغیرہ) غدد ناقلہ (گردے وغیرہ) درست اور تندرست ہوتے ہیں تو وہ زائد شکر کو گردے براہ بول خارج کرتے رہتے ہیں۔ جب تک کہ وہ اپنی اصل مقدار ۱ سے ۱۵ تک نہ آ جائے۔

اس تندرستی کی حالت میں ہونے والی شوگر کو گلائیکوسوریا کہتے ہیں۔ یہ مرض میں داخل نہیں ہے اس میں پیشاب بھی زیادہ اور بار بار نہیں آیا کرتا۔

مرض کی حالت میں شکر کی مقدار

ذیابیطس کی حالت میں خون میں شکر کی مقدار اس قدر بڑھ جاتی ہے۔

کہ فی ہزار ایک یا ڈیڑھ حصہ ہونے کی بجائے ۲، ۳، ۴ ہزار تک ہو جاتی ہے
جب شوگر کا مرض زوروں پر ہوتا ہے تو اگر مریض کی غذا سے میٹھے یا شکر والے اجزاء بالکل نکال بھی دیئے جائیں۔ تب بھی پیشاب میں برابر شکر خارج ہوتی رہتی ہے ایسی حالت میں طبیعت مدبرہ بدن چربی اور گوشت کے اجزاء کو تحلیل کر کے ناقص شکر بنا کر خارج کرنے لگتی ہے۔ اس دوران کچھ رسوب اور ایسی ٹون وغیرہ مرکبات بھی بن کر خارج ہونے لگتے ہیں۔

ایک سوال

مریض ہو یا طبیب ہر ایک کے ذہن میں بار بار یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ اشخاص جنہیں شوگر نہیں آتی ان کے کونسے معضو اعضائے تیز یا درست ہوتے ہیں کہ باوجود شکر یا میٹھی چیزیں کھانے سے بھی انہیں شکر نہیں آتی۔
اس کے برعکس وہ اشخاص جنہیں پیشاب میں شوگر آتی ہے ان کے کون سے معضو اعضائے سست اور کمزور ہو جاتے ہیں

کہ انہیں میٹھی یا شکر والی چیزوں سے سخت پرہیز کے باوجود مسلسل پیشاب میں شوگر آتی رہتی ہے اور خون میں بھی بڑھی رہتی ہے۔
اس سوال کا جواب ہر زمانہ کے طبی ماہرین ڈھونڈتے آئے ہیں۔ اور ڈھونڈ رہے ہیں لیکن نتیجہ ابھی تک صفر سے آگے نہیں بڑھا۔

مشاہدات و تجربات | اس سلسلے میں بہت سے مشاہدات اور تجربات کئے گئے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں اشارات ضرور ملتے ہیں لیکن حقائق سامنے نہیں آئے۔

بعض حیوانات کے سینہ سے جگر کو نکال دیا گیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خون میں جو شکر یا مٹھاس طبعی مقدار میں تھی وہ فوراً غائب ہو گئی۔ اس سے نتیجہ نکالا کہ خون میں شکر کا توازن جگر کے افعال طبعیہ سے قائم ہے۔ اور جن اشخاص کو شوگر آنے لگتی ہے ان کے جگر سست اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ پس جب کسی وجہ سے جگر کمزور یا سست ہو جاتا ہے وہ غذا سے شکر بنانے کا عمل (گلائیکو جینی عمل) جسے عرف عام میں شکر کبدی بنانا کہتے ہیں ناقص ہو جاتا ہے۔ اور اسے جزو بدن نہیں بنا سکتا۔

دماغ کا بطن چہارم

دماغ کے بطن چہارم میں ڈاکٹر کلاڈ برنارڈ نے ایک مقام تحقیق کیا ہے کہ اگر دماغ کے اس مقام پر سوئی چبھو دی جائے تو پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے اس کی وجہ بتائی گئی کہ اعصاب محرک شرائین میں تحریک ہو کر جگر کی رگیں پھیل جاتی ہیں اور جگر کے اندر خون زیادہ مقدار میں آجاتا ہے جس کے ساتھ ہی شکری مادہ بھی زیادہ مقدار میں آجاتا ہے کہ اسے جگر سنبھال نہیں سکتا۔ یا شاید جگر کا گلوئیکو جینی عمل یا فعل شکر انگوری کو شکر کبدی میں تبدیل کرنا اعصاب کے متعلق ہو۔ اس کا مرکز دماغ کے چوتھے بطن میں ہو۔
اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے کہ اس مقام یا اس کے نزدیک پھوڑا یا رسولی ہونے سے بھی مرض ذیابیطس ہو جاتا ہے۔

لبلبہ کا نکالنا اور شوگر آنا

اگر کسی حیوان کے پیٹ میں سے لبلبہ نکال دیا جائے تو اس کے پیشاب میں فوراً شکر آنے لگتی ہے اس کے برعکس اگر لبلبہ تین حصہ کاٹ کر نکال دیا جائے اور ایک حصہ باقی رہنے دیا جائے۔ تب بھی شکر نہیں آتی۔ یا اگر لبلبہ کو پیٹ سے نکال کر جسم کے کسی اور حصہ میں سی دیا جائے یا پیوند کر دیا جائے تو بھی شکر نہیں آتی۔ مندرجہ بالا تحقیقات تجربات مشاہدات اور حقائق مخزن حکمت مصنفہ حکیم و ڈاکٹر غلام جیلانی کی کتاب سے تحریر کئے گئے ہیں۔

اب حکیم انقلاب صابر ملتانی کی تحقیقات درج کر رہا ہوں۔

غدد جگر پر حکیم انقلابؒ کی تحقیقات کا نچوڑ

حکیم انقلاب استاد صابر ملتانیؒ جگر و غدہ کے افعال یوں تحریر کرتے ہیں۔ "جگر غدہ ہونے کی حیثیت سے جسم انسان کے دیگر تمام غدد کی نسبت بہت بڑا ہے جس کی تشریح اور افعال طبی کتب میں تشریح سے درج ہیں۔ ہم یہاں اس کے نیم افعال اختصار کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔

۱۔ خون کو تکمیل تک پہنچانا اور اس کو سرخ رنگنا جب تک کیلوس کیموس جگر سے نہ گزرے اس وقت تک نہ وہ پختہ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی اس میں سرخی پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ صفرا بنانا۔ اور روغنی۔ لحمی اور شکری اجزا کا ہضم کرنا۔

۳۔ حرارت جسم کی حفاظت کرنا۔ اور ضرورت کے مطابق اس کو جسم میں تقسیم

کرنا۔ یہ سارے افعال اس کے ان خلیات سے انجام پاتے ہیں۔ جن سے وہ بنا ہوا ہے

اس کا دل و دماغ سے گہرا تعلق ہے۔ جس کا ثبوت حجاب غشا اور عصبی ریشوں سے ملتا ہے جو اس میں پھیلے ہوئے ہیں۔

دل دماغ کے افعال کا اثر جگر پر پڑتا ہے اور اس کے افعال کا اثر ان پر پڑتا ہے۔ یہ حقیقت دیکھی گئی ہے کہ جن لوگوں کی جوانی دیر تک قائم رہتی ہے یا جن کی عمریں طویل ہوتی ہیں ان کے جگر اچھی حالت میں ہوتے ہیں۔ ان امور سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ جگر کے افعال کی ذاتی درستی یا نظریہ غذا کے تحت جگر کو قیام شباب اور طویل عمری میں گہرا تعلق ہے۔

غدد کی اقسام

غدد کی دو بڑی اقسام ہیں۔

۱۔ ایسے غدد جو رطوبات یا فضلات کو جسم سے باہر خارج کرتے ہیں جیسے جگر خون سے فضلات باہر خارج کرتا ہے ایسے غدد کو نالی دار غدد کہتے ہیں۔

۲۔ دوسرے وہ غدد ہیں جو کیمیائی طور پر اپنی رطوبات خون میں شامل کر دیتے ہیں جیسے طحال و لبلبہ وغیرہ۔

ان غدد کو بہت اہمیت دی جاتی ہے جن کی رطوبت خون میں شریک ہوتی ہیں۔ ان میں طحال۔ لبلبہ۔ غدہ ترسیمہ (تھائمس گلینڈ) غدہ ترسیمہ کا شریک کار (پیرا تھائی رائیڈ گلینڈ) غدہ مخامیہ (پچوٹری گلینڈ) شریک ہیں۔ ان غدد سے جو رطوبت کیمیائی طور پر خون میں شریک ہوتی ہیں انہیں انگریزی میں ہارمونز کہتے ہیں۔

مثلاً غدہ درقیہ کی رطوبات بند ہو جائیں تو کزازی تشنجوں سے ہی موت واقع ہو جاتی ہے۔ غدہ نخامیہ کی رطوبت بند ہو جانے سے موت واقع ہو جاتی ہے

کلاہ گردہ اپنی رطوبت بند کر دے تو ضعف قلب اور خرابی رنگ کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ طحال کی رطوبت اگر خون میں شامل نہ ہو تو خرابی ہضم، ضعف قلب رنگت میں سیاہی مائل اور مالیخولیا ہو جاتا ہے۔

لبلبہ کی رطوبت کے رک جانے سے ذیابیطس ہو جاتا ہے۔

تحقیقات کا نتیجہ

مندرجہ بالا مشاہدات اور تجربات اور تحقیقات سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ شوگر یا ذیابیطس چاہے کسی غذا دوا کے کثرتِ استعمال سے ہو چاہے کسی عضو کی خرابی سے ہو ہر صورت میں غدد جسم کے کیمیائی نظام (غدد جاذبہ) اور مشینی نظام غدد ناقلہ کے بگاڑ سے ہوا کرتی ہے۔

ان میں اگر غدد جاذبہ کے فعل اور نظام میں تیزی آجائے تو غذا میں کھائی ہوئی شوگر یا مٹھاس اور نشاستہ وغیرہ سے بنا ہوا گلوکوز غدد جاذبہ کی رطوبات (صفراء) سے تحلیل اور ہضم ہو کر جزو بدن ہوتا رہتا ہے۔

اس کے برعکس اگر جسم کے مشینی نظام کے فعل میں تیزی آجائے تو غدد جاذبہ کی پیدا کردہ رطوبات (صفراء) ضرورت سے زیادہ خون سے اخراج پانے لگتے ہیں۔ جس سے غذا میں کھائی ہوئی شوگر یا مٹھاس اور نشاستہ وغیرہ سے بنا ہوا گلوکوز خون میں تحلیل و ہضم ہو کر جزو بدن بننے کے قابل نہیں بنتا بلکہ خون میں کچا رہ جاتا ہے

طبیعت مدبرہ بدن اسے فالتو سمجھتے ہوئے گردوں اور مسامات کی راہ خارج کر دیتی ہے۔

حقیقت شوگر یا ذیابیطس

مندرجہ بالا حقائق سے ہم ذیابیطس یا شوگر کی ماہیت اور حقیقت کے بہت قریب پہنچ گئے ہیں۔ اب ہمیں پوری طرح پتہ چل گیا ہے کہ جتنی بھی مقدار میں مٹھاس کھاتے ہیں یا غذا کے نشاستہ وغیرہ سے جتنا مٹھاس یا گلوکوز بنتا ہے سب کا سب غدد جاذبہ (لبلبہ و طحال) کی رطوبت ملنے سے جزو بدن (اعضاء کی غذا بننے) بننے کے قابل ہوتا ہے اور اعضاء کی غذا بنتا ہے جس سے اعضاء پوری طرح اپنی نشوونما کرتے رہتے ہیں۔ یہی مٹھاس یا نشاستہ وغیرہ گلوکوز وغیرہ میں تبدیل ہو کر اور خون میں تحلیل و ہضم ہو کر چربی بنتے ہیں اور گوشت و عضلات میں سٹور ہوتے رہتے ہیں۔

چونکہ تمام کی تمام مٹھاس یا شوگر جزو بدن بن جاتی ہے اس لئے براہ گردوں کے پیشاب میں یا مسامات میں سے پسینہ کے ذریعے خارج نہیں ہوتی۔

اگر غدد جاذبہ کے افعال اعتدال پر رہیں تو صحت قابلِ رشک ہوتی ہے۔ چونکہ حرارت عزیزی وافر مقدار میں ہوتی ہے۔ لہٰذا ایسا شخص اتنا صحت مند ہوتا ہے کہ ہر کوئی کہتا ہے کہ فلاں شخص کے چہرہ اور جسم پر نور برس رہا ہے۔

اگر غدد جاذبہ کے فعل میں ضرورت سے زیادہ تیزی آجائے تو صفراء

حرارت کی مقدار خون و جسم میں بڑھ جاتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سرخ ذرات خون میں کم بنتے ہیں جسم کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے۔ اکثر مریضوں کو یرقان ہو جاتا ہے۔ دوران سر (چکر آنا)، گھبراہٹ، خفقان قلب، ہاتھوں ورجع المفاصل اور بول کی کمی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں پیشاب ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مجبوراً گردوں کو واشس کرانا پڑتا ہے بعض مریض اتنے موٹے ہو جاتے ہیں کہ ان کے لئے اپنے جسم کا بوجھ اٹھانا ہی مشکل ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس اگر جگر کے مشینی نظام میں (غدد ناقلہ) ضرورت سے زیادہ تیزی آجائے تو صفرا (حرارت) کا خون میں سے اخراج بڑھ جاتا ہے۔ صفرا کی پیدائش کم ہو جاتی ہے چونکہ صفرا (حرارت) کا اخراج معدہ و امعاء بڑھ جاتا ہے اس لئے کھائی ہوئی غذا معدہ امعاء میں تین گھنٹے کی بجائے نصف گھنٹہ میں ہضم و تحلیل ہو جاتی ہے اور وہ اس قابل ہو جاتی ہے کہ اب اس کو معدہ امعاء میں ٹھہرنا فضول ہوتا ہے۔ لہٰذا طبیعت مدبرہ بدن عروق ماساریقا کے ذریعہ خون میں داخل یا جذب کرانا چاہتی ہے لیکن اس غذائی ہضم شدہ مواد کا قوام گاڑھا ہوتا ہے جسے خود جاذبہ یا عروق ماساریقا جذب نہیں کر سکتے۔ طبیعت مدبرہ بدن باہر سے پیاس کی صورت میں پانی طلب کر لیتی ہے۔ چنانچہ مریض کو پیاس لگتی ہے۔ لہٰذا وہ پانی پیتا ہے کچھ کیلوس تو پتلا ہو کر جذب ہو جاتا ہے۔ لیکن باقی گاڑھا ہوتا ہے۔ لہٰذا چند منٹ بعد مزید پیاس لگتی ہے اور مریض بامر مجبوری ایک دو گلاس پانی پیتا ہے جس سے معدہ امعاء کا کیلوس پتلا ہو کر اور عروق ماساریقا کے ذریعہ جذب ہو کر خون میں

میں چلا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام کیلوس ختم نہیں ہو جاتا۔ جب معدہ امعاء میں کیلوس ختم ہو جاتا ہے تو پیاس لگنا بند ہو جاتی ہے یا مر جاتی ہے۔

دوسری طرف پانی سے بار بار پتلا کیا ہوا جو کیلوس خون میں جا کر دورہ کر رہا ہوتا ہے اسے اب ہضم و تحلیل ہو کر جزو بدن بننا ہوتا ہے۔

لیکن

بدقسمتی سے غدی اعصابی تحریک اور غدد ناقلہ کی تیزی کی وجہ سے صفرا کی خون میں کمی ہو چکی ہوتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ امعاء سے آیا ہوا کیلوس کیموس صفرا کی کمی کی وجہ سے خون کے اندر پوری طرح ہضم یا تحلیل ہو کر جزو بدن بننے کے قابل نہیں بنتا۔ لہٰذا خون کا یہ کچا مواد براہ گردوں اور مسامات خارج ہونے لگتا ہے۔ چونکہ خون میں آیا ہوا کیلوس کیموس اپنی ماہیت میں شیریں اور میٹھا ہوتا ہے۔ اس لئے جب وہ براہ بول خارج ہوتا ہے تو وہ پیشاب کو میٹھا کر دیتا ہے جب پیشاب ٹسٹ کیا جاتا ہے تو شوگر نکلتی ہے۔ چونکہ پانی بار بار پیا ہوتا ہے۔ اس لئے پیشاب بار بار آتا ہے اور مقدار میں بھی زیادہ آتا ہے۔ اسی حالت کو اطباً ذیابیطس یا شوگر آنا کہتے ہیں۔

ذیابیطس میں بھوک پیاس، ہضم جذب کے افعال

قارئین جگر و غدد و جاذبہ کے افعال کے متعلق جو کچھ پڑھا ہے وہ افعال اس وقت ہی ممکن ہیں کہ بھوک لگے غذا کو معدہ امعاء کے غدد ہضم کریں پھر اس کا لطیف حصہ خون میں جذب ہو۔

لہٰذا ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ بھوک پیاس کیوں لگتی ہے غذا میں کون کون سی تبدیلیاں آتی ہے۔

بھوک پیاس کی حقیقت

یہ حقیقت ذہن نشین کرلیں کہ جب اعضائے جسم کی غذا خون میں کم ہو جاتی ہے تو بدل ما تحلیل پورا کرنے کے لئے طبیعت مدبرہ بدن معدہ و امعائیں غذا کی طلب کا احساس بھوک پیاس کی صورت میں پیدا کردیتی ہے جس سے انسان ضرورت کے مطابق کھاتا پیتا ہے۔

یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کرلیں کہ بھوک غذا کی کمی اور پیاس پانی کی کمی پوری کرنے کے لئے لگتی ہے۔

یاد رکھیں بھوک کا تعلق عضلات و سودا سے ہے جب تک معدہ امعا میں تیزی پیدا نہ ہو اور ترشی و تیزابیت نہ بڑھے بھوک نہیں لگ سکتی۔ اور جب تک معدہ امعا کے غدد میں تیزی اور صفرا نہ گرے اس وقت تک غذا تحلیل ہضم نہیں ہو سکتی۔

ہضم غذا

غذا میں نباتاتی حیوانی۔ لطیف ثقیل ہر قسم کی اغذیہ اشیا شامل ہیں جب غذا منہ میں چبائی جاتی ہے تو لعاب دہن اس کے نشاستہ کو ایک قسم کی شکر (مالٹوز) میں تبدیل کردیتا ہے اسی بنا پر کہا جاتا ہے کہ ہضم غذا کا ہونا درحقیقت منہ سے شروع ہوجاتا ہے۔

یاد رکھیں غذا کے لئے یہی کافی نہیں کہ وہ ہضم ہو جائے بلکہ اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جسم میں جذب ہو جائے تاکہ وہ بدل ما تحلیل بن سکے۔ چنانچہ جسم میں جو عمل انجذاب یا امتصاص ہوتا ہے اسے اطبائے متقدمین اطبائے یونان نے قوت جاذبہ کا فعل بتایا ہے۔ اس قوت سے غذا کے بہت سے جوہر اور کیمیائی عناصر بشکل محلول خون میں داخل ہوتے ہیں۔

آپ تشریح معدہ میں پڑھ آئے ہیں کہ معدہ آنتوں کی ساخت میں چار چار طبقات ہوتے ہیں اور ان کے اندرونی دو طبقات میں تو بہت سے چھوٹے چھوٹے غدد پائے جاتے ہیں جن کی رطوبت (صفراوی رطوبت) تراوش پاکر غذا کو ہضم کرتی ہے۔ یہ منہضم غذا دو طریق سے جسم میں جذب ہوتی ہے ایک تو عروق دمویہ (اور وہ معدیہ و معویہ) شعبہ ہائے باب الکبد۔ دوسرے بذریعہ عروق جاذبہ خون میں جذب ہوتی ہیں۔

جب غذائی جوس کیلوس بن کر جگر میں پہنچتے ہیں تو وہاں مزید پختہ اور لطیف ہوکر سرخ رنگت اختیار کرکے خون میں چلے جاتے ہیں۔

ہاضمہ کا ایک اور عمل

جب غذائی جوس کیلوس وغیرہ کی صورت میں براہ جگر خون میں پہنچ جاتا ہے تو اس میں تحلیل اور ہضم کا عمل ایک بار پھر ہوتا ہے جس کا مقصد اس آئی ہوئی غذا کو جزو بدن بنانا ہے۔ اسے اطبا ہضم عروقی بھی کہتے ہیں یہاں بھی یہ غذا غدد جگر کی رطوبت (صفرا) سے تحلیل و ہضم ہوتی ہے، جس کا زیادہ حصہ جزو بدن (اعضائے جسم کی غذا) بن جاتا ہے اور باقی براہ پسینہ

و بول خارج ہو جاتا ہے۔

قارئین اب تک غدد جاذبہ۔ ملحال۔ لبلبہ کے طبعی افعال۔ بھوک، پیاس ہضم۔ جذب۔ خون کا بننا اور جزو بدن بننے کے بارے میں لکھا گیا ہے۔

لیکن

یہ فطری عمل ہے کہ ہر جاندار غذا کھاتا ہے۔ وہ اس کے لطیف حصہ کو جزو بدن بنا لیتا ہے باقی کو بصورت فضلہ (فاضل) باہر خارج کر دیتا ہے۔

بالکل

یہی صورت ہمارے بدن کے معز و اعضا کی ہے۔ یعنی یہ غذا کھاتے ہیں اس سے اپنی نشو و نما کرتے ہیں۔ فاضل مواد کو خارج از بدن کرتے رہتے ہیں اس طرح زندگی کی گاڑی تندرستی کی حالت میں رواں دواں رہتی ہے۔

بدن کے فضلات خارج کرنے والے معز اعضا

بدن کے فضلات خارج کرنے والے معز اعضا میں جگر۔ گردے مثانے پستان۔ رحم۔ مقعد اور مسامات جسم وغیرہ شامل ہیں۔ چنانچہ جگر فاضل صفرا کو پتہ کے ذریعہ باہر خارج کرتا رہتا ہے۔ گردے پیشاب بنا کر براہ مثانہ فضلات کو باہر خارج کرتے رہتے ہیں۔ پستان دودھ بنا کر خارج کرتے ہیں رحم ماہواری (حیض) کی صورت میں خارج کرتا۔ مقعد کی راہ پاخانہ اور مسامات کی راہ پسینہ کی صورت میں فضلات خارج ہوا کرتے ہیں۔

اگر اخراج کے اعضا بھی اعتدال پر کام کرتے رہیں تو صحت قابل رشک، جوانی قابل دید اور جسم پرسکون رہتا ہے۔

بدقسمتی سے اگر

غدد جاذبہ یا غدد ناقلہ میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو ان کے افعال بھی غیر طبعی ہو جائیں گے اور مندرجہ ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

شوگر یا ذیابیطس کے مریض کی مخصوص تشخیصی علامات

شروع شروع میں ذیابیطس کے مریض کو عام حالت سے قدرے زیادہ پیاس لگتی ہے۔ معمول کی نسبت پیشاب بار بار زیادہ مقدار میں آتا ہے۔ اکثر رات کو بھی ایک دو بار آنے لگتا ہے۔ مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے۔

جوں جوں مرض بڑھتا جاتا ہے علامات میں بھی شدت ہوتی جاتی ہے منہ باوجود پانی پینے کے خشک رہتا ہے۔ جتنا پانی پیتا ہے اس سے زیادہ پیاس لگتی ہے۔ منہ کا ذائقہ شیریں ہوتا ہے۔ سانس کے ساتھ میٹھے ہوئے شخص کو میٹھی میٹھی بو آتی ہے۔ بھوک زیادہ لگتی ہے بار بار کھانا کھاتا ہے۔ لیکن بھوکا ہی رہتا ہے۔ بعض دفعہ بھوک کا ہوکا ہو جاتا ہے۔ یعنی ادھر کھایا اور ادھر پھر بھوک لگ گئی۔ اس کے باوجود مریض کا معدہ خراب نہیں ہوتا۔ لیکن قبض رہتی ہے۔ بعض دفعہ کثرت بول سے آنتوں میں فضلات بہت کم آتے ہیں۔ رطوبات کی کمی کی وجہ سے اتنے سخت ہو جاتے ہیں کہ بڑی مشکل سے پاخانہ آتا ہے۔ مجبوری کی صورت میں انیما بھی کرنا پڑتا ہے حرارت عزیزیہ کے کثرت اخراج کی وجہ سے جسم کا درجہ حرارت صحت کی نسبت کم ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں مگر ہتھیلیاں اور پاؤں جلتے اور گرم ہوتے ہیں۔ قلب کی رفتار کم ہو جاتی ہے۔

اگر مرض شدت اختیار کر جائے تو پیشاب بار بار اور کثرت سے آنے لگتا ہے اس میں شکر ۲ یا ڈھائی فیصد ہوتی ہے۔ انتہائی شدید حالتوں میں ۱۰ سے بارہ فی صد تک ہو جاتی ہے پیشاب سے میٹھی بو آتی ہے اور اس پر چیونٹیاں آتی ہیں۔

مریض دن رات میں پانچ سے سات کلو سے بھی زیادہ پیشاب کرتا ہے پیشاب میں شکر کی وجہ سے اس کا وزن متناسبہ ۱۰۲۰ سے ۱۰۶۰ تک ہو جاتا ہے۔ جس کا اندازہ مقیاس البول (یورن میٹر) سے کیا جاتا ہے۔ رات کے پیشاب کے نسبت دن کے پیشاب میں شکر زیادہ آیا کرتی ہے اور پیشاب بھی دن کو زیادہ اور رات کم آیا کرتا ہے۔

پیشاب میں شکر کے علاوہ یوریا اور فاسفیٹس کا اخراج بھی بڑھ جاتا ہے۔ چونکہ غدد جاذبہ میں کمزوری کی وجہ سے رطوبات کے رکنے کی قوت کمزور ہو جاتی ہے اس لئے منی کا اخراج بھی جلد ہونے لگتا ہے امساک تقریباً ختم ہو جاتا ہے منی کا قوام پتلا ہو جاتا ہے اور اس کی پیدائش میں بھی کمی آجاتی ہے اور مریض نامردی کے قریب پہنچ جاتا ہے۔

عورتوں میں حیض کا آنا بند ہو جاتا ہے۔ موتیا بند ہو بینائی ناقص یا زائل ہو جاتی ہے آخر میں مرض تپ دق وسل یا نمونیا، شدید ضعف، کثرت اسہال یا ذیابیطس قوما ہو کر مریض انتقال کر جاتا ہے۔

انجام ذیابیطس

اس مرض کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ ۴۰ سال سے کم عمر کے مریض اکثر جلد ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس کے برعکس ۴۰ سال سے زائد یا بوڑھوں کو جب یہ مرض ہو جاتا ہے

تو انجام خراب نہیں ہوتا۔ عموماً معمولی علاج سے صحت یاب رہتے ہیں۔

شکر کا آنا یک دم بند ہو جانا

جب یک لخت پیشاب میں شکر آنا بند ہو جائے یا انسولین وغیرہ کا ٹیکہ لگنے سے یک دم شوگر ختم (نیوٹرل) ہو جائے تو ذیابیطس قوما ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

شوگر کے مریض کی چند خصوصیات

شوگر کے مریض کو کبھی بے خوابی نہیں ہوتی

نیند کے متعلق یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب تک انسانی دماغ میں سکون واقع نہ ہو اس وقت تک نیند نہیں آیا کرتی قانون مفرد اعضاء کی رو سے غدی تحریک سے دماغ میں سکون ہوتا ہے اس لئے شوگر کے مریض کو عام لوگوں کی نسبت نیند زیادہ آیا کرتی ہے

شوگر کے مریض کو کبھی بد ہضمی نہیں ہوتی

یاد رکھیں کہ غذا ہضم کرنے کے لئے حرارت و صفرا کی ضرورت ہوتی ہے۔ شوگر کے مریض کے معدہ امعاء میں صفرا تندرستی و طبعی حالت سے زیادہ ہوا کرتا ہے لہٰذا مریض جونہی غذا کھاتا ہے وہ فوراً تحلیل و ہضم ہو کر خون میں جذب ہو جاتی ہے یاد رکھیں غذائی بد ہضمی تو اس وقت ہوا کرتی ہے جب غذا معدہ امعاء میں دیر تک ہضم و تحلیل ہوئے بغیر پڑی رہتی ہے اور اس میں خمیر و تعفن پیدا ہو جاتا ہے۔

شوگر کے مریض مسلسل کمزور ہوتے جاتے ہیں

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ انسان جسم کو بالآخر کھائی ہوئی غذا جزو بدن بن کر ہی قوت و طاقت دیتی ہے۔ بدقسمتی سے شوگر کے مریض میں یہ جزو بدن بنے بغیر براہ بول خارج ہوتی رہتی ہے اعضائے جسم بار بار غذا کی طلب بھوک کی صورت میں کرتے رہتے ہیں چونکہ شوگر کے مریض کی کھائی ہوئی غذا کا زیادہ حصہ جزو بدن بنے بغیر خارج ہوتا رہتا ہے۔ اس لئے اس کا جسم مسلسل کمزور ہوتا جاتا ہے۔

۳۰ سال بعد انسانی دماغ کا گھٹنا اور رطوبت عزیزی کی پیدائش بند ہو جانا

اناٹومی اور فزیالوجی کے ماہرین نے تحقیق کیا ہے کہ پیدائش انسان سے ہی انسانی دماغ رطوبت عزیزی پیدا کرتا رہتا ہے جس سے انسانی جسم کی نشوونما جاری رہتی ہے۔ ۳۰ سال بعد انسانی دماغ اپنے وزن اور حجم میں کم ہونے لگتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ ہر سال ایک اونس (ڈھائی تولہ) وزن میں دماغ گھٹتا ہے۔ لہٰذا رطوبت عزیزی کی پیدائش ضرورت کے مطابق نہیں ہوتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے خون و جسم میں رطوبت کی کمی اور گرمی خشکی کا دور دورہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا رطوبت عزیزی جو غذائی جوس کو پتلا کر کے جذب ہونے کے قابل بناتی تھی نہیں بنا سکتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے مریض جب غذا کھاتا ہے تو اسے غذائی جوس کو پتلا کرنے کے لئے پانی کی پیاس لگتی ہے۔ جب تک غذائی جوس خون میں جذب نہیں ہو جاتا۔ پیاس لگتی رہتی ہے۔

چونکہ رطوبت عزیزی اعصابی و دماغی کمزوری کی وجہ سے مسلسل کم بنتی ہے۔ پہلے کی طرح پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے تمام عمر عارضی طور پر پانی کے ذریعہ اس کی کمی کو پوری

کرنے کے لئے ناکام کوشش کرتا رہتا ہے جو اس کے لئے باعث نقصان اور شوگر یا ذیابیطس کا سبب بنا رہتا ہے۔

شوگر کے مریض کے خون میں صفرا ضرورت سے کم ہی رہتا ہے

"قارئین جب غدی اعصابی تحریک ضرورت سے بڑھ جاتی ہے تو صفرا کا اخراج ضرورت سے زیادہ ہوتا رہتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ صفرا معدہ امعاء میں تو زیادہ رہتا ہے جس سے ہاضمہ کا عمل پہلے سے تیز ہو جاتا ہے اس کے برعکس جو غذائی مواد معدہ امعاء سے ہضم ہو کر خون میں شامل ہوتا ہے وہ خون میں جزو بدن بننے کے لئے صفرا کا محتاج ہوتا ہے۔ خون میں صفرا کم ہونے کی وجہ سے غذائی مواد کا زیادہ حصہ جزو بدن بننے کے قابل نہیں ہوتا لہٰذا وہ بیکار رہ جاتا ہے جسے گردے فاضل مواد سمجھتے ہوئے براہ بول خارج کر دیتے ہیں۔

شوگر یا ذیابیطس کا علاج

چونکہ شوگر یا ذیابیطس قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق جگر و غدد کی مشینی تحریک غدی اعصابی یا غدد ناقلہ کے فعل کی تیزی سے ہوا کرتی ہے صفرا کا اخراج ضرورت سے زیادہ ہو رہا ہوتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں سستی اور کمزوری ہوتی ہے۔ دوسری طرف قلب و عضلات میں شدید تحلیل ہو رہی ہوتی ہے۔

لہٰذا قانون مفرد اعضاء ذیابیطس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا و دوا دینے کی ضرورت محسوس کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت یہ خصوصیت سے مفید رہتی ہے جب شوگر کے ساتھ ہائی بلڈ پریشر، بلڈ شوگر اور خفقان قلب

کی وجہ سے مریض کا دل رک رہا ہے یا یک لخت شکر کا آنا موقوف ہو گیا ہے جس کی وجہ سے انسولین یا ایسی ہی کوئی دوا ہوتی ہے۔ چونکہ ذیابیطس کی شدید حالتوں میں شوگر کا اخراج بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے انہیں شکر یا میٹھی چیزیں مکمل طور پر بند نہیں کرنی چاہئیں۔ بلکہ نشاستہ دار چیزیں تو ضرور کھائیں۔ علاج میں اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جسم گھٹنے نہ پائے یعنی وہ لاغر اور کمزور نہ ہونے پائے خواہ پیشاب میں تھوڑی سی شوگر آتی ہی رہے۔

مریض کو نفسیاتی طور پر پریشانی یا رنج و غم۔ فکر و تردد سے محفوظ کریں کیوں کہ ان جذبات سے یہ مرض بہت بڑھتا ہے۔

چونکہ ذیابیطس حقیقی کا مریض صفرا کا مریض ہوتا ہے۔ لہٰذا ایسے مریض کو چند دن گرم چیزیں کھلا دیں۔ تو ہاتھ پاؤں میں جلن اور پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ مریض گرمی و حرارت کم کرنے کے لئے بار بار نہاتا ہے یا ہاتھ پاؤں پر پانی ڈالتا ہے جس سے مزید مسامات بند ہو کر بے چینی بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا بار بار ٹھنڈا پانی جسم پر نہ ڈالنے دیں تاکہ مسامات کھلے رہیں۔

شوگر کا مریض اگر روزہ رکھ لے تب بھی جسم حرارت بڑھ جاتی ہے جس سے ہاتھ پاؤں جلتے ہیں۔ مریض ہاتھ پاؤں پر سرد پانی ڈالتا ہے یا بار بار نہاتا ہے پانی ڈالتے یا نہاتے وقت تو سکون محسوس کرتا ہے لیکن چند ہی منٹ بعد پھر پہلے سے زیادہ بے چینی اور حرارت معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا مریض کو بار بار نہانے یا سرد پانی پینے اور ڈالنے نہ دیں۔ اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت تجویز کردہ یہ نسخہ کھائیں

ھوالشافی : صندل سفید۔ تخم کاہو۔ تخم خرفہ کشنیز خشک تخم خشخاس ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک : ایک سے تین گرام صبح دوپہر شام ہمراہ آب انار یا

آب انار دانہ ۵۰ گرام

ھوالشافی : قلمی شورہ ۔ نوشادر ۔ ریوند چینی ۔ مرچ سیاہ

۱ حصہ — ۲ حصہ — ۳ حصہ — ۱ حصہ

سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام خوشاندہ بزوری اثرات بزوری استعمال کریں۔

نوٹ اگر اس نسخہ کے ساتھ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا اعصابی عضلاتی ملین نسخہ کھائیں تو بے حد مفید ہے۔ ذیابیطس قوما کے دوروں کو روکنے میں فوری اثر ہے

ذیابیطس کی شدید حالتوں کا علاج

بعض دفعہ غدد ناقلہ کا فعل اتنا تیز ہو جاتا ہے کہ روزانہ ۵ ، ۷ کلو پیشاب آنے لگتا ہے۔ کیونکہ مریض پانی بھی زیادہ پیتا ہے جو جسم کی چربی اور شکر کو حل کر کے خارج کر رہا ہوتا ہے اس لئے مریض دنوں میں کمزور ہو جاتا ہے۔ بعض حالتوں میں مر بھی جاتا ہے اسی شدید حالت میں اگر مزید حرارت اخراج کی جائے تو جلد یہ ادویہ سے ہی ہوتی ہے اب یہ درست علاج نہیں ہوگا۔

بلکہ

ایسی صورت میں دو طریق اپنائے جائیں یا تو فوری عضلاتی اغذیہ ادویہ جو محرک غدد جاذبہ ہیں کھلائی جائیں جو ایک طرف صفرا پیدا کریں۔ دوسری طرف اس کا اخراج روکیں۔

یا

عضلاتی اعصابی اغذیہ اور ادویہ کھائیں جو فوری طور پر غدد ناقلہ میں تسکین پیدا کریں جس کے استعمال سے کثرت بول بھوک کی زیادہ گھبراہٹ بے چینی رفع ہو جاتی ہے

غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کیا شوگر زائل ہو جاتی ہے؟

ان غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ میں پیشاب اور خون میں شوگر زائل کرنے کی صفت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔ کیونکہ جب غدد جاذبہ (لبلبہ و طحال) کا فعل درست ہوتا ہے یا کر دیا جاتا ہے تو شوگر یا مٹھاس خون میں خارج ہونے کی بجائے لبلبہ و طحال کی رطوبات کے ملنے سے تحلیل ہو کر جزو بدن بننے کے قابل ہو کر چربی بنتی ہیں اور کچھ عضلات میں سٹور ہو جاتی ہے چونکہ خون میں خارج ہونے کے لئے نہیں بچتیں اس لئے مریض کے پیشاب میں بھی خارج نہیں ہوتیں۔

انسولین یا ڈایانل وغیرہ لبلبہ وغیرہ کے ہی مرکبات ہیں ان کے استعمال سے نشاستہ وغیرہ کی شکر اور غذائی گلوکوز وغیرہ خون سے اعضاء میں جذب ہو جاتیں ہیں۔ لہٰذا ان کے استعمال سے ایک طرف فالتو شکر نہیں بچتی دوسرے اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند دنوں کے اندر ہی شوگر پیشاب اور خون میں زائل ہو جاتی ہے جس سے مریض سکھ کا سانس لیتا ہے۔ پیاس بجھ جاتی ہے۔ پیشاب کی کثرت رک جاتی ہے۔ چند دنوں کے اندر مریض چنگا بھلا ہو جاتا ہے۔

انسولین اور ڈایانل عارضی علاج ہیں

جاننا چاہیے کہ لبلبہ اور طحال وغیرہ کی رطوبات ہی انسولین کہلاتی ہیں جب لبلبہ اور طحال کمزور ہو جاتی ہیں تو ان کی رطوبات پہلے کی طرح پوری مقدار میں خون میں شامل نہیں ہوتیں تو ذیابیطس شکری کا عارضہ ہو جاتا ہے۔ اگر دوبارہ لبلبہ اور طحال اپنی انسولین خون میں شامل کرنے لگ جائیں تو شوگر کا علاج مستقل طور پر ہو سکتا ہے۔

لیکن انسولین اور ڈایانل لبلبہ کی رطوبت کے طور پر تو خون میں داخل کی جاتی ہیں۔ جس سے عارضی افاقہ ہو جاتا ہے۔ شوگر کے علاج میں چاہیئے تو یہ تھا کہ غدد جاذبہ کے فعل کو اعتدال پر لایا جاتا ہے۔ جس سے لبلبہ خود اپنی انسولین بنا بنا کر خون میں داخل کرتا اور انسولین کی کمی پوری ہوتی رہتی۔

اب جب کہ بنی بنائی انسولین خون میں چلی جاتی ہے تو لبلبہ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ انسولین بنائے۔ لہٰذا وہ بار بار انسولین ملنے کی صورت میں پہلے سے بھی زیادہ ناکارہ ہو جاتا ہے اور مزید انسولین بھی نہیں بناتا۔ یہی وجہ ہے کہ جس شخص کو ایک دفعہ انسولین لگنی شروع ہو جائے یا ڈایانل کھانی شروع کر دے تو تمام عمر کا روگ لگ جاتا ہے چونکہ لبلبہ طحال و غدد جاذبہ مسلسل کمزور ہوتے جاتے ہیں اس لئے انسولین یا ڈایانل کی مقدار مسلسل بڑھانی پڑتی ہے اگر کم کرنے کی کوشش کی جائے تو پھر اسی طرح پیاس گھبراہٹ بے چینی اور کثرت بول کی شکایت ہو جاتی ہے اور پہلے سے بھی زیادہ شوگر کا اخراج ہونے لگتا ہے۔

شوگر کے علاج میں غلط فہمیاں

ہزاروں سال پہلے شوگر کا یہ روگ بدقسمت انسان کو چمٹا چلا آیا ہے۔ شوگر کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اس کا علاج بھی ہوتا آیا ہے۔ بدقسمتی سے اب تک مستقل علاج دریافت نہیں ہو سکا جب بھی کوئی مریض ملتا ہے اس کا یہی مطالبہ ہوتا ہے کہ حکیم صاحب ایسی جادو اثر پڑیا دیں کہ پڑیا کھاتے ہی شوگر غائب ہو جائے دوسری طرف حکیم صاحب بھی تریاقی صفت نسخوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ نئے نئے نسخوں کو شوگر کے مریضوں پر آزماتے ہیں لیکن تا حال ناکام و نامراد ہیں

شوگر کے علاج میں ہر قسم کا میٹھا روکنا زبردست غلط فہمی ہے

جب بھی کوئی مریض ڈاکٹر یا حکیم کے پاس آکر کہتا ہے کہ مجھے شوگر ہے تو اسے ہر قسم کی میٹھی چیزیں (اعصابی۔ عضلاتی۔ غدی مٹھاس) کھانے سے سخت منع کر دیا جاتا ہے لیکن ہر قسم کا میٹھا روکنا مریض پر ظلم ہے۔

کیونکہ مریض یا تو غدی تحریک میں مبتلا ہوگا تو اسے گرم میٹھے سے روکنا ہوگا یا شوگر کا باعث اعصابی تحریک ہوگی تو انکلائی یا کھاری میٹھا روکنا ہوگا۔ یا عضلاتی اعصابی تحریک سے شوگر آ رہی ہوگی۔ تو ترش میٹھا روکنا ہوگا

قارئین جب شوگر کے مریض کو شدید کمزوری اور ضعف ہو رہا ہو۔ روزانہ چھ سات کلو پیشاب آتا ہے۔ پیاس بہت زیادہ لگ رہی ہو۔ شوگر کے اخراج کی وجہ سے جسم دبلا پتلا ہو رہا ہو تو جگر و غدد جاذبہ کے کیمیائی افعال کو تیز کرنا چاہیے ایسے موقع پر یہ نسخے استعمال کریں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہے۔ ضرورت کے مطابق شدید ملین مسہل تریاق کھلا سکتے ہیں۔ مقویات میں جوارشش وغیرہ کھلائیں ان کے علاوہ یہ نسخے بھی مفید ہیں۔

حب مقوی خاص

ھوالشافی

رائی	مرچ سرخ	کشتہ ازاراقی	کشتہ فولاد	سم الفار
۲۰ گرام	۲۰ گرام	۳۰ گرام	۴۰ گرام	۲ گرام

ترکیب تیاری سب ادویہ کو باریک کر کے پیس کر سم الفار الگ باریک شدہ

میں ملالیں اور حب نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک ایک تا ۲ گولی گولی صبح دوپہر شام قہوہ اجوائن پودینہ۔

شدید پیاس روکنے کے لئے

ھوالشافی ۲ عدد سرخ مرچ ایک کلو پانی میں رات بھگو دیں صبح دوپہر شام گلاس گلاس پانی پلائیں۔ ہیضہ کے مریض کو بھی پلائیں۔ فوراً پیاس رک کر ہیضہ کو ختم کرتا ہے۔

ھوالشافی

جوان بکرے کا پتہ	مرچ سیاہ
ایک عدد	بکرے کے پتے کے برابر وزن

ترکیب تیاری بکرے کے پتے سے صفرا نکال لیں اس کے برابر کالی مرچ یا سرخ مرچ ڈال کر خوب رگڑائی کریں جب پتے کا پانی خشک ہو جائے تو حب بقدر نخود بنالیں۔

ترکیب استعمال ایک تا دو گولی مرض کی شدت کے مطابق دن میں تین بار کھلائیں

فوائد خون میں صفرا کی مقدار بڑھاتا ہے۔ گلوکوز اور مٹھاس کو جزو بدن بناتا ہے کثرت بول اور پیاس کو روکتا ہے۔

ذیابیطس کی شدید حالتوں میں عضلاتی اعصابی ادویہ کے استعمال کی حقیقت

قارئین جس طرح درد پتہ کے اور درد گردہ کے درد روکنے کے لئے کسی مسکن اور مخدر دوا کی ضرورت ہوتی ہے ایسے مریض کو مارفیا۔ بسکوپان۔ ہائیوسین ہیڈرو برومائیڈ وغیرہ مسکنات و مخدرات دے کر درد روک دیا جاتا ہے۔ بالکل اسی اصول پر عضلاتی

اعصابی اغذیہ ادویہ غدد ناقلہ کے فعل میں تسکین اور تخدیر کرکے۔ پیاس۔ کثرت بول اور شوگر کے اخراج کو روک دیتی ہیں۔ جان بلب مریض سکھ کا سانس لیتا ہے۔ مریض کے جسم میں جو صفرا کی وجہ سے آگ لگی ہوئی ہوتی ہے۔ فوراً بجھ جاتی ہے۔

اس مقصد کے قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی نسخے زود اثر ہیں ان کے علاوہ درج ذیل نسخے بے حد مفید ہیں۔

ہوالشافی برگ نیم۔ گڑمار بوٹی۔ تخم جامن۔ تخم کریلا۔ حرمل ہم وزن

مقدار خوراک سب ادویہ باریک کرکے ایک دو گرام صبح دوپہر شام ہمراہ ترش لسی۔

ہوالشافی

ترش لیموں کا پانی	افیون	مرچ سیاہ	تخم کریلا	گٹھلی جامن
۵۰ گرام	۱ گرام	۲۰ گرام	۳۰ گرام	۴۰ گرام

ترکیب تیاری پہلے افیون کو لیموں کے پانی میں کھرل کریں کہ محلول ہو جائے پھر دوسری باریک کردہ ادویہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں گرائی جائیں۔ اور کھرل کرتے جائیں جب تمام ادویہ اچھی طرح مل جائیں تو آمیزہ کو دھوپ میں رکھ کر خشک کر لیں۔

مقدار خوراک نصف سے ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ ترش لسی یا سکنجبین کھلائیں۔

مندرجہ بالا عارضی علاج ہے

مستقل علاج کے لئے غدد جاذبہ میں تقویت تحریک ضروری ہے اس لئے آہستہ

آہستہ علاج میں عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ استعمال کرانی شروع کرائیں جونہی یہ ادویہ اغذیہ استعمال ہوں گی غدد جاذبہ طاقتور ہو کر پہلے کی طرح صفرا بنانا شروع کر دیں گے۔ اور مٹھاس یا گلوکوز خارج ہونے کی بجائے جزو بدن ہونے لگے گا۔ لہٰذا مندرجہ بالا نسخوں کو کم کر دیں۔ اور یہ کھلائیں۔

ہوالشافی ہینگ۔ کلونجی۔ ست لوبان۔ مصبر۔ تخم کریلا ہر ایک ۵۰ گرام

ترکیب تیاری سب ادویہ کو تین کلو پانی میں بھگو دیں۔ دوسرے دن دو تین جوش دے کر فلٹر (چھان) کرکے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک ۲۵ گرام (۲ تولہ) صبح شام پلائیں۔ غذا عضلاتی و غدی کھلائیں۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہے نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی غدد جاذبہ ہے شوگر کے لئے خصوصیت سے مفید ہے۔

معجون فلاسفہ

یہ قرابادینی مشہور و معروف نسخہ ہے کثرت بول کے لئے ہر عمر کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔

غذا اگر مریض کو بلڈ پریشر۔ بلڈ شوگر۔ خفقان قلب۔ گھبراہٹ۔ احساس تموج اور دورے پڑ رہے ہوں تو سمجھیں کہ مریض کے اندر کھار اور شوریت کم ہو گئی ہے ایسے مریضوں کو اعصابی اغذیہ جنہیں کھار بڑھانے والی اغذیہ کہتے ہیں کھلائیں جن میں مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ گاجر۔ توری۔ کدو۔ ٹینڈے۔ پیٹھا وغیرہ

کا سالن کھلائیں سبزیوں میں تربوز۔ خربوزے۔ کھیرے اور ککڑی وغیرہ کھلائیں۔ پانی کی جگہ سوڈا واٹر پلائیں۔ شلغم، گاجر کا پانی چند گنڈیریاں بھی چوس سکتا ہے۔

اگر جسم دبلا پتلا ہو رہا ہو۔ شوگر پیشاب میں زیادہ آتی ہو۔ البتہ خون میں زیادہ نہ ہو تو عضلاتی اغذیہ و ادویہ کھلائیں مثلاً صبح بھنے چنے۔ فرائی انڈے۔ مربہ ہریڑ، مربہ آملہ وغیرہ میں سے کوئی ایک کھلائیں۔ نمکین لسی یا قہوہ پلایا کریں۔

دوپہر۔ کوئی گوشت۔ کوئی اچار۔ پکوڑے ٹماٹر۔ دہی بھلے۔ آلو چھولے وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

مغزیات میں بادام۔ اخروٹ۔ چلغوزے۔ مونگ پھلی وغیرہ کھا سکتے ہیں۔

ایک اہم ہدایت

قارئین جب غدی عضلاتی محرک غذا و جاذبہ ادویہ کھلائی جاتی ہیں جن میں ڈایانل اور انسولین وغیرہ بھی شامل ہیں تو شوگر کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ پیشاب کم ہو جاتا ہے بعض دفعہ ایک دو بار ہی آنے لگتا ہے اس دوران مریض ڈایانل یا انسولین یا کوئی دوا کھاتا رہتا ہے اور اسے کم بھی نہیں کرتا۔ میٹھی چیزوں سے سخت پرہیز کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون میں شوگر کم ہو جاتی ہے۔ صفرا بھی خون میں اکٹھا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے اکثر یرقان ہو جاتا ہے یا اماس و تہبج اور سوجن ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہاتھ پاؤں چہرہ سوج جاتے ہیں جگر بڑھتا ہے دل گھبراتا ہے بعض دفعہ عظم قلب ہو جاتا ہے۔ دماغ و اعصاب میں سکون ہو جاتا ہے مریض پر نیند اور غنودگی کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ اٹھنے بیٹھنے کو دل نہیں کرتا سست اور کاہل ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں کا جسم کانپنے لگتا ہے۔ جسم کا توازن قائم نہیں رہتا

کبھی چکر آ کر گر پڑتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سو جاتے ہیں، خصوصاً دائیں بازو یا ٹانگ سو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے شدت کی صورت میں اکثر دائیں فالج ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں کے پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں رطوبات کی شدید کمی سے خشک کھانسی آنے لگتی ہے۔ کبھی کھانسی کے ساتھ خون آنے لگتا ہے۔ بعض مریضوں کے پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے۔ شدت سے بخار رہنے لگتا ہے۔ چنانچہ ۱۰۴ درجے سے کم نہیں ہوتا۔ اس بخار کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ پہلے ہاتھ پاؤں سرد ہو جاتے ہیں پھر شدید سردی سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے۔ اسی حالت کو ڈاکٹر لوگ شوگر اور ٹی بی کہتے ہیں۔

میرا واقعہ

قارئین بھائی حکیم محمد شریف صاحب اچانک انتقال کر گئے۔ میری دنیا اندھیر ہو گئی اس صدمہ کے رنج میں مجھے شوگر ہو گئی جس کا علاج میں شنگرف کچلہ، معبر بھنگ کریلے وغیرہ کے مرکبات سے کرتا رہا صحت قابل رشک بنانے کے لئے گوشت کا استعمال کثرت سے کرنے لگا۔ ایک دفعہ زکام ہوا یعنی ناک سے اتنا پانی جاری ہو گیا کہ تھوڑی دیر کے اندر رومال بھیگ جاتا تھا چھینکیں کثرت سے آتی تھیں۔ میں نے شنگرف احمر ۳ حصہ نمک خوردنی ایک ایک رتی دن میں دو بار کھانا شروع کیا شام تک زکام غائب تھا۔ ایسا معلوم ہوتا کہ زکام ہوا ہی نہیں۔ چند ماہ بعد پھر زکام ہوا پھر یہی تریاقی صفت نسخہ کھایا پھر زکام ختم ہو گیا لیکن اب غلیظ بلغم آنے لگی جیسے ٹی بی کے مریضوں کی غلیظ بلغم ہوتی ہے میں نے عضلاتی غدی ادویہ کھانسی اور شوگر کے لئے مسلسل کھانی شروع کر دیں۔ نتیجہ یہ ہوا

کہ مجھے بخار رہنے لگا۔ گھبراہٹ زیادہ ہو گئی صفراوی قے آنے لگے حتیٰ کہ مجھے ہسپتال جانا پڑا۔ وہاں پانچ دن میری تشخیص نہ ہو سکی اس دوران مجھے صفراوی قے رک گئی میں چھٹی لیکر گھر آگیا۔

گھر آکر شوگر کی ادویہ پھر شروع کر دیں تیز سے تیز ادویہ بنا کر کھانے لگا۔ طبیعت سنبھلنے کی بجائے خراب رہنے لگی۔ ایک دن شام کے وقت بائیں پھیپھڑے میں چیرنے کا سا درد ہوا۔ اور فوراً رک گیا تھوڑی دیر بعد پھر درد ہوا۔ اور رک گیا۔ لیکن آدھا گھنٹہ کے اندر مجھے شدید ۱۰۴ درجے بخار ہو گیا۔ سانس تنگی سے آنے لگ گیا۔ پھیپھڑا پانی سے بھر گیا۔ مجبوراً نشتر ہسپتال چلا گیا۔ وہاں ڈاکٹروں نے کہا ٹی بی ہو گئی ہے اور پھیپھڑے میں پانی پڑ گیا ہے۔ چنانچہ پانی نکالنے کے لئے پھیپھڑے میں ٹیوب لگا دی گئی۔ جس سے ہر وقت تھوڑا تھوڑا زردی مائل لیسدار پانی بوتل میں آتا رہتا تھا۔ بخار پیراسیٹامول سے اتر جاتا لیکن اثر ختم ہونے پر پھر سردی سے بخار چڑھ جاتا جو ۱۰۴ درجے سے کم نہ ہوتا تھا۔ بیس دن نشتر ہسپتال رہا۔ کچھ فرق نہ ہوا تو گلاب دیوی ہسپتال لاہور چلا گیا وہاں ۹ دن۔ ذرا فرق نہ ہوا۔ شدید دم کشی تھی۔ بخار مسلسل تھا۔ بخار صبح کے وقت زیادہ ہو جاتا تھا۔ ہسپتال کا علاج جاری تھا۔ اسی دوران تحریک تجدید طب کا ماہانہ اجلاس آ گیا۔ اجلاس کے بعد تمام ساتھی ہسپتال آ گئے۔ ان سے مفید مشورے ہوئے۔ وہاں غدی اعصابی غذا دوا کا فیصلہ ہوا۔ جو جاری کر دی عضلاتی غذا دوا روک دی اللہ کے فضل سے صحت بحال ہونے لگی۔ پانی بننا بند ہو گیا سانس کی تنگی رک گئی۔ بخار جو مسلسل تھا رک گیا۔ آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے شفا دے دی اس وقت سے آج تک میں نے میٹھا بند نہیں کیا۔ اعصابی میٹھی چیزیں جیسے

خربوزہ، تربوز۔ امرود۔ کیلے۔ گڑ۔ شکر وغیرہ کم و بیش معمول کے مطابق کھاتا رہتا ہوں۔ مولی۔ مونگرے۔ شلجم۔ گاجر۔ توری ٹینڈے سبزی گوشت وغیرہ میری خاص دوا غذا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ اب طبیعت درست ہے۔ شوگر پیشاب میں تھوڑی بہت آتی رہتی ہے اگر اسے روکنے کی کوشش کرتا ہوں تو طبیعت خراب ہونے لگتی ہے۔ لہٰذا میں شوگر کے لئے دوا نہیں کھاتا۔

قارئین

آپ کہانی یا آپ بیتی بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ شوگر زِل یا بہت کم کرنے کی کوشش نہ کریں۔ مریض کو زیادہ تر اعصابی تحریک میں رکھیں۔ مندرجہ بالا علامات کے دوران کبھی بھی غدی عضلاتی یا عضلاتی غدی غذا دوا نہ دیں۔ مریضوں کو بھی چاہیے کہ اعصابی اغذیہ اور ادویہ کھائیں۔ چونکہ ان سے کم و بیش رطوبت سرزیری بنتی رہتی ہے لہٰذا مریض نہ کمزور ہوتا ہے نہ بلڈ پریشر نہ بلڈ شوگر کی شکایت ہوتی ہے اگر ذیابیطس کو مے کے دورے بھی پڑ رہے ہوں تو کھاری ادویہ اور اعصابی اغذیہ سے تمام تکالیف غائب ہو جاتی ہیں گلائی نل یا انسولین وغیرہ کی ضرورت نہیں رہتی۔

علاج کے دوران ذیابیطس کے عوارضات اور ان کا علاج

قارئین جب ذیابیطس کے مریض کو شکر یا کثرت بول کی شکایت شروع ہوتی ہے تو اس کے اندر اتنی تکالیف اور پیچیدگیاں نہیں ہوتیں جتنی علاج کے دوران ہوتی ہیں مثلاً شروع میں پیاس لگتی ہے اور پیشاب کثرت سے آنے لگتا ہے۔ لیکن جب علاج شروع کیا جاتا ہے تو غلط علاج کے نتیجے میں اکثر درج ذیل علامات یا تکالیف ہو جاتی ہیں۔

۱۔ رسوب یا البیومن آنے لگتے ہیں ۲۔ کاربنکل یا پھوڑے یا چھالے نکل آتے ہیں۔

۳۔ کسی کا لو بلڈ پریشر ہو جاتا ہے کسی کا ہائی بلڈ پریشر ہو جاتا ہے۔
۴۔ کسی کو بلڈ شوگر ہو جاتی ہے ۵۔ کسی کو تپ دق ٹی۔بی ہو جاتی ہے۔
۶۔ ضعف باہ ذیابیطس کا اولین تحفہ ہے۔ مریض ذیابیطس نامردی تک پہنچ جاتا ہے۔

پیاس

ذیابیطس کی سب سے پہلی اور مرض کے اختتام تک رہنے والی علامات شدید پیاس لگنا ہے۔ اگر مریض کو صرف پیاس لگنی بند ہو جائے تو ۹۹ جز ذیابیطس کا علاج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پانی پیا جاتا ہے۔ وہ جسم سے گزر ہی نہیں جاتا بلکہ اپنے اندر شوگر جیسے اجزاء کو حل کر کے ساتھ لے جاتا ہے جس سے نہ صرف بار بار پیشاب کرنا پڑتا ہے بلکہ کمزوری علاج کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مریض اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف محسوس کرتا ہے ٹانگوں اور بازوؤں کے عضلات درد کرنے لگتے ہیں۔

پیاس کا سبب

جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں۔ کہ شوگر کے مریض کے غدد ناقلہ تیز ہو کر معدہ امعاء میں صفرا و حرارت کا اخراج ضرورت سے زیادہ کرنے لگتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ مریض کے معدہ امعاء میں آگ انڈیل دی جاتی ہے جسے ٹھنڈا کرنے کے لئے مریض بار بار پانی پیتا ہے۔

اطباء اس حالت کو حار ذیابیطس یا ذیابیطس صفراوی کہتے ہیں اس حالت کا علاج اعصابی اغذیہ و ادویہ ہے۔ ان کے علاوہ غدد ناقلہ میں تسکین کرنے والی عضلاتی اعصابی اغذیہ و ادویہ جن میں سکنجبین، سوڈا واٹر، ترش لسی وغیرہ شامل ہیں پلائیں۔

پھوڑے اور کاربنکل

جب خون میں شوگر بڑھ جاتی ہے اور اس کو خون براہ گردہ یا مسامات نہیں ہو تا تو جسم کے غدد

جاذبہ سوزش ناک ہو جاتے ہیں جس مقام میں شوگر کا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں پھوڑے پھنسیاں نکل آتی ہیں۔

ان کا علاج غدد ناقلہ کو تیز کرنا اور خون سے شوگر کا اخراج کرنا ہے لہٰذا مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ و ادویہ کھلائیں پھوڑے غائب ہو جائیں گے۔

یہ مرہم بھی لگا سکتے ہیں۔

ھوالشافی ریوند خطائی ۱ حصہ - ہلدی ۱ حصہ - ویزلین ۲ حصہ

سب کو ملا کر محفوظ کر لیں۔ پھوڑے پھنسیوں پر لگائیں۔

نوٹ: بعض دفعہ گہرے زخم ہو جاتے ہیں انہیں بند نہ کریں بلکہ زخموں کو بھرنے کی کوشش کریں۔

رسوب البیومن

شوگر کے مریض کے غدد جاذبہ جب نشاستہ وغیرہ کو مالٹوز یا گلوکوز میں تبدیل نہیں کرتے تو البیومن آنے لگتی ہے۔ جس کا سبب غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس کا علاج غدی اعصابی غذا و دوا سے کریں۔ چند دنوں میں البیومن ختم ہو جائیں گے۔

ذیابیطسی قوما

جب کسی دوا غذا یا تدبیر سے غدد جاذبہ ضرورت سے زیادہ تیز ہو جائیں تو اعصاب و دماغ میں تسکین پیدا ہو جاتی ہے خون میں شوگر کی مقدار ضرورت سے کم ہو جاتی ہے لہٰذا شوگر کی کمی سے عضلات کام چھوڑ دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض ضعف قلب

سے بے ہوش ہوجاتا ہے اسی حالت کو ذیابیطس قوما کہتے ہیں۔

علاج

چونکہ شوگر کی انتہائی کمی ہوئی ہوتی ہے اس لئے اس کا فوری علاج چینی، شہد یا گلوکوز پلانا ہے۔ پیتے ہی ہوش آجاتا ہے۔ اگر مریض کچھ پی نہ سکتا ہو تو فوراً انجکشن لگائیں۔

لو بلڈ پریشر

ذیابیطس کے مریض کو لو بلڈ پریشر اکثر شوگر کے علاج کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتا ہے چونکہ اعصابی اغذیہ او ادویہ شوگر کا علاج ہیں۔ اس لئے جب کثرت سے اعصابی اغذیہ او ادویہ مریض کھاتا ہے تو دوران خون دماغ و اعصاب میں چلا جاتا ہے دل میں خون کی کمی ہوجاتی ہے۔ دل انتہائی سست چلتا ہے۔ اسی حالت کو لو بلڈ پریشر کہتے ہیں۔

علاج

لو بلڈ پریشر کا علاج عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ او ادویہ سے کریں فوراً ٹھیک ہوجائے گا۔ یاد رکھیں لو بلڈ پریشر کے مریض کو ترش اور کھٹی اغذیہ او ادویہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ہائی بلڈ پریشر

جب جگر و غدد کا فعل ضرورت سے تیز ہوجاتا ہے تو دوران خون جگر میں زیادہ

آجاتا ہے۔ معدہ او حرارت بڑھ جاتی ہے۔ جس کا دل تحلیل ہوجاتا ہے۔ یہ حالت غدی اعصابی (غدد ناقلہ کی تیزی) تحریک کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس حالت کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ہے۔ جونہی دوران خون دماغ میں بڑھتا ہے فوراً غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین ہوجاتی ہے۔ جس سے بلڈ پریشر غائب ہوجاتا ہے۔

ضعف باہ

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قوت باہ کا تعلق منی کی صحیح مقدار اور اس کے مناسب قوام پر منحصر ہے بدقسمتی سے جب کسی مریض کو ذیابیطس ہوتا ہے تو اس کے غدد ناقلہ تیز ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا خصیے منی تو پہلے سے بھی زیادہ بناتے ہیں۔ لیکن اس کا قوام گاڑھا نہیں ہوتا۔ کیونکہ منی خارج کرنے کی تحریک بھی بڑھ جاتی ہے مریض کثرت جماع کا عادی ہوجاتا ہے۔ منی کا قوام پتلا ہونے کی وجہ سے جلد انزال ہوجاتا ہے۔ امساک ختم ہوجاتا ہے۔ مریض اپنے آپ کو نامرد سمجھنے لگتا ہے

علاج

اگر منی کی پیدائش کم ہو تو سدا جوانی کا نسخہ کھلائیں جو یہ ہے۔

ھوالشافی: ثعلب مصری، موصلی سفید، مغز پنبہ دانہ، چھلکا اسبغول۔

ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک ۵ گرام سے ۱۰ گرام گرم دودھ سے صبح شام کھلائیں۔

اگر منی کا قوام پتلا ہو تو عضلاتی اغذیہ او ادویہ کھلائیں۔

بلڈ پریشر اور شوگر

بعض مریضوں کو بلڈ پریشر بھی ہوتا ہے اور شوگر بھی ہوتی ہے حقیقت میں تکلیف بلڈ پریشر کی ہوتی ہے بدنام شوگر ہوتی ہے۔ یاد رکھیں چونکہ بلڈ پریشر غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے۔ لہذا اسے مریض کو اعصابی غدی سے اغذیہ اور غذا و دوا دیں

یادداشت

یاد رکھیں ایسے مریض کو شوگر بند کرنا مریض پر ظلم ہے۔ البتہ ایسی میٹھی چیزیں جن میں حرارت اور خشکی کے اثرات غالب ہوتے ہیں۔ یا عضلاتی غدی میٹھی اشیاء بند کرا دیں تاکہ ان کی حرارت سے بلڈ پریشر نہ بڑھے مثلاً شہد۔ چھوارے۔ کھجور۔ منقی آم وغیرہ میٹھی چیزیں بند کر دیں۔

حب بلڈ پریشر

ھوالشافی چھوٹی چندن۔ صندل سفید۔ دھنیا۔ گل سرخ ہم وزن۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر نخود بنالیں۔ دو دو گولی دن میں تین بار ہمراہ الائچی زیرہ کی جائے۔

غذا صبح مربہ گاجر یا مربہ آملہ۔ دوپہر۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا۔ مولی۔ شلغم۔ گاجر۔ مونگرے۔ کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

بلڈ شوگر

بلڈ شوگر ایلوپیتھی کا وضع کردہ لفظ ہے جس کے معنی خون میں شکر بڑھ جانا ہے طب اسلامی میں حلو الدم یعنی خون کا میٹھا ہو جانا۔

قارئین یہ حقیقت بار بار بتائی جا چکی ہے کہ غذا میں کھائی ہوئی مٹھاس یا نشاستہ سے بنی ہوئی شکر یا معدہ و امعاء میں غذا سے تیار شدہ گلوکوز خون میں جا کر کیمیائی تبدیلی کھا کر جزو بدن بن جاتی ہے۔

بار قسمتی سے غدد جاذبہ شوگر کو جزو بدن بننے کے قابل نہیں بناتے۔ دوسری طرف اس کا اخراج بھی نہیں ہونے دیتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شوگر ضرورت سے زیادہ خون میں جمع ہو جاتی ہے اور بوجھ بن جاتی ہے۔ پیشاب میں بالکل خارج نہیں ہوتی۔

علاج بلڈ شوگر کو خارج کرنے کے لئے غدد نا قلہ کا فعل تیز کرنا ضروری ہے تاکہ براہ بول اور پسینہ خارج ہو جائے اس مقصد کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی اغذیہ ادویہ کھانی چاہئیں۔

اغذیہ میں مولی۔ مونگرے۔ شلغم۔ کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا وغیرہ کالی مرچ سے پکا کر کھائیں۔

پھلوں میں تربوز۔ کھیرا۔ ککڑی۔ خربوزہ کھا سکتے ہیں۔ کیلے امرود بھی فائدہ مند ہیں۔

شوگر کے علاج میں غذا کی اہمیت

استاد صابر ملتانیؒ کی کتاب تحقیقات علاج بالغذا میں ایورویدک اور طب یونانی

کی تحقیقات غذا و خون کے متعلق فرماتے ہیں۔

ایورویدک اور طب یونانی میں جسم انسان اور خون کا تجزیہ دوشوں اور اخلاط سے کیا جاتا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ یہ دوشش اور اخلاط غذا سے تیار ہوتے ہیں۔ مختلف قسم کی اغذیہ سے مختلف قسم کے اخلاط بنتے ہیں۔ جب غذا میں خاص قسم کے اجزا کم و بیش ہو جاتے ہیں تو امراض پیدا ہو جاتے ہیں جب ان دوشوں اور اخلاط کو درست کر لیا جائے تو امراض رفع ہو جاتے ہیں جہاں تک ادویات اور زہروں کا تعلق ہے ان کا اثر صرف اعضائے جسم پر ہوتا ہے جس سے ان کے افعال میں کمی بیشی اور تحلیل ضرور ہوتی ہے اور خون میں بھی شامل ہوتے ہیں۔ مگر خون کا جزو نہیں بنتے۔ اگر جسم میں طاقت ہو تو جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ گویا ادویات اور زہروں کا اثر ختم ہو جاتا ہے تو افعال بھی اپنی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ گویا ان کا اثر اعضا اور جسم پر بالکل عارضی ہوتا ہے۔

اس کے برعکس جسم پر مستقل اثر صرف خون کے کیمیائی اجزا کا ہوتا ہے جو خون میں پیدا ہوتے ہیں اور خون غذا سے پیدا ہوتا ہے یہی کمل اور مستقل علاج ہے حکیم انقلاب صاحب اپنی شہرہ آفاق کتاب تحقیقات علاج بالغذا کے مقدمہ میں فرماتے ہیں۔ انسان اور ہر قسم کے حیوانات بلکہ وحشی درندوں کا خون بھی صرف غذا سے پیدا ہوتا ہے کسی دوا یا زہر سے نہیں بن سکتا۔ اطبائے متقدمین اور متاخرین سب کے سب اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ دنیا کی کوئی سائنس اس سے انکار نہیں کر سکتی۔

دوسرے یہ حقیقت ہے کہ زندگی کا دارومدار صحیح اور مکمل خون پر ہے اس میں کسی دوا یا زہر کو دخل نہیں ہے۔ تیسرے یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ ہر جسم کی

نشو و ارتقا اور تقویت صرف خون پر قائم ہے

جب ان حقائق سے ثابت ہے کہ زندگی قوت اور نشو و ارتقا صرف خون پر قائم ہے اور خون غذا سے پیدا ہوتا ہے تو پھر کیسے ممکن ہے کہ انسانی صحت کا دارومدار غذا کی بجائے دوا پر رکھا جائے۔

اس مقدمہ میں حکیم انقلاب فرماتے ہیں

فرنگی طب اور ماڈرن میڈیکل سائنس نے تحقیق کیا ہے کہ خون پندرہ ایلیمنٹ یا عناصر کا مرکب ہے اور یہ بھی ثابت کیا ہے کہ ان ایلیمنٹ میں سے اگر کسی ایک میں کمی یا خرابی پیدا ہو جائے تو خون خراب ہو جاتا ہے جس سے مرض پیدا ہوتا ہے۔

اسی نظریہ پر ڈاکٹر رشید نے بائیو کیمک (کیمیاوی زندگی) کی بنیاد رکھی تھی۔ مگر ہومیوپیتھک کی پیروی میں یہ ایک مفید نظریہ جس کو علاج بالغذا کا ہی حصہ کہنا چاہیے۔ بالکل ختم ہو گیا۔ اور دنیا حقیقی فوائد سے محروم ہو گئی۔ جب تک جراثیم کا انکشاف نہیں ہوا تھا۔ فرنگی کے علاج کی بنیاد خون کے عناصر کی کمی بیشی پر تھی جب سے جراثیم کو امراض کو سبب قرار دیا گیا ہے۔ اس وقت سے یہ نظریہ برابر ختم ہو رہا ہے۔

اب تک جن امراض کے جراثیم معلوم ہو چکے ہیں ان کا علاج پرانی ڈگر خون کے کیمیائی اجزاء کی کمی بیشی اور خرابی پر کیا جا رہا ہے یا اعضائے جسم اور نظام جسمانی کمزوری کو مدنظر رکھا جاتا ہے جو بالکل ان کے نظریہ کے خلاف ہے۔

جہاں تک جراثیم کا تعلق ہے نہ وہ خون کا جزو ہیں اور نہ ان کا زہر خون کا

جزو ہے۔ ان کا اثر اجزا و اعضا پر ہوتا ہے جس طرح دیگر بادی یا مادی ادویات
اور زہروں کا اثر اعضا پر ہوتا ہے اس لئے اول جراثیم اور ان کے زہر کا اثر خون
میں شامل نہیں ہوتا۔ اگر کچھ شامل ہوتا ہے تو طبیعت مدبرہ بدن فطری طور پر
ان کو خارج کر دیتی ہے۔ قوت مدبرہ بدن طاقت ور ہو تو جراثیم اور ان کا زہر
نہ جسم اور خون پر اثر انداز ہو سکتے ہیں اور نہ ہی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔
ان حقائق سے ثابت ہوا کہ کلی اور حقوقی خون اور جسم و [illegible] اعضا
کی صورت جراثیم اور ان کا زہر ہمیشہ بے اثر ہو جاتا ہے۔

ذیابیطس کاذب یا غیر حقیقی ذیابیطس

قارئین اوپر ذیابیطس حقیقی کی تشریح و توضیح اور اس کا طریقہ یا اصول علاج
تفصیل سے درج کر دیا ہے چونکہ ذیابیطس غیر حقیقی بھی ہوتی ہے اس لئے اس کی
اقسام اسباب علامات اور علاج درج کر رہا ہوں۔
ذیابیطس غیر حقیقی کی دو اقسام ہیں۔ ۱۔ اعصابی و دماغی ذیابیطس۔
۲۔ عضلاتی یا قلبی ذیابیطس۔

اعصابی یا دماغی ذیابیطس

تعارف: ذیابیطس کی اس قسم میں دماغ و اعصاب کا فعل تیز ہو جاتا ہے
اس قسم میں بچے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔
اسباب: چونکہ بچپن میں رطوبت غریزیہ وافر مقدار میں ہوتی ہے یہی [illegible]
بھرائی نشوونما کرتی ہیں۔ انہی کی بدولت بچہ پھلتا پھولتا ہے۔ اگر کسی بچہ میں بھی

نظام بہت تیز ہو جائے اور وہ میٹھی اور سرد چیزوں کا زیادہ استعمال کرے تو اسے کثرت
بول کی شکایت ہو جاتی ہے لیے پیشاب سفید رنگ کا [illegible] ہے اور بار بار آتا ہے چونکہ حرارت
تام کو نہیں ہوتی اس لئے پیشاب میں شکر یا البیومن نہیں آیا کرتی۔
چونکہ ان کی نشوونما ہو رہی ہوتی ہے اور ان کے غدد جاذبہ کمزور نہیں ہوتے
لہذا انہیں حقیقی ذیابیطس نہیں ہو سکتا۔ اگر خدانخواستہ ان کے غدد جاذبہ کسی
وجہ سے کمزور ہو جائیں اور ذیابیطس حقیقی ہو جائے یعنی اس کے خون اور پیشاب
میں شکر کا اخراج ہونے لگے تو فوراً اس کی نشوونما رک جاتی ہے۔ بچہ دن بدن
کمزور ہونے لگتا ہے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں انتقال کر جاتا ہے۔
تحریک: ایسے بچے اعصابی عضلاتی تحریک میں مبتلا ہوتے ہیں۔
علامات: اعصابی ذیابیطس اکثر چھوٹے بچوں کو ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ چار یا پانچ
سال سے ۱۵ / ۱۶ سال تک کے بچوں کو یہ ذیابیطس ہوا کرتا ہے۔ جیسے یہ
ذیابیطس ہو جائے تو وہ بار بار پیشاب کرنے لگتا ہے۔ بار بار پانی پیتا ہے
اکثر ایسے بچے سونے کی حالت میں بستر پر پیشاب کر دیا کرتے ہیں۔ بعض بچے یہاں
۱۵ / ۱۶ سال کے ہو کر بھی بستر پر پیشاب کر دیا کرتے ہیں۔ اگر انہیں جگا کر
پیشاب کرا دیا جائے تو بھی اسی رات بستر پر پیشاب کر دیتے ہیں۔ ایسا بچہ
رات کو جب پیشاب کرنے اٹھتا ہے تو تھوڑا بہت پانی پی لیا کرتا ہے۔ جس
سے رات کو پھر پیشاب آ جاتا ہے۔
علاج: چونکہ اعصابی تحریک زور دوں پر ہوتی ہے جسم و خون میں رطوبت
کی کثرت ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں عضلاتی اعصابی سے
عضلاتی غدی غذا دوا دیں۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔ انہیں ضرورت کے مطابق محرک۔ ملین۔ مسہل۔ اکسیر۔ تریاق وغیرہ کھا سکتے ہیں۔

غذا صبح فرائی انڈے۔ بھنے چنے یا مربہ ہریڑ یا مربہ آملہ دہی میں ملا کر کھلائیں۔ اگر چائے کی خواہش کرے تو لونگ دار چینی کا قہوہ پلائیں۔

دوپہر۔ کوئی گوشت کوئی [illegible] آلو۔ بینگن۔ دہی بھلے آلو چھولے مچھلی وغیرہ کا سالن پکا کر کھلائیں۔

شام۔ دوپہر والا سالن کھلائیں۔

ادویہ برائے اعصابی ذیابیطس

ھوالشافی: سیاہ تل ۵۰ گرام گڑ یا شکر ۵۰ گرام

اس میں سب سے ملا کر دو بار صبح شام کھلائیں کریں۔ چند دنوں میں کثرت بول رک جائے گا۔ بستر پر پیشاب نہیں کرے گا۔

ھوالشافی، ہلیلہ سیاہ۔ کشتہ فولاد تل سیاہ

۲ حصہ ایک حصہ تین حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔ دو دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ نمکین لسی یا قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

ھوالشافی پھٹکڑی سرخ۔ کاٹھی سپاری۔ اقاقیا گل انار ہم وزن

سب کو پیس کر نصف گرام سے ایک گرام تک اگر بچہ ہو تو اس سے کم کر کے دیں۔ نمکین لسی یا قہوہ سے پلائیں تاکہ پیاس کم لگے۔

اگر گول گپے جو نمکین چٹ پٹے پانی سے بھر کر کھائے جاتے ہیں استعمال

کرائیں تو بے حد مفید رہتے ہیں۔ ان سے بچے کو بھوک خوب لگتی ہے اور خوب ہضم ہوتی ہے۔

عضلاتی ذیابیطس

تعارف۔ ذیابیطس کی اس قسم میں قلب و عضلات کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ غدد جاذبہ میں تسکین ہو جاتی ہے رطوبات کے جذب کے فعل کم ہونے کی وجہ عام حالت سے قدرے پیشاب زیادہ ہوتا ہے۔ ذیابیطس کی یہ قسم تقریباً نایاب ہے۔ اس میں میٹھی اور ترش اشیاء اغذیہ کھانے والے نوجوان مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ بعض بوڑھے اور تپ دق کے مریض بھی دیکھنے میں آئے ہیں ان کے پیشاب میں اکثر شوگر بھی آیا کرتی ہے۔ ایسے مریضوں کا پیشاب قدرے سرخی مائل آیا کرتا ہے۔

علامات عضلاتی تحریک کے مریض کے جسم و خون میں چونکہ رطوبات ہی بہت کم ہوتی ہے۔ اس لئے ایسے مریض دبلے پتلے ہوتے ہیں خشکی کی شدت سے شدید قبض رہنے لگتی ہے۔ بواسیر بادی ہوتی ہے منہ خشک رہتا ہے اس لئے پانی پیتا ہے۔ غدد جاذبہ کے سکون کی وجہ سے مسے بڑھ جاتے ہیں۔

چونکہ خون میں ترشی تیزابیت ہوتی ہے اس لئے پھیپھڑوں میں خشکی اور تیزابیت کی شدت سے زخم ہو کر خون آنے لگتا ہے۔ گاڑھی غلیظ بلغم خارج ہوتا ہے۔

ایسے مریض چونکہ اکثر جوان ہوتے ہیں اس لئے انہیں کچھ عرصے

علاج کے لئے زوردار کام کرنے سے روک دینا چاہیے۔ کثرت مےخوری

کثرت جماع سے روکنا ضروری ہے۔ شراب خانہ خراب کے نزدیک نہ جانے دیں۔
مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں۔ ایسی اغذیہ ادویہ کھلائیں جو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی مزاج کی حامل ہوں۔ یعنی محرک و مقوی غدد جاذبہ ہوں۔ تاکہ جو میٹھا غذا میں کھایا جائے یا غذا کے ہضم ہونے سے گلوکوز بنے وہ جزو بدن بننا شروع ہو جائے۔

ادویہ میں ایسی دوائیں مفید پائی گئی ہیں جو لطیف اور برقی اثر کی حامل ہوتی ہیں مثلاً

ھوالشافی: سفوف سنبل الطیب (ویلیرین پوڈر) نصف گرام سے ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ لونگ دارچینی قہوہ۔ چند دن بعد مقدار زیادہ کر دیں تاکہ جلد فائدہ ہو جائے۔ ڈاکٹری میں سنبل الطیب کا رب یا ایکسٹریکٹ بنایا جاتا ہے جسے ویلیرین ایکسٹریکٹ کہتے ہیں۔ ۲ سے ۴ گرین دن میں تین بار کھلائیں۔
شربت فولاد یا کاڈلیور آئل کا استعمال کرائیں۔

ھوالشافی: شنگرف نمک طعام
۱ حصہ ۳ حصہ

دونوں کو تین گھنٹے کھرل کر کے محفوظ کر لیں ۲، ۲ گرین دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔

ھوالشافی: خولنجاں لونگ شنگرف
۴ حصہ ۲ حصہ ایک حصہ
پہلے شنگرف ۲ گھنٹے کھرل کریں پھر باقی ادویہ باریک پیس کر شامل کر لیں۔ ایک کیپسول صبح ایک شام ہمراہ لونگ دارچینی۔

حب مقوی خاص

ھوالشافی: مرچ سرخ۔ رائی۔ کشتہ کچلہ
۱۲ حصہ ۱۲ حصہ ۴ حصہ

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں ایک ایک گولی صبح دوپہر شام

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔

غدد جاذبہ کے سکون کو منٹوں سیکنڈوں میں رفع کر کے رطوبات کے اخراج کو روکتی ہے حرارت عزیزی پیدا کر کے کثرت بول اور اسہال کو روکتی ہے۔ عضلاتی شوگر کا موثر علاج ہے۔ ریحی دردوں کی تریاق ہے۔

گردہ و مثانہ کی تکالیف

گردہ و مثانہ کے امراض اور ان کا علاج جاننے سے پہلے ان کی حقیقت ماہیت اور طبعی افعال جاننا ضروری ہے۔

گردہ کی ساخت اور افعال

گردے کو عربی میں کلیہ اور دونوں گردوں کو کلیتین کہتے ہیں۔ گردے تعداد میں دو ہوتے ہیں ایک دائیں ایک بائیں طرف واقع ہے۔ ہر گردہ گیارہویں پسلی کے نیچے پیٹ کے پچھلی طرف کمر کے مقام میں واقع ہے گردے چربی کے ایک ایک ڈھیر میں اور خانہ دار بافت سے گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

جگر کی وجہ سے دایاں گردہ بائیں کی نسبت کسی قدر نیچے ہوتا ہے بایاں گردہ دائیں کی نسبت کسی قدر لمبا اور چوڑائی میں کم ہوتا ہے۔

نوجوان کا ہر گردہ گیارہ سنٹی میٹر لمبا اور تین سنٹی میٹر چوڑا ہوتا ہے۔

مردوں میں اس کا وزن ۱۲۵ سے ۱۷۰ گرام ہوتا ہے اور عورتوں میں ۱۱۵ سے ۱۵۵ گرام ہوتا ہے۔

ہر گردہ کی اگلی سطح محدب اور پچھلی سطح چپٹی ہوتی ہے اس کا بیرونی کنارہ محدب اور اندرونی کنارہ مقعر ہوتا ہے جس میں ایک کٹاؤ ہوتا ہے جس کو ناف کی مناسبت سے ناف گردہ (سرۃ الکلیہ) کہتے ہیں۔

اس کے راستے رینل وین یعنی گردے کی ورید اور رینل آرٹری (گردے کی شریان) باہر اور اندر آتے جاتے ہیں نیز اعصاب بھی اسی راستے داخل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ پیشاب کی نالی (حالب) (یوریٹر) اس سے باہر نکلتی ہے۔ گردے کا اوپر کا سر گول اور موٹا ہوتا ہے اس کے اوپر ایک غدود (اڈرینل گلینڈ) ہوتا ہے جسے طبی زبان میں فوق الکلیہ کہتے ہیں اور عرف عام کلاہ گردہ یا گردہ کی ٹوپی کہتے ہیں۔

گردہ کی اندرونی ساخت

ہر گردہ میں کچھ خالی جگہ ہوتی ہے جسے عربی میں حوض گردہ یا حوض کلیہ کہتے ہیں۔

یاد رکھیں گردے بناوٹ کے لحاظ سے مسلسل لمبی نالیوں کے ملنے سے بنے ہیں۔

اگر گردے کو حوض کلیہ کی جگہ سے چیر کر دیکھا جائے تو وہاں ایک درجن سے زیادہ چھوٹے چھوٹے سوراخ نظر آتے ہیں جو حقیقت میں رینل ٹیوبز (گردوں کی باریک نالیاں) کے منہ یا دہانے ہوتے ہیں۔ جس سے پیشاب رس رس کر اسی حوض میں گرتا رہتا ہے پھر بذریعہ حالبین مثانہ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔

ہر گردہ میں شریانیں اور وریدیں بھی داخل اور خارج ہوتی ہیں ان کے علاوہ غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ لگے ہوتے ہیں جو پیشاب کو خون سے جذب اور گردوں سے خارج کرتے رہتے ہیں۔

جب گردوں کے ان غدد ناقلہ اور جاذبہ کا فعل بگڑ جائے تو گردوں کے افعال بگڑ جاتے ہیں اگر غدد جاذبہ کا فعل تیز ہو جائے تو پیشاب گردوں اور خون میں جمع ہونے لگتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ گردے سوج جاتے ہیں۔ خون کا مزاج بگڑ کر صفراوی ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں پر سوجن ہو جاتی ہے۔ اس حالت کو اطباء تسمم البول کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اس حالت کا علاج غدد ناقلہ کے فعل کو تیز کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ یعنی غدی اعصابی غذا و دوا کھلانے کا حکم دیتا ہے

افعال گردہ

گردوں کا سب سے اہم کام پیشاب پیدا کرنا۔ اور خون کی صفائی کرنا ہے یعنی گردے فضلات جسم کو خارج کرتے رہتے ہیں۔ اگر بدقسمتی سے گردوں کے فعل

میں ذرا سی کمی بیشی ہو جائے تو فضلات جسم رک جاتے ہیں۔ جس سے خارش، چنبل، پھوڑے پھنسیاں، کیل مہاسے، صفرا کی کثرت، یرقان، ملاس ہونٹ اور سوجن وغیرہ علامات نمودار ہو جاتی ہیں۔

چوبیس گھنٹوں میں دو تین پائنٹ یا تقریباً پچاس اونس یعنی تقریباً ۱½ کلو پیشاب خارج ہوتا ہے۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں شریان گردہ اور ورید گردہ حجم میں بڑی ہوتی ہے۔ اس لئے گردوں میں خون زیادہ مقدار میں دورہ کرتا ہے۔

اسی طرح سارے جسم کا خون گردوں کے ذریعہ صاف ہوتا ہے۔ پیشاب شریانوں اور وریدوں سے جذب ہو کر نالیوں کے ذریعے پہلے حوض گردہ میں اکٹھا ہوتا ہے پھر حالبین کے ذریعے مثانہ میں اترتا ہے جب مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے تو پیشاب کی حاجت ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔

حالبین (URETERS)

انہیں گردوں کی نالیاں بھی کہتے ہیں جو گردوں سے نکل کر مثانہ میں داخل ہوتی ہیں۔ یہ تعداد میں دو ہوتی ہیں جو ہر ایک گردہ کے (رینل پلوس) سے شروع ہو کر مثانہ میں ختم ہوتی ہیں ان کی راہ گردوں سے (یورینری بلیڈر) تک آہستہ آہستہ پہنچتا ہے ہر ایک نالی بطخ کے پر برابر موٹی ہوتی ہے ان کی بناوٹ میں تین پرت ہوتے ہیں۔ ان کا بیرونی پرت ریشہ دار درمیانی پرت عضلی ریشوں کا اور اندرونی پرت میوکس ممبرین کا ہوتا ہے۔ ان کے علاوہ ان میں خونی رگیں اور اعصاب بھی ہوتے ہیں۔

کلاہ گردہ

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
کلاہ گردہ	تاج الکلیہ	...R RENAL CAPSULE
گردہ کی ٹوپی	عنق الکلیہ	ایڈرنیل ...DRENAL

تعارف یہ دونوں گردوں پر دو چھوٹی چھوٹی زردی مائل گلٹیاں ہوتی ہیں گلٹی کا طول ایک انچ سے دو انچ موٹائی چوتھائی انچ اور وزن چار سے آٹھ ماشہ ہے اس گلٹی کے دو حصے ہوتے ہیں ایک درمیانی حصہ جو گردوں سے چسپاں رہتا ہے اور دوسرا بالائی حصہ جسے کارٹیکل پورشن کہتے ہیں کلاہ گردہ کے نچلے حصہ کو ... یا میڈلا کہتے ہیں۔

کلاہ گردہ

گردہ

افعال کلاہ گردہ

تندرست انسان میں بحالی صحت اور بقائے حیات کے لئے یہ چھوٹی چھوٹی گلٹیاں نہایت اہم کام کرتی ہیں۔

مثلاً اگر کسی جانور کے دونوں گردوں سے یہ گلٹیاں نکال لی جائیں تو وہ تین دن کے بعد شدید نقاہت اور کمزوری کے باعث مر جاتا ہے مرنے سے قبل ایک طرف اس کے اعصاب بہت سست اور احساسات

سے عاری ہو جاتے ہیں دوسری طرف اس کے عضلات میں شدید ضعف اور کمزوری ہوتی ہے جس کی وجہ سے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں شریانیں عضلاتی مزاج رکھنے کی وجہ سے نرم اور ڈھیلی ہو جاتی ہیں جس انسان میں یہ غدد یا گلٹیاں ماؤف ہو جاتی ہیں تو خون کی ترکیب میں فرق آجاتا ہے ضعف اعصاب اور ضعف قلب نمایاں ہوتا ہے۔ جلد کی رنگت زردی مائل یا سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔

اس کے برعکس

اگر اس گلٹی کا جوہر ایڈرینالین خون کے اندر بذریعہ پچکاری داخل کیا جائے تو ارادی عضلات میں قوت بڑھ جاتی ہے۔ رگیں تن جاتی ہیں دل مضبوط ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ گلٹیاں خون میں ایسی کیمیاوی رطوبت بنا کر داخل کرتی ہیں جن سے قلب اور ارادی عضلات ... تیز ہو جاتے ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ گلٹیاں ... وقت پیدا کرتی ہیں جس سے اعصاب بھی جاگ اٹھتے ہیں اور اپنے احساسات پوری طرح قلب و عضلات ... پہنچانے لگتے ہیں۔

اگر بلوغت سے پہلے اس گلٹی میں تیزی پیدا کر دی جائے اور اس کا جوہر زیادہ بن بن کر خون میں ملتا رہے تو غیر طبعی طور پر بلوغت ظاہر ہونے لگتے ہیں یعنی لڑکا قبل از وقت بالغ ہو جاتا ہے۔ یعنی اس کا جسم اور جنسی اعضا بہت جلد نشوونما پا کر مکمل ہو جاتے ہیں چنانچہ دو تین سال کی لڑکی قد و قامت چودہ سالہ لڑکی معلوم ہوتی ہے اس کو حیض آنے لگتا ہے۔ چھاتیاں ابھر آتی ہیں۔ تمام علامات بلوغت نمایاں ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح چھ سات برس کا لڑکا چند ہفتوں یا چند مہینوں میں بالغ ہو کر ایک چھوٹا سا مضبوط آدمی بن جاتا ہے اس کی مونچھیں نکل آتی ہیں ... ہونے لگتا ہے

خصیئے ہی بنانے لگتے ہیں یعنی اس میں تمام آثار بلوغت نمایاں ہوجاتے ہیں
لہذا گر اس غدود کے جوہر کو جوہر ہوائی بنا جانے تو بے جا نہ ہوگا

ایک اور راز

اگر بیس سال عورت کے کلاہ گردہ میں تیزی پیدا ہوجائے تو اس کے جسم پر بال زیادہ پیدا ہوجاتے ہیں اور اس کے داڑھی اور مونچھیں نکل آتی ہیں اس کی آواز مردوں کی طرح بھدی ہوجاتی ہے اس میں مردانہ خصائل پیدا ہوجاتے ہیں اور نسوانیت ختم ہونا شروع ہوجاتی ہے

ایسی عورتیں داڑھی مونچھیں منڈواتی ہیں انہیں حسن اور زیبائش کی پرواہ نہیں ہوتی ایسی عورت میں نسوانی جذبات ختم ہوجاتے ہیں ڈاکٹری میں ایسی عورت کو ویری لسٹ یعنی مردمسونث عورت کہتے ہیں ۔

کلاہ گردہ ایک اور صفت

اگر جنین یعنی حمل کے دوران بچے کے کلاہ گردہ میں رسولی پیدا ہوجائے یا بڑھ جائے تو اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والا بچہ خنثہ یعنی خسرہ یا ہیجڑہ پیدا ہوتا ہے اگر مونث ہو تو مولود میں بجائے علامات لڑکی (تانیث) کے علامات مردانہ (تذکیر) نمایاں طور پر پیدا ہوتی ہیں۔

جوہر کلاہ گردہ

جوہر کو جاپان کے ڈاکٹر تاکومین نے ۱۹۰۰ء میں کلاہ گردہ سے دریافت کیا تھا۔ ۱۹۰۱ء میں امریکہ کی مشہور کمپنی پارک ڈیوس نے اس جوہر کو دنیا میں دوا کے طور

پر پیش کیا۔ یہ ادویہ جدیدہ میں موثر ترین دوا ہے جو بہت سے امراض میں مفید ثابت ہوئی ہے ۔

جوہر اتنا محرک و مقوی قلب ہے کہ مرتے وقت ڈاکٹر لوگ براہ راست قلب میں اس جوہر کا ٹیکہ لگاتے ہیں ٹیکہ لگاتے ہی بعض مریض اٹھ بیٹھتے ہیں اور باتیں کرنے لگتے ہیں ۔

پیڑو

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
پیڑو	جوف عانہ	پلوس

تعارف یہ ایک پیالہ نما گڑھا ہے جس میں مثانہ، سیدھی آنت اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ محفوظ ہوتے ہیں اس میں کولہے اور دمچی کی ہڈیاں بلند ہوکر پیڑو کا جوف بناتی ہیں اس کے اوپر کی طرف جوف محکم ہوتا ہے ۔ اور نیچے کی طرف مبرز (مقعد) کے عضلات لگے ہوتے ہیں۔

مثانہ

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ	مثانہ	بلیڈر (BLADER)

تعارف پیڑو کے اندر پیشاب کی ایک تھیلی ہے جس میں گردوں سے

پیشاب بن کر براستہ حالبین مثانہ میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ مثانہ غشائی اور عضلی ریشوں سے مرکب ہے۔ مردوں میں اس کے سامنے سیدھی آنت ہوتی ہے لیکن عورتوں میں رحم اور اندام نہانی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ عورت کو ذرا زور سے چھینک آئے یا زور سے کی ہنسی آئے تو پیشاب کے قطرے نکل کر کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ اس راستہ کو جس سے پیشاب باہر نکلتا ہے مجری بول کہتے ہیں۔ عورتوں میں پیشاب کا راستہ یا پیشاب کی نالی ڈیڑھ انچ لمبی ہوتی ہے۔ اور بالکل سیدھی ہوتی ہے۔

مردوں میں مثانہ سے عضو تناسل تک پیشاب کی نالی 9 انچ لمبی ہوتی ہے اور اس میں دو جھکاؤ یا گھماؤ ہوتے ہیں ان میں ایک جھکاؤ یا گھماؤ کے راستہ پیشاب خارج ہوتا ہے اور دوسرے جھکاؤ یا گھماؤ سے منی خارج ہوتی ہے۔ یہی جھکاؤ یا گھماؤ پیشاب اور منی کو اکٹھا خارج نہیں ہونے دیتے جب پیشاب خارج ہونا ہوتا ہے تو ایک جھکاؤ سیدھا ہو جاتا ہے اور دوسرا مزید جھک کر بند ہو جاتا ہے اسی طرح جب منی خارج ہونے کی تحریک ہوتی ہے تو پیشاب والا جھکاؤ مزید جھک جاتا ہے جس سے پیشاب مثانہ سے خارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اوعیہ منی سے منی ٹپک کر خارج ہو جاتی ہے۔

مثانہ میں تین سوراخ ہوتے ہیں دو اوپر گردوں کی نالیوں (حالبین) کے سوراخ تیسرا سوراخ مجری بول یعنی پیشاب کی نالی کا ہوتا ہے جس میں سے پیشاب مثانہ سے خارج ہوتا ہے۔

مثانہ کی گردن پر ایک گول غدد لگا ہوتا ہے جو عموماً سکڑا رہتا ہے اور پیشاب کو مثانہ سے ہر وقت خارج نہیں ہونے دیتا۔ لیکن جب مثانہ پیشاب

سے پُر ہو جاتا ہے اور پیشاب کرنے کی ضرورت یا خواہش پیدا ہوتی ہے تو یہ غدود اوپر اٹھ کر یا ڈھیلا ہو کر پیشاب کی نالی پر اپنا دباؤ ہٹا لیتا ہے جس سے پیشاب آسانی خارج ہو جاتا ہے۔ پیشاب خارج ہونے کے بعد پھر یہ غدود اپنی جگہ پر آ کر پیشاب کی نالی کو دبا لیتا ہے۔

یاد رکھیں

جب بھی پیشاب خارج ہوتا ہے تو مثانہ ذاتی طور پر سکڑتا ہے اور یہ سکڑ چاروں طرف سے ہوتا ہے اور یہ سکیڑ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک تمام پیشاب مثانہ سے خارج نہیں ہو جاتا۔

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ گردوں میں ہر لمحہ پیشاب بنتا رہتا ہے۔ اور بذریعہ حالبین مثانہ میں آتا رہتا ہے۔

گردوں سے جو حالبین یا نالیاں مثانہ میں آتی ہیں ان سے پیشاب آسانی اور بغیر رکاوٹ کے مثانہ میں آتا رہتا ہے لیکن مثانہ سے پیشاب ان نالیوں میں واپس نہیں جا سکتا کیونکہ ایک تو طبقات مثانہ میں ان کی رفتار ترچھی ہوتی ہے دوسرے نالیوں (حالبین) کے اختتامی سروں پر استری جھلی کی بلندیاں شکل کواڑوں کے لگی ہوتی ہیں جو پیشاب کے واپس جانے کو روکتی ہیں۔

مجری بول یا نائیزہ

انگریزی نام	عربی نام	اردو نام
یوریتھرا (URITHERA)	مجری بول	پیشاب کی نالی

تعارف پیشاب کی نالی کو فارسی زبان میں نائیزہ کہتے ہیں یہ ایک غدی دغشائی نالی ہے۔ جو مثانہ سے شروع ہوکر قضیب کے (احلیل) یعنی سوراخ بول میں ختم ہوتی ہے۔ مردوں میں اس کی لمبائی ۸ اور عورتوں میں ڈیڑھ انچ ہوتی ہے۔

مردوں کی پیشاب کی نالی کے تین حصے ہوتے ہیں ۱۔غدہ ودی والا حصہ ۲۔غشائی حصہ ۳۔ سفنجی حصہ

غدہ ودی والا حصہ اسے پراسٹیٹ گلینڈز والا حصہ یا پراسٹیٹک پورشن بھی کہتے ہیں۔ یہ حصہ تقریباً سوا انچ لمبا ہوتا ہے۔ یہ حصہ دوسرے حصوں کی نسبت زیادہ فراخ ہوتا ہے۔ لیکن دونوں سروں پر قدرے تنگ ہوتا ہے۔ اس کے ضمن میں ایک لمبا ابھار نظر آتا ہے جو منی کو مثانہ میں جانے سے روکتی ہے اس کے دونوں طرف اور سامنے ایک خفیف نشیب پایا جاتا ہے چنانچہ جانبی نشیبوں کو جن میں غدہ مذی کی نالیاں کھلتی ہیں عربی میں حبیب المذی اور انگریزی میں پراسٹیٹک سائنس کہتے ہیں۔

اور سامنے والے نشیب کو جس میں دونوں مجریٰ منی کھلتے ہیں، انہیں عربی میں حبیب المنی اور انگریزی میں سائنس پاکولیرس کہتے ہیں۔

ورم گردہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ورم گردہ	ورم الکلیہ	برائٹس ڈیزیز

تعارف اس مرض میں گردہ سوج جاتا ہے۔ شکل میں لمبوترا سا ہو جاتا ہے اور اس کی رنگت سرخی کی بجائے سفید مائل میلی سی ہوجاتی ہے۔ باوجود شدید ورم کے گردوں میں درد نہیں ہوتا۔

حقیقت ورم کلیہ

گردے جگر کے کارندے اور ملازم ہیں۔ یعنی غدد ہونے کے ناطے یہ جگر کے ماتحت ہیں۔ جگر ہی سے اپنی غذا اور قوت حاصل کرتے ہیں۔ گردوں کا پیشاب پیدا کرنا یا نہ کرنا جگر کے تیز یا سست ہونے کی علامات ہیں۔

ورم کلیہ کی اقسام

۱۔ ورم گردہ خلطی یا صفراوی ۲۔ ورم گردہ سوزشی دخونی۔

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ورم گردہ یا کلیہ کی دو اقسام ہیں جو کہ اوپر درج ہیں۔ جن کے فرق نہ سمجھنے سے گردوں کے علاج میں بہت مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ یعنی اکثر علاج ناکام ہو جاتا ہے۔

ورم گردہ صفراوی

یاد رکھیں اسے ورم گردہ خلطی بھی کہتے ہیں جو قانون مفرد اعضاء میں جگر و گردوں کے کیمیاوی فعل کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ جب جگر کے غدد جاذبہ کا فعل تیز ہو جائے تو صفرا کی پیدائش تو کثرت سے ہونے لگتی ہے لیکن اس

کا اخراج براہ گردہ نہیں ہوتا۔ جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ صفرا بن بن کر خون میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ صفرا کو جسم غذا بنا سکتا ہے نہ خون میں مزید سما سکتا ہے۔ ایسے موقعوں پر جسم کی خلاؤں میں جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے ہاتھ پاؤں چہرہ سوج جاتے ہیں یہ سب کچھ ہمیں جسم کے بیرونی حصہ میں تبدیلیوں کی صورت میں نظر آتا ہے۔

یاد رکھیں

بالکل اسی طرح جسم کی اندرونی خلاؤں میں بھی سوجن آجایا کرتی ہے۔ بلکہ جسم کے ہر پرزہ کے قدرجا ذبہ پھول جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب گردوں میں ورم و سوجن آجاتی ہے تو اکثر دل تلی، جگر، پھیپھڑے بھی پھیل جاتے ہیں یعنی حجم میں بڑھ جاتے ہیں۔ انہیں عرف عام عظم قلب، عظم جگر و طحال وغیرہ کہتے ہیں۔

ایک راز کا افشا

قارئین یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ گردے، جگر، طحال اور دل وغیرہ میں جب ایسا ورم ہو جائے تو درد بالکل نہیں ہوا کرتا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ صرف اور صرف یہی ہوتی ہے یہ غدی و صفراوی ورم ہوتا ہے۔

چونکہ غدی عضلاتی تحریک کا یہ ورم ہوتا ہے اور اس تحریک میں قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق اعصاب و دماغ شل ہو جاتے ہیں یعنی ان میں شدید سکون ہو جاتا ہے جس سے دماغ اعصاب کی طرف سے احکامات آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی جسم میں احساسات کی شدید کمی ہو جاتی ہے اس کمی کی وجہ سے ان اعضا میں درد وغیرہ نہیں ہوتا۔

ورم گردہ سوزشی خونی

گردوں کے اس ورم میں گردوں کے حیثیتی اعضا (غلاف ناقلہ) میں شدید تیزی ہوتی ہے۔ دوران خون جگر و گردوں میں تیزی سے جمع ہو رہا ہوتا ہے جس سے گردوں میں پہلے سوزش اور پھر ورم ہو جاتا ہے۔

گردوں میں پہلے ورم میں بھی کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ یعنی ورم بھی کم ہو سکتا ہے اور زیادہ بھی۔ چونکہ گردوں کے اس ورم میں خون کا اجتماع ہوتا ہے صفرا ہونے کی وجہ سے بڑی تیزی سے خارج ہو رہا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گردوں کے خونی ورم کی وجہ سے پیشاب قطرہ قطرہ اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔

اس ورم میں گردوں کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے ذرا سی حرکت کرنے یا گردوں پر دباؤ پڑنے سے شدید درد ہوتا ہے۔

اسباب ورم گردہ صفراوی

شدید گرم بستر یا زمین پر لیٹنا۔ گرم سرد ہو جانا۔ پسینہ کا یکایک بند ہو جانا گرمی کے بخار۔ مثلاً زرد بخار (غدی عضلاتی بخار) سرخ بخار (عضلاتی غدی بخار) محرقہ بخار چیچک، سل و دق۔

ایسی زہریلی اور تیز اثر ادویات کا کثرت استعمال جن سے جگر گردوں کے فعل میں تیزی آجائے۔ اور صفرا کثرت سے بن کر جمع ہونے لگے۔

مثلاً تارپین۔ نیلی مکھی۔ حمل کا ساتواں آٹھواں مہینہ جس میں بچہ کا دباؤ گردوں پر پڑنے لگتا ہے۔ دوسرے ان دو مہینوں میں عورت کی تحریک بھی غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے جس سے اس کے گردے صفرا کا اخراج روک دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حاملہ کے گردوں میں اماس ہو جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں سوج جاتے ہیں۔

یاد رکھیں یہ مرض عورتوں کی نسبت مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ کیونکہ مردوں کا مزاج پہلے ہی عضلاتی شدید ہوتا ہے اور کثرت سے مرغن غذائیں کھاتے ہیں۔

علامات ورم گردہ صفراوی

چونکہ اس مرض میں جگر و گردوں کے غدد جاذبہ شدید تیز ہوتے ہیں صفرا کی پیدائش تو ہوتی ہے لیکن اس کا اخراج بند ہوتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ہاتھ پاؤں چہرہ سوج جاتا ہے۔

بعض دفعہ گردوں میں صفرا کا اخراج اس طرح بند ہو جاتا ہے جس طرح کھال یا نہر میں کوئی بڑی رکاوٹ آ جائے تو پانی کھال کی دیواروں کے اوپر سے نکل جاتا ہے اور ارد گرد کے علاقوں میں پھیل جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح اچانک صفرا کا اخراج بند ہو جاتا ہے اور مریض بیٹھے بٹھائے چند ہی گھنٹوں میں سوج کر کپا ہو جاتا ہے۔ آنکھیں سوجن کی وجہ سے کھولنی مشکل ہو جاتی ہیں۔

اگر بخاروں کے دوران ہو تو آہستہ آہستہ ہاتھ پاؤں پر سوجن آتی ہے جو گردوں کے ورم کی علامت ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ گردوں کے راستے براہ

پیشاب صفرا کا اخراج نہیں ہوتا۔

بخاروں کے دوران سردی لگتی ہے پیاس کا غلبہ ہوتا ہے طبیعت بے چین ہوتی ہے کمر میں گردوں کے مقام پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔

بعض دفعہ دونوں گردے متورم ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں زیادہ اماس پیٹ پر ہوتا ہے جو استسقاء زقی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

انجام مرض

ہر مرض کا انجام اس کی شدت خفت پر منحصر ہوتا ہے چونکہ اس تکلیف میں دونوں گردوں کے مسامات اچانک بند ہو جایا کرتے ہیں جس کے نتیجے میں یک دم منٹوں اور گھنٹوں کے اندر جسم سوج جایا کرتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ صفرا کا اخراج ۹۰٪ بند ہو جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ مسامات جسم بھی کام چھوڑ دیتے ہیں یعنی پسینہ بھی نہیں آتا۔

اگر اتنی شدید تکلیف میں مناسب علاج شروع ہو جائے تو جتنی جلد مرض آیا تھا اتنی جلد چلا جاتا ہے۔ لیکن مناسب اور صحیح علاج نہ ملنے کی صورت میں مر جاتا ہے۔

ہاں اگر استسقا ہو جائے تو شاذ و نادر ہی مریض مرتا ہے۔ کیونکہ مرض چھپی نہیں رہتی بلکہ ظاہر اور ننگی ہو جاتی ہے اگرچہ چہرے ہاتھ پاؤں اور بدن کی سوجن میں بھی استسقا والی رطوبات ہوتی ہے جسے اطباء استسقا لحمی کہتے ہیں۔ لیکن اسے یکدم خارج کرنے کا کوئی طریقہ آج تک وضع نہیں ہو سکا۔ اس کے برعکس پیٹ میں جو پانی جمع ہو چکا ہوتا ہے اسے ٹروکار

ذریعہ یا سر بخ کے ذریعہ فوراً خارج کر دیا جاتا ہے جس سے مریض سکون محسوس کرتا ہے۔ اس دفعہ کے دوران مریض کے گردوں اور جسم کے مسام کھولنے کا بندوبست کر لیا جاتا ہے۔ لہذا مریض یقینی طور پر بچ جاتا ہے۔ جوانوں کی نسبت بچے اس مرض سے زیادہ مرتے ہیں۔

علاج

ورم گردہ صفراوی کے علاج میں ایک اہم غلطی کا ازالہ

ورم گردہ کا علاج بتلانے سے قبل اطباء کی ایک غلط فہمی کا ازالہ کرانا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ علاج میں کوتاہی نہ ہو۔

بعض اطباء کا اصول علاج یہ ہے کہ گردوں کو آرام کرنے دیں اور اخراج مادہ کے لئے معرقات (پسینہ لانے والی) سہلات (دست لانے والی) دواؤں کا استعمال کریں۔ اگر گردوں کو صاف کرنے کے لئے ہلکے مدرات (پیشاب لانے والی) دوائیں استعمال کریں۔

قارئین سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ گردوں کے غدد ناقلہ تو پہلے ہی آرام و سکون میں ہیں۔ بلکہ اپنا کام تقریباً چھوڑ چکے ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں مریض کا جسم سوج کر کپا ہو چکا ہوتا ہے۔ علاج کرتے وقت اگر مزید وقت ضائع کیا گیا تو مریض چل بسے گا۔

ان حکماء کو یہ بھی غلط فہمی ہے کہ پسینہ لانے والی اور پاخانے لانے والی ادویہ کا اثر گردوں پر نہیں ہوتا ہوگا بلکہ ان کا اثر جلد اور انتڑیوں پر ہوتا ہوگا۔ لیکن یاد رکھیں جسم کے اندر کوئی دوا غذا داخل کریں۔ اس کا اثر جسم کے ذریعے

ذریعے پر ہوتا ہے گردوں کا متاثر ہونا لازمی ہے۔

یاد رکھیں جلد کے مسامات حقیقت میں غدد ناقلہ ہیں۔ جب جلد کے غدد ناقلہ کام کرنے لگیں گے۔ تو پسینہ آئے گا۔ چونکہ گردے بھی غدد ناقلہ ہیں اس لئے پسینہ لانے والی ادویہ سے گردوں کا فعل بھی تیز ہوگا انہیں آرام کیسے ملے گا۔ حقیقت یہ ہے اب گردوں کو آرام کرانے کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ ان سے زیادہ سے زیادہ کام لینے کا وقت ہے تاکہ مریض فوراً موت کے منہ سے نکل آئے۔

لہذا

قانون مفرد اعضاء ہدایت کرتا ہے کہ ایک منٹ بھی ضائع کئے بغیر فوراً غدد ناقلہ کا فعل تیز کرنے کے لئے غذا دوا دیں۔ کیونکہ غدد جاذبہ نے صفراوی رطوبات کا اخراج روک رکھا ہے۔ جونہی غدد ناقلہ کا فعل تیز ہوگا فوراً نہ صرف گردے پیشاب کا اخراج شروع کر دیں۔ بلکہ مسامات جلد، انتڑیاں اور آنکھ ناک وغیرہ سے بھی رطوبات کا اخراج شروع ہو جائے گا۔ دیکھتے ہی دیکھتے یعنی لمحہ بہ لمحہ مریض کا جسم دبلا پتلا ہونے لگے گا۔ تمام اماس اور سوزش غائب ہو جائے گی اگر استسقاء کی صورت بن چکی ہوگی تو پیٹ سے بھی پانی کا اخراج ہو کر استسقاء زقی ختم ہو جائے گا۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی نسخے جن میں غدی اعصابی محرک، ملین، مسہل، اکسیر و تریاق شامل ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

یعنی اگر مریض کو قبض ہے تو غدی اعصابی مسہل دیں شدید تکلیف کی

کی صورت میں اکسیر اور تریاق غدی اعصابی کھلا سکتے ہیں۔ اگر گرمی زیادہ معلوم ہوتی ہو تو غدی اعصابی مقوی (البوب) بھی ساتھ کھلا سکتے ہیں۔

یاد رکھیں

مریض کو روزانہ ۵ / ۶ بار پیشاب آنا ضروری ہے اور پاخانے پانی کی طرح پتلے آنے چاہئیں۔ اگر مریض کو غدی اعصابی جوشاندہ کا بھپارہ دیں تو مسامات کے ذریعے پسینہ کی صورت میں فاضل صفراوی رطوبات خارج ہو جائیں اس طرح چند دنوں کے اندر اندر مریض سنبھل کر تندرست ہو جائے گا۔ چونکہ اس مرض میں غدد جگر میں تحریک اور قلب میں تحلیل یا ضعف ہوتا ہے اور اعصاب و دماغ میں سکون پیدا ہوتا ہے اس مریض کو مقویات قلب کے نام سے عضلاتی محرکات نہ کھلائیں۔ بلکہ اعصابی محرکات و مقویات کھلائیں جن میں خمیرہ جات مفرح قلب اور دیر سازی اغذیہ شامل ہیں مثلاً خمیرہ گاؤزبان سادہ، خمیرہ گاؤزبان عنبری مرواریدی، مفرح شاہی وغیرہ کھلائیں۔

غذا مریض کو صبح مربہ گاجر یا گلقند یا مربہ آملہ کھلائیں اور چائے کے طور پر الائچی زیرہ پکا کر دودھ ملا کر پلائیں۔ اگر چائے کو دل نہ کرے تو گنے کا رس یا عرق مکو کاسنی دیں۔ اگر قبض شدید ہو تو سہل ریوند عصارہ دو چنے کے برابر پیس کر کھلائیں۔ اگر ڈاچی کا دودھ مل سکے تو پانی کی جگہ پلا سکتے ہیں۔

یادداشت اگر پانی کی وجہ سے پیٹ پھٹنے والا ہو گیا ہو اور مریض پانی کے بوجھ سے تنگ آ گیا ہو اور سانس لینے میں تکلیف محسوس کرتا ہو۔ تو ٹروکاز کے ذریعہ (پانی نکالنے والا آلہ) پانی نکال دیں۔

یادداشت یاد رکھیں پانی نکالتے وقت مریض سے پوچھتے رہیں کہ گھبراہٹ یا ضعف قلب تو نہیں ہے یا اگر یکدم مریض کے چہرے اور جسم پر پسینہ آجائے اور مریض سست ہو جائے پانی نکالنا بند کر دیا۔ ورنہ مریض کے مرجانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ کھانے والی ادویہ کے ساتھ شربت بزوری بھی پلائیں تو سونے پر سہاگے کا کام دیتا ہے۔

مسامات جلد کھولنے کے لئے ضماد

ھوالشافی مکو خشک، گل خطمی، گل بنفشہ، آرد جو، اکلیل الملک ہر ایک دس دس گرام آب مکو سبز حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری سب ادویہ کو پیس کر آب مکو میں ملا کر حلوہ سا بنا لیں۔ مریض کے پیٹ پر ضماد کر دیں۔

پسینہ لانے کیلئے

ھوالشافی آٹے کا چھان، جو مقشر، تخم خطمی، مکو، بابونہ۔ اکلیل الملک پانچ کلو پانی میں ۱۰/۱۰ گرام ادویہ لیکر رات کو بھگو دیں صبح جوش دیکر مریض کو کرسی پر بٹھا کر چادر اوڑھا دیں۔ اور جوشاندہ والا دیگچہ مریض کے سامنے رکھ دیں کہ بھاپ اٹھ کر مریض کے جسم پر لگے اور چادر سے باہر بھاپ ضائع نہ ہو چند ہی منٹ بعد مریض کو پسینہ آئے گا۔ جس سے مسامات کھل جائیں گے اور فضلات خارج ہو نگے۔

مسامات کھولنے کیلئے یہ نسخہ بھی مفید ہے

ھو الشافی

پوست ریٹھا	گل کیسو	اجوائن دیسی	کلونجی
۱۰ گرام	۵۰ گرام	۲۰ گرام	۱۰ گرام

ترکیب تیاری

سب ادویہ ۵ کلو پانی میں رات بھگو دیں صبح جوش دیکر غسل کرائیں انشاء اللہ تمام جسم کے مسامات کھل جائیں گے اس کے بعد پسینہ خود بخود آنے لگ جائے گا۔ اماس اور سوجن جلد ختم ہو جائے گی۔

شدید ورم گردہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
شدید ورم گردہ	ورم کلیہ شدید	ایکوٹ برائٹس ڈیزیز

"ACUTE BRIGHTS DISEASE"

تعارف: گردوں میں دورانِ خون بڑھ کر سوزش ہو جاتی ہے جس سے گردے حجم میں بڑھ جاتے ہیں اور دردناک ہو جاتے ہیں۔

اسباب قارئین ذہن نشین کر لیں کہ عضو میں دو قسم کا عظم یا ورم ہوا کرتا ہے۔ ۱۔ عضو کی تحریک یا دورانِ خون کا اس کی طرف جانا۔ جس سے اجتماع خون ہو کر محرک عضو میں سوزش اور ورم ہو جایا کرتا ہے ایسے ورم والے عضو میں شدید درد ہوا کرتا ہے۔

۲۔ اس عضو میں تسکین ہو کر اس کے اپنے فضلات اس کے اندر رک جاتے ہیں جس سے اس کا جسم حجم میں بڑھ جاتا ہے جسے اس کا عظم کہتے ہیں۔

یہاں شدید ورم گردہ سے مراد گردوں میں دورانِ خون کی تیزی اور ان کی تحریک کی وجہ سے ورم ہوتا ہے۔

تحریک ورم گردہ چونکہ گردوں میں یہ ورم خون کی کثرت اور تحریک سے آیا کرتا ہے اس لئے شدید ورم گردہ کی تحریک غدی اعصابی ہوا کرتی ہے۔

علامات گردوں میں چونکہ اجتماع خون ہوتا ہے لہذا ان میں شدید سوزش اور ورم ہو جاتا ہے۔ ذرا سی حرکت سے فوراً گردوں میں درد ہوتا ہے۔ اٹھتے بیٹھتے اور جھکتے وقت شدید درد ہوتا ہے۔ درد کی ٹیسیں مثانہ تک آتی ہیں۔ چونکہ قلب و عضلات میں شدید تحلیل ہوتی ہے اس لئے دل میں سستی اور کمزوری ہو کر خفقان قلب کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مریض کو بے چینی شدید ہوتی ہے۔ شدید بے چینی کی وجہ سے نیند کم آتی ہے۔ البتہ غنودگی سی طاری رہتی ہے۔ مریض تنہائی پسند ہو جاتا ہے۔

یہاں اس حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ چونکہ شدید ورم گردہ غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اس لئے مریض کے جسم پر اماس یا سوجن نہیں ہوتی جیسا کہ جگر اور گردوں کی غدی عضلاتی تحریک میں چہرے اور ہاتھ پاؤں بلکہ تمام جسم پر ورم و سوجن آیا کرتی ہے۔

چونکہ آنکھیں بھی غدود (گلینڈز) ہیں اس لئے گردوں کی مشارکت سے آنکھیں بھی سرخی مائل ہو جاتی ہیں ان سے پانی بہتا ہے خارش ہوتی ہے۔

چونکہ دماغ اچھی طرح تحریک میں نہیں آیا ہوتا اس لئے نسیان کی شدید علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہاتھوں پاؤں میں احساسات کم ہوتے ہیں۔ مریض ہاتھوں اور پاؤں کے سونے کی شکایت کیا کرتا ہے۔

تشخیص اگر جگر گردوں کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی کی وجہ سے ورم ہو تو چہرہ

صفرا کا اخراج بند ہو جاتا ہے اس سے ایسے گردوں میں درد نہیں ہوتا ایسے مریضوں کے ہاتھ پاؤں بھی سوج جاتے ہیں لیکن ان میں درد بالکل نہیں ہوتا۔ البتہ چونکہ گردے سوجے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے گردوں کے مقام پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ پیشاب زردی سرخی مائل ہوتا ہے اور اس میں البیومن خصوصیت سے خارج ہوا کرتے ہیں اس کے برعکس جب گردوں کی غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے تو غدد نافذ صفرا کا اخراج کر رہے ہوتے ہیں چونکہ صفرا محرق جالی ہے اس لئے ایسے مریضوں کی آنکھوں ناک مقعد اور پیشاب کی نالی میں جلن ہوتی ہے۔ پیشاب کھل کر آنے کی بجائے قطرہ قطرہ آتا ہے۔ پیشاب کا رنگ کسی قدر زرد سفیدی مائل ہوتا ہے۔

علاج چونکہ گردوں کی غدی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے ورم گردہ کو تحلیل کرنے کے لئے دوران خون کو اعصاب و دماغ کی طرف روانہ کرنا چاہیے اس مقصد کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ غذا اعصابی دیں انشاء اللہ شفا دے گا۔ ان کے علاوہ درج ذیل نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی: سہاگہ میٹھا سوڈا۔ ہلدی ریوند خطائی۔ پوست بندق ہر ایک ہم وزن۔ سب کو پیس کر نصف گرام سے ایک گرام دن میں تین بار

ھوالشافی: زیرہ سفید۔ الائچی کلاں۔ دھنیا۔ پوست ریٹھہ۔ تخم بالنگو ہم وزن سب ادویہ کو پیس کر ½ گرام سے نصف گرام ہمراہ کچی لسی یا عرق گلو کاسنی۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہیں۔ ورم گردہ کو تحلیل کرتا ہے پیشاب کھول

کراتا ہے نہایت اعلیٰ درجہ کا محرک اعصاب و دماغ ہے۔ ہاتھ پاؤں کا جسم کے کسی حصے کا سن ہونا کے لئے موثر ترین دوا ہے۔

ورم گردہ کے علاج میں ہدایات

ورم گردہ کے مریض کو جماع سے قطعی پرہیز کرائیں جب تک ورم یا درد کا احساس ہو اس وقت تک عورت کے نزدیک نہ جانے دیں۔

اگر مریض مزدوری کرتا ہو یعنی ٹرک وغیرہ پر بوریاں چڑھانے یا وزن اٹھانے کا کام کرتا ہو۔ جسے عرف عام میں پلے داری بھی کہتے ہیں سے بالکل پرہیز کرے۔ کشتی یا کبڈی کے کھیل میں بھی حصہ نہ لیں۔ مقویات باہ جن میں شنگرف کچلہ لونگ دار چینی اور غدی مسہلات جن میں جمالگوٹہ اور ریوند عصارہ شامل ہیں نہ کھلائے جائیں۔ مریض کو آرام سے لٹائے رکھیں۔

نوٹ: قبض کا خاص خیال رکھیں۔

ورم گردہ کے مریض کی غذا

صبح مکھن بادام یا گلقند۔ گاجر کا مربہ یا گاجر کا حلوہ۔ میں کوئی کھلا کر اوپر زیرہ سفید کی چائے پلائیں یا دودھ کی لسی (کچی لسی) پلائیں۔

دوپہر مولی مونگرے۔ شلجم۔ گاجر۔ کدو۔ توری ٹینڈے وغیرہ میں سے کوئی سالن مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

شام اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا سالن کھا لیں۔ اگر بھوک کم ہو تو بہتر ہے کچھ نہ کھائیں اگر مریض کچھ کھانے کی طلب کرے تو مربہ گاجر یا گلقند ہی کھلائیں۔

یا سبوس اسبغول دودھ میں ملا کر کھلائیں۔

ورم گردہ میں غلط فہمیاں

عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ جب بھی گردہ میں ورم ہوگا اس کے اپنے جرم یا جسم میں ہوگا اور اسی کے علاج کے لئے غذائی۔ دوائی اور تدابیری علاج تجویز کئے جاتے ہیں۔

کوئی طبیب یہ سوچنے کی زحمت گوارا نہیں کرتا کہ گردوں کے جرم میں ورم ہے یا اس کے عضلاتی اعصابی پردوں میں ورم ہے۔ حالانکہ متقدمین اطباء نے تشخیص کرنے سے قبل اس حقیقت کی طرف واضح اشارات دیئے ہیں۔

مثلاً اکسیر اعظم مصنفہ مسیح دوراں حکیم محمد اعظم ناظم جہاں اور ان معزز مترجم حکیم کبیر الدین صاحب نے کتاب کے صفحہ ۱۱۷۵ پر ورم گردہ کا عنوان لکھ کر لکھا ہے۔

عمل کے لحاظ سے ورم گردہ کی متعدد قسمیں ہیں۔ چنانچہ بعض اوقات ورم جرم (جسم) گردہ میں ہوتا ہے۔ بعض اوقات تجویف کی جانب باطن اور بعض اوقات خارجی جہت میں ہوتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسے ورم جرم گردہ کے علاوہ ان کے پردوں میں ورم ہو جاتا ہے۔ انہیں گردوں کے اوپر ہونے کی وجہ سے گردوں کا ورم ہی کہہ لیا جاتا ہے۔

یاد رکھیں گردوں پر پہلا پردہ اعصابی ہوتا ہے اور دوسرا پردہ عضلاتی ہوتا ہے۔ جب گردوں کے اعصاب سوزش ناک ہو جائیں تو گردوں کے اعصابی پردوں میں ورم ہو جایا کرتا ہے۔ جس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ مریض کو

پیشاب بہ تکلیف کثرت سے آیا کرتا ہے اس کے گردے اعصابی پردوں کے ورم کی وجہ سے تحلیل ہوتے معلوم ہوتے ہیں۔

لیکن اگر گردوں کے عضلاتی پردے عضلاتی تحریک کی وجہ سے متورم اور سوزش ناک ہو جائیں تو گردے بے تکلیف سے ہوتے بھی ہوں گے مگر ان میں تنگی اور کھنچاؤ بھی ہوتا بعض دفعہ پیشاب میں خون بھی آنے لگتا ہے۔ کسی قدر درد مختلف ہوتا ہے لیکن پانی کی پیاس بہت کم لگتی ہے مریض ایک دو گھونٹ پانی سے زیادہ نہیں پی سکتا۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں سرخی مائل آیا کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ گردوں کے ورم کبھی حار کبھی بارد اور کبھی بلغمی تسلیم کئے جاتے ہیں۔ قانون مفرد اعضاء گردہ کا ورم صرف گردہ کے جرم کے ورم کو گردہ کا ورم قرار دیتا ہے۔ باقی اورام کو گردوں کے پردوں کا ورم یا شرکتی ورم قرار دیتا ہے۔

اگر گردوں کے اعصاب سوزشناک ہونے سے ورم ہو تو

علاج عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا اور تدابیر اختیار کریں اور اغذیہ بھی تحریک کے مطابق کھلائیں۔

اگر گردوں کے عضلات سوزشناک ہو جائیں تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ اور دوا کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

پرانا ورم گردہ

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام	
			CHRINIC NEPHRITS
پرانا ورم گردہ	ورم کلیہ مزمن	کرانک نفرائٹس	CHRONIC
گردوں کی لاغری	ہزال کلیہ	کرانک برائٹس ڈیزیز	BRGHTS DISEASES

تعارف جب گردوں کے غدد جاذبہ کا فعل اعتدال پر نہ آئے اور ان میں مسلسل تیز کام رہے تو گردوں کا ورم مزمن صورت اختیار کر لیتا ہے مریض کا چہرہ اکثر سوجا ہوا ہوتا ہے۔ ہاتھوں پاؤں پر سوجن ہوتی ہے اگر مریض بس یا ریل میں چند گھنٹے سفر کرے تو اس کے ہاتھ پاؤں پر اماس آجاتا ہے۔

اسباب گرم ماحول۔ گرم خشک اغذیہ کا مسلسل استعمال۔ مقوی باہ ادویہ اغذیہ کا کثرت سے استعمال جو لوگ شراب کے عادی ہوتے ہیں ان کے گردوں میں ورم ہوتا رہتا ہے۔ بعض عورتوں میں ساتویں آٹھویں مہینہ کے حمل کے دوران تمام جسم پر اماس آجایا کرتا ہے جو گردوں کے ورم کی وجہ سے ہی ہوتا ہے

علامات اگر ورم گردہ کا کامیاب علاج نہ ہو سکے تو آہستہ آہستہ مرض پرانا ہو جاتا ہے اکثر مریضوں کے پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں جس سے دمہ کشی اور خشک کھانسی کی تکالیف ہو جاتی ہے۔

ایسے مریضوں میں کمی خون کی شکایت لازمی ہوا کرتی ہے چونکہ گرمی خشکی سے یہ مرض ہوتا ہے اس لئے اکثر مریض کو نکسیر آتی ہے بعض کو خونی قے بھی آنے لگتی ہے بعض مریض میں استسقا ہو کر بگڑ جاتا ہے۔ پیشاب زردی مائل سرخ آتا ہے۔ پیشاب تھوڑا تھوڑا کئی بار آتا ہے۔ پیشاب میں کثر البیومن آتی ہے اگر پیشاب کی مقدار کم ہو جائے تو البیومن کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ حالت قائم رہے تو اور پیشاب بہت کم بنے تو اکثر بے ہوشی ہو جاتی ہے سر میں درد کبھی اعضاء میں تشنج ہونے لگتا ہے اگر سر پر خون کا دباؤ بڑھ جائے تو دماغی شریانیں پھٹ کر موت واقع ہو جاتی ہے اس حالت کو ڈاکٹر لوگ ہیمرج (دماغی شریان پھٹنا) کہتے ہیں۔

اگر پیشاب کی پیدائش بند ہو جائے تو سمیت بول ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

انجام مرض چونکہ مریض کے گردوں کے غدد جاذبہ انتہائی تیز ہو جاتے ہیں اور غدد ناقلہ کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر مناسب صحیح علاج نہ مل سکے تو اکثر مریض مر جایا کرتے ہیں۔

علاج

چونکہ مریض کے گردوں کے اور مثانہ کے غدد جاذبہ تیز ہوتے ہیں اور غدد ناقلہ کام چھوڑ چکے ہوتے ہیں اس لئے اگر فوراً غدد کا فعل تیز کر دیا جائے اور غدد جاذبہ کمزور کر دیئے جائیں تو صفرا و حرارت کا اخراج ہو کر چند ہی دنوں میں مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

لہٰذا جب بھی آپ کے پاس گردوں کے ورم اور چہرہ ہاتھ پاؤں اور جسم پر اماس و سوجن کا مریض آئے تو فوراً اسے غدی اعصابی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی اور اعصابی غدی نسخہ جات سب مفید ہیں۔ ان میں سے ضرورت کے مطابق محرک۔ ملین مسہل اور اکسیر وغیرہ دے سکتے ہیں۔ اگر کمی خون زیادہ ہو تو دوا کے ساتھ فولاد کے مرکبات کھلائیں۔

ھوالشافی

نوشادر	قلمی شورہ	ریوند خطائی	کشتہ فولاد
۱۰ گرام	۱۰ گرام	۵۰ گرام	۵ گرام

سب کو پیس کر محفوظ کر لیں ایک ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق مکو کاسنی یا بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

اگر پیشاب کم آتا ہو اور قبض ہو تو شربت بزوری یا شربت دینار ضرور

پلائیں۔ شدید قبض کی صورت میں یہ نسخہ ضرور دیں:۔

ھوالشافی

ریوند عصارہ ۔ سنڈھ ۔ قلمی شورہ ۔ جوکھار
۱۰ گرام ۲۰ گرام ۲۰ گرام ۲۰ گرام

باریک کر کے ½ گرام سے ½ ۱ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ شربت بزوری کھلائیں دو تین پانی کی طرح پاخانے آنے چاہئیں اگر زیادہ آئیں تو دوا کم کریں۔ اگر قبض ہو تو وزن دگنا کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

یادداشت

یاد رہے یہ نسخہ اماس اور استسقاء زقی کے لئے انتہائی موثر اور فوری اثر ہے مریض کے گردے انتہائی بیکار کرنے گئے ہیں جس سے اماس سوجن اور پیٹ کا پانی کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور ایک مہینہ کے اندر پانی بننا بند ہو جاتا ہے

بول زلالی

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
زلالی پیشاب	بول زلالی	البیومی نوریا
ضعف گردہ	ضعف کلیہ	ALBUMINURIA

تعارف

زلال کو ڈاکٹری میں البیومن کہتے ہیں یہ ایک ایسا مادہ ہے جو جانداروں حیوانات اور نباتات کی بناوٹ و ساخت میں پایا جاتا ہے چنانچہ انڈے کی سفیدی خالص البیومن ہوتا ہے۔ اسی طرح انسان کے خون میں بھی ایک خاص تناسب سے البیومن ہوتی ہے اگر فاضل ہو جائے تو گردوں کی راہ خارج ہونے لگتی ہے۔ اکثر مریض اسے پیشاب میں خارج ہوتی دیکھ کر حیران منی

یا دھات خارج ہونے کی شکایت کرتے ہیں۔
چونکہ کمیت کے لحاظ سے پیشاب سے ہلکی ہوتی ہے اس لئے جب تک پیشاب خارج ہونے لگتا ہے تو اکثر پیشاب سے پہلے خارج ہوا کرتی ہے جو انڈے کی سفیدی کی طرح ہی ہوتی ہے۔

اسباب

البیومن جگر و غدد کی اور گردوں کی غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے آیا کرتی ہے۔ کیونکہ اس تحریک میں صفرا و حرارت خون میں جمع ہونے لگتی ہے جس سے خون کے البیومن (ہلکے مادے) خون سے زیادہ جدا ہونے لگتے ہیں۔ لہٰذا جب خون جب گردوں میں آتا ہے تو جہاں خون کے فضلات (پیشاب وغیرہ) جدا ہوتے ہیں وہاں خون کی البیومن بھی ضرورت سے زیادہ خارج ہونے لگتی ہے اور مثانہ میں پیشاب کے اوپر اکٹھی ہونے لگتی ہے جب پیشاب خارج کیا جاتا ہے یا پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو پیشاب سے پہلے یا بعد بڑی مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ چونکہ منی کی طرح لیسدار ہوتی ہے اس لئے مریض گھبرا جاتا ہے کہ اسے تو دھات نکلنے کی بیماری لگ گئی ہے۔

ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

جیسا کہ بول زلالی کے ناموں میں ضعف گردہ یا ضعف کلیہ اس کا نام تجویز کیا گیا ہے درست نہیں ہے کیونکہ ان ناموں سے ظاہر ہوتا ہے کہ البیومن یا البیومن نوریا کی تکلیف یا علامت گردے کے کمزور ہونے کی وجہ سے ظاہر ہوتی ہوگی لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑی غلط فہمی ہے۔ کیونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق ضعف گردہ اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوا کرتا ہے اور تسکین گردہ عضلاتی

اعصابی تحریک سے ظاہر ہوا کرتا ہے۔

ببکن

بول زلالی جگر و غدد کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی تحریک کے دوران آیا کرتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق غدی عضلاتی جگر و غدد کی ابتدائی تحریک دتیزی کا نام ہے لہذا بول زلالی کے دوران ضعف جگر یا گردہ سمجھنا غلطی ہے۔

بول زلالی اور سوء القینہ

چونکہ بول زلالی غدی عضلاتی تحریک سے آیا کرتا ہے اور سوء القینہ بھی غدی عضلاتی تحریک سے نمودار ہوا کرتا ہے اسی طرح بول زلالی کے مریض کے جسم پر اماس و تہیج ہو جایا کرتا ہے اور سوء القینہ کے مریض کا سارا جسم سوجا ہوتا ہے اسے کبھی بول زلالی آیا کرتا ہے۔ اس لئے ان دونوں تکالیف کو ایک ہی مرض سمجھنا درست ہے یعنی بول زلالی کے مریض کو سوء القینہ کا مریض کہہ سکتے ہیں۔

اسباب علامات اکثر کمر میں مقام گردہ پر دباؤ یا بوجھ محسوس ہوتا ہے چونکہ پیشاب بنتا ہی تھوڑا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ گردہ بھی کسی قدر سوجا ہوا ہوتا ہے اس لئے جتنا پیشاب بنتا ہے اتنا ہی خارج ہوتا رہتا ہے۔

چونکہ تحلیل عضلات شدید ہوتی ہے اس لئے ضعف باہ کمزور ہو جاتی ہے چہرہ زردی مائل کا نظر آیا کرتا ہے اگر مرض شدت اختیار کر جائے تو تمام جسم سوج جاتا ہے اگر مناسب علاج نہ ہو سکے تو استسقاء ذقی بھی ہو جاتا ہے۔

بول زلال کے اسباب میں غلط فہمیاں

بعض طبی کتب میں بول زلال کے اسباب میں خوفناک غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً بول زلالی فعلی جیسے ڈاکٹری فنکشنل البیومی نوریا کہتے ہیں۔
۲۔ بول زلالی حمیٰ جیسے فیبریل البیومی نوریا۔
۳۔ اور بول زلالی اسمی جیسے ٹیوروٹک البیومی نوریا کہتے ہیں۔
۴۔ بول زلالی عصبی جیسے نیوروٹک البیومی نوریا کہتے ہیں۔
۵۔ بول زلالی غذائی۔ جیسے ڈائٹک البیومی نوریا کہتے ہیں۔
۶۔ بول زلالی عضوی جیسے آرگینک البیومی نوریا کہتے ہیں۔

قارئین زلال یا البیومن کی ایک ہی ماہیت ہے کسی سبب سے اس کی ماہیت تبدیل نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک غدد جاذبہ کا فعل تیز نہ ہو جائے اور حرارت تیز نہ بڑھ جائے اس وقت تک براہ گردہ البیومن یا زلال نہیں آ سکتے۔ یعنی زلال آنے کے لئے گردوں کے غدد جاذبہ کے فعل میں آنا یعنی تیز یا تحریک میں آنا ضروری ہے۔ لیکن مقام حیرت ہے۔ اعصاب کے فعل میں آنے یا ان کے تیز ہونے سے (نیوروٹک البیومن نوریا) غدد جاذبہ کیسے تیز ہوں گے جب غدد جاذبہ تیز نہیں ہو سکتے تو البیومن کیسے خارج ہو سکتے ہیں۔ البتہ جب اعصاب کے فعل میں تسکین ہو جائے اور غدد جاذبہ تیز ہو جائیں تو البیومن آ سکتے ہیں۔ اسی طرح غذائی البیومی نوریا میں غذا کی نشاندہی نہیں کی گئی جس سے غدد جاذبہ تیز ہوں۔

بالکل اسی طرح زلال حمیٰ سبب کے طور پر بتایا ہے لیکن کسی ایسے بخار کی

نشاندہی نہیں کی گئی جو غدد کی تیز ہوتا ہو اور اس کے دوران زلال آتے ہوں
بول زلال سمی میں بھی کسی زہر کا نام نہیں لیا گیا جو محرک غدد ہو۔

سب سے بڑھ کر

بول زلال عضوی (آرگینک البیومی نوریا) جو صحیح سبب بتاتا ہے۔ اس میں
بھی غدد جاذبہ کا ذکر نہیں ہے جس سے طالب علم کو البیومن خارج ہونے کے اصل
سبب کا پتہ چل سکے۔

یاد رکھیں کوئی بھی تکلیف جسم میں ظاہر ہو اس کے کیفیاتی، نفسیاتی، مادی اور
عضوی اسباب سے اس کے ایک ہی قسم کے مفرد اعضاء تیز ہوں گے ایک ہی
قسم کی علامات پیدا ہوں گی۔ لہٰذا بول زلال کے آنے کا کوئی بھی سبب ہو اس سے غدد
جاذبہ ہی تیز ہوں گے۔ جن کے نتیجے میں بول زلالی آیا کرتا ہے۔

اصول علاج

البیومن جب بھی آتے ہیں غدی عضلاتی تحریک سے آیا کرتے ہیں۔ اس
وقت اعصاب و دماغ کے فعل میں سستی اور تسکین کی حالت ہوتی ہے دوسری
طرف عضلات و قلب میں تحلیل ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کا اصول علاج یہ ہے
کہ سکن اعضاء اعصاب دماغ کے فعل میں تیزی پیدا کر دی جائے۔ جونہی ان میں
تیزی آئے گی البیومن آنا بند ہو جائیں۔

دوا کے ساتھ نفسیاتی ماحول گرمی خشکی، گرم خشک اغذیہ ادویہ وغیرہ روک
دینی چاہیں ممسک ادویہ بھی نہ کھائیں کیونکہ ان میں گرم خشک سمیات ہوتی ہیں۔

ادویاتی علاج قانون مفرد اعضاء کے اصول کے مطابق غدی اعصابی اغذیہ

ہے۔ پیشاب کثرت سے بار بار آتا ہے اور سفید رنگ کا آتا ہے۔ اگر گردوں کے
غدد تیز ہو جائیں تو حرارت و گرمی کی شدت ہوگی۔ صفرا و حرارت کی کثرت
سے پیشاب بار بار تھوڑا تھوڑا اور زرد رنگ کا آنے لگتا ہے۔

لیکن

اگر گردوں کے عضلات تیز ہو جائیں۔ تو خشکی کی زیادہ اور رطوبات کی کمی ہو جاتی
ہے۔ جس سے اگر گردوں میں خشکی کی شدت سے زخم ہو جاتے ہیں جس سے خونی پیشاب
خارج ہونے لگتا ہے۔

اگر گردوں میں پتھریاں بن جائیں۔ تو جب گردوں سے نکلتی ہیں تو گردوں اور
حالبین میں زخم ہو جاتے ہیں۔

بعض دفعہ گردوں کے مقام پر چوٹ لگ جاتی ہے جس سے گردوں میں زخم ہو
جاتے ہیں زخموں سے رسنے والا خونی پیشاب کے ذریعے آنے لگتا ہے اسی طرح
بعض مریضوں میں بواسیر کا خون اچانک بند ہو جانے یا حیض کا خون اچانک بند ہونے
سے گردوں سے خون آنے لگتا ہے۔ شنگرف اور کچلہ کے مرکبات کھانے سے بھی
خونی پیشاب آنے لگتا ہے۔

علامات

اگر گردہ یا مثانہ میں زخم معمولی ہوں تو اکثر خون پیشاب کے ساتھ آتا ہے لیکن
اگر زخم بڑے ہو جائیں تو خون زیادہ مقدار میں جمع کر کے پیشاب سے پہلے یا پیشاب
کے بعد آیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ مثانہ میں پیشاب نہیں ہوتا۔ خون زخموں میں رک
کر پیشاب کی حاجت پیدا کر دیتا ہے جس سے خالص خون آتا ہے۔

اگر خون آنے کا سبب شدید سردی ہو تو خون آنے سے پہلے مریض کو شدید سردی لگتی ہے اور اس کا جسم کانپنے لگتا ہے۔ پھر خون آنے لگتا ہے۔

یاد رکھیں

اگر خون گردوں سے آئے تو چونکہ خون کے لوتھڑے بن جاتے ہیں۔ لہٰذا جب خون آنے لگتا ہے تو خون کے لوتھڑے حالبین میں پھنس جاتے ہیں جس سے درد گردہ کی طرح درد محسوس ہوتا ہے اور پیشاب میں مل کر آتا ہے۔ اگر مثانہ سے خون آئے تو اکثر پیشاب کے بعد آتا ہے۔ اگر مجری بول سے خون آئے پیشاب سے پہلے آیا کرتا ہے۔

علاج خون گردہ سے آئے یا مثانہ سے پیشاب کی نالی سے ان کے عضلات سوزشناک ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کے اعضائے غدد میں تسکین اور اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے۔ رطوبات کی شدید کمی ہو کر ان اعضا میں زخم ہوتے ہیں۔ لہٰذا ایسے مریض کو غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیے اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات کھلائیں ان میں محرک، ملین، مسہل اکسیر، تریاق دے سکتے ہیں۔

درج ذیل نسخہ جات بھی بے حد موثر ہیں۔

ھوالشافی دم الاخوین، سنگ جراحت، پھٹکری، کہربا شمعی ہر ایک ۱۰، ۱۰ گرام

پیس کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک ایک ایک گرام صبح دوپہر شام ہمراہ شربت انجبار کھلائیں۔

افعال اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔

ھوالشافی لعاب بہیدانہ، شیرہ بارتنگ، شربت انجبار ۱۰ گرام ۱۰ گرام ۳۰ گرام

سب کو ملا کر صبح شام ہمراہ دودھ بکری کھلائیں۔

ھوالشافی ہلدی، نوشادر، قلمی شورہ، صندل سفید ہر ایک ہم وزن سب کو پیس کر ایک ایک ۱ گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔

ھوالشافی کیلشیم لیکٹیٹ ۱ گرام، لیموں واٹر ایک انڈے کی سفیدی کا گھول، خیساندہ السی (۱۰ گرام السی کا خیساندہ)

ترکیب تیاری ۱۰ گرام السی کو ۱۰۰ گرام پانی میں رات بھگو دیں صبح چھان کر کیلشیم لیکٹیٹ اور انڈے کی سفیدی کا محلول ملا کر ایک ہی بار پلا دیں۔ ایسی دو خوراک صبح و شام دیں۔

بلا ارادہ پیشاب آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بے ارادہ پیشاب نکلنا	سلسل بول	ان کانٹی نینس آف یورین
بول بے خبری	استرخا مثانہ	In continence of Urine

تعریف مثانہ کی یہ ایک ایسی تکلیف ہے کہ جتنا پیشاب گردوں سے بن کر آتا ہے، اتنا پیشاب کی حاجت کے بغیر نکل جاتا ہے یعنی مریض کو پیشاب کی خبر تک نہیں ہوتی۔

اسباب۔ اکثر یہ تکلیف بوڑھے اشخاص کو ہوتی ہے کیونکہ بچپن اور جوانی

کے دودھ سے کھلائیں۔

اگر شربت بزوری کے ساتھ کھلائیں تو بہت جلد آرام آجاتا ہے۔

ھوالشافی مغز تخم خربوزہ ۲ حصہ، مغز تخم خیارین ۲ حصہ، تخم کدو ۲ حصہ، تخم خسن ۱ حصہ

مغز بادام ۲ حصہ، ست ملٹھی ۱ حصہ، خشخاش ۱ حصہ، لعاب اسبغول حسب ضرورت

پہلے خشک ادویہ پیس لیں پھر لعاب اسبغول کی مدد سے ٹکیاں یا گولیاں بنا لیں۔ دو دو گولی صبح دوپہر شام۔

ھوالشافی گندھک آملہ سار۔ قلمی شورہ۔ اجوائن خراسانی ہم وزن

مقدار خوراک پیس کر آدھا آدھا گرام ہمراہ کچی لسی

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں۔

خواص و فوائد قطرہ قطرہ پیشاب آنے کو روکتا ہے اور زیادہ مقدار میں لاتا ہے۔ مثانہ اور غدہ قدامیہ کی جلن کے لئے بے حد مفید ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کی دوا ہے۔ محرک و مقوی اعصاب ہے۔

بول فی الفراش

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بستر میں پیشاب نکل جانا	بول البستر	بیڈ وے ٹنگ
	بول فی الفراش	[illegible]

تعارف رات کو سونے کی حالت میں بستر پر پیشاب نکل جاتا ہے

جب کپڑے بھیگتے ہیں تو مریض کو پتہ چلتا ہے کہ اس کا پیشاب بستر پر نکل گیا ہے

حقیقت مرض قارئین ذہن نشین کر لیں کہ پیشاب کی یہ تکلیف نفسیاتی طور پر خواب کی حالت میں ہوا کرتی ہے۔ یعنی حقیقت میں مریض خواب کی حالت میں ہوتا ہے۔ اس وقت محسوس کر رہا ہوتا ہے کہ وہ لیٹرین یا روڑی وغیرہ پر پیشاب کر رہا ہے۔ لیکن چونکہ وہ اس وقت خواب کی حالت میں بستر پر سویا ہوتا ہے۔ لہذا پیشاب بستر پر نکل جاتا ہے۔ اسی نسبت سے اس تکلیف کو بول فی الفراش کہتے ہیں۔

علامات عموماً رات کو یا دن کو سوتے ہوئے بستر پر پیشاب نکل جاتا ہے۔ بعض دفعہ بستر پر سوتے ہی پیشاب نکل جاتا ہے جب اسے جگایا جاتا ہے اور کپڑے تبدیل کر دیئے جاتے ہیں تو دوبار سوتے ہی پھر پیشاب نکل جاتا ہے اس طرح اکثر بار بار پیشاب آتا ہے مریض کے گھر والے پریشان ہو جاتے ہیں۔

مریض اپنے والدین کو بتاتا ہے کہ میں پیشاب تو لیٹرین یا روڑی پر کیا تھا بستر پر کیسے نکل گیا۔ آہستہ آہستہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ اسے خواب میں پیشاب نکلتا ہے یاد رکھیں جس طرح خواب میں احتلام ہوتا ہے بالکل اسی طرح خواب میں بچے پیشاب کیا کرتے ہیں۔

تحریک عضلاتی اعصابی تحریک میں آٹھ نو سال کے بچے بستر میں پیشاب کیا کرتے ہیں۔

علاج عضلاتی اعصابی قلب و عضلات کی کیمیائی تحریک ہے جس میں ریاح اور گیس زیادہ بنتے ہیں یہی ریاح اور گیس مثانہ

یہ ردعمل کر کے پیشاب کی حاجت پیدا کر دیتے ہیں اس وقت مریض خواب کی حالت میں ہوتا ہے۔

اس حالت کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کی اغذیہ و ادویہ کھلانا ہے ان ادویہ اغذیہ کا خاصہ ہے کہ یہ ریاح اور گیسز کو ختم کر دیتی ہے جونہی گیسز اور ریاح ختم ہوتی ہیں فوراً مریض بستر پر پیشاب کرنا بند ہو جاتا ہے۔ اس مقصد کے لئے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ قانون مفرد اعضاء سے دیکھ کر اور بنا کر کھلائیں۔ اگر قبض ہو تو غدی عضلاتی ملین یا مسہل دیں۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

جوارش جالینوس یا جوارش کمونی دن میں تین بار کھلائیں۔ غذا عضلاتی و غدی کھلائیں۔ مولد ریاح اور عضلاتی اعصابی غذا روک دیں۔ اعصابی اغذیہ سے بھی قطعاً منع کر دیں۔

ھوالشافی پودینہ اجوائن، گوگل، مصبر ہر ایک ہم وزن۔ سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق چہار سے کھلائیں۔

فوائد قاطع بلغم و رطوبت ہے ملین و مسہل ہے۔ ریاح کو نہ صرف ختم کرتا ہے بلکہ رکے ہوئے ریاح کو خارج کرتا ہے۔ سلسل بول اور بول بستری کے لئے بے حد مفید ہیں۔

عسر البول

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام	
پیشاب کا مشکل سے آنا	عسر البول	ڈس یوریا	DYSURIA

تعارف اسے تنگی بول بھی کہتے ہیں۔ مریض جب بھی پیشاب کرتا ہے اسے بڑی تنگی اور تکلیف سے پیشاب آتا ہے۔ اکثر قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آتا ہے۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مثانہ بھرا ہوا ہے۔ لیکن جب پیشاب کرنے لگتا ہے تو قطرہ قطرہ رستا ہے۔ مریض زور لگاتا ہے لیکن پیشاب بہت کم آتا ہے۔

اسباب پیشاب کی نالی کی غشائے مخاطی جو غدی جسم یا مادہ کی بنی ہوتی ہے میں سوزش یا خراش ہو جاتی ہے جس وجہ سے نالی میں کسی قدر سوجن ہو جاتی ہے جس سے نالی تنگ ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پیشاب پوری مقدار میں خارج نہیں ہو سکتا۔ بلکہ قطرہ قطرہ تکلیف اور تنگی سے آنے لگتا ہے۔ سوزاک بھی عسر البول کا سبب بن جاتا ہے۔ بعض دفعہ چوٹ لگنے سے پیشاب کی نالی سوج جاتی ہے۔

پیشاب کی حاجت ہونے پر پیشاب روکے رکھنا بھی تنگی بول کا سبب ہو سکتا ہے۔ رحم کا بڑھنا یا حمل کے دوران رحم کا دباؤ پیشاب کی نالی پر پڑنے سے تنگی بول کی شکایت ہو جایا کرتی ہے۔ غدہ قدامیہ کے بڑھ جانے سے بھی تنگی بول کی شکایت ہو جاتی ہے۔

علامات تنگی بول اس وقت ہوتی ہے جب غدی اعصابی تحریک شدت اختیار کر جائے۔ جب مریض پیشاب کرتا ہے تو

بندش بول یا پیشاب پیدا نہ ہونا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بندش بول	اسر البول	سپریشن آف یورن
پیشاب کا رک جانا	انقطاع البول	[SUPP]RATION OF URINE

تعارف یہ خاص گردوں کے کام چھوڑنے (پیشاب نہ بنانے) کی [علامت] ہے۔ چنانچہ کئی کئی دن تک مریض کو قطرہ پیشاب نہیں آتا۔ پیشاب بننا ہی بند ہو جاتا ہے۔

اسباب قارئین استاد صابر ملتانیؒ نے پیشاب کے متعلق چند [اصول] پیش کئے ہیں اگر ان کے مطابق عمل کیا جائے تو پیشاب کے پیدا ہونے یا نہ ہونے کا مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ آپ کہتے ہیں۔ "عضلات پیشاب پیدا کرتے ہیں۔ غدد پیشاب روکتے ہیں اعصاب پیشاب خارج کرتے ہیں۔

یہ ایک ایسا سنہرا اصول ہے کہ پیشاب کی تمام امراض کا علاج اس اصول کے مطابق آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔

جب عضلات پیشاب پیدا نہیں کرتے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عضلات میں سکون ہے یا تحلیل ہے۔

تشخیص

اگر مریض کے گردوں کے عضلات میں تسکین ہو گی تو پیشاب کی بار بار

حاجت ہو گی۔ کیونکہ اعصاب ہی پیشاب جاری کیا کرتے ہیں۔ چونکہ تسکین عضلات کی وجہ سے پیشاب بنتا نہیں اس لئے پیشاب کی حاجت تو ہوتی ہے لیکن پیشاب نہ ہونے کی وجہ سے قطرہ پیشاب نہیں نکلتا۔

اس کے برعکس جب کسی غذا دوا سے غدی عضلاتی تحریک شدید ہو جائے اور غدد جاذب ضرورت سے زیادہ کام کرنے لگیں تو قلب و عضلات میں شدید تحلیل ہو کر پیشاب بننا بند ہو جاتا ہے۔

ایسے مریض کو کئی کئی دن پیشاب کی حاجت ہی نہیں ہوتی لیکن غدی تحریک پیشاب روکنے کی تحریک ہے اس لئے نہ مثانہ میں پیشاب ہوتا ہے نہ حاجت ہوتی ہے۔ البتہ ایسے مریض کا چہرہ ہاتھ پاؤں پر ہو ورم یعنی سوجن آجاتی ہے جسم کا رنگ زردی مائل آتا ہے اگر تھوڑا بہت پیشاب کبھی آئے تو اس کا رنگ زرد و سرخی مائل ہوتا ہے۔ بندش بول کی زیادہ تر تکلیف شوگر روکنے کی ادویہ سے یا ممسک و مقوی ماہ ادویہ کے کثرت استعمال کے دوران ہوا کرتی ہے۔

ایک واقعہ میرا ہمسایہ چوہدری خوشی محمد بدقسمتی سے ذیابیطس اور شوگر کی تکلیف میں مبتلا ہو گیا۔ اسے ڈاکٹروں نے ڈرایا کہ اگر میٹھا کھایا تو آپ کو آرام نہیں آئے گا۔ علاج کے لئے مروجہ ادویہ خوب کھائیں آہستہ آہستہ کمزور ہونے لگا۔ پیشاب کم بار آنے لگا۔ اور وہ سمجھنے لگا کہ اب میری تکلیف کا علاج ہو گیا ہے۔ لیکن گھبراہٹ بے چینی بے خوابی بڑھ گئی۔ سر میں درد ہونے لگیں۔ بلڈ پریشر بڑھ گیا۔

ایک دن چوہدری خوشی محمد میرے گھر آیا۔ کہنے لگا حکیم صاحب مجھے ذیابیطس اور شوگر سے تو آرام ہے۔ لیکن میرا سکون ختم ہو گیا۔ نہ نیند آتی ہے نہ بے چینی مٹتی ہے!

میں نے نبض دیکھی شدید غدی عضلاتی تھی چہرے پر کسی قدر ورم تھی۔ میں نے قارورہ کے بارے میں پوچھا کتنے بار آتا ہے تو جواب دیا کہ ایک یا دو بار دن رات میں آتا ہے میں نے کہا چوہدری صاحب آپ شوگر کے مریض ہیں آپ کو تو ۵، ۶ بار پیشاب آنا چاہیے اتنا کم پیشاب تو آپکو مارڈالے گا تمام زہر خون میں اکٹھے ہو گئے ہیں جس وجہ سے گھبراہٹ بے چینی اور بے خوابی ہوتی ہے اب آپ میٹھی چیزیں کھائیں تاکہ پیشاب زیادہ آئے۔

لیکن اس نے میری بات پر عمل نہ کیا۔ ڈاکٹروں سے مشورہ کیا۔ تو اسے کہا گیا کہ میٹھا کھانا آپ کے لئے جرم ہوگا۔ جو ادویہ آپ کھا رہے ہیں وہ ٹھیک ہیں۔ بدقسمتی سے دو تین دن بعد گھبراہٹ زیادہ ہو گئی۔ پیشاب اور بھی کم ہو گیا۔ بمجبوراً ملتان نشتر ہسپتال لے گئے۔ وہاں ڈاکٹروں نے کہا کہ اس کے گردے بند ہو گئے ہیں۔ انہیں واشش کئے بغیر پیشاب نہیں آئے گا۔ چنانچہ گردے واشش کرنے شروع کر دیئے ساتھ میٹھا کھانے کی بھی ہدایت کر دی۔ آہستہ آہستہ پیشاب زیادہ آنے لگا۔ اور طبیعت سنبھل گئی گھر آتے وقت پھر پہلا علاج جاری کرنے کی ہدایت کی جو نہی پہلی ادویہ شروع کرائی گئیں پیشاب پھر بند ہو گیا۔ دوبارہ ملتان لے گئے۔ لیکن چوہدری صاحب جانبر نہ ہو سکے اور اللہ کو پیارے ہو گئے۔

انہی تجربات کی بنا پر میں شوگر کے مریضوں کو ہدایت کیا کرتا ہوں کہ پانچ دفعہ مسلمان نماز پڑھتا ہے اگر شوگر کے مریض کو ۵، ۶ بار پیشاب آتا رہے تو ٹھیک ہے ورنہ مزید پیشاب کم کرنے کی ادویہ کھائی گئی تو بندش بول ہونے کا خطرہ ہے۔

علاج اوپر کے طریقہ سے تشخیص کریں۔ اگر اعصابی تحریک ثابت ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخے پیشاب پیدا کرنے کے لئے بے حد موثر ہیں کھلاتے ہی پیشاب بننا شروع ہو جاتا ہے۔

اگر تشخیص سے غدی عضلاتی تحریک ثابت ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات کھلائیں انشاء اللہ شفا دے گا۔

پیدائش بول کے لئے یہ نسخہ بے حد مفید ہے۔

گل کیسو۔ ریوند خطائی۔ پھٹکڑی ہر ایک ۲۰، ۲۰ گرام

سب کو نیم کوفتہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیکر گردوں پر تولیہ رکھ کر ٹکور کر دیں۔ دو تین دن مسلسل ٹکور کرنے سے پیشاب آنے لگتا ہے۔

ایک اعتراض

اس نسخہ کو دیکھ کر حکماء کے ذہن میں اس سوال کا پیدا ہونا فطری ہے کہ جب عضلات پیدا کرنے تو یہ نسخہ (ٹکور) تو اعصابی اثرات کا حامل ہے اس سے تو اعصاب تیز ہوں گے نہ عضلات۔

قارئین یہ سوال درست ہے۔ جب کسی مریض کو غدی عضلاتی تحریک کی وجہ سے تحلیل عضلات ہو گی تو پیشاب پیدا نہ ہو گا جب اس نسخہ سے غدد میں تحلیل ہو جائے تو لامحالہ عضلات کی تحلیل ختم ہو جائے گی اس طرح عضلات میں منعقد ہو جانے تقویت آ جائے گی لہذا آہستہ آہستہ عضلات پیشاب بنانے لگ جائیں گے

زہر بول

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیشاب کا زہر	تسمم بول، سمیت بول	یوریمیا [illegible]

تعارف قارئین ہمارے جسم میں جس طرح مسامات جسم خصیے، رحم اور غدد وغیرہ فاضل مادوں کو خارج از بدن کرتے رہتے ہیں بالکل اسی طرح گردے بھی فضلات خون کو پیشاب کی صورت میں بنا بنا کر خارج کرتے رہتے ہیں۔

بد قسمتی سے بعض دفعہ گردوں کے غدد جاذبہ یا گردوں کی قوت جاذبہ زیادہ تیز ہو جاتی ہے تو فضلات خون کو خون جدا نہیں کرتی بلکہ خون میں ہی واپس کر دیتی ہے۔ آہستہ آہستہ خون کے یہی فاضل زہر کی صورت اختیار کر لیتے ہیں جس سے بدن کی رنگت زردی مائل کبھی سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔ صفرا کی کثرت کی وجہ سے ہو تو مریض کا رنگ زردی مائل اور ہاتھوں پاؤں پر اماس و سوجن ہو جاتی ہے۔

اسی حالت کو طبیب حضرات پیشاب کا زہر یا تسمم بول کہتے ہیں۔

اسباب علامات چونکہ پیشاب بنتا ہی کم ہے اس لئے بدن میں فضلات کی صورت میں یہی پیشاب جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے چہرے اور بدن کا رنگ زردی مائل ہو جاتا ہے۔ مریض کو ساتھ ضعف عضلات و قلب ہوتا ہے۔ خفقان قلب اور دوران سر یعنی اٹھتے بیٹھتے چکر آتے ہیں دل گھبراتا ہے۔ پیشاب تھوڑی مقدار میں زردی مائل یا سرخ ہوتا ہے۔

تحریک تسمم بولی سمیت بول یا تسمم بول کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے۔

یاد رکھیں اس حالت کے شدت اختیار کرنے سے بائیں طرف درد سر ہونے لگتا ہے۔ تسکین اعصاب کی وجہ سے غنودگی طاری ہو جاتی ہے۔ بعض صورتوں میں غشی کے دورے بھی ہونے لگتے ہیں۔ مریض کا سانس پھولتا ہے مریض کے حواس میں فرق آ جاتا ہے۔ چونکہ خون میں پیشاب ہی دورہ کر رہا ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کے جسم اور سانس سے پیشاب کی متعفن بو آتی ہے۔

علاج چونکہ زہر بول کے مریض کے غدد جاذبہ تیز ہوتے ہیں، غدی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے لہٰذا ایسے مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ اور ادویہ جنہیں عرف عام میں مدر بول ادویہ کہتے ہیں کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

تسمم بول کے مریض کے گردے حقیقت پیشاب بنا ہی نہیں رہے ہوتے لہٰذا زیادہ تر پیشاب پیدا کرنے والی ادویہ اغذیہ دیں

اکسر

گردے اعصابی تحریک کی وجہ سے پیشاب نہ بنا رہے ہوں تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں اور اگر غدی عضلاتی تسمم بول کا سبب ہو تو جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات دیں۔ یہ نسخے بھی مفید ہیں۔

ھوالشافی۔ ریوند خطائی ۵۰ گرام۔ نوشادر ۱۰ گرام قلمی شورہ ۱۰ گرام۔

سنڈھ ۱۰ گرام ۔ مرچ سیاہ ۱۰ گرام
سب کو پیس کر ایک ایک گرام صبح دوپہر شام کھلائیں۔

ورم مثانہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام	
مثانہ کی سوزش	جرب مثانہ	وسائیکل اری ٹیبلٹی	[illegible]

تعارف ابتدا میں مثانہ میں ہلکا ہلکا دغدغہ ہوتا ہے، پھر خارش اور سوزش ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔

قارئین آپ نے حکیم انقلاب صابر ملتانیؒ کی تحقیقات سوزش و اورام والی کتاب پڑھی ہوگی جس میں سوزش خارش اور ورم پر مدلل بحث کی گئی ہے۔

اسباب ۔ قارئین ذہن نشین کر لیں کہ مثانہ میں ورم بھی اول تحریک سوزش خارش کے بعد ورم ہوا کرتا ہے۔

چونکہ مثانہ بذات خود غدی غشائی مادہ کا بنا ہوا ہے لہٰذا جب مریض کباب بھنے چنے اور تیز شوربے کے گوشت اچار پکوڑے۔ کریلے وغیرہ گرم مصالحے سے بنا کر کھاتا ہے تو اس کے مثانہ میں دوران خون بڑھ جاتا ہے جیسے چیزیں اور کھاتو سے مثانہ میں جلن اور خارش ہونے لگتی ہے جو بڑھتی بڑھتی سوزش و ورم مثانہ کا باعث بن جاتی ہے۔

بعض دفعہ کھیل کود کے درمیان گیند یا کسی کی لات مثانہ پر لگتی ہے جس سے اس پر ورم آجاتا ہے اسی طرح عظم غدد غدامیہ کی وجہ سے مثانہ پر مسلسل دباؤ باعث ورم مثانہ بن جاتا ہے۔

عورتوں میں چونکہ مثانہ کے بالکل قریب ان کا رحم ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے رحم ٹل جائے یا حمل کی وجہ سے رحم مثانہ پر دباؤ ڈالے تو بھی ورم مثانہ ہو جایا کرتا ہے

علامات چونکہ مثانہ کے اندر ہی ورم اور سوزش ہوتی ہے اس لئے مثانہ پیشاب کو زیادہ دیر اور زیادہ مقدار میں روک نہیں سکتا۔ بلکہ تھوڑی تھوڑی دیر بعد خارج کرتا ہے اگر پیشاب کو تھوڑی دیر روک لے تو مثانہ میں درد ہونے لگتا ہے۔ پیشاب جب بھی آتا ہے تھوڑا تھوڑا قطرہ قطرہ جلن کے ساتھ آتا ہے۔

تحریک قانون مفرد اعضا کی رو سے ورم مثانہ غدی عضلاتی تحریک کا نتیجہ ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بڑی بڑی طبی کتب میں تحریر ہے کہ ورم مثانہ کی تشخیص کر کے علاج شروع کرنا چاہیے یعنی پہلے پیشاب کا امتحان کریں۔ چنانچہ اگر پیشاب ترشی ہو تو کھاری دوائیں دینی چاہیں۔ اگر پیشاب کھاری ہو یا یوریٹس یا فاسفیٹس یا آکسالیٹس آتے ہوں تو اصل سبب کو دریافت کر کے علاج کریں۔

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ترشی محرک عضلات ہے نہ کہ محرک غدد لہٰذا ترشی سے مثانہ کے عضلات تو سوزش ناک ہو سکتے ہیں۔ لیکن خود مثانہ سوزش ناک نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھیں مثانہ میں جب بھی ورم ہوگا اس وقت جگر گردوں میں شدید تیزی ہوگی۔

اس وقت نہ ترشی زیادہ ہوگی نہ کھاری پن خون و پیشاب میں زیادہ ہوگا۔ بلکہ نمک و سالٹس کی زیادتی ہوگی

یاد رکھیں کھاری پن محرک اعصابی ہے اس سے تو مثانہ کے اعصاب سوزشناک ہو سکتے ہیں۔ لیکن مثانہ جو خود غدی جسم ہے میں کھاری پن سے سوزش ممکن نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اگر گردہ میں ورم یا مثانہ میں ہو تو ان کے پردوں اعصابی یا عضلاتی میں ہوگا۔ یا ان کے اپنے جرم یا جسم میں ورم ہوگا۔

اس معالج کے لئے یہ تشخیص کرنا لازمی ہے کہ اس وقت موجودہ مریض کے گردہ یا مثانہ کے اعصاب یا عضلات سوزشناک ہیں یا خود گردہ مثانہ کے جسم سوزشناک ہو چکے ہیں۔

تشخیص مرض

چونکہ ورم کسی عضو کی انتہائی تیزی کی حالت میں ہوا کرتا ہے اس لئے ہر ورم کی یقینی تشخیص نبض اور قارورہ سے ہوگی۔

مثلاً اگر قارورہ سفیدی مائل ہے تو گردوں کے اعصاب سوزشناک ہیں اگر سرخ یا سرخی مائل ہے تو گردوں کے عضلات سوزشناک ہیں۔ لیکن اگر قارورہ زرد یا زردی مائل ہے تو خود گردوں کے جسم سوزشناک ہیں۔

علاج عام طور پر گردہ کے جسم میں سوزشناک کیفیت ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ گردوں کے اندر دو قسم کے غدد کام کرتے ہیں۔ مثلاً غدی جاذبہ اور غدد ناقلہ۔

جب گردوں کے غدد جاذبہ تحریک و تیزی میں ہوں گے تو مفرد اعضا کے ضرورت

سے زیادہ جمع ہونے سے گردے سوج جائیں گے۔ لیکن ان میں درد نہیں ہوگا البتہ مریض گردوں کے مقام پر بوجھ محسوس کرے گا۔ پیشاب کم مقدار میں آئے گا جس کا رنگ زرد سرخی مائل ہوگا۔ ایسے مریض کے سارے جسم خصوصاً ہاتھ پاؤں پر شدید اماس و سوجن ہوگی۔

ایسی حالت قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق غدی عضلاتی تحریک ہوا کرتی ہے اس حالت کا علاج غدی اعصابی تحریک پیدا کرنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لو کہ غدی عضلاتی کو تبدیل کرنے کے لئے غدی اعصابی تحریک پیدا کرتا ہے۔ یا غدد جاذبہ کا فعل روک کر غدد ناقلہ کا فعل تیز کرتا ہے۔

جونہی غدی اعصابی غذا دوا دی جائے گی فوراً ورم غائب ہونا شروع ہو جائے گا۔ ہاتھ پاؤں کی سوجن بھی ختم ہو جائے گی۔

اگر

گردوں کے غدد ناقلہ سوزشناک ہیں تو گردوں میں شدید درد ہوگا۔ کمر پر ذرا بوجھ پڑنے یا ہلنے چلنے بلکہ بات کرنے سے بھی درد ہوگا۔ اس وقت غدی اعصابی تحریک زوروں پر ہوگی چونکہ گردوں میں خون کا اجتماع ہوگا اس لئے اس کے علاج کے لئے اعصابی تحریک پیدا کر کے خون کو اعصاب کی طرف روانہ کر دیا جائے جس سے فوراً گردوں کا ورم فوراً تحلیل ہونا شروع ہو جائے گا چند گھنٹوں کے اندر تڑپتا ہوا مریض آرام و سکون محسوس کرے گا۔

اس مقصد کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات اور اسی مزاج کی غذا کھلائی جائے گی۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخے بے حد مفید اور مؤثر ہیں ضرورت کے

مطابق ... ملین مسہل۔ اکسیر تریاق تک استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ... نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ھوالشافی پوست ریٹھہ ۱ حصہ، اجوائن خراسانی ۱ حصہ، قلمی شورہ ۱ حصہ

ترکیب تیاری سب کو پیس کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک ½ گرام سے نصف گرام دن میں تین بار

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہے۔ شدید محرک اعصاب و محلل مدر ہے گردوں کے ورم کو فوراً تحلیل کرتا ہے۔ پیشاب کھول کر لاتا ہے۔

ٹکور ورم گردہ

ھوالشافی پوست ریٹھہ، پوست خشخاش۔ اجوائن خراسانی، بابونہ، گل گیسو ہر ایک دس دس گرام

سب کو ۲ کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر مقام ورم پر تولیہ رکھ کر پانی نطول دیں۔ یا ٹکور کریں۔ فوراً درد و ورم کم ہونا شروع ہو جائے گا۔

ھوالشافی پوست ریٹھہ، ست ... سنڈھ۔ قلمی شورہ ہر ایک ہم وزن۔

ترکیب تیاری ریٹھہ کا چھلکا اور دوسری ادویہ کو باریک ... کر لیں
مقدار خوراک ½ گرام سے نصف گرام ہمراہ دودھ ... یا عرق مکو کاسنی

افعال و اثرات اعصابی غدی ہیں۔

خواص مدر بول، محلل تبخیری پتھر و مثانہ۔ مخرج صفرا اور مقوی اعصاب و دماغ ہے۔ دوران خون کو جگر سے نکال کر دماغ و اعصاب کی طرف روانہ کر دیتا ہے۔ جس سے ورم گردہ و مثانہ غائب ہو جاتا ہے۔

ہدایات

چونکہ رطوبات بلغمی کی کمی ہوتی ہے اور صفرا کی زیادتی ہوتی ہے اس لئے مریض کو پسینہ لانے والی ادویہ اور تدابیر عمل میں لائیں اعصابی غدی ادویہ کے جوشاندوں سے بھپارہ دیں گل گیسو ۵۰ گرام ۲ کلو پانی میں جوش دیکر بھپارہ دیں۔

اگر ضعف قلب شدید ہو تو مفرح قلب ادویہ ساتھ لازمی استعمال کریں اگر پھیپھڑے متاثر ہو گئے ہوں اور دم کشی کی تکلیف پیدا ہو چکی ہوں تو گاؤزبان ملٹھی سونف کی چائے پلائیں۔

غذا

ورم گردہ کے مریض کو اعصابی غذا سے اعصابی عضلاتی غذا کھلائیں۔ مثلاً مولی، مونگرے۔ گاجر شلغم کدو۔ توری ٹینڈے وغیرہ مرچ سیاہ سے پکا کر کھلائیں۔

بڑا پرہیز انڈے کریلے۔ بینگن اچار۔ پکوڑے گوشت وغیرہ بند کر دیں۔

کمزوری مثانہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ کی کمزوری	ضعف مثانہ	اٹونی اف بلیڈر
مثانہ کی سستی	استرخاء المثانہ	

تعارف جب مثانہ کمزور و سست ہو جاتا ہے تو اس کے پیشاب روکنے یا خارج کرنے کی طاقت زائل ہو جاتی ہے۔

اسباب قارئین قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق مثانہ ایک غدی جسم ہے یعنی غدی مادہ سے بنا ہوا ہے۔ لہٰذا غدی اعصابی تحریک ہو یا غدی عضلاتی دونوں صورتوں میں مثانہ کمزور نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ ان تحریکات میں کسی قدر تیزی ہوتی ہے۔

اس کے برعکس اگر اعصابی تحریک پیدا ہو جائے تو مثانہ تحلیل کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے اور پیشاب روکنے یا خارج کرنے سے عاری ہو جاتا ہے۔

اسی طرح جب عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے تو مثانہ میں تسکین واقع ہو کر ضعف مثانہ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسی تحریک میں مثانہ میں تسکین ہو جاتی ہے باوجودیکہ مثانہ کے پیشاب موجود ہوتا ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن کمزوری کی وجہ سے نہ خارج کر سکتا ہے نہ روک سکتا ہے بعض دفعہ سلسل بول کی تکلیف ہو جاتی ہے۔

بعض دفعہ فالج کا سفل ہو جاتا ہے جس کی زد میں مثانہ بھی آجاتا ہے لہٰذا فالج اسفل کی صورت میں بھی مثانہ کمزور ہو جاتا ہے۔

علامات جب مثانہ کے اعصاب تیز ہو جائیں تو پیشاب سلسل بول کی طرح تھوڑا تھوڑا آتا رہتا ہے۔ مثانہ پیشاب روک نہیں سکتا۔

پیشاب سفیدی مائل نیلگوں آتا ہے۔

اگر مثانہ کے عضلات تیز ہوں جس سے مثانہ تسکین غدد کی وجہ سے پیشاب روک نہیں سکتا۔ بلکہ قطرہ قطرہ آتا رہتا ہے۔ بعض دفعہ سونے اور لیٹنے کی حالت میں مثانہ پیشاب سے بھر جاتا ہے۔ جب اٹھتا ہے تو خارج ہونے لگتا ہے۔

علاج اگر کمزوری مثانہ مثانہ کے اعصاب کے تیز ہونے کی وجہ ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا دوا کھلائیں اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں انشاءاللہ شفا دے گا۔

اگر مثانہ پیشاب سے بھرا ہوا ہو تو کیتھیٹر یا پیشاب خارج کرنے والے آلہ سے پیشاب خارج کرا دیں۔

اگر کمزوری مثانہ کے سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہو تو ایسے مریض کو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں۔ اس مقصد کے لئے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ اور ادویہ کھلائیں غذا بھی اسی تحریک کی کھلائیں۔

غذا عضلاتی و غدی کھلائیں یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی اجوائن۔ عنبر۔ گندھک آملہ سار۔ خولنجاں ہر ایک ہم وزن سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں۔

مقدار خوراک ایک گولی سے دو گولی دن میں تین بار ہمراہ عرق چار بار کھلائیں۔

تشنج مثانہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مثانہ کا اینٹھن	تشنج مثانہ	ویسائیکل سپیزم

تعارف اس تکلیف میں مثانہ میں اینٹھن اور تناؤ شدید ہوتا ہے یعنی کبھی کبھی مثانہ سکڑتا ہے اور کبھی پھیلتا ہے۔

اسباب مثانہ میں رسولی یا پتھری ہونا۔ رحم کا مثانہ پر مسلسل دباؤ ڈالے رکھنا جو اکثر حمل کی صورت میں ہوا کرتا ہے۔ مثانہ کے زخم۔ علاوہ ازیں کا بڑھ جانا۔ کثرت جماع۔ تعطیر بول قانون مفرد اعضاء کی رو سے مثانہ کے عضلات کی غدی اعصابی تحریک شدید ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے مریض کو قبض کی بجائے پیچش ہوا کرتی ہے۔ پیشاب جلن کے ساتھ آتا ہے۔

علاج مریض کو فوراً اعصابی محرک ادویہ اغذیہ کھلانا شروع کر دیں چونکہ مثانہ میں تشنج کے وقت سخت درد ہوتا ہے اس لئے فوراً مسکن درد اور محرک اعصاب ادویہ اغذیہ پانی میں جوش دیکر کسی ٹب میں بھرے جوشاندہ میں بٹھائیں۔ اگر مریض بیٹھ نہ سکتا ہو تو درج ذیل نسخہ کو ۲ کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر مثانہ پر تولیہ رکھ کر نطول کریں۔ فوراً تشنج رک جائے گا

ٹکور مثانہ

ھوالشافی پوست ریٹھہ ۵ گرام پوست خشخاش ۵ گرام ملٹھی ۵ گرام

اجوائن خراسانی ۵ گرام

سب کو توڑ پھوڑ کر ایک کلو پانی میں بھگو دیں صبح جوش دیکر مثانہ پر تولیہ رکھ کر نیم گرم پانی نطول کریں۔

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہیں۔

مسکن، مخدر ہے اعصاب کو تقویت دیتا ہے۔ غدی اور درد

خواص و فوائد کے لئے فوری اثر ہے بلکہ بعض مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

رحم میں ہونے والی تکالیف اور انکا علاج

پیڑو

اردو نام	عربی نام	انگریزی نام
پیڑو	جوف عانہ	پلوس

تعارف پیڑو ہڈیوں کا وہ خالی ڈھانچہ ہے جس میں مثانہ، سیدھی آنت، اعضاء تناسل مردانہ وزنانہ پائے جاتے ہیں۔

مقام پیڑو پیڑو کا جوف درحقیقت شکم کا نچلا حصہ ہے اس کے پیچھے ڈھڈی اور دمچی کی ہڈی ہوتی ہے اور ان کے دونوں جانب پیڑو کی ہڈی کی چندیاں وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ یہ اوپر کی طرف جوف شکم سے ملا رہتا ہے اور نیچے کی طرف اس میں مبرز کے عضلات وغیرہ لگے رہتے ہیں۔ جوف عانہ ہی وہ مقام ہے جہاں قیام حمل سے لے کر جنین وضع حمل تک قیام پذیر رہتا ہے

قدرت نے یہ حصہ بچہ کے لئے ایسا مضبوط بنایا ہے کہ کسی طرف چوٹ وغیرہ نہیں لگ سکتی

جوف عانہ کے حصے اگر جوف عانہ کو بنظر غور دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے دو حصے ہیں۔ ایک جوف عانہ کاذب و جوف عانہ صادق

پیڑو کی بناوٹ میں چار ہڈیاں کام کرتی ہیں یہ اسفنجی نما ہڈیوں کا بنا ہوا ہے جو کہ دونوں رانوں کی ہڈیوں کے درمیان واقع ہے۔

پیڑو ایک بے ڈول جوف ہے جس کی اگلی و پچھلی دیواریں عظم العانہ سے پچھلی دیوار عظم عجز اور عظم العصعص مذکورہ چار ہڈیاں آپس میں مضبوط رباطات (لگمینٹ) کے ذریعہ جڑی ہوتی ہیں۔

جنسی اعضائے مخصوصہ کی ضرورت

امراض رحم کی ماہیت، حقیقت اہمیت اور علاج بیان کرنے سے پہلے یہ مناسب رہے گا کہ جنسی اعضائے مخصوصہ زنانہ کی اہمیت، حقیقت اور ضرورت، شکل وصورت اور ان کی مخصوص ذمہ داریاں بیان کی جائیں تاکہ ان کے افعال کے بگڑنے اور صحیح کام نہ کرنے کی صورت میں مناسب علاج اور تدابیر اختیار کی جاسکیں،

جنسی اعضائے مخصوصہ کی اہمیت ضرورت

جنسی اعضاء کی اہمیت اس امر سے واضح ہے کہ ان کی خوبصورت شکل بناوٹ مردوں کے لئے کشش، وصل یعنی ملاپ کے لئے بے چین ہونا اور مغلوب شہوت ہونا۔ نفسیاتی طور پر ان اعضاء کے درست نہ ہونے سے جنسی کشش نہیں ہو سکتی اور نہ ہی شہوت کا غلبہ اور وصل کا شوق ہوتا ہے۔

جنسی اعضاء کی ضرورت اس امر سے واضح ہے کہ ان اعضاء کے بغیر نوع انسانی و نسل انسانی قائم نہیں رہ سکتی۔ بلکہ اگر یہ اعضاء موجود بھی ہوں لیکن اپنے طبعی افعال انجام نہ دے سکتے ہوں تب بھی نسل انسانی کی بقا خطرے میں پڑ جائے گی

لہٰذا اعضائے مخصوصہ کی اہمیت اور ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان اعضاء کی حتی المقدور حفاظت کی جائے جب بھی ان میں کسی قسم کا بگاڑ معلوم ہو۔ یا ان میں کسی قسم کی تکلیف ہو فوراً درست کریں تاکہ جہاں یہ اعضاء مخصوصہ نسل انسانی قائم رکھیں وہاں یہ مرد و عورت کے لئے جنسی تسکین کا باعث بھی ہوں اور یہ دنیاوی زندگی جنت کا نمونہ بنی رہے۔

اعضائے مخصوصہ زنانہ

اعضائے مخصوصہ زنانہ کو مشرحین دو اقسام میں تقسیم کرتے ہیں۔

(1) جنسی اعضائے مخصوصہ بیرونی۔

(2) جنسی اعضائے مخصوصہ اندرونی۔

جنسی اعضائے مخصوصہ بیرونی

عورت کے یہ ایسے اعضائے تناسل ہیں جو آنکھوں سے نظر آتے ہیں۔

جو تعداد میں نو ہیں۔

(1) جبل الزہرہ (2) لب کبیر فرج (3) لب صغیر (4) بظر (5) مجری بول۔ (6) ثقبہ مجری البول (7) سوراخ فرج (8) غشائے بکارت (9) اندام نہانی کی غدودیں۔

جبل الزہرہ

جبل الزہرہ کا انگریزی نام MONS VENERIS ہے عرف عام میں اندام نہانی کے اوپر کی بلندی کو کہتے ہیں۔

یہ وہ مقام ہے جو اندام نہانی کے اوپر واقع ہوتا ہے جس کی بناوٹ میں چربی اور ریشہ دار گوشت ہوتا ہے جس وجہ سے چھونے سے نرم گدگدا محسوس ہوتا ہے۔ بلوغت سے پہلے صاف شفاف اور ملائم ہوتا ہے۔ لیکن لڑکی بالغ ہونے پر اس جگہ چھوٹے چھوٹے ملائم گھنگریالے بال پیدا ہو جاتے ہیں جنہیں صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ جب عورت سیدھی کھڑی ہوتی ہے۔ تو اعضائے تناسل کا صرف یہی حصہ نظر آتا ہے۔ فعل جماع کے وقت جبل الزہرہ میں بھی دوران خون بڑھ جاتا ہے جس سے اس کی بلندی پہلے سے زیادہ اور خوبصورت ہو جاتی ہے لذت اور سرور کو دوبالا کر دیتی ہے

فرج کے بڑے لب

فرج کے بڑے لبوں کو انگریزی میں لے بی آمو جورا LABIA MAJORA کہتے ہیں۔ اور طبی نام شفران کبیر ہے۔

یہ اندام نہانی کے دونوں جانب ہوتے ہیں ان کی بیرونی سطح پر بال ہوتے ہیں ان کی اندرونی سطح چکنی اور لعابی جھلی کو تر کرتی ہے۔ یہ دونوں لب سامنے سے دبیز اور جبل الزہرہ سے ملتے ہیں پیچھے کی جانب یہ لب باریک ہوتے ہیں اور جلد کے باریک پرت کے ذریعہ سیون کی طرف ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں،

یادداشت

باکرہ یعنی نوجوان لڑکی کے یہ دونوں لب ایک دوسرے سے ملے رہتے ہیں، البتہ بچہ پیدا ہونے پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جاتے ہیں بڑھاپے میں سکڑ جاتے ہیں

ان لبوں کے اندرونی اور بیرونی سطحوں پر بے شمار روغن پیدا کرنے والے غدود ہوتے ہیں جس وجہ سے ان کی ساخت اسفنج کی طرح نرم لچکدار ہوتی ہے۔ ان میں وریدوں شریانوں کا جال ہوتا ہے جو جنسی جذبات کے وقت خون سے پُر ہو کر تن جاتے ہیں

فرج کے چھوٹے لب

بڑے لبوں کے اندر کی جانب اندام نہانی کے دو اور چھوٹے لب ہوتے ہیں انہیں طب میں شفران صغیران کہتے ہیں، اور ڈاکٹری میں NYMPHAE نمفے کہتے ہیں ان کی بناوٹ میں غدی جھلی یعنی میوکس ممبرین جسے عرف عام میں لعاب دار جھلی بھی کہتے ہیں، کیونکہ ان میں لعاب دار رطوبت کا اخراج ہوتا ہے۔

یہ دونوں لب جب سامنے کی طرف آپس میں ملتے ہیں تو قلفۃ البظر (پری پیوس آف دی کلی ٹورس) بناتے ہیں۔ جب یہی لب پیچھے کی جانب ملتے ہیں تو قید فرجی (فورشیٹ) مکمل کرتے ہیں ان پر بال نہیں ہوتے۔ پسینہ کی گلٹیاں اور اعصاب زیادہ ہوتے ہیں، جس وجہ سے ان کا مزاج نہایت حساس اور ذکی الحس ہو گیا ہے۔

بظر (کلی ٹورس)

یہ چھوٹا سا ابھار ہے جو چھوٹے لبوں کے سامنے کی طرف ملنے سے بنتا ہے اس کی ساخت مرد کے قضیب کے مشابہ ہے کیونکہ اس کی بناوٹ بھی قضیب کی طرح اسفنجی ہے اس میں پھیلنے اور سکڑنے کی صلاحیت بدرجہا اتم موجود ہوتی ہے۔ جب عورت مغلوب شہوت ہوتی ہے تو سب سے زیادہ اسی بظر میں ہیجان شہوت ہوتا ہے۔ اگر بد قسمتی سے عورت میں ہیجان شہوت نہ ہو تو تجربہ کار مرد اسی بظر کو جماع سے

قبل سہلانے کی ہدایت کرتے ہیں بلکہ عورت خود بھی ایسی خواہش کرتی ہے۔

پیشاب کا سوراخ اِسے احلیل کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ اس کا منہ عین اندام نہانی کے منہ کے اوپر ہوتا ہے عورتوں میں اس نالی کی لمبائی صرف ½ 1 انچ ہوتی ہے یہ سوراخ کسی قدر ابھرا ہوا اور دراڑ جیسا دکھائی دیتا ہے۔

سوراخ فرج اِسے اندام نہانی کا دہانہ بھی کہتے ہیں۔ سوراخ فرج اس شگاف کو کہتے ہیں جو شرم گاہ کے دونوں چھوٹے لبوں کے درمیان واقع ہے۔ کنواری لڑکیوں میں یہ دہانہ گول ہوتا ہے۔ مگر بچے جننے والی عورتوں یا شادی شدہ عورتوں میں یہ سوراخ قدرے کھل چکا ہوتا ہے۔ کنواری لڑکیوں میں تو اس سوراخ پر ایک گول پتلا پردہ ہوتا ہے جس سے یہ سوراخ بند ہوتا ہے اور یہ پردہ باہر سے نظر آتا ہے۔

پردہ بکارت اس پردے کو عرف عام میں پردہ بکارت کہتے ہیں جو کنوارپن کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔
شادی کے دن جب میاں بیوی ہمبستری کرتے ہیں تو پہلی دفعہ کے ملاپ سے ہی یہ پردہ پھٹ جاتا ہے۔

یادداشت بعض لڑکیوں میں یہ پردہ بکارت اتنا سخت ہوتا ہے کہ مجامعت کے وقت دخول نہیں ہو سکتا ہے ایسی صورت میں اسے قطع کرانا پڑتا ہے۔

اندام نہانی کی غدودیں یہ ایسی غدودیں ہیں جو فرج کے دونوں جانب ہوتی ہیں ان سے ترشح شدہ رطوبت پردہ کی بات

کے ذریعے نکلتی ہے۔ عورت وقت جماع جب مغلوب شہوت ہوتی ہے تو ان سے چکنی رطوبت خارج ہوتی ہے تاکہ عضو تناسل خشکی سے اندام نہانی زخمی نہ ہو جائے۔
یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ اگر یہ رطوبت ترشح نہ ہو تو اندام نہانی زخمی ہو جاتی ہے اور عورت کو سوزاک ہو جاتا ہے
اگر کسی مرد کو سوزاک ہو تو بھی اس کے جراثیم انہیں غدد میں جا کر انہیں سوزش ناک کر دیتے ہیں اور سوزاک کی تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں

اندرونی اعضائے تولید و تناسل زنانہ

یہ ایسے اعضاء ہیں جو باہر سے نظر نہیں آ سکتے۔ مثلاً (۱) مہبل (۲) رحم، (۳) قاذف نالیاں۔ (۴) خصیۃ الرحم۔ ان اعضاء کی تشریح درج ذیل ہے۔

مہبل یعنی اندام نہانی کی نالی اسے ڈاکٹری میں ویجائنا VAGINA بھی کہتے ہیں۔ یہ رحم دار کشادہ نالی رحم اور بیرونی اعضائے تناسل کے درمیان واقع ہے جس سے خون حیض اور بچہ گزر کر باہر خارج ہوتے ہیں باہر کی جانب فرج کے اختتام پر بند اور تنگ ہوتی ہے لیکن اندر کی جانب رحم کی گردن پر زاویہ قائمہ بناتی ہے اور فراخ ہے۔
اس نالی کی کل لمبائی کے برابر مثانہ اور پیشاب کی نالی (یوریتھرا) اور نیچے اس کے پیچھے امعاء مستقیم (رکٹم) اور مقعد ہوتی ہے
اس نالی کے اوپر کے حصہ میں عنق الرحم (سروکس) لٹکی ہوئی ہوتی ہے

مُہبل یعنی اندامِ نہانی کی ساخت — اُس کی بناوٹ میں چار پرت ہوتے ہیں اُس کا اندرونی پرت غشائے مخاطی سے بنا ہوا ہے۔ درمیانی پرت عضلاتی ہوتا ہے، بیرونی پرت اعصاب کا بنا ہوتا ہے۔ اُس کا پچھلا ذرا امعاء مستقیم تک ہوتا ہے۔ چوتھا پرت نسیج داخل کا ہوتا ہے جو غشائے مخاطی و عضلاتی پرت کے درمیان ہوتا ہے۔ مہبل میں غدد یا گلٹیاں ہوتی ہیں جن سے رطوبت رِس کر مہبل کو تر رکھتی ہے۔ یہ رطوبت جلد ترش ہو جاتی ہے جس میں جراثیم بھی فنا ہو جاتے ہیں

رِحم

رحم کو ڈاکٹری میں یوٹرس عرفِ عام میں بچہ دان اور طب میں رحم کے نام سے پکارتے ہیں۔

رحم کی شکل ناشپاتی یا الٹی صراحی کی مانند مخروطی ہوتی ہے۔ جیسا کہ شکل سے ظاہر ہے۔ باکرہ اور جوان عورت میں رحم کی طوالت ۳ انچ اور عرض میں ۲ انچ اور موٹائی یا دبازت میں صرف ایک انچ ہوتا ہے۔ رحم کا وزن صرف ۱½ اونس ہوتا ہے

ایامِ حیض میں رحم کا وزن و حجم بڑھ جاتا ہے اور وضعِ حمل کے بعد بھی رحم مکمل طور پر پہلی حالت پر نہیں آتا بلکہ پہلے سے بڑا رہتا ہے۔ البتہ حیض کے بعد سکڑتا ضرور ہے۔ رحم رباطات کے ذریعہ اٹکا رہتا ہے۔ تندرستی کی حالت میں ادھر ادھر بخوبی حرکت کر سکتا ہے

دی ہوئی تصویر میں رحم کو چیر کر اندر کا جوف دکھایا گیا ہے جس کی تشریح یوں ہے۔

(۱) تصویر میں رحم کے دونوں طرف ۱—۱ کے دو ہندسے لکھے ہیں۔ یہاں رحم کے اندر قاذف نالیوں کے داخل ہونے کے سوراخ ہوتے ہیں۔

(۲) ہندسہ ۲ کا مقام عنق الرحم یعنی گردنِ رحم کہلاتا ہے۔

(۳) جہاں تین ۳ کا ہندسہ درج ہے اسے جوفِ رحم کہتے ہیں اور ۵ کا مقام مقامِ فرج کہلاتا ہے جسے عرفِ عام میں فرج کی نالی بھی کہتے ہیں اسی نالی میں عضوِ تناسل داخل ہو کر رحم سے ٹکرایا کرتا ہے

رحم کی ساخت — رحم کی ساخت تین طبقات پر مشتمل ہے رحم کا بیرونی پرت اعصابی، درمیانی عضلاتی اور اندرونی غددی مادہ کا بنا ہوتا ہے جسے عرفِ عام میں رحم کی غشائے مخاطی کہتے ہیں۔

افعالِ ضرورت پرت و طبقاتِ رحم

رحم کا بیرونی پرت — رحم کا بیرونی پرت مثل غلاف کے تمام رحم پر چڑھا ہوتا ہے۔ رحم کے اوپر والے حصہ پر یہ پردہ مضبوطی سے چسپاں ہوتا ہے۔ البتہ نچلے حصہ میں ذرا ڈھیلا ہوتا ہے۔

رحم کا درمیانی پرت — رحم کے درمیانی پرت کو عضلاتی پرت بھی کہتے ہیں۔

جو عضلاتی ریشوں سے بنا ہوا ہے، اسی وجہ سے اس کا جسم نہایت سخت اور مضبوط ہے۔ رحم کا یہی طبقہ خون کی شریانوں و وریدوں سے پُر ہے انہی شریانوں و وریدوں سے رحم اپنی غذا جذب کرتا ہے،

رحم کا یہی پرت بچہ کی پیدائش کے وقت سکڑتا ہے اور آہستہ آہستہ بچہ کو رحم سے خارج کر دیتا ہے۔

رحم کا اندرونی پرت رحم کے اندرونی پرت کو غدی و غشائی پرت بھی کہتے ہیں یہ پردہ رحم کی پوری اندرونی سطح پر استر ہوتا ہے اس پردہ میں چھوٹے چھوٹے غدود ہوتے ہیں۔

رحم کے اس پردہ میں تقریباً ہر ماہ تغیر تبدل ہوتا رہتا ہے کیونکہ ہر حیض کے ایام میں یہ پردہ تحلیل ہو کر خون حیض کے ساتھ خارج ہوا کرتا ہے اور پھر نیا پیدا ہو جاتا ہے، مرد و عورت کی مواصلت کے بعد بیضہ انثیٰ باردار ہو کر اسی نرم مخاطی پرت پر بستر جماتا ہے یہی جھلی بچے کی پرورش کرتی ہے۔

قاذف نالیاں

FALLOPIANTUBE

یہ تعداد میں دو نالیاں ہیں، ایک دائیں اور ایک بائیں خصیۃ الرحم سے نکل کر رحم میں دائیں بائیں طرف سے داخل ہوتی ہیں۔ بلوغت میں تقریباً چار پانچ انچ لمبی ہوتی ہیں، رسی کی مانند سخت ہوتی ہیں ان کی بناوٹ بھی عجیب ہے یعنی جب یہ نالیاں خصیۃ الرحم سے نکلتی ہیں وہاں بال جیسی باریک ہوتی ہیں جوں جوں رحم کی طرف آتی ہیں فراخ ہوتی جاتی ہیں۔ قاذف رحم پر نہایت وسیع و فراخ و [illegible]

داخل رحم ہوتی ہیں۔ ان جھالردار ریشوں کا فعل یہ ہے کہ پختہ مادہ جنین کو ایام حیض میں پکڑ لیتے ہیں۔ اور قاذف نالی کے ذریعہ رحم میں داخل کر دیتے ہیں۔

مجریٰ قاذف کی بناوٹ مجریٰ قاذف کی بناوٹ بھی تین قسم کی جھلیوں یا ریشوں سے بنی ہوئی ہے اول غدی غشا، دوم عضلاتی جھلی، سوم غشائے بلغمیہ،

قاذف نالیوں کے افعال قاذف نالیوں کا اہم اور بڑا کام یہ ہے کہ بیضہ انثیٰ کو خصیۃ الرحم سے لے کر اپنے میں گزار کر بچہ دان یا رحم تک پہنچاتی ہیں۔

ان نالیوں کا ایک اہم کام یہ بھی ہے کہ عورت کی منی جس میں بیضہ انثیٰ بنتے ہیں، اپنے میں سے گزار کر رحم میں داخل کر دیتی ہے جہاں سے بصورت فضلہ یہ منی رحم سے بھی خارج ہو جاتی ہے اس طرح قاذف نالیاں پھر خصیۃ الرحم سے بیضہ انثیٰ لے کر رحم تک پہنچانے کے لئے تیار و مستعد ہو جاتی ہیں،

خصیۃ الرحم

یہ بھی تعداد میں دو ہوتے ہیں جو دائیں بائیں ایک ایک رباط کے ذریعہ
رحم سے لگے رہتے ہیں، اور دونوں طرف قاذف نالیوں کے جھالردار کے
ساتھ لگے رہتے ہیں۔

خصیۃ الرحم شکل میں بیضوی یا قدرے چپٹے بادام کی طرح ہوتے ہیں۔
جوان تندرست عورت کا خصیہ ½1 انچ لمبا، پون انچ چوڑا اور تقریباً نصف انچ موٹا
ہوتا ہے۔ ہر خصیہ کا وزن نصف تولہ ہوتا ہے۔

ایام حیض میں خصیۃ الرحم کا حجم قدرے بڑھ جاتا ہے اور حیض بند ہونے پر پھر سکڑ
جاتے ہیں حیض شروع ہونے سے قبل خصیۃ الرحم کی بیرونی سطح چکنی اور سفیدی مائل
ہوتی ہے لیکن حیض آنے پر بیضہ انثیٰ کے پھٹ جانے کے سبب داغدار ہو جاتی ہیں
قارئین یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ چونکہ بایاں خصیۃ الرحم قولون

یادداشت آنت کے بالکل قریب ہوتا ہے۔ لہذا قولون آنت اور
خصیۃ الرحم کے درد میں مغالطہ لگ جایا کرتا ہے جس کا فرق کرنا ضروری ہے۔
بعض دفعہ قولنج کا درد نہیں ہوتا بلکہ خصیۃ الرحم میں درد شروع ہوتا ہے۔ غلطی سے
مقام قولون پر ہونے کی وجہ سے قولنج کے درد کا علاج شروع کر دیا جاتا ہے
جس سے ناکامی ہوتی ہے۔

خصیۃ الرحم کی ساخت

خصیۃ الرحم کی ساخت میں تین قسم کے مادے پائے جاتے ہیں جو قانون مفرد اعضا کے
تحت اعصابی، غدی، عضلاتی کہلاتے ہیں۔ خصیۃ الرحم میں اسی ترتیب سے یہ مادے
اپنے اپنے پرت بناتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کی اندرونی ساخت

خصیۃ الرحم کے اندر تین طبقات پائے جاتے ہیں: (۱) طبقہ عضلیہ (۲) طبقہ غشائیہ (۳) طبقہ عصبیہ

طبقہ عضلیہ اسے طبقہ واصلہ بھی کہتے ہیں خصیۃ الرحم کا ڈھانچہ اسی ساخت
سے بنتا ہے۔ اس میں شریانیں اور وریدیں بکثرت ہوتی ہیں۔

طبقہ غشائیہ اسے حویصلہ جراف یا ڈگرفین فالکلز بھی کہتے ہیں۔

اس طبقہ میں باریک باریک بلبلے نما غدود بے شمار ہوتے ہیں۔

جنسی اعضاء پر تحقیقات کرنے والوں کے مطابق چھوٹی بچیوں میں تقریباً دو لاکھ اور بلوغت و جوانی کے ۳۲ لاکھ کے قریب ہوتے ہیں۔ ہر ایک حویصلہ کے اندر بیضہ بننے والے ذرات ہوتے ہیں۔ یہ ذرات ایک سے دو اور دو سے چار ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان ذراتی تقسیم کے مکمل ہونے پر بیضہ بنتا ہے جسے عرف عام میں بیضہ انثیٰ کہتے ہیں۔

طبقہ عصبیہ یہ حقیقت میں عصبی خلیات سے ترتیب پاتا ہے اس کا رنگ بھی نیلا و سفید ہوتا ہے۔ اس میں ایک خاص قسم کی رطوبت پیدا ہوتی ہے جو طبقہ غشائیہ میں جا کر بیضہ انثیٰ کی حفاظت کرتی ہے اور اسے اس قابل بناتی ہے کہ وہ آسانی سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو سکے۔

بیضہ انثیٰ بیضہ انثیٰ خوردبین سے نظر آتا ہے اس کا قطر $\frac{1}{120}$ تا $\frac{1}{100}$ انچ کے برابر ہوتا ہے اس میں مادہ حیات کا سطحی حصہ نہایت شفاف اور اس کا مرکزی حصہ چربی اور رطوبت زلالیہ سے بھرا رہتا ہے۔ اس حصہ کو حصہ تغذیہ یا غذا دینے والا کہتے ہیں۔ بیضہ کے کاٹنے پر لوات اور نویہ صاف دکھائی دیتے ہیں۔

بیضہ انثیٰ جب تک اپنے وہاں جا کر ان رحے جنین بننے کے قابل نہیں ہوتا۔ یعنی اس وقت تک حمل قائم نہیں ہو سکتا۔

بعض اوقات ایک ہی دفعہ ایک کی بجائے دو یا تین بیضے پک کر چھٹ جاتے ہیں ایسی صورت میں حمل کے اندر ایک کی بجائے کئی بچے پیدا ہوتے ہیں۔

خصیۃ الرحم کے ہارمون

خصیۃ الرحم میں سے دو قسم کے ہارمون یا رطوبات خارج ہوتی ہیں۔

(۱) ایسٹرین OESTRIN (۲) پروجسٹین PROGESTIN

ایسٹرین OESTRIN خصیۃ الرحم میں پیدا ہونے والا ایسا ہارمون ہے جو زیادہ تر زندگی اندر پیدا ہو کر خون میں جذب ہوتا رہتا ہے مادہ حیوان میں مستی اور جنسی (جماع کرنے کیلئے) ہونے کی خواہش زیادہ سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔

یہی وہ رطوبت ہوتی ہے جو مغلوب شہوت ہونے کے دوران اندام نہانی سے تاروں کی مانند رستی رہتی ہے۔

پروجسٹین یہ ایسی مخصوص رطوبت ہے جو رحم کی غشاء مخاطی پر ایسے اثر انداز ہوتی ہے کہ اس کے ڈھانچہ کے ناپختہ خلیات میں پختگی پیدا کرتی ہے یہی وجہ ہے کہ جب یہ رطوبت رحم پر اثر انداز ہوتی ہے تو رحم کی غشاء مخاطی موٹی ہو جاتی ہے جس سے بیضہ انثیٰ کے باردار ہونے اور سکون حاصل کرنے کے لئے نہایت عمدہ بستر کا کام دیتی ہے

ادنیٰ حیوانات میں جنسی ملاپ کا زمانہ

جنسی ملاپ کے لئے بے خودی، یا مستی کا زمانہ اس وقت تسلیم کیا جاتا ہے جب خصیۃ الرحم سے ایک مخصوص رطوبت ایسٹرین پیدا ہو کر حیوان میں مستی اور گرمی پیدا کر کے نر کے ساتھ جفتی ہونے کی خواہش بڑھا دیتی ہے جس کو مادہ حیوان مغلوب شہوت

ہو کر نر کے پاس جاتی ہے اور اسے مخصوص انداز میں جنسی ہونے کے لئے نر کو آمادہ کرتی ہے
حیوانات اور انسان میں مستی کا زمانہ مختلف ہے کیونکہ حیوانات میں خصوصاً گتیا میں مستی
کا زمانہ مختلف ہے کیونکہ حیوانات میں خصوصاً گتیا میں مستی کے زمانہ سے کچھ روز قبل رحم کی
غشاء مخاطی میں ایسے تغیرات رونما ہوتے ہیں جن سے رحم قدرے موٹا ہو جاتا ہے بعد اس
میں الیسٹرین نامی رطوبت پیدا ہو کر جنسی ملاپ کی خواہش پیدا کر دیتی ہے۔

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں جنسی ملاپ سے نفرت کا زمانہ

اعلیٰ درجہ کے حیوانات اور انسانوں میں جب زمانہ حیض ہوتا ہے تو اس وقت مادہ
میں خواہش جماع قطعاً نہیں ہوتی

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں جنسی ملاپ کا زمانہ

اعلیٰ درجہ کے حیوانات میں انسان اور بندر شامل ہیں۔ انسانوں میں عورتیں
ہیں جنہیں ہر ماہ حیض یا ماہواری آیا کرتی ہے۔ حیض یا ماہواری کے دنوں میں رحم اور
خصیۃ الرحم کی غشاء مخاطی موٹی ہو جاتی ہے جس سے خواہش جماع بالکل نہیں ہوتی۔
لیکن حیض ختم ہوتے ہی خصیۃ الرحم اور رحم کی غشاء مخاطی کی سوزش ختم ہو جاتی ہے۔
اور فوراً خواہش جماع پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے حتیٰ کہ صرف دو تین دن کے اندر
اندر عورت کو مغلوب شہوت کرتی ہے اور اس وقت عورت باردار ہونے یعنی حمل
قبول کرنے کے قابل ہوتی ہے۔

حیض کی حقیقت و ماہیت و ضرورت

دنیا میں لاکھوں میں کوئی ایک ایسی عورت ہوتی ہے جسے خون حیض نہ آتا ہو
ورنہ ہر نوجوان عورت کو ہر ماہ خون حیض آیا کرتا ہے۔
جیسے ہندوستان پاکستان کی عورتیں مختلف ناموں سے اس حالت کا اظہار کرتی ہے۔
کوئی خون حیض کہنے کی بجائے نماز قضا ہونا، کوئی کپڑوں سے ہونا اور کوئی کپڑے آنا کہتی
ہے۔ کسی علاقہ کی عورتیں ماہواری آنا یا پھول آنا وغیرہ وغیرہ نام سے پکارتی ہیں۔
مختلف زبانوں میں حیض کے مختلف نام ہیں،
چنانچہ اردو میں حیض کہتے ہیں، طب اسلامی میں طمث اور ڈاکٹری میں مینسس
MENSES کہتے ہیں۔

حیض کی ماہیت
وہ خون جو ماہواری یا حیض کی صورت میں خارج ہوتا ہے
وہ بسم رحم سے آیا کرتا ہے اور یہ خون رحم کے عضلاتی حصہ
سے خارج ہوا کرتا ہے، لیکن اس کی ابتدا خصیۃ الرحم سے ہوا کرتی ہے وہ اس طرح
کہ جب خصیۃ الرحم میں سے بیضہ انثیٰ رحم میں جاتا ہے یا آنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔
جس سے رحم میں ایک ہیجان برپا ہوتا ہے دوران خون رحم میں ابھر جاتا ہے اور اس کی
عضلاتی تحریک ہو جاتی ہے جو خون پانی اور چھیچھڑوں پر مشتمل ہوتا ہے۔
چونکہ ماہواری کے دنوں میں عضلاتی تحریک خصوصاً رحم کے عضلات میں سوزش
تحریک ہوتی ہے اس لئے رحم سے خون بہنے لگتا ہے جس میں رحم کے اندر کے
فضلات مل کر خارج ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔
خون حیض کیوں آتا ہے؟ زمانہ قدیم میں لوگوں کا خیال تھا کہ عورت پر چاند ستاروں

کا ہر ماہ اثر پڑتا ہے۔

بعض حکماء کو خیال تھا کہ عورت کے جسم میں غلبہ برودت سے فضلات بدن اچھی طرح خارج نہیں ہوتے۔ بلکہ کچھ نہ کچھ جسم میں جمع ہوتے رہتے ہیں جنکو طبیعت ہر ماہ بشکل حیض خارج کرتی ہے لیکن اس حقیقت کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ خون حیض لڑکی کے جوان اور بالغ ہونے کی علامت ہے

ایک اور سوال

یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ خصیۃ الرحم اور رحم تو لڑکی کی پیدائش سے ہی اس کے جسم میں موجود ہوتے ہیں۔ شروع زندگی ہی سے خون حیض کیوں نہیں آتا۔

جواب

قارئین اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جسم انسان میں اللہ تعالیٰ نے بعض اعضا ایسے ودیعت کیے ہیں کہ وہ [illegible] عورت جب تک جوان نہ ہو۔ کام شروع نہیں کرتے۔ البتہ اس دوران وہ اپنی نشوونما مکمل کرتے رہتے ہیں۔

جب نشوونما مکمل ہو جاتی ہے تو وہ اعضا اپنی ذمہ داریاں پوری کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

مثلاً جوان لڑکیوں میں خصیۃ الرحم بیضہ انثی اور ایک خاص رطوبت جسے عورت کی منی کہا جاتا ہے بنانا شروع کر دیتے ہیں۔

رحم ہر ماہ خون حیض خارج کرتا ہے

عورتوں کے پستان بچہ پیدا ہونے سے قبل دودھ بنانا شروع کر دیتے ہیں تاکہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کے لئے غذائی مشکلات پیش نہ آئیں۔

اس کے برعکس نوجوان مردوں میں خصیے منی بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ جو ذخیرہ منی (خزانۂ منی) میں جمع ہوتی رہتی ہیں جس میں [illegible] پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہی منی عضو تناسل میں انتشار کے ذریعہ خارج ہونے لگتی ہے

خواب میں منی خارج ہو تو احتلام کہتے ہیں اور اگر ہمبستری سے منی خارج ہو تو انزال ہونا کہتے ہیں۔

مردوں عورتوں میں یہ اعمال اس وقت شروع ہوتے ہیں جب ان کے جنسی اعضا مکمل نشوونما پا لیتے ہیں۔ البتہ جوانی سے پہلے چونکہ ان اعضا کی نشوونما نامکمل ہوتی ہے اس لئے یہ اپنا کام شروع نہیں کرتے۔

جب مکمل نشوونما حاصل کر لیتے ہیں تو نہ صرف حیض یا احتلام آنے لگتا ہے بلکہ اپنی ہم شکل نوع بھی پیدا کرنے لگتے ہیں تاکہ نہ صرف ان کی نوع قائم رہے بلکہ پہلے سے زیادہ پھلتی پھولتی رہے۔

خون حیض پر اہم اعتراض

بعض محققین حیض میں خارج ہونے والے خون کو اصلی خون تسلیم نہیں کرتے وہ یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ خالص خون شریانوں وریدوں سے نکلتے ہی منجمد ہو جایا کرتا ہے لیکن ماہواری کا خون ہرگز منجمد نہیں ہوتا

خون حیض نہ جمنے کی وجہ

ڈاکٹر کیپٹن مس شمیم خواجہ اور ڈاکٹر اختر حسین خان اپنی شہرہ آفاق کتاب [illegible] کے صفحہ [illegible] پر تحریر کرتے ہیں کہ جیسے ہی حیض کا خون غشائے رحم کے تیار ہونے پر عروقی شعریہ سے خارج ہوتا ہے فوراً منجمد ہو کر لوتھڑے کی شکل اختیار کر لیتا ہے چنانچہ حیض شروع ہونے کے ایک دو گھنٹہ بعد ہی اگر رحم کی حالت کو دیکھا جائے تو وہاں پر منجمد خون کے لوتھڑے بکثرت دکھائی دیں گے لوتھڑے بھی رحم کی گلٹیوں سے خارج خمیرہ ٹرپسین TR[illegible]CIN، اور تھرومبولائی سین THROMBOLYCIN کی وجہ سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور سیال صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

اس خارج شدہ خون میں فائبرین یا فائبرونوجن
موجود نہیں ہوتی جو لیسدار صورت اختیار کرکے لوتھڑے کی صورت پیدا کرے۔ اس خون میں
رطوبت ۲۲٪ فیصد اور چونے کے اجزاء بکثرت ہوتے ہیں۔
علاوہ ازیں آئیوڈین کے کچھ اجزاء اور تیزاب شیر LACTIC ACID بھی
کافی موجود ہوتا ہے، جو خون کو جمنے نہیں دیتا۔
ابتدا میں غشا مخاطی کے اجزاء زیادہ اور آخر میں معدوم ہو جاتے ہیں۔
اگر کسی عورت کا حیض منجمد لوتھڑوں کی صورت میں برآمد ہو تو یہ مرضی حالت ہے۔

قانون مفرد اعضا اور حیض کی حقیقت

مندرجہ بالا تحریر میں حیض کی حقیقت بھی بیان کی گئی ہے اور اس کے نہ جمنے کی
وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔
جہاں تک حیض کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حیض اصل
خون ہے جس کے ثبوت کے طور پر یہ دلیل دی گئی ہے کہ حیض شروع ہونے کے
دو گھنٹہ بعد اگر رحم کی حالت کو دیکھا جائے تو وہاں پر منجمد خون کے لوتھڑے بکثرت
وہاں پر دکھائی دیں گے
اس کے برعکس مضمون کے آخر میں اسی حقیقت کی نفی ان الفاظ میں کی جا رہی ہے
کہ اگر کسی عورت کا حیض منجمد لوتھڑوں کی صورت میں برآمد ہو تو یہ مرضی حالت ہے۔
قارئین قانون مفرد اعضاء رحم سے خون نما مادے کو جو بصورت حیض عورت کو ہر ماہ
آیا کرتا ہے۔ اصلی خون تسلیم نہیں ہے بلکہ یہ تو رحم کے اندر کے فضلات ہیں جو سیاہی
مائل سرخ رنگ اختیار کرکے خارج ہوا کرتے ہیں اس وجہ سے ان میں انجماد واقع نہیں ہوتا۔

قارئین کھلا ذہن نشین کر لیں حیض رحم اور خصیۃ الرحم وغیرہ کے فضلات کا مجموعہ ہے خالص
خون نہیں ہے۔ کیونکہ حیض جب کھل کر مسلسل چھ دن آتا ہے تو ایسی عورت خوش قسمت کہلاتی
ہے اور اس کی نہ صرف صحت قابل رشک ہوتی ہے بلکہ وہ اپنی ہم مثل بھی پیدا کرتی ہے۔
اس کے برعکس اگر خالص خون کم مقدار میں بھی آئے تو وہ نہ صرف لوتھڑوں کی صورت میں
خارج ہوتا ہے بلکہ ایسی عورت کمزور و ناتواں ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی ہم مثل بھی پیدا نہیں کر سکتی
ایسی عورت بدقسمت کہلاتی ہے۔
میں تو کہا کرتا ہوں کہ حیض رحم کا پاخانہ ہے جو ہر ماہ آیا کرتا ہے جس طرح عورت کے انتڑیوں
کے فضلات اگر روزانہ کھل کر بافراغت آتے رہیں تو جسم ہلکا پھلکا اور چست رہتا ہے اور
صحت بھی قابل رشک بن جاتی ہے۔
یہاں اس نقطہ کو بھی ذہن نشین کر لیں۔ جسم انسان کے کسی بھی طبعی راستہ مثلاً آنکھ
کان، منہ، مقعد، احلیل، رحم یا جلد وغیرہ سے ایسے فاضل مادے اخراج پایا کرتے ہیں
جن کی جسم کو ضرورت نہیں ہے چونکہ جسم کے لئے ایسے مادے فضول اور فاضل ہوتے
ہیں اس لئے انہیں عرف عام میں فضلات کہا جاتا ہے
لہٰذا رحم سے خارج ہونے والے مادے کو خالص خون قرار نہیں دے سکتے۔
کیونکہ خالص خون فضلہ نہیں ہے۔ جبکہ رحم سے نکلنے والے مادے کو گندہ اور ناپاک
مادہ کہا جاتا ہے، بلکہ اس ناپاک حالت میں مرد کے لئے عورت کے پاس جانا منع کیا گیا ہے۔
یہ امر بھی ذہن نشین کر لیں کہ رحم سے خارج ہونے والا مادہ زیادہ تر فضلات رحم
سے خارج ہوتا ہے اس لئے اس کا رنگ بھی سرخی مائل ہوتا ہے چونکہ اس کا رنگ
سرخی مائل ہوتا ہے اس لئے اسے خون حیض کہا جاتا ہے

حیض کا دورانیہ

تندرست عورتوں میں حیض کا دورہ اٹھائیس روز کے بعد ہر ماہ ہوا کرتا ہے۔ البتہ بعض عورتوں کو ۲۴ روز بعد اور بعض کو ۳۲ روز بعد بھی آیا کرتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ باقاعدہ رہے تو مرض میں شمار نہیں کیا جاتا۔ مثلاً جس عورت کو ۲۴ روز بعد آتا ہے تو اسے ہر ماہ ۲۴ روز بعد ہی آنا چاہیئے یہ نہ ہو کہ کبھی ۲۴ روز بعد آیا کبھی ۲۸ روز بعد اور کبھی ۳۲ روز بعد۔

مدت حیض

عام طور تندرست عورتوں کو ۴ دن سے چھ دن حیض آیا کرتا ہے اور یہ سلسلہ ۴۵ سال سے ۵۰ سال تک اکثر قائم رہتا ہے اسی دوران اسے اولاد ہوا کرتی ہے۔ ۴۵ سال بعد اکثر خون حیض بند ہو جایا کرتا ہے جس سے اولاد ہونا بھی بند ہو جاتی ہے۔ اسے سن یاس یا ناامیدی کا زمانہ بھی کہتے ہیں

حیض کے دوران رحم کے تغیرات

حیض شروع ہونے سے پہلے عضلات رحم میں دوران خون بڑھ جاتا ہے۔ اور رحم کے غدد پھول جاتے ہیں جس وجہ سے رحم کی غشائی مخاطی تقریباً دوگنا موٹی ہو جاتی ہے۔ جو دوران حیض مردہ ہو کر جھڑنے اور دبلا ہونے لگتی ہے۔ اور حیض میں غشائے مخاطی کے مردہ حصے اور بڑھے ہوئے غدد کے فضلات خارج ہوتے ہیں۔ حقیقت میں اسی قسم کے مواد کا نام حیض ہے

یادداشت

جیسے ہی ۴، ۵ روز میں غلیظ مواد خارج ہو جاتا ہے تو پھر معمولی رطوبت خارج ہو کر رحم میں دوران خون بھی کم ہو جاتا ہے اور رحم کی غشائے مخاطی بھی دھل کر صاف ستھری ہو جاتی ہے۔

جب حمل قائم ہو جاتا ہے تو حیض آنا بند ہو جاتا ہے لیکن عورت کے معدہ دل و دماغ چکرا جاتے ہیں چاہے بھوک ٹھیک نہیں لگتی اکثر بدہضمی رہنے لگتی ہے۔

بعض اوقات کوئی شے بھی حاملہ کھائے تو قے میں نکل جاتی ہے۔ اس طرح مریضہ پریشان رہنے لگتی ہے۔

حیض کا زمانہ

ہند پاکستان کی نوجوان لڑکیوں کو عام طور پر ۱۴ سے ۱۶ سال کی عمر میں حیض آنا شروع ہو جاتا ہے۔

لیکن آب ہوا۔ زیادہ مرغن اغذیہ کا استعمال، خاندانی ماحول، موروثی علامات، طرز زندگی، جنسی ماحول خصوصاً جہاں نوجوان لڑکے لڑکیوں کا آزادانہ میل جول ہو۔ مخلوط تعلیم وغیرہ عصبی مراکز کو ہیجان میں لاتے رہتے ہوں۔

اس کے علاوہ شہری لڑکیوں کو دیہاتی لڑکیوں کی نسبت حیض جلد آنا شروع ہوتا ہے۔

بنگلہ دیش اور بنگال کی آب ہوا میں اکثر نو سال میں ہی حیض شروع ہو جاتا ہے۔

اس کے برعکس یورپ جیسے سرد ممالک میں اکثر ۲۰، ۲۲ سال میں حیض شروع ہوتا ہے

اس کے علاوہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے، سینما تھیٹر دیکھنے، [illegible] عشقیہ قصے کہانیاں پڑھنے والی لڑکیوں کو حیض جلد آیا کرتا ہے

حیض سے جسمانی تبدیلیاں

جونہی نوجوان لڑکیوں کو حیض آنا شروع ہوتا ہے تو ان کے جسم میں اکثر کئی اہم تبدیلیاں آجاتی ہیں مثلاً لڑکی کے جنسی اعضاء میں سکڑنے اور پھیلنے کی حالت ہونے لگتی ہے اور یہ بالکل لڑکوں کی طرح ہوتی ہے جس طرح [illegible] عضو تناسل بڑھ جاتا ہے اور انتشار ختم ہوتے ہی پہلی حالت پر آجاتا ہے۔

بالکل یہی صورت لڑکیوں کے جنسی اعضاء میں جنسی ہیجان کے وقت ہوا کرتی ہے
اس کے علاوہ سب سے اہم اور ظاہری علامت لڑکیوں کے پستان بڑھنے کی ہے
جس سے لڑکی کا جسم و سینہ بھر جاتا ہے اور اس کی خوبصورتی دوچند ہو جاتی ہے
علاوہ ازیں پیڑو و اندام نہانی کے اوپر کی بلندی جسے جبل الزہرہ کہتے ہیں پر بال
پیدا ہو جاتے ہیں۔ مندرجہ بالا جسمانی تبدیلیاں اس امر کا اظہار کر رہی ہوتی ہیں کہ اب
لڑکی جوان ہے اور وہ بچہ جننے کے قابل ہے

حیض کی مقدار

عام طور پر تندرست نوجوان لڑکی کو ۲ سے ۴ اونس یا ایک
چھٹانک سے دو چھٹانک تک حیض آیا کرتا ہے۔
حیض شروع میں سیاہی مائل سرخ درمیان میں گہرا سرخ اور آخر میں پھیکا ہو جاتا ہے
اسی طرح پہلے روز کم آتا ہے۔ دوسرے تیسرے روز خوب کثرت سے آتا ہے
لیکن چار یا پانچ روز بعد کم ہو کر بند ہو جاتا ہے۔

حیض کے دوران حفظ ماتقدم

جس لڑکی یا عورت کو حیض شروع ہوا ہے سردی سے بچنا چاہیے بلکہ ٹھنڈے
مشروبات نہیں استعمال کرنے چاہیئے۔ غسل بھی گرم پانی سے کرنا چاہیئے ورنہ بعض دفعہ
اچانک حیض رک کر رحم میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔
دوران حیض لڑکیوں کو گندہ مواد جذب کرنے والی گدیاں (سینیٹری پیڈز) استعمال کرنی چاہئیں
جب وہ حیض سے تر ہو جائیں تو بدل دینی چاہییں۔
جو گندہ مواد جذب کرنے والی گدیاں استعمال کرتی ہوں وہ صاف ستھری ہونی چاہئیں
ورنہ کسی بیماری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے

یادداشت

چونکہ حیض میں خارج ہونے والا مادہ زیادہ تر فضلات و غدود کی
رطوبات پر مشتمل ہوتا ہے اور اس میں تیزابی مادے کثرت
سے ہوتے ہیں۔ لہذا ان میں اکثر جراثیم ہلاک ہوتے ہیں۔

حیض میں بے قاعدگی

جیسا کہ میں اوپر تحریر کر چکا ہوں کہ حیض رحم و خصیۃ الرحم کے
فضلات کا مجموعہ ہے اور اسے رحم کا پاخانہ قرار دیا جا سکتا ہے
جس طرح پاخانہ کھل کر آئے تو صحت کی علامت ہے۔ لیکن اگر پاخانہ بے قاعدہ آئے
یعنی پاخانہ زیادہ آئے یا تھوڑا تھوڑا تکلیف سے آئے یا سدوں کی وجہ سے کئی کئی دن
بعد قبض سے آئے تو بیماری کی علامت ہے بالکل اسی طرح حیض کا کھل کر نہ آنا بلکہ
کثرت سے آنا یا تھوڑا تھوڑا تکلیف سے آنا یا بند ہو جانا حیض کی بے قاعدگی میں شامل ہے
جس سے عورت کئی تکلیفوں میں مبتلا ہو جانے کے ساتھ ساتھ اولاد جیسی نعمت سے
بھی محروم ہو جاتی ہے۔ لہذا حیض کی بے قاعدگی کا سدباب شروع ہی میں کرنا چاہیئے
تاکہ زندگی پر لطف رہے اور عورت اپنا مقصد زندگی حاصل کرتی رہے

حیض کا تھوڑا یا کم آنا

اکثر نوجوان لڑکیاں شرم و حیا کی پیکر ہونے کی وجہ سے
اپنی حیض کی بے قاعدگی کے بارے میں اپنی نندوں۔
ساس اور دائی وغیرہ کو آگاہ نہیں کرتیں حتیٰ کہ شادی کو کئی سال گذر جاتے ہیں۔
اور اولاد جیسی نعمت کو دیکھنے کے لئے ترسنے لگتی ہے گھر میں اداسی اور مایوسی
چھا جاتی ہے، ہر کوئی پوچھنے لگتا ہے کہ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے، مرد و عورت
میں سے کون بیمار ہے۔ ان کا علاج کیوں نہیں کیا جاتا ہے تب جا کر ایسی لڑکیاں
اپنے خیالات بتاتی ہیں۔ کہ مجھے حیض بہت تھوڑا آتا ہے لیکن کسی قسم کی تکلیف
نہیں ہوتی۔ کوئی کہتی ہے کہ مجھے حیض کم بھی آتا ہے لیکن ماہواری کے دوران شدید

درد ہوتا ہے اور خون حیض قطرہ قطرہ آتا ہے

حیض کے تھوڑا یا کم آنے میں

تشخیصی غلط فہمیاں

قارئین ہر عورت کے ذہن میں ایک ہی حقیقت گردش کر رہی ہوتی ہے کہ اسے خون حیض کھل کر نہیں آتا بلکہ تھوڑا تھوڑا آتا ہے اگر کھل کر آجائے تو میں ٹھیک ہو جاؤں۔
اس کی اس تکلیف کے رفع کرنے میں دائی یا معالج حضرات اصل سبب تلاش کرنے کی بجائے یعنی صحیح تشخیص کرنے کی بجائے خون حیض زیادہ لانے کی غذا دوا تجویز کر دیتے ہیں جس سے اکثر تکلیف ہو جایا کرتی ہے

حیض کم آنے کے دو بڑے سبب

قارئین حیض دو وجوہات سے اکثر کم آیا کرتا ہے۔

(۱) رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک کی شدت۔

(۲) صفرا و حرارت کی کثرت اور رحم کے غدد و غشا مخاطی میں تحریک و سوزش و رطوبات کی کثرت سے خون حیض کی کمی۔

قارئین جب رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک زوروں پر ہو جائے تو اکثر حیض بہت ہی کم اور بغیر تکلیف سے آتا ہے بلکہ بعض دفعہ نشان تک بھی نہیں لگتا یہاں اگر غور سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ حقیقت میں رطوبات جسم بڑھ کر جسم میں خون کی ہی کمی ہو جایا کرتی ہے جس سے رحم کے عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے لہٰذا وہاں سے فضلات رحم [illegible] نہیں ہوتے۔

اس لیے حیض کم یا نہیں آیا کرتا۔ اگر عضلات جسم و رحم میں تحریک پیدا کر دیں۔ تو حیض آنے لگتا ہے

غدی سوزش اور صفرا و حرارت کی وجہ سے حیض کی کمی

قارئین جب عورت کے خون میں حرارت و صفرا بڑھ جاتے ہیں اور عضلات میں تحلیل شروع ہو جاتی ہے اس وقت بھی حیض کم آتا ہے لیکن شدید تکلیف سے تھوڑا تھوڑا آیا کرتا ہے۔
میں تو ایسی حالت کو جبکہ خون حیض درد و تکلیف سے تھوڑا تھوڑا آئے رحم کی ہیجش قرار دیتا ہوں اور اس حالت کا وہی علاج جس سے ہیجش کو آرام آیا کرتا ہے کرتا ہوں۔ اس سے رحم کی غشا مخاطی کی سوزش بھی رفع ہو جاتی ہے اور دوسرے تیسرے ماہ سوزش ختم ہو کر حیض بھی کھل کر آنے لگتا ہے۔

کثرت حیض

جہاں حیض کی کمی عورت کے لیے پریشانیوں کا سبب ہے وہاں کثرت حیض بھی نہ صرف عورت کو پریشان کمزور ناتواں کر دیتا ہے بلکہ بعض دفعہ کثرت حیض سے عورت ہلاک ہو جایا کرتی ہے

کثرت حیض اور اصلی حیض میں فرق

قارئین جیسا کہ اوپر کے صفحات میں بتایا جا چکا ہے کہ اصلی حیض رحم خصیۃ الرحم کے فضلات ہیں جن کے اخراج سے عورت کا جسم ہلکا پھلکا اور چاک و چوبند ہونے

کے ساتھ ساتھ اپنی نسل و نوع بھی پیدا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

اس کے برعکس کثرت حیض کے وقت رحم کے اندر سوزش عضلات سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں جن سے جریان خون ہونے لگتا ہے شروع میں تو فضلات رحم بھی ساتھ خارج ہوتے ہیں لیکن پھر خالص خون خارج ہونے لگتا ہے مریضہ جب کھڑی ہوتی ہے تو اکثر بڑے بڑے خون کے لوتھڑے خارج ہوتے ہیں تب عورت زرد پڑ جاتی ہے بلکہ کمزور ہونے سے اکثر غش کھا کر گر پڑتی ہے چکر آتے ہیں اگر جریان خون بند نہ ہو تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

عورت کی زندگی کے تین زمانے

ہر عورت اس کائنات میں زیادہ سے زیادہ اپنی زندگی کے تین زمانے گزارتی ہے

(۱) پہلا زمانہ جو پیدائش سے حیض شروع ہونے تک کا زمانہ ہوتا ہے۔ نشو و نما اور بچپن کا زمانہ کہلاتا ہے جو بارہ سال سے بیس بائیس سال تک ہوتا ہے

(۲) حیض شروع ہونے سے ۴۵ یا پچاس سال تک کا زمانہ امیدوں بہاروں اور خوشیوں کا زمانہ کہلاتا ہے۔

(۳) اکثر عورتوں کو ۴۵ تا پچاس سال کی عمر میں حیض بند ہو جاتا ہے اس کے بعد سن یاس یا ناامیدی کا کہلاتا ہے

ناامیدی یا سن یاس

یہ وہ زمانہ ہے جس میں عورت کو حیض آنا بند ہو جاتا ہے اسے طب میں سن یاس اور عرف عام میں ناامیدی کا زمانہ کہتے ہیں۔

کیونکہ اب عورت امیدوار یا حاملہ نہیں ہو سکتی اور بچہ پیدا نہیں کر سکتی۔ جب حیض آنا بند ہوتا ہے تو رحم کے عضلات سکڑ جاتے ہیں خصیۃ الرحم میں بیضے بننا بند ہو جاتے ہیں۔ رحم کی غشا مخاطی بھی کام چھوڑ دیتی ہے اور پچک کر طبقات رحم سے چمٹ جاتی ہے۔ اس میں تحریک اور موٹا پیدا ہونے کی صفت ختم ہو جاتی ہے نہ ہی بچہ کے لئے کسی قسم کے غذائی اجزاء ان سے ترشح پاتے ہیں۔

یادداشت یاد رکھیں کہ سن یاس شروع ہونے سے عورت کی صحت پر کوئی خاص بد اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ جب سن یاس شروع ہونے لگتا ہے یعنی حیض بند ہونا ہوتا ہے تو اول حیض میں بے قاعدگی ہو جاتی ہے کسی ماہ برائے نام آتا ہے، کسی ماہ کثرت سے آنے لگتا ہے، کبھی کئی کئی ماہ آتا نہیں۔ پھر تھوڑا تھوڑا ہر ماہ کم آنے لگتا ہے آخر کار بند ہو جاتا ہے۔

بندش حیض، یا حیض کم آنا

جیسا کہ اوپر اعصابی سوزش اور رطوبات سے کمی خون کے متعلق تحریر کر چکا ہوں یہاں اس کے علاج کے بارے حقائق اور غذا دوا تحریر کر رہا ہوں تاکہ معالج مناسب علاج کر سکے۔

لیکن حیض پہلے سے بھی قدرے کم آئے گا۔ صرف ایک دو حیض کے دور پورے ہونے کے بعد حیض مکمل کر اور بغیر تکلیف سے آنے لگے گا۔
لیکن اگر کمزوری اور کمی خون ہوئی تو آہستہ آہستہ خون پیدا ہو کر حیض بھی جلد پورا ہو جائے گا۔

مجربات برائے عسر الطمث

ھوالشافی ۔ ریوند خطائی، نوشادر، کشنیز خشک، اسگند ناگوری، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی گرم دودھ جس میں کچھ گھی دیسی ملایا گیا ہو۔

افعال اثرات اعصابی غدی ہیں۔ غدی سوزش جسم کے کسی بھی حصہ میں ہو کے لئے تریاق ہے۔
عسر الطمث یا تنگی حیض کے لئے فوری اثر ہے۔

ھوالشافی:۔ میٹھ۔ تخم گاجر، تخم سونف، تخم کاسنی، تخم مکو۔
ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر لیں۔ ½ ۱
½ ۱ سے ۲ ماشہ مقدار میں گرم دودھ میں گھی ملا کر دن میں تین بار کھلائیں۔ اگر شربت بزوری سے پلائیں تو زیادہ فائدہ ہو گا۔

جوشاندہ برائے عسر الطمث

ھوالشافی، تخم کاسنی، تخم خربوزہ، تخم خیارین، خارخسک، دیکر لو سونف ہر ایک ۶ ماشہ

سب کو گرم پانی میں بھگو دیں، صبح جوش دے کر چھان لیں، اور تین حصے کر لیں۔
ایک ایک حصہ شربت بزوری کے ساتھ پلائیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مجربات

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی عضلاتی اور اعصابی غدی نسخہ جات عسر الطمث کے رفع کرنے کے لئے بیحد مفید ہیں۔

اعصابی غدی

ھوالشافی:۔ سہاگہ بریاں، ست ملٹھی، ریوند خطائی، شیر عشر، سقمونیا،
۱ تولہ ۲ تولہ ۴ تولہ ½ تولہ ۱ تولہ

تمام ادویہ کو پیس کر شیر عشر میں تھوڑا تھوڑا کر کے ملائیں، حب بقدر نخود تیار کر لیں، ایک ایک گولی دن میں تین بار۔

افعال اثرات اعصابی غدی ہیں، غدی سوزش خصوصاً عسر الطمث جو رحم کی غشاء مخاطی کی سوزش سے ہوتی ہے کے لئے بہترین دوا ہے۔ اسی طرح بیچینی، جلن، گھبراہٹ کے لئے مفید دوا ہے۔

بندشِ حیض

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
حیض کا بند ہونا	احتباس حیض ،	AMENORRHEA

تعارف نوجوان عورتوں کو جو ہر ماہ حیض آیا کرتا ہے کسی وجہ سے بالکل آنا بند ہو جاتا ہے اسے بندش حیض کا نام دیتے ہیں۔

علامات: ہر ماہ جو حیض آیا کرتا تھا اب نہیں آتا۔ مریضہ کا جسم بے ڈول اور پھولنا شروع ہو جاتا ہے، جسم پر چربی بھر جاتی ہے، رطوبات کثرت سے جمع ہو کر موٹاپا کا سبب بنتی ہیں۔ دم چڑھتا ہے، جسم کا رنگ سرخ ہونے کی بجائے سفیدی مائل، گورا، پھیکا ہو جاتا ہے۔ کمی خون نمایاں ہوتی ہے۔
بعض دفعہ سردی لگنے یا بھیگنے سے یکدم خون آنا بند ہو جاتا ہے۔
بعض عورتوں کو حیض تو نہیں آتا، لیکن ناک، منہ، معدہ یا پھیپھڑوں سے آنے لگتا ہے جسے عوضی یا قائم مقامی حیض بھی کہتے ہیں۔

اسباب: عورت کا بلغمی یا مفرط سودی مزاج ہونا، رطوبات جسم بڑھ جانا، ورم رحم ہونا، کمی خون، سیلان الرحم، پردہ بکارت میں سوراخ ہی نہ ہونا۔

قانون مفرد اعضا اور بندش حیض کی حقیقت

قانون مفرد اعضا جب حیض آنے اور حیض کے بند ہونے کے متعلق اسباب بیان کرتا ہے تو اس کے متعلق ایک قانون پیش کرتا ہے جو یہ ہے کہ
جب حیض درست حالت میں آتا ہے تو عورت کے جسم خصوصاً رحم کے عضلات میں تحریک

خشکی اور رطوبات کی کمی ہوتی ہے۔
اس کے برعکس جب حیض بند ہو جاتا ہے تو عورت کے جسم میں خصوصاً اس رحم کے اعصاب میں تحریک، رطوبات کی کثرت ہوتی ہے۔
دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لیں کہ جب خون حیض آتا ہے تو رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی ہوتی ہے۔ اور جب حیض بند ہوتا ہے تو رطوبات کی کثرت اور خشکی کی کمی ہو جاتی ہے لہٰذا بندش حیض کی تکلیف اس وقت ہوگی جب رطوبات کی کثرت ہوگی۔

عِلاج

قانون مفرد اعضا کی رو سے بندش حیض کی مریضہ میں چونکہ رطوبات کی کثرت ہوتی ہے۔ لہٰذا حیض کھولنے کے لئے رطوبات کم کرنے والی غذا اور دوا کھلانی پڑے گی جنہیں قانون مفرد اعضا میں عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی اغذیہ اور ادویہ کہتے ہیں کھلائی جائیں گی۔
جونہی رطوبات کی کمی ہوگی فوراً حیض جاری ہو جائے گا اگر خون کی کمی ہوئی وہ بھی پوری ہو جائے گی۔

مجربات بندش حیض

حب مدر حیض .. ھوالشافی
مصبر ۲ تولہ، ہیراکسیس ۳ تولہ، زعفران ۱ تولہ

ترکیب تیاری: اول زعفران پیس لیں پھر ہیراکسیس اور مصبر پیس کر ملا لیں

پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کریں۔

موقع استعمال حیض آنے کے دنوں میں ہفتہ قبل دو دو گولی دن تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی سے کھانے کی ہدایت کریں۔ غدی اعصابی کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

چند دنوں کے اندر اندر حیض کھل کر آنے لگے گا۔ اگر خون کی کمی ہوگی تو پہلے ماہ خون نہیں آئے گا۔ البتہ دوسرے ماہ بغیر تکلیف سے ذرا کم آئے گا تیسرے ماہ خون کھل کر آئے گا۔

یادداشت اس نسخہ میں مجبر شامل ہے جو جلاب آور بھی ہے اگر پاخانہ دو تین بار سے زیادہ پچیش کی صورت میں آنے لگے تو دو دن بند کر کے ایک ایک گولی صبح دوپہر شام کھلائیں پھر بغیر تکلیف حیض آنے لگے گا۔ قبض بھی رفع ہو جائے گی۔

ھوالشافی جند بدستر، مرمکی، دارچینی،

جند بدستر	مرمکی	دارچینی
۱ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ

حب بقدر نخود بنالیں۔ ۲، ۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی

افعال اثرات: عضلاتی غدی ہیں، بندش حیض میں بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی سنگھاڑا، معبرۂ خنظل، مرمکی، ہینگ۔

سنگھاڑا	معبرۂ	خنظل	مرمکی	ہینگ
۲ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۲ تولہ	۱ تولہ

تمام ادویہ باریک پیس کر محفوظ کر لیں، یا حب بقدر نخود بنالیں،
ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی۔

افعال اثرات: عضلاتی غدی مقوی ہیں، بے حد مقوی و محرک عضلات ہے۔

ریاح شکم، درد پیٹ قبض کے لئے بے ضرر ہے، مدتوں کا بندش حیض جاری ہو جاتا ہے۔

یادداشت اگر سردی لگنے سے اچانک حیض بند ہو تو پیڑو پر ریت گرم سے ٹکور کرائیں۔ گرم گرم چائے اور گوشت کا شوربا پلائیں۔

یادداشت قارئین اگر ہمارے ذہن میں یہ بات سمائی ہے کہ لحیم شحیم اور موٹی عورتیں اعصابی تحریک میں مبتلا ہوتی ہیں
لیکن حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ عورتیں تو اکثر غدی تحریک سے موٹی ہوتی ہیں۔ لہذا علاج لحیم شحیم کا نہ کریں بلکہ تحریک و مزاج معلوم کر کے علاج شروع کریں۔
انشاءاللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔

جو نسخہ جات میں نے اوپر درج کئے ہیں وہ تقریباً اعصابی تحریک میں مبتلا عورتوں کے لئے مفید ہیں۔ چاہے وہ پتلی دبلی ہوں چاہے لحیم شحیم ہوں سب کیلئے مفید ہیں۔ جو عورتیں غدی تحریک کی وجہ سے لحیم شحیم ہوں۔ یا غدی تحریک کی وجہ سے حیض کی بندش اور کمی خون میں مبتلا ہوں اور جنہیں حیض کے دنوں میں قدرے تکلیف ہوتی ہو تو یہ مجربات مفید ہیں۔

غدی تحریک کی وجہ سے بندش حیض کیلئے

مجربات

سفوف مدر حیض تخم کاسنی، مغز خیارین، مغز خربوزہ، تخم گاجر، ابہل۔ ہر ایک ہم وزن۔

تمام ادویہ باریک پیس کر ۲،۳ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ شربت بزوری یا عرق بزر سے پلائیں۔

جوشاندہ مدر حیض ھوالشافی:۔ حب قرطم، گاؤزبان، پرسیاؤشان، تخم خربوزہ، ہر ایک چھ چھ ماشہ ½ پاؤ پانی میں جوش دے کر پن چھان کر نصف صبح نصف شام پلائیں۔

ھوالشافی:۔ ریوند خطائی، قلمی شورہ، جوکھار، زیرہ سفید، ہر ایک تولہ تولہ، چینی حسب ضرورت،

مقدار خوراک:۔ تین سے چھ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ تازہ پانی۔

مجربات قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا سے

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مدر حیض نسخہ جات عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تک ہیں۔ جو یہ ہیں۔

عضلاتی اعصابی ملین

ھوالشافی:۔ آملہ، کرنجو، ہلیلہ سیاہ بریاں، پھٹکڑی بریاں
۱ تولہ ۱ تولہ ۴ تولہ ۲ تولہ

تمام ادویہ باریک پیس کر حب بقدر نخود تیار کریں، ۲،۳ گولی دن میں تین بار، ہمراہ تازہ پانی یا قہوہ۔

نوٹ:۔ اگر مریضہ کو قبض شدید ہو اور عضلاتی اعصابی ملین سے رفع نہ ہو تو عضلاتی اعصابی مسہل جو مندرجہ بالا نسخہ میں سنا ملا کر ۸ تولہ ملانے سے بن جاتا ہے۔

افعال اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔ عضلات و قلب کو کیسانی طور پر تحریک دیکر فاسد رطوبات کو ختم کرتا ہے۔ کمی خون رفع کرکے جسم کو سرخ اور چست بنا دیتا ہے۔ ایسی عورتیں جنہیں رطوبات کی کثرت اور اعصابی تحریک سے کمی خون اور بندش حیض ہو اس کے استعمال سے رطوبات ختم ہو جاتی ہیں جسم سرخ ہو جاتا ہے اور حیض جاری ہو جاتا ہے

عضلاتی غدی ملین

ھوالشافی:۔ لونگ، دارچینی، جوتری ے، معبر
۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ ۳ تولہ

افعال اثرات عضلاتی غدی ہیں، عضلات و قلب کو تحریک دینے کی بہترین دوا ہے، نزلہ، کھانسی، زکام، دمہ، شوگر، تسکین قلب اور بندش حیض کے لئے بے حد مفید ہے، نہایت اعلیٰ درجہ کا قبض کشا

غذا

غدی کی تحریک سے بندش حیض کی مریضہ کے لئے یہ غذا مفید ہے صبح:۔ مربہ گاجر، دودھ میں دیسی گھی کی جلیبیاں قبض ہو تو گلقند، دوپہر: مولی، مونگرے، شلغم، گاجر، کدو، توری ٹینڈے، بیٹھا، کالی مرچ سے پکاکر کھلائیں۔

قرآن حکیم اور پیدائش انسانی

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝

ترجمہ: اور تحقیق پیدا کیا ہم نے انسان کو سنی ہوئی مٹی سے پھر رکھا ہم نے اس کو نطفہ بنا کر قرارگاہ رحم میں۔ پھر بنایا ہم نے اس نطفہ کو خون کی پھٹکی پھر بنایا ہم نے اس خون کی پھٹکی کو گوشت کا لوتھڑا۔ پھر بنایا ہم نے اس گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیاں۔ پھر پہنایا ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت۔ پھر پیدا کیا ہم نے اس کو نئی صورت میں۔ پس برکت والا ہے اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے۔

تشریح

(۱) سلالہ کے معنی ہیں خلاصہ پس سلالہ من طین کے معنی ہیں خلاصہ گل یعنی مٹی

کا خلاصہ یا سنی ہوئی مٹی۔

(۲) نطفہ کے معنی ہیں مرد کا مادہ تولید۔ یہی مرد کا مادہ تولید جب عورت کے مادہ تولید (منی) سے ملتا ہے تو نطفہ قرار پاتا ہے یا رحم میں حمل ٹھہر جاتا ہے۔

(۳) علق کے تین معنی ہیں: ۱۔ جما ہوا خون۔ ۲۔ ایک دوسری سے علاقہ رکھنے والی چیز یا چمٹی ہوئی چیز۔ ۳۔ جونک

اگرچہ اکثر مترجمین نے علق کے معنی جمے ہوئے خون کی مناسبت سے خون کی پھٹکی کئے ہیں۔ جو بظاہر بالکل مناسب ہیں۔ اور بعض نے خاص کر سرسید احمد مرحوم نے جونک کی مناسبت سے اس کے معنی کرم منی کے لئے ہیں۔ لیکن درحقیقت اس دوسرے لغوی معنی اس کے اصطلاحی معنوں کے لئے نہایت موزوں ہیں۔

کیونکہ جب مرد کا مادہ تولید عورت کے مادہ تولید سے مل جاتا ہے یعنی کرم منی اور بیضہ انثیٰ کا باہم وصال ہو جاتا ہے تو وہ رحم کے اندرونی پردہ پر کسی جگہ چمٹ جاتا ہے چونکہ یہ جونک کی طرح چمٹ جاتا ہے۔ اس لئے اس کو علقہ سے تعبیر کرنا نہایت مناسب اور صحیح ہے۔

مضغہ کے معنی ہیں گوشت کا لوتھڑا چنانچہ جب علقہ بڑھ کر گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے تب اس کو مضغہ کہتے ہیں۔

فائدہ: مذکورہ بالا آیت وَلَقَدْ خَلَقْنَا میں انسان کی پیدائش پہلے مٹی کے خمیر سے بتائی گئی ہے اور پھر نطفہ سے۔

اگرچہ اس کی تاویل یہ بھی ہو سکتی ہے جیسا کہ بعض مترجمین نے کی ہے کہ نطفہ غذا کا نتیجہ ہے اور غذا بہرصورت مٹی سے پیدا ہوتی ہے اس لئے بلحاظ دیگر نطفہ بھی مٹی سے پیدا ہوا اور انسان بھی مٹی سے۔

لیکن حقیقتاً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدائے آفرینش میں تمام نباتات اور حیوانات پہلے ہی سے پیدا کئے گئے ہیں اور پھر ان میں تولید و تولد کا سلسلہ شروع کیا گیا چنانچہ نباتات و حیوانات میں تخم یا نطفہ کا مادہ پیدا نہیں کیا گیا۔ ان کی تولید بذریعہ سلسلہ طریق انقسام سے ہوتی ہے۔ جیسا کہ اب تک جراثیم اور بعض نباتات و حیوانات وغیرہ میں ہوتی ہے اور جن حیوانات میں نطفہ کا مادہ پیدا کیا گیا ہے اس کا جوڑا پہلے طریق انقسام سے پیدا ہوا جیسے حضرت آدم سے اماں حوا پیدا ہوئیں۔ پھر توالد و تناسل سے ان کی پیدائش یا نسل بڑھتی رہی جیسا کہ اب تک بعض حیوانات اور نوع انسان میں جاری ہے۔

جہان اصغر

جاننا چاہئے کہ اس کائنات کو جہان اکبر اور انسان کو جہان اصغر کہتے ہیں مندرجہ بالا آیات میں ان کی ابتدا کو سڑی ہوئی مٹی سے بتایا گیا ہے۔ جسے ایک تخم (نطفہ) کی صورت میں رحم میں رکھا جو بڑھ کر انسانی بچہ کی صورت میں ایک خاص مدت کے بعد اس جہان فانی میں قدم رکھتا ہے۔

تخم نطفہ۔ خلیہ (CELL)

جاننا چاہئے کہ انسان کی ابتدائی صورت کو محققین تخم۔ نطفہ۔ اور خلیہ کے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔ نطفہ۔ تخم یا خلیہ ایک حیوانی ذرہ ہے۔ جس میں زندگی کے ساتھ تولید کی قوت بھی ہوتی ہے اس میں نظام غذائیہ نظام تنفسیہ اور نظام ہوائیہ قائم ہیں اس کو انگریزی میں کیسہ (سیل) بھی کہتے ہیں۔ ذہن نشین کر لیں کہ ہر خلیہ اپنے اندر رطوبت اور زندگی کا مرکز رکھتا ہے۔ تمام جسم

... کیسوں سے مرکب ہے جن کا آپس میں گہرا تعلق ہے یاد رکھیں کہ کائنات میں جہاں کہیں زندگی پائی جاتی ہے چاہے وہ حیوانات ہوں چاہے نباتات وہاں پر زندگی ... کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ یہ کیسے کہیں آزاد کہیں آپس میں مٹے ہوئے پائے جاتے ہیں انسان ... جسم کے خلیات انسانی جسم کو مل کر بناتے ہیں۔

... اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ خلیات جب اپنی زندگی ختم کر لیتے ہیں تو وہ ... جانے سے مزید نئے خلیوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ اس امر کا اندازہ اس حقیقت سے لگالیں کہ ہر ڈھائی سال بعد انسانی جسم کے تمام خلیات نئے خلیوں میں بدل چکے ہوتے ہیں۔

جسم انسانی میں پائے جانے والے خلیوں کے نام

جسم انسان میں پائے جانے والے خلیوں کے ترتیب وار نام یہ ہیں۔

1. ... خلیات۔ انہیں کنکٹو ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج الحاقی بنتی ہے۔ عرف عام میں انہیں ہڈیاں بنانے والے خلیات کہتے ہیں۔
2. عضلاتی خلیات۔ انہیں مسکولر ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج عضلاتی یعنی گوشت پوست اور قلب بنتا ہے۔ عرف عام میں انہیں گوشت بنانے والے خلیات کہتے ہیں
3. غدی خلیات۔ انہیں اپیتھیل ٹشوز بھی کہتے ہیں۔ ان سے نسیج غدی یعنی غدد دغشاء مخاطی اور جگر بنتا ہے عرف عام میں انہیں غدد بنانے والے خلیات کہتے ہیں۔
4. اعصابی خلیات۔ انہیں نروس ٹشوز بھی کہتے ہیں ان سے نسیج اعصابی یعنی اعصاب دماغ بنتے ہیں۔ عرف عام میں انہیں اعصاب بنانے والے خلیات کہتے ہیں

بنیادی وحیاتی خلیات

مندرجہ بالا خلیات میں الحاقی خلیات بنیادی خلیات کہلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان سے بننے والی ہڈیاں بنیاد کا کام دیتی ہیں۔

حیاتی خلیات

الحاقی خلیات کے علاوہ جسم انسان میں پائے جانے والے دوسرے خلیات حیاتی خلیات کہلاتے ہیں کیونکہ ان سے بننے والے اعضاء سے جسم انسانی رواں دواں اور زندہ ہے۔ اگر ان میں سے کوئی ایک بھی اپنا کام چھوڑ دے تو انسان مر جاتا ہے۔ اسی خصوصیت کی وجہ سے انہیں حیاتی خلیات کہتے ہیں۔ اور ان سے بننے والے مفرد اعضاء کو حیاتی اعضاء کہتے ہیں۔ جو یہ ہیں۔ قلب، جگر، دماغ

حیاتی مفرد اعضا کا باہمی تعلق

حیاتی مفرد اعضاء کا باہمی تعلق بھی ہے۔ یعنی ایک حیاتی مفرد عضو دوسرے حیاتی مفرد عضو کی مدد کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ مزاجاً ان کی کیفیات ایک دوسرے میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً جگر میں تری غدی اعصابی کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ تو دماغ میں گرمی اعصابی غدی کی صورت میں موجود ہے۔ لہذا جگر اپنی مشینی تحریک تری کے بغیر نہیں پیدا کر سکتا تو دماغ اپنی کیمیائی تحریک گرمی کے بغیر مکمل نہیں کر سکتا۔ بالکل اسی طرح قلب اپنی مشینی تحریک جگر کی گرمی کے بغیر پوری نہیں کر سکتا تو جگر اپنی کیمیائی تحریک قلب کی خشکی کے بغیر انجام نہیں دے سکتا۔

لہذا مندرجہ بالا حقائق کی وجہ سے ہم کہہ سکتے کہ حیاتی مفرد اعضاء کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا باہمی تعلق ہے کہ اگر ان میں سے کوئی ایک اپنا کام چھوڑ دے تو دوسرے مفرد اعضاء بھی کام بند کر دیتے ہیں جس سے موت واقع ہو جاتی ہے

صحت و امراض

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ حیاتی مفرد اعضاء ایک دوسرے کی مدد کے بغیر کوئی کام انجام نہیں دے سکتے لہذا جب وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔ تو انسان تندرست و صحت مند رہتا ہے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی ایک ضرورت سے کم و بیش افعال انجام دینے لگتا ہے تو دوسرے حیاتی مفرد اعضاء کے افعال انجام دینے لگتا ہے تو دوسرے انسان بیمار ہو جاتا ہے اور تکلیفوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔

موت

جب تک حیاتی مفرد اعضاء معمولی کمی بیشی سے افعال انجام دیتے ہیں۔ تو انسان بیمار کہلاتا ہے اور جب کسی مفرد عضو کے افعال شدید تیز ہو جائیں اور دوسرے مفرد اعضاء انتہائی کمزور ہو جائیں تو انسان شدید بیمار بلکہ قریب المرگ ہو جاتا ہے۔ اور جب انتہائی کمزور مفرد اعضاء اپنا کام چھوڑ دیں تو موت واقع ہو جاتی ہے۔

وضع حمل سے لے کر تمام زندگی

وضع حمل سے بچہ مکمل انسان کی صورت میں اس دنیا میں آتا ہے۔
یعنی اس کے تمام مفرد اعضاء نئے نئے کام کرنے میں نہایت مستعد ہوتے ہیں

اگر انہیں ضرورت کے مطابق ماحول اور غذائی ضروریات میسر آتی ہیں تو وہ بڑھتا پھولتا ہنستا کودتا ہے اور اپنی نشو و نما مکمل کرتا رہتا ہے۔

لیکن اگر مناسب ماحول اور کسی وجہ سے صحیح غذا میسر نہ آئے تو وہ بیمار رہنے لگتا ہے۔ لگتا ہے اس کا علاج فوراً ہونا چاہیئے۔

اس کا علاج قانون مفرد اعضاء نے بہترین طریقہ سے پیش کیا ہے کہ معالج کو چاہئے کہ بچہ۔ جوان۔ بوڑھا کوئی بھی ہو یا کسی بھی عمر میں ہو اس کے محرک و مسکن مفرد اعضا کی تشخیص کرے۔ جس کی تشخیص نبض ظاہری علامات اور قارورہ سے سائنٹیفک طریقہ سے ہو جاتی ہے۔

جب یقین ہو جائے کہ مریض کے فلاں مفرد اعضاء میں تحریک ہے اور فلاں میں تسکین ہے تو جس مفرد اعضاء میں تسکین کی تصدیق ہو چکی ہے اس میں تحریک پیدا کریں۔ یعنی اس مفرد عضو کی غذا و دوا مریض کو کھلائیں اور محرک مفرد عضو کی غذا دوا بند کر دیں۔ تازہ اور نئی بیماری تو چند منٹ سے لے کر چند گھنٹوں میں رفع ہو جاتی ہے۔ اور پرانی اور مزمن بیماری چند دنوں میں ختم ہو جاتی ہے۔

طبی نکتہ نگاہ سے پیدائش انسانی

جاننا چاہیئے کہ ابتدا میں ہر ایک پودا اور ہر ایک حیوان اپنی ابتدا صرف ایک کیسہ (سیل) سے شروع کرتا ہے یعنی ہر ایک نباتات یا حیوان ایک۔ ذرہ یا کیسہ سے بننا شروع کرتا ہے۔ نباتات میں نباتی انڈا رحم گل میں زرگل کی دھول سے باردار ہو کر تخم نبات۔ اور اگر حیوانی انڈا (اووم) ہو تو رحم مادہ حیوان میں نر حیوان کے نطفہ سے باردار ہو کر بشکل جنین نشو نما پاتا ہے۔

بالکل اسی طرح سے حضرت انسان بھی بیضہ انثیٰ یا عورت کے انڈا سے تخم انسان یا کرم منی کے حسن اتصال یا وصال سے حمل قرار پا کر بصورت بچہ پیدا ہوتا ہے۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیضہ انثیٰ (اووم) اور تخم انسانی یا کرم منی کا علیحدہ علیحدہ بیان کر دیا جائے۔

اووم:

عورت کے مادہ تولید میں نہایت چھوٹے چھوٹے گول دانے ہوتے ہیں۔ ہر گول دانے کو اووم یا بیضہ انثیٰ یا عورت کا انڈا کہتے ہیں۔ اس کا قطر ۱/۱۲۰ انچ ہوتا ہے۔ اس کے اندر پروٹو پلازم یعنی مادہ حیات ہوتا ہے۔ اسے زردی بیضہ بھی کہتے ہیں۔

اووم کے اوپر دو غلاف یا دو طبق ہوتے ہیں، چنانچہ اندرونی طبق کو جو قدرے دبیز اور شفاف ہوتا ہے زونا پیلوسیڈا کہتے ہیں۔ اور بیرونی باریک طبق کو ڈسکس پروجیرس یا غلاف زردی بیضہ کہتے ہیں۔

اووم اور غلاف میں نہایت باریک باریک دھاریاں اور سوراخ دکھائی دیتے ہیں جن کی راہ کرم منی اووم میں داخل ہو کر اسے باردار کر دیتا ہے۔ اووم خصیۃ الرحم کے اندر عورت کے مادہ تولید سے پیدا ہوتا ہے اور قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں آتا ہے۔

یادداشت

کرم منی کا بیضہ انثیٰ میں داخل ہو کر اسے باردار کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرد کے مادہ تولید میں قوت فاعلہ اور عورت کے مادہ تولید میں قوت منفعلہ ہوتی ہے۔

کرم منی (سپرمیٹوزوآن)

مرد کے مادہ تولید میں بھی ایک چھوٹا سا کرم بیضوی شکل کا ہوتا ہے جس کو ڈاکٹری میں سپرمیٹوزوآن یا کرم منی یا تخم انسان کہتے ہیں اس کا ایک سر اور ایک لمبی متحرک دُم ہوتی ہے۔ یہ کرم منی ۱/۵۰۰ انچ لمبا ہوتا ہے اس کا سر جو اس کا اہم ترین حصہ ہوتا ہے اس کی لمبائی کا ۱/۱۰ حصہ ہوتا ہے اس کے سر میں ہی نیوکلیئس وجوہر حیات ہوتا ہے اور اس میں تمام ضروری کروموسوم ہوتے ہیں۔ کرم منی کا سر چپٹا لیکن نیزہ کی طرح نوک دار ہوتا ہے جس کے ذریعہ یہ اووم کے غلاف کے باریک سوراخوں کے اندر گھس جاتا ہے یہ اپنی دُم کے ذریعہ دودی حرکت کرتا ہے اور آگے بڑھتا ہے۔ مناسب حالات و ماحول میں کئی کئی روز تک زندہ رہ سکتا ہے۔

یادداشت

آج کل حیوانات کی منی جس میں ان کے کرم ہوتے ہیں ایک مخصوص قسم کی ٹیوبوں

میں محفوظ کئے ہوتے ہیں، جو بوقت ضرورت اسی نوع کی مادہ کے رحم کے اندر بذریعہ سرنج پہنچا دی جاتی ہے جس سے وہ حاملہ ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح مرد کی منی بھی مخصوص درجہ حرارت پر ٹیوبوں میں بند کر کے محفوظ کی جاتی ہے۔ جن ملکوں میں جائز اور ناجائز کا فرق نہیں ہوتا ہے ان ملکوں کی خود غرض عورتوں کے رحم میں بذریعہ سرنج محفوظ شدہ منی بوقت ضرورت داخل کی جاتی ہے۔

اِنعقادِ نطفہ

جب اووم کے اندر کرم منی داخل ہوتا ہے تو وہ باردار ہو جاتا ہے۔ یعنی ان دونوں نر و مادہ کیسوں کے وصال پر یکجا ہونے سے نطفہ قرار پاتا ہے اور ان دونوں کیسوں کا ملاپ قاذف نالی کے رحم کے اندر والے سرے کے پاس ہوتا ہے جس راستہ سے کرم منی اووم میں داخل ہوتا ہے اس سوراخ کے اوپر پتلی سی جھلی پیدا ہو کر اس سوراخ کو بند کر دیتی ہے۔ لیکن اگر اتفاق سے یہ سوراخ جلد بند نہ ہو تو ایک اور کرم منی اس میں داخل ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ عجیب الخلقت پیدا ہو جاتا ہے جس کے دو سر، چار آنکھیں وغیرہ ہوتی ہیں۔

یادداشت

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ عورت کا بیضہ انثیٰ اپنے اندر عورت کے تمام اعضاء کے لطیف ترین اجزاء لئے ہوئے ہوتا ہے انہیں اجزاء کو جو اووم کے اندر پائے جاتے

ہیں، کروموسومز کہتے ہیں۔

بالکل اسی طرح کرم منی کے جوہر حیات میں بھی مرد کے تمام اعضاء کے لطیف ترین اجزاء ہوتے ہیں یہ بھی کروموسومز ہی کہلاتے ہیں۔

یاد رکھیں یہی زیادہ کے کروموسومز نومولود بچہ میں والدین کے عادات و خصائل منتقل کرنے کا سبب بنتے ہیں یعنی انہیں کے سبب بچے شکل و صورت سیرت کردار و افکار میں ماں باپ کے مشابہ ہوتے ہیں

استقرارِ حمل و جنین میں تبدیلیاں

جونہی کرم منی اور بیضہ انثیٰ کا ملاپ ہوتا ہے۔ تو اسے قرار نطفہ، حمل ٹھہر جانا یا استقرار حمل کہتے ہیں۔ جونہی حمل ٹھہرتا ہے اس میں فوراً مخصوص قسم کی تبدیلیاں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔

ایک اہم نقطہ

یاد رکھیں کرم منی ہی مکمل انسان ہے جو اول بیضہ انثیٰ دعورت کا انڈہ اور جذب رحم مادر میں پرورش پا کر بصورت انسانی بچہ تقریباً 9 ماہ بعد پیدا ہو جاتا ہے۔

یادداشت

جب کرم منی بیضہ انثیٰ میں داخل ہو جاتا ہے تو وہ بیضہ انثیٰ سے اپنی غذا جذب کرنا شروع کر دیتا ہے اور بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ جب بیضہ انثیٰ کے اندر کرم منی کی غذا ختم ہو جاتی ہے۔ تو وہ شہتوت نما خوشہ بن چکا ہوتا ہے۔ جب کچھ وقت

اسے غذا نہیں ملتی تو وہ بیضہ توڑ کر غذا کے حصول کے لئے قاذف نالی سے نکل کر رحم مادر میں کسی جگہ چمٹ جاتا ہے اور رحم سے اپنی غذا حاصل کرنا شروع کر دیتا ہے جو تقریباً 9 ماہ تک رحم مادر سے ہی حاصل کرتا رہتا ہے پھر 9 ماہ بعد رحم میں بھی اس کے لئے غذا ختم ہو جاتی ہے۔ جب بھوک لگتی ہے اور غذا نہیں ملتی تو رحم سے وضع حمل کی صورت میں اس جہان فانی میں انسانی بچہ کی شکل میں باہر آتا ہے اور پیدا ہوتے ہی غذا کے لئے رونا پیٹنا شروع کر دیتا ہے۔

خدا تعالےٰ کی رحمتوں اور نوازشوں کی اس کے لئے کہیں بھی کمی نہیں ہوتی جہاں جاتا ہے وہاں اس کی آمد سے پہلے اس کی غذا کا انتظام بڑے احسن طریقہ سے موجود ہوتا ہے۔ جونہی انسانی بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے۔ فوراً اس کی ماں یا اس کی دایہ اسے نہلا دھلا کر اس کے منہ میں ماں کا دودھ پستان ڈالتی ہے جسے وہ اس طرح چوسنا شروع کر دیتا جیسے بڑی مدت سے چوسنا سیکھا ہوا ہے

ماں کا یہ حال ہوتا ہے کہ بچہ ذرا سا بھی ہلے جلے یا روئے فوراً ماں کے پستانوں سے جوشش محبت سے فوارے کی طرح دودھ رسنے لگتا ہے۔ ماں بچہ کو فوراً سینہ سے لگا لیتی ہے کر اسے دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے۔ یہ سلسلہ تقریباً ڈھائی سال تک جاری رہتا ہے پھر بچہ کے لئے ماں کے پستانوں میں بھی غذا دودھ ختم ہو جاتی ہے تو وہ حیوانی دودھ اور اجناس پھلوں وغیرہ کو کھانا شروع کر دیتا ہے اب تمام زندگی معمولی رد و بدل کے ساتھ اسی قسم کی غذا کھاتے ہوئے گذار دیتا ہے۔

جب اس کے لئے اس جہان فانی سے کھانے پینے عیش کرنے کی مدت

ختم ہو جاتی ہے تو وہ ابدی زندگی کے لئے اس جہان فانی سے موت حاصل کر کے رخصت ہو جاتا ہے ۔

ماں کے پیٹ میں بچے کا بڑھنا

کرم منی بیضہ انثی میں پہلے سات دن قاذف نالی کے اندر ہی رہتا ہے اور میں بطریق انقسام سے بڑھنے لگتا ہے ۔ اب تک ایک ہفتہ سے کم کا جنین نہیں دیکھا گیا دوسرے ہفتہ میں جنین کی لمبائی $\frac{1}{14}$ انچ ہوتی ہے ۔ نقطہ قلب پیدا ہو چکا ہوتا ہے جنین کے اوپر دو غلاف امنیاں وکوریاں بن جاتے ہیں ۔

تیسرے ہفتہ جنین کی لمبائی $\frac{1}{8}$ انچ ہوتی ہے ۔ دماغ کے حصص نمایاں ہو جاتے ہیں آنکھ کان بننے لگتے ہیں ۔

چوتھے ہفتہ لمبائی $\frac{1}{4}$ انچ وزن تقریباً سوا ماشہ جسامت مکھی کے برابر شکل ہیضوی مگا و دم ۔ سر بڑا اور دم باریک ۔ منہ کے مقام پر گہرا نشان ۔ آنکھوں کے مقام پر دو سیاہ نقطے ۔ دل کے دو حصے ہو جاتے ہیں ۔ پھیپھڑے اور لبلبہ نمایاں ہوتے ہیں ۔

پانچویں ہفتے ہاتھ پاؤں بننے شروع ہو جاتے ہیں ۔ شریان اعظم اور شریان ریہ پیدا ہو جاتی ہیں ۔ ہنسلی کی ہڈی ۔ اور نیچے کے جبڑے کی ہڈی میں استخوانی مرکز پیدا ہو جاتا ہے ۔

چھٹے ہفتے میں وزن تقریباً پونے دو ماشہ ۔ آنکھ ۔ ناک ۔ کان اور منہ کے سوراخ نمایاں ہوتے ہیں ۔ سر اور دھڑ علیحدہ نظر آتے ہیں ۔ ریڑھ کا ستون ۔ کمر پسلی اور پسلیاں بصورت کری بن چکی ہوتی ہیں ۔ دماغ کے غلاف ۔ مثانہ گردے زبان حنجرہ اور

LENGTH OF EMBRYO AT DIFFERENT AGES

G—5 months 192 mm.

H—6 months 230 mm.

G H.—Drawn to half of actual size

621
620
علم الامراض
ABNORMAL DEVELOPMENT
عجیب الخلقت بچے

دانتوں کے ابھار ظاہر ہو جاتے ہیں۔

ساتویں ہفتہ میں زبان، کان، جانگ، ٹانگ اور انگلیاں تمیز ہو سکتی ہیں۔ کلائی اور کہنی کی ہڈیاں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ تھوک کے غدود، گردہ اور تلی بننے لگتی ہے۔

آٹھویں ہفتہ عضلات نمایاں ہوتے ہیں۔ پسلیاں، مثانہ، بازوؤں کی ہڈیاں اور پنڈلی، ہڈیوں، تالو، اور بالائی جبڑے کی ہڈیوں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔

نویں ہفتہ میں طول قریباً ایک انچ وزن چار ماشہ۔ جنسی اعضاء بننا شروع ہوتے ہیں۔ چنانچہ خصیۃ الرحم، اندام نہانی، خصیے اور عضو تناسل تمیز ہو سکتے ہیں۔ مرارہ پتہ بھی نمایاں ہو جاتے ہیں۔

نویں ہفتہ میں طول قریباً ایک انچ وزن ۴ ماشہ۔ غلاف قلب نمایاں ہو جاتا ہے۔ خصیۃ الرحم اور خصیے اور اعضائے تناسل تمیز ہو سکتے ہیں

تیسرے ماہ میں طول ۳½ یا ۳ وزن ڈیڑھ تولہ جنین کی جنسیت تمیز ہو سکتی ہے۔ بال اور ناخن بننے شروع ہو جاتے ہیں۔

چوتھے ماہ میں طول قریباً ۶ انچ وزن دو ڈھائی چھٹانک۔ دماغ کی لپیٹیں بننی شروع ہو جاتی ہیں۔ جلد کے نیچے چربی پیدا ہو جاتی ہے۔ جوڑ اور عانہ کی ہڈی میں مرکز بنتے ہیں۔

پانچویں ماہ میں طول قریباً ۱۰ انچ وزن قریباً سوا پاؤ ہو جاتا ہے۔ سر پر بال نظر آتے ہیں۔ دانتوں کے مرکز پیدا ہو جاتے ہیں۔ پسینہ کے غدود اور [illegible] نمایاں ہوتے ہیں۔

چھٹے ماہ میں طول قریباً ۱۲ انچ، وزن قریباً نصف کلو۔ پلکیں بن جاتی ہیں مگر آنکھیں ابھی بند ہوتی ہیں۔

ساتویں ماہ میں طول قریباً ۱۵ انچ وزن ڈیڑھ کلو آنکھیں کھل جاتی ہیں خصیے تقریباً فوطوں میں آ جاتے ہیں۔ دماغی لپٹیں خوب نمایاں ہوتی ہیں۔

آٹھویں ماہ میں طول قریباً ۱۶ انچ وزن دو ڈھائی کلو۔ ناخن انگلیوں تک آ جاتے ہیں۔ جنین اس ماہ میں لمبائی کی نسبت موٹائی میں زیادہ بڑھتا ہے۔

نویں ماہ میں طول قریباً ۲۰ انچ۔ وزن تین چار کلو ہو جاتا ہے۔ آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ جنین لڑکا ہو تو لڑکی کی نسبت لمبا اور وزنی ہوتا ہے۔

نویں ماہ کے آخر میں یا پانچ سات روز گزرنے کے بعد وضع حمل ہو جایا کرتا ہے

وقوع حمل میں عورت کی مرضی ضروری نہیں

عام طور پر سمجھا جاتا ہے کہ حمل قرار ہونے میں عورت کی مرضی ضروری ہے لیکن حقیقت یوں نہیں ہے۔ کیونکہ جماع جبری میں باوجود عورت کی عدم خواہش اور دلچسپی کے اکثر حمل قرار پا جاتا ہے۔ بلکہ بوقت مجامعت اگر عورت نشہ میں ہو یا بے ہوشی میں ہو تب بھی حمل قرار پا سکتا ہے۔

یادداشت

جیسا کہ اوپر بیان کر آیا ہوں کہ حمل صرف اس وقت قائم ہوتا ہے جب عورت کا بیضہ انثیٰ قاذف نالی یا رحم میں موجود ہو کیونکہ مرد کے جراثیم منویہ کے لئے بیضہ انثیٰ میں غذائیت موجود ہوتی ہے۔

اگر جماع بلا ارادہ یا عورت کے عالم سکر یا بیہوشی میں کیا جائے اور اس وقت عورت کا بیضہ انثیٰ قاذف نالی یا رحم میں موجود ہو تو لازمی حمل ہو جایا کرتا ہے اس کے برعکس بیضہ انثیٰ کے نہ ہونے کی صورت میں کسی بھی جماع میں حمل قائم نہیں ہو سکتا۔ یعنی چاہے عورت کی کتنی بھی خواہش ہمیشہ ناامید رہتی ہے۔

حمل کی اقسام

جنین کی کیفیات و تعداد کے لحاظ سے حمل آٹھ قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) حمل طبعی۔ اگر عورت کا انڈا باردار ہو کر اور جوف رحم میں اگر نشو نما پائے تو اُسے حمل طبعی یا حمل رحمی کہتے ہیں۔

(۲) حمل غیر طبعی۔ اگر عورت کا بیضہ انثیٰ باردار ہو کر خصیۃ الرحم یا اس کی نالی رنفیر میں یا جوف یا پردہ صفاق میں ٹھہر کر وہیں نشو نما پالے تو اسے حمل غیر طبعی کہتے ہیں جو بلحاظ مقام کے تین قسم کا ہوتا ہے

(۱)۔ اگر مبیض میں ہو تو حمل مبیضی۔

(۲)۔ اگر نفیر میں ہو تو حمل نفیری اور اگر صفاق بطنی میں ہو تو اسے حمل بطنی کہتے ہیں

نوٹ:۔ حمل غیر طبعی اکثر باعث ہلاکت حاملہ ہوا کرتا ہے۔

(۳) حمل بسیط۔ اگر رحم میں صرف ایک ہی جنین ہو تو اسے حمل بسیط کہتے ہیں

(۴) حمل توام۔ اگر رحم میں دو سے زیادہ تو وہ حمل توام کہلاتا ہے۔

(۵) حمل مرکب۔ اگر رحم میں دو سے زیادہ جنین ہوں تو حمل مرکب کہلاتا ہے

(۶) اگر رحم میں جنین کے علاوہ سانپ یا کسی جانور کی شکل کا جنین ہو تو اسے حمل غیر طبعی اور حمل مختلط کہتے ہیں۔

(۷) حمل کاذب یا رجا۔ جھوٹا حمل۔ بعض دفعہ حمل صادق نامعلوم اسباب سے متغیر و منقلب ہو کر گوشت کا لوتھڑا سا بن جاتا ہے جو اکثر بڑھتا رہتا ہے حیض بند ہونے کی وجہ سے حمل کی علامات نمایاں ہو جاتی ہیں جس سے حمل کا دھوکہ لگ جاتا ہے۔ کیونکہ ایسے حمل میں رحم کے اندر حرکت قلب اور ضربان نہیں ہوتیں ایسا حمل کئی ماہ گزرنے کے باوجود وضع حمل نہیں ہوتا۔ جب رحم کی قوت اخراج بڑھتی ہے۔ تو اکثر جریان خون ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ وضع حمل کی علامات پیدا ہو کر گوشت کا لوتھڑا۔ یا کسی جانور کی شکل نما ٹکڑا خارج ہو جاتا ہے۔

(۸) حمل علی الحمل۔ شاذ و نادر ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک حمل قرار پا چکنے کے کچھ عرصہ بعد دوسرا حمل قرار پا جاتا ہے۔ ایسے حمل کو حمل علی الحمل کہتے ہیں۔

نوٹ:۔ شاذ و نادر بعض عورتوں میں جن کے رحم میں پیدائشی طور پر ایک درمیانی پردہ پیدا ہو جاتا ہے جو رحم کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔ جب حمل قرار پاتا ہے تو رحم کے ایک حصہ میں حمل قرار پا جاتا ہے لیکن ایک ماہ بعد یا چند ماہ بعد جب میاں بیوی ملتے ہیں تو رحم کے دوسرے خالی حصہ میں بھی حمل قائم ہو جاتا ہے ایسے حمل کے جنین پیدا بھی اکثر الگ الگ وقت پر ہوا کرتے ہیں۔

مدت حمل

حمل کی مدت عام طور پر ۲۷۸ دن قرار دی گئی ہے یعنی ماہ شمسی یا انگریزی مہینوں کے حساب سے ۹ مہینے ۸ دن۔ بشرطیکہ ہر مہینہ ۳۰ دن کا ہو اور قمری یا عربی مہینوں کے حساب سے ۹ ماہ اور بارہ دن لیکن کبھی کبھی اس مدت سے چند روز پہلے یا چند روز بعد بھی بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

یادداشت

چونکہ ہر مذہب اور فرقہ کے لوگوں میں جائز اور حلال اولاد کا تصور پایا جاتا ہے اور جائز اور حلال اولاد وہی والدین کی جائز وارث ہوتی ہے اس لئے یورپی قوانین میں حمل کی مدت کم از کم ۱۵۰ روز یا ۶ ماہ اور زیادہ سے زیادہ دس ماہ یا ۳۰۰ دن مقرر و معین ہیں۔

یعنی اگر کوئی عورت شادی کے کم از کم ۶ ماہ بعد یا زیادہ سے زیادہ ۱۰ ماہ بعد بچہ جنے تو وہ بچہ حلال اور والدین کا اور ان کی جائیداد کا جائز وارث ہوتا ہے۔ شرع محمدی میں بھی حمل کی مدت کم از کم ۶ ماہ ہے اور زیادہ سے زیادہ دو سال مقرر ہے۔

اگر حمل سات ماہ سے پہلے وضع ہو جائے یعنی اگر سات ماہ سے پہلے بچہ ہو جائے تو ایسا بچہ عموماً زندہ نہیں رہتا مگر شاذ و نادر ساتویں مہینے میں وضع ہونے سے نومولود زندہ رہ جایا کرتا ہے۔

علامات حمل

تغیرات رحم۔ حمل قرار پانے سے پہلے رحم طول میں ۲½ انچ اور وزن ایک اونس یعنی نصف چھٹانک ہوتا ہے۔ لیکن حمل کے آخری ایام میں اس کا طول ۱۲ انچ اور وزن تقریباً ½۱ پونڈ ہو جاتا ہے کیونکہ حمل قرار پاتے ہی رحم بڑھنے لگتا ہے اور وقت ولادت تک بڑھتا ہے۔

حمل کے پہلے تین ماہ تک رحم پیڑو میں معلوم نہیں ہوتا پھر رفتہ رفتہ رحم بڑھ کر چوتھے مہینے میں پیڑو کے اوپر ٹٹولنے سے محسوس ہوتا ہے۔ پانچویں مہینے ناف کے قریب آجاتا ہے۔ ساتویں مہینے رحم ناف سے ڈیڑھ انچ اوپر اور آٹھویں مہینے ناف سے پانچ انگشت اوپر محسوس ہوتا ہے۔ اور نویں مہینے میں محراب شکم تک بڑھ جاتا ہے۔

حیض کا بند ہونا حمل قرار پاتے ہی خون حیض جسے عرف عام میں ماہواری یا پھول آنا کہتے ہیں۔ بند ہو جاتا ہے۔ اگر تندرست اور شادی شدہ عورت کی ماہواری کسی ماہ فوراً بند ہو جائے تو یہ بات اکثر قرار حمل کی ایک بڑی بھاری علامت ہوا کرتی ہے۔

لیکن بعض اوقات مرض انیمیا یا فقر الدم یا کمی خون سے بھی حیض آنا بند ہو جاتا ہے اور حمل کا شبہ ہو جاتا ہے۔

[illegible]۔ شاذ و نادر بعض موٹی تازی تندرست عورتیں جن کے جسم میں خون وافر مقدار میں ہو حمل قرار پانے کے تین چار ماہ تک معمولی کمی کے ساتھ خون حیض آتا رہتا ہے۔

تھوک کا بکثرت پیدا ہونا یہ بھی حمل قرار پانے کی ایک اہم علامت ہے جو شروع حمل میں ہوا کرتی ہے۔ بعض دفعہ حاملہ کے

منہ میں اس قدر پانی بھر آتا ہے کہ وہ تھوکتے تھوکتے تنگ آ جاتی ہے۔

متلی و قے حمل ٹھہر جانے کے ایک سے چار ہفتے بعد صبح کے وقت حاملہ کا جی متلاتا اور بعض وقت اسے ابکائیاں بھی آیا کرتی ہیں۔ لیکن بعض عورتوں کو وضع حمل تک یہ شکایات رہا کرتی ہے۔ جس سبب سے مادہ کبھی اس قدر کمزور ہو جایا کرتی ہے کہ اس کی حفظ صحت و حیات کے لئے حمل گرا دینے کی ضرورت پڑتی ہے۔

تغیرِ اندام نہانی اندام نہانی، لب شرمگاہ، تیسرے ماہ سے ہی بڑھنے شروع ہو جاتے ہیں اور نہایت ڈھیلے اور متحمل ہو جاتے ہیں تاکہ بوقت وضع حمل ضرورت کے مطابق پھیل کر وضع حمل میں مددگار ثابت ہوں۔ حمل کے تیسرے ماہ سے ہی اندام نہانی سے لیسدار رطوبت خارج ہونے لگتی ہے۔

تغیرِ پستان قرار حمل کے دو ماہ بعد چھاتیاں بڑھتی اور سخت ہو جاتی ہیں۔ دبانے سے درد کرتی ہیں۔ بھٹنیوں کے گرد حلقے گہرے سیاہی مائل ہو جاتے ہیں۔ ابتدا حمل میں بھٹنیوں کو دبانے سے سفید رطوبت نکلتی ہے۔ لیکن اخیر زمانہ حمل میں دودھ نکلتا ہے جس عورت کو پہلی بار حمل ہوا اس میں یہ علامت زیادہ قابل اعتبار ہوا کرتی ہے۔

حرکت جنین چوتھے پانچویں مہینے میں حمل کی علامات یقینی یعنی حرکات جنین اور ضربات قلب جنین بذریعہ سینہ بین محسوس ہونے لگتی ہیں۔

نوٹ :۔ جنین میں قلبی حرکات فی منٹ ۱۲۰ سے ۱۴۰ تک ہوتی ہیں ڈاکٹری تجربات میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اگر قلبی حرکات فی منٹ ۱۴۴ ہو تو

لڑکا اور اگر ۱۴۴ ہوتی تو لڑکی ہوتی ہے۔
یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جنین کے قلب کی حرکات بے شک ۱۴۴ سے ۱۶۰ تک ہوتی ہے۔ لیکن حاملہ کے قلب کی حرکات صرف ۷۵ تک ہوتی ہے۔

شکم چھٹے مہینے میں دیوار شکم ابھر کر بیشتر تن جاتا ہے اور اس کا درمیانی خط ظاہر ہو جاتا ہے۔ ساتویں مہینے دیوار شکم پر چند ایک زرد مائل دھاریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

فم رحم آٹھویں، نویں مہینے فم رحم قدرے کھل جاتا ہے۔

قارورہ قرار حمل کے دو ماہ بعد سے اخیر وقت یعنی وضع حمل تک پیشاب میں البیومن اور دیگر جیسے اجزاء خارج ہوتے ہیں جن کی موجودگی سے تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹر حمل کی تشخیص کر لیا کرتے ہیں۔

اماس تہوج بعض حاملہ عورتیں جن کے جگر گردے پہلے سے تیز ہوتے ہیں۔ حمل کے آٹھویں ماہ سے ان کے جسم پر سوجن اماس اور تہوج ہو جایا کرتا ہے۔ بعض حاملہ عورتوں کو اتنی سوجن آ جاتی ہے کہ وہ چلنے پھرنے سے مجبور ہو جاتی ہے۔

چکر آنا حمل کے تیسرے ماہ سے آٹھویں ماہ تک غددی تحریک بڑھتی رہتی ہے جونہی غددی تحریک کا اثر و عمل بڑھتا ہے فوراً ضعف قلب شروع ہو جاتا ہے جس سے حاملہ کو اٹھتے بیٹھتے چکر آتے رہتے ہیں

قبض پیچش حاملہ کو گو ابتدائے ایام میں اکثر قبض رہا کرتی ہے لیکن حمل کے ساتویں سے آٹھویں ماہ اکثر پیچش اور مروڑ کے ساتھ کئی کئی بار پاخانے آنے لگتے ہیں۔ اگر پیچش شدید ہو جائے تو اکثر حمل گر جاتا

کرتا ہے یعنی اسقاط حمل ہو جایا کرتا ہے۔

پھولا اترنا حمل کے چھٹے ساتویں ماہ اکثر عورتوں کے دائیں یا بائیں ٹانگ کا اوپر کا جوڑ جسے پھولا کہتے ہیں اتر جاتا ہے جس سے حاملہ چلنے پھرنے کی کوشش کرے تو سخت درد ہوتا ہے۔

خروج رحم جس طرح ہیجش کی شدت سے کانچ باہر نکلنے لگتی ہے اسی طرح رحم میں غدی تحریک سے خروج رحم کی تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔ جیسے عرف عام میں بھار پڑنا کہتی ہے

وضع حمل کے جھوٹے درد ہونا

حمل کے آٹھویں نویں ماہ بوجہ قبض یا ریاح وضع حمل کی طرح پیٹ میں درد ہونے لگتے ہیں جس سے ناتجربہ کار دائی یا نرس وضع حمل کا وقت سمجھ کر غلطی سے وہ تمام تدابیر عمل میں لانا شروع کر دیتی ہے جو وضع حمل میں کی جاتی ہیں کئی دن تک وضع حمل نہیں ہوتا تو پھر قبض وغیرہ کا علاج کرنے سے تکلیف رک جایا کرتی ہے۔

دوران حمل حاملہ اور جنین کی حفظ صحت کے لئے مندرجہ ذیل قوانین حفظ صحت کے لئے اپنانے چاہئے۔

حاملہ کے پیٹ کا لٹک جانا

بعض عورتوں کا پیٹ وضع حمل کے بعد سکڑ کر اصلی حالت پر آنے کی بجائے لٹک جاتا ہے اور بدنما لگتا ہے

علاج: اس کا پہلا علاج ، علاج بالتدبیر ہے۔ یعنی ایک خاص قسم کی دائی پیٹی پیٹ پر باندھنی چاہئے جو پیٹ کو اوپر اٹھائے رکھتی ہے اگر فوری طور پر وہ مخصوص پٹی نہ مل سکے تو فلالین کی پٹی باندھنی چاہئیے اندرونی طور پر عضلاتی اعصابی غذا و دوا کھلائیں جس سے عضلات میں سکیڑ ہو کر پیٹ اصلی حالت میں آ جائے گا۔ اور پٹی بھی نہیں لگانی پڑے گی۔

حاملہ کو بار بار پیشاب آنا

حمل کے ابتدائی دنوں میں اور حمل کے آٹھویں نویں مہینے بار بار پیشاب آیا کرتا ہے،

وجہ شروع حمل میں رحم جب اپنے حجم میں بڑھنا شروع ہوتا ہے تو اس کا دباؤ مثانہ پر پڑ جاتا ہے۔ جس سے مثانہ دب جاتا ہے گردوں سے جونہی پیشاب آتا ہے مثانہ میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے فوراً حاجت ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔ لہذا تھوڑا تھوڑا پیشاب آتا رہتا ہے۔ لیکن جب رحم پیڈو سے اوپر چڑھ جاتا ہے تو اس کا دباؤ مثانہ پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور پیشاب پھر پورے اور ٹھیک آنے لگتا ہے جب حمل کے آخری دن آتے ہیں تو پھر رحم نیچے اتر آتا ہے اور پھر مثانہ پر دباؤ ڈالنے لگتا ہے جس سے دوبارہ پیشاب بار بار آنے لگتا ہے۔

علاج

اس کا علاج بھی باتدبیر کرنا بہتر ہے۔ تدبیر یہ ہے کہ حاملہ زیادہ تر آرام کیا کرے اور
جگہ سے نیچے آہستہ اترا کرے۔ چھلانگ نہ لگائے چارپائی کی پائنتی اونچی
کرکے سونا چاہیے تاکہ رحم کا دباؤ مثانہ پر نہ پڑے۔ قبض نہ ہونے دیں کیونکہ قبض
سے بھی مثانہ پر دباؤ پڑ جاتا ہے دودھ گھی ملا کر پلاتے رہیں۔ غذا میں سبزیاں، سبزی
گوشت اور اکثر پھل بھی ساتھ کھایا کریں تاکہ طاقت قائم رہے۔

پیشاب کا بند ہونا

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ رحم کا مثانہ پر دباؤ پڑنے سے پیشاب بار بار آنے
لگتا ہے۔ اگر مجری البول پر زیادہ دباؤ پڑ جائے تو اکثر بند ہو جاتا ہے۔

علاج چونکہ پیشاب کے بند ہونے کا سبب مجری بول پر رحم کا دباؤ
ہوتا ہے لہذا اس کا علاج بھی علاج بالتدبیر سے کرنا چاہیے
یعنی رحم کو دو انگلیوں سے اوپر کو اٹھائیں تو پیشاب خارج ہو جائے گا اگر یہ بھی نہ آئے
تو نیچے کی طرف سے حاملہ خود پیشاب خارج کر سکتی ہے۔
اگر قبض کا دباؤ مجری بول پر پڑتا ہو تو قبض کا علاج کرنا چاہیے اگر قبض معمولی ہو تو
۔۔ دودھ گھی پلایا کریں، اگر قبض شدید ہو تو دودھ میں بادام روغن ۱ تولہ یا کوئی دو تولہ
دودھ میں ملا کر پلائیں۔

حاملہ کی شرمگاہ کی خارش

حمل کے دوران اکثر حاملہ عورتوں کی شرمگاہ میں خارش ہونے لگتی ہے۔ حاملہ

بروقت کھجلاتی ہے۔ بعض اوقات ماؤف جگہ زخمی ہو جاتی ہے جس سے حاملہ سخت
پریشان رہنے لگتی ہے۔

علاج اول شرمگاہ کو نیم یا بیری کے پتوں کے جوشاندہ سے دھوئیں
پھر یہ مرہم بنا کر شرمگاہ پر لگائیں۔

غدی عضلاتی اکسیر ۱ ماشہ　ویزلین
موم　۱ تولہ　۲ ماشہ　۵ تولہ

ملا کر بوقت ضرورت تمام مقام ماؤف پر لگائیں۔ اگر فوری طور پر یہ چیزیں نہ مل سکیں
تو ملتانی مٹی لگائیں یا خطمی کا لعاب لگائیں۔ غدی عضلاتی ملین کو تیل میں جلا کر تیل
صاف کرکے لگائیں اس سے بھی فوراً آرام ہو جاتا ہے۔

حاملہ کی شرمگاہ کا ورم

اکثر حاملہ عورتوں کو جب خارش ہوتی ہے تو بعض اوقات شدت اتنی زیادہ
ہو جاتی ہے اور یہی خارش ورم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ لہذا شرمگاہ کے ورم کا
علاج شرمگاہ کی خارش والی ادویہ استعمال کریں فوراً آرام آجائے گا۔
احتیاطی طور پر مریضہ کو آرام سے چت لٹائے رکھیں دن میں دو بار جوشاندہ
بوست سے دھوئیں بلکہ روئی کی گدی بنا کر تر کرکے مقام ماؤف پر رکھائیں۔

حاملہ کو سفید رطوبت آنا

حاملہ کو جو سفید رطوبت آتی ہے اسے اکثر مائیں لیکوریا سمجھ بیٹھتی ہیں اور لیکوریا کا

علاج کرنے لگتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حاملہ کو جو رطوبت آتی ہے وہ بعض عورتوں کو تو شروع حمل سے ہی آنے لگتی ہے لیکن اکثر چھٹے ساتویں مہینے سے یہ رطوبت زیادہ آنی شروع ہوتی ہے اس کا رنگ بالکل سفید اور اندر سے کی سفیدی کی طرح لیسدار ہوتی ہے۔

یادداشت: قارئین ذہن نشین کر لیں کہ رحم کو تقریباً سات ماہ تک عضلاتی تحریک رہتی ہے اس دوران اکثر یہ رطوبت نہیں رکتی۔ آٹھویں ماہ غدی تحریک شروع ہو جاتی ہے جس سے لیسدار رطوبات پیدا ہو کر براہ رحم و اندام نہانی خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ شروع میں اس کا رنگ ہلکا سرخی مائل زرد ہوتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد اس کا رنگ سفید ہو جاتا ہے۔ لیکن قوام ہی لیسدار ہوتی ہے جہاں گرتی ہے وہاں پانی کی طرح نہیں پھیلتی بلکہ جذب ہوتی ہے یعنی اس میں پانی یا انسانی رطوبت نہیں ہوتی۔

نویں مہینے بھی رطوبت قوام میں یہی اور پہلے سے بھی زیادہ آنے لگتی ہے۔

علاج اگر حاملہ کی صحت میں کوئی کمی بیشی نہ ہو اور اس کی حالت صحت درست ہو تو اس رطوبت کو روکنے کی کوشش نہ کریں، وضع حمل کے بعد یہ خود بخود ختم ہو جایا کرتی ہے۔ اگر کچھ کم کرنا چاہیں تو پھٹکڑی سفید کی اندام نہانی میں پچکاری کرائیں۔

نوٹ اگر حاملہ کو ڈوش کرنا پڑے تو ڈوش بڑی احتیاط سے کرنا چاہیے ڈوش کی نلکی اندام نہانی میں ہی رکھیں رحم تک نہ جانے دیں اور ڈوش کی نلکی صرف آدھی کھولیں تاکہ پانی آہستہ آہستہ اندر جائے تاکہ رحم سے نہ ٹکرانے دیں۔

اور تیزی سے پانی نہ داخل کریں۔ ورنہ رحم متاثر ہو کر سوزشناک ہو جاتا ہے اور حمل کے گر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

حاملہ کے رحم میں درد ہونا

بعض حکماء حاملہ کے رحم میں درد ہونے کا سبب رحم کا مل جانا تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ شروع حمل میں تو شاید ایسا ممکن ہو کیونکہ اس وقت رحم بڑھا ہوا نہیں ہوتا لیکن چند ماہ بعد رحم اپنے مقام سے پھنسا ہوا ہوتا ہے بلکہ وہ پیٹ کی جانب بھی بڑھ رہا ہوتا ہے ایسی حالت میں رحم کے مل جانے یا الٹ جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس کے برعکس پیٹ پر چوٹ لگ جائے جس سے رحم بھی متاثر ہو جائے تو درد رحم ممکن ہے۔

قبض سے رحم پر دباؤ پڑتے رہنے سے بھی درد ممکن ہے، غدی تحریک سے رحم سے سوزش ممکن ہے کیونکہ رحم بھی ایک غدد ہے سوزش سے پیشاب جل کر اور درد سے آنے لگتا ہے۔

علاج اگر قبض ہو تو اس کا علاج کریں۔ قبض کا دباؤ رفع ہوتے ہی رحم میں درد ختم ہو جائے گا۔
اگر سوزش رحم ہو تو اعصابی غذا و دوا دیں فوراً سکون ہوگا۔

حاملہ کی بواسیر

حمل کے دوران اکثر پاخانہ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے جسے اکثر عورتیں اپنے آپ کو بواسیر میں مبتلا سمجھنے لگتی ہیں

حقیقت یہ ہے کہ حاملہ کو بواسیر ہی نہیں ہوا کرتی بلکہ اسے قبض ہوا کرتی ہے پوچھنے پر یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اسے دن میں تین یا چار بار پاخانہ خون آمیز آیا کرتا ہے۔

یادداشت قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بواسیر کے مریض کو کئی کئی دن تک پاخانہ کی حاجت نہیں ہوتی۔ جب ہوتی ہے تو شدہ بڑی مشکل سے خارج ہوتا ہے جس کے ساتھ خون دھاروں کے شکل میں خارج ہونے لگتا ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں کہ قبض والے مریض کو پاخانہ خون آمیز نہیں آیا کرتا بلکہ سدے نکلتے ہوئے مقعد کے مسے زخمی ہو جاتے ہیں جن سے خون بہنے لگتا ہے۔

یاد رکھیں پانچ فی صد عورتوں کو حمل کے دوران بواسیر ہو سکتی ہے وہ بھی پہلے سے بواسیر کی مریضہ ہوا کرتی ہیں۔

علاج اگر واقعی بواسیر ہو تو غدی عضلاتی ملین اور اعصابی غدی تریاق جدید کھلائیں۔

غذا صبح:۔ مکھن بادام کھلا کر دودھ پلا دیں۔ دوپہر، مولی شلغم ساگ، شام:۔ اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا سالن کھلائیں۔

اگر پاخانہ کئی بار خون آمیز آئے تو پیچش کا علاج کریں دو تین دن میں آرام آ جائے گا

حاملہ کا نقص الدم یا کمی خون

حمل کے شروع میں تو کمی خون نہیں ہوتی لیکن جونہی غدی تحریک شروع ہوتی ہے تو صفرا بڑھ جاتا ہے اور خون کا رنگ پھیکا یا زرد پڑ جاتا ہے، کمزوری دن بدن بڑھتی ہے، کمی خون واضح ہو جاتی ہے، دل گھبراتا ہے، ضعف قلب ہوتا ہے جسم پر اماس آنے لگتا ہے۔

علاج غدی اعصابی غذا و دوا کھلائیں اور صفرا و حرارت کو کم کریں فاضل صفرا خارج ہوتے ہی خون کا رنگ درست ہو جائے گا یعنی کمی خون رفع ہو جائے گی۔

غذا صبح:۔ مربہ آملہ کھلا کر سونف کی چائے دیں۔ دوپہر، کدو، توری، ٹینڈے، بینگن، مولی گاجر، شلغم کا سالن دال مونگ سے پکا کر کھلائیں۔ سبزی گوشت بھی دیں شام:۔ مربہ آملہ یا گاجر کا مربہ کھلائیں

نوٹ:۔ شربت فولاد بھی غذا کے ساتھ پلایا جائے تو نہایت فائدہ ہوتا ہے

حاملہ کا تشنج

شروع حمل میں اکثر نئی حاملہ عورتوں کے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہونے لگتا ہے اس کے دورے روزانہ کئی کئی بار بھی ہونے لگتے ہیں۔

یادداشت: تشنج ایک قسم کا کرل ہے یا ہچکی کی طرح ایک غیر ارادی حرکت ہے جو عضلاتی تحریک سے ہوا کرتی ہے۔

علاج غدی اعصابی غذا دوا کھلائیں قبض ہو تو مسہل کھلائیں دودھ گھی زیادہ پلاتے رہیں خشکی کی شدت رفع ہوتے ہی تشنج کے دورے ختم ہو جائیں گے

حاملہ کا جنون

غدی عضلاتی تحریک سے اعصاب میں سکون ہو کر ذہنی توازن بگڑ جاتا ہے جس سے مریضہ شعور سے باتیں کرنے کی بجائے پاگلوں کی طرح باتیں کرنے لگتی ہے یا اسے کسی چیز کے حاصل کرنے یا اسے کسی چیز سے دور رہنے کا خیال ہر وقت رہنے لگتا ہے غدی اعصابی غذا کریں، اللہ شفا دے گا

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

شوالشافی: گل گاؤزبان، گل سرخ، گل نیلوفر، ابریشم، کشنیز خشک۔ ہر ایک ایک تولہ سب کو عرق گاؤزبان ½ سیر میں پکائیں۔ پھر چھان کر شہد ایک پاؤ میں قوام بنائیں۔ چھ ماشہ سے ایک تولہ صبح دوپہر شام کھلائیں

حاملہ کا بخار

ایام حمل میں ملیریا بخار یا کسی نزلے سے اکثر بخار ہو جایا کرتا ہے۔

علاج ملیریا بخار ہو تو کونین زیادہ مقدار میں نہ دیں کیونکہ اس سے رحم کا منہ کھل جاتا ہے اور حمل کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اگر کونین کھلانی پڑے تو اس کے ساتھ افیون کا کوئی مرکب ضرور دیں۔

رات کو گلو ۳ ماشہ، اجوائن ۳ ماشہ بھگو دیں۔ صبح چھان کر پلا دیں صرف دو تین دن میں آرام آ جائے گا

حاملہ کا فالج

حاملہ کو اعصابی فالج شاذ و نادر ہی ہوا کرتا ہے کیونکہ حمل کے دوران اعصابی تحریک ہی نہیں ہوتی۔ حمل کے دوران عضلاتی یا غدی تحریک ہوا کرتی ہے اگر شروع حمل میں فالج ہو جائے تو اکثر نچلے دھڑ کا فالج ہوتا ہے اور اس کا علاج غدی تحریک پیدا کر کے کیا جا سکتا ہے

لیکن اگر سات آٹھ ماہ گزر جائیں تو اکثر غدی فالج ہوا کرتا ہے جو زیادہ تر دائیں طرف ہوتا ہے۔

تشخیص سے جو فالج تشخیص ہو تو تحریک کے مطابق علاج کریں۔

غدی فالج معلوم ہو تو اعصابی غدی غذا دوا کھلائیں فوراً فالج میں کمی واقع ہو جائے گی مستقل طور پر وضع حمل کے بعد رفع ہو جائے گا۔ اگر ہاتھ پاؤں پر سوزش اور اماس ہو تو میٹھا اور چیزیں کھلائیں، اللہ شفا دے گا۔

استقاط حمل

ملتان شہر سے ایک نوجوان مریضہ اپنی عزیز عورتوں کے ساتھ غذا بمع ہربل غذا سے علاج میں آئی، مریضہ کی ساتھی عورتوں نے بتایا کہ اس کو خوبصورت دیکھ ہم مایوس ہو کر آپ کے پاس آئی ہیں۔ اس کو چھ بار حمل ضائع ہو چکا ہے۔ تین ماہ سے پہلے ہی شدید خون جاری ہو کر حمل ضائع ہو جاتا ہے کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ تعویذ وغیرہ بھی بہت کرائے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوتا۔ میں نے انہیں تسلی دی کہ فکر نہ کریں اللہ تعالیٰ بہتری کریں اب انشاءاللہ حمل ضائع نہیں ہوگا اور لڑکا پیدا ہوگا۔

کیفیت و علامات کمی خون اس قدر کہ مریضہ کا رنگ سفید کپڑے کی طرح ہو چکا تھا، سانس پھولنا، کبھی قبض اور پتلے دست آنا، سارے جسم میں ہلکا ہلکا درد رہنا۔ طبیعت میں کبھی خوف اور کبھی غصہ کا پایا جانا، ہر وقت مایوس رہنا، جب حمل ہوتا تو بس اس طرح محسوس ہوتا کہ اب کبھی ضائع ہوا۔ آخر تین مہینے سے پہلے کا حمل ہو کر گر جاتا جس سے خون جاری ہو کر کمزوری پیدا ہو جاتی تھی، نزلہ زکام کا اکثر رہنا، پیشاب سفید اور زیادہ کرتا۔

تشخیص میں نے جب نبض دیکھی تو بے حد اعصابی عضلاتی تھی، بلغم اور رطوبات کی وجہ سے رحم پھول کر ڈھیلا اور کمزور ہو گیا تھا۔

غذائی علاج

صبح :۔ مربہ آملہ، یا بھنے ہوئے چنے اور کشمش کھا کر دہی کی لسی یا لونگ دار چینی کا قہوہ۔

دوپہر :۔ چنے کی روٹی، گوشت، دال اور چٹنی زیادہ استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی

رات :۔ دوپہر والی غذا کھا کر چھلکا جامن کا قہوہ۔

غذائی علاج تقریباً دو مہینے جاری رکھا اس دوران حمل ہو گیا اب غذائی علاج کے ساتھ دوائی علاج بھی شروع کر دیا گیا کیونکہ مریضہ بوجہ خوف دوا کھانے پر مصر تھی۔ دوا کے ساتھ غذائی علاج بھی حسب سابق جاری رہا اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی سے کمی خون بھی دور ہو گئی اور پورے نو ماہ بعد خوبصورت بچہ پیدا ہوا۔

دوائی علاج عضلاتی اعصابی ملین، فولادی، جوارش املی تجویز کی گئی جس سے فوراً کھچاوٹ محسوس ہو گئی رطوبت کا اخراج بند ہو کر بچہ پیٹ میں نشوونما پا رہا ہے انشاءاللہ پورے نو ماہ بعد پیدائش ہوگی

نسخہ نباتات: ہوالشافی

آملہ	کرنجوہ	پھٹکری	ہلیلہ سیاہ
۱ تولہ	۱ تولہ	۲ ماشہ	۱ تولہ

سب کو باریک پیس کر نخودی گولیاں بنالیں، دو گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ یا شربت انجبار۔

افعال و اثرات میں عضلاتی اعصابی سرد خشک ہے جسم میں خارج ہونے والی رطوبتوں کو فوراً بند کرتی ہے، مقوی عضلات ہے، ضعف عضلات سے ہونے والے استقاط حمل کے لئے بے حد مفید ہے، اس کے علاوہ نزلہ زکام کمی خون سیلان الرحم کے لئے مفید ہے۔

فولادی ہوالشافی :۔

ترپھلہ	کشتہ فولاد	کشتہ کچلہ
۱۵ تولہ	۴ تولہ	۴ تولہ

سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

افعال اثرات

میں عضلاتی غدی مقوی ہے۔ کمی خون، سانس پھولنا، وہم، کمزوری، موٹاپا، سیلان رطوبت، نزلہ زکام، عام جسمانی کمزوری بوجہ ضعف عضلات، اعصابی تحریک سے ہونے والے اسقاط کے لئے تریاق ہے۔ بے حد مقوی رحم ہے۔

جوارش املی

ہوالشافی:- املی، آلو بخارہ، پودینہ دیسی، سندھر
۱ پاؤ ۱ پاؤ ۱۰ تولہ ۵ تولہ
انار دانہ، زرشک، منقی، آملہ، ست لیموں، چینی،
۱۰ تولہ ۱۰ تولہ ۱۰ تولہ ۵ تولہ ۵ تولہ ۳ تولہ

ترکیب تیاری:- املی آلو بخارہ کو پانی میں بھگو دیں کچھ عرصہ بعد ہاتھ صاف کرکے خوب ملیں اور چھاننی سے چھان لیں۔ دوسری تمام ادویات کا باریک سفوف تیار کریں۔ املی آلو بخارہ کے زلال میں چینی ڈال کر گاڑھا قوام تیار کریں پھر خشک پسی ہوئی ادویہ ملا دیں بس جوارش املی تیار ہے۔

مقدار خوراک:- ۶ ماشے تا ۱ تولہ دن میں تین بار۔

افعال اثرات

میں عضلاتی اعصابی ہے۔ بے حد مقوی و محرک قلب ہے صرف ایک خوراک سے ہی دل خوش ہو جاتا ہے۔ حاملہ کی قے کے لئے بیحد مفید ہے۔ گھبراہٹ، پیاس کی شدت، دست کے لئے فوری اثر ہے۔ اعصابی تحریک سے ہونے والے اسقاط حمل کیلئے مفید ہے۔

نوٹ:- مریضہ کو دورہ کی حالت میں یعنی جب اسقاط حمل کی علامات شروع ہو چکی تھیں، مندرجہ بالا دوائی شربت بنیادی، تخم سریالہ ۱ تولہ ملا کر دی جس سے فوراً پانی اور خون بند ہو کر اسقاط حمل کا خطرہ ٹل گیا۔

زچگی کی تکالیف

بچہ پیدا ہونا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بچہ پیدا ہونا،	وضع حمل	پارچوریشن
بچہ جننا	ولادت	لے بر

یادداشت جب بچہ پورے دنوں یعنی ۹ مہینے دس دن بعد پیدا ہوتا ہے تو اسے طب میں ولادت یا وضع حمل اور عرف عام میں بچہ پیدا ہونا اور ڈاکٹری میں پارچوریشن کہتے ہیں۔

وضع حمل کا وقت حاملہ کے لئے بہت نازک ہوتا ہے پس اس وقت کامل احتیاط کی ضرورت ہے اگر ذرا سی بے احتیاطی یا لاپرواہی برتی گئی تو بعض عورتوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے لہٰذا چند ضروری ہدایات درج کرتا ہوں ان پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ولادت خانہ جب حاملہ کے حمل کے دن پورے ہونے والے ہوں اور وضع حمل سے چند دن قبل اس کمرہ کو صاف ستھرا [illegible] ولادت کرانی ہے۔ کمرہ ہوادار [illegible] روشنی [illegible] موسم کے مطابق [illegible] اگر سردی کا موسم ہو تو وقت ولادت کمرہ کو مناسب گرم کیا جائے، اور اگر گرمی ہو تو اس میں گرمی اعتدال پر لانے کا پورا

انتظام ہو تاکہ زچہ و بچہ دونوں کو مناسب ماحول میسر آ سکے اور گرمی سردی سے انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو

زچہ و دایہ

وضع حمل کے وقت حاملہ کو پاک و صاف لباس پہننا نہایت ضروری ہے۔ ہمارے ملک کے دیہاتی اور غریب لوگ خاص خیال نہیں کرتے بلکہ بعض گھروں میں زچہ کے علاوہ دایہ کا لباس بھی نہایت گندہ اور کثیف ہوتا ہے جس وجہ سے بعض اوقات زچہ و بچہ دونوں کی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ یعنی بعض اوقات دونوں شدید اور مہلک تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً زچہ کی اندام نہانی میں یا پیڑو میں ورم ہو کر پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے کبھی اس سے مرض بڑھ کر موت کا اندیشہ ہوتا ہے کبھی زخم یا اندام نہانی میں ورم ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے جس کا اثر تمام زندگی متاثر کرتا ہے۔ اسی طرح لاعلمی و بے پروائی سے نوزائیدہ بچہ تشنج، کزاز وغیرہ خطرناک و مہلک تکالیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر کسی تکلیف میں بچہ مبتلا ہو جائے تو اکثر ہلاک ہو جاتا ہے۔

لہٰذا زچہ کا کمرہ کھلا اور فراخ ہو۔ صاف ستھرا اور روشنی دار ہو۔ اگر سردی کا موسم ہو تو کمرے کو ہیٹر یا انگیٹھی سے اتنا گرم کر لینا چاہیئے کہ کپڑا وغیرہ بدلنے کی ضرورت ہو۔ اگر انگیٹھی کوئلہ والی ہو تو کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں بند نہیں کرنی چاہیئے تاکہ کمرے میں کاربن ڈائی آکسائڈ گیس اور دھواں جمع ہو کر دم گھٹنے کا سبب نہ بن جائے۔

زچہ کی چارپائی دروازے کے سامنے نہ ہو تاکہ زچہ کو سرد جھونکا نہ لگے۔ وضع حمل کے وقت زچہ کے پاس دایہ کے علاوہ ایک دو ہوشیار عورتیں ہونی چاہئیں فالتو عورتیں اور بچے باہر نکال دیئے جائیں دایہ ایسی بلانی چاہیئے جو خود تندرست

اور ہوشیار و تجربہ کار ہو۔ دایہ کے ناخن کٹے ہوئے ہونے چاہئیں اور اس کے ہاتھ صابن وغیرہ سے دھوئے ہوئے ہونے چاہئیں۔

ولادت خانہ کا ضروری سامان

(۱) ایک نواڑی کا تخت یا اچھا پلنگ جو خوب کسا ہوا ہو ذرا اونچا ہو۔ نیچا نہ ہو۔ اگر گنجائش ہو تو ایک چارپائی اور بھی رکھ لینی چاہیئے جس پر بچہ کے کپڑے وغیرہ رکھے ہوں دو تین کرسیاں بھی ہونی چاہئیں ایک میز بھی ہو تو بہتر ہے۔

زچہ کے پلنگ پر ایک صاف گدا یا صاف کیا ہو کمبل ہو جس پر پلاسٹک یا موم جامہ بچھا ہو۔ اس کے اوپر ایک چادر دو تین تہہ کر کے بچھائی ہو تاکہ وضع حمل کے بعد موم جامہ نکال دیا جائے اور گدا وغیرہ خراب نہ ہو۔

(۲) کچھ صاف روئی چند ایک صاف تولئے جو اینٹی سپٹک لوشن سے دھوئے ہوں موٹی ململ کی دو فٹ مربع کے چند کپڑے موجود ہوں تاکہ انہیں بطور گدی زچہ کے استعمال کرائے جا سکیں۔ اگر کچھ مزید صاف ستھرے کپڑے موجود ہوں تو اور بھی بہتر ہے۔

زچہ کے لئے ایک موٹی ململ کی پٹی ساڑھے چار فٹ لمبی اور ۱۲ انچ چوڑی اور فلالین کی پٹی یا گدی وغیرہ ہو۔ ایک ایسا فلالین کا ٹکڑا ضرور موجود ہونا چاہیئے جس میں بچہ کو لپیٹا جا سکے۔

(۳) دو عدد چھوٹی بڑی اسفنج پنیز اور معمولی پنیز وقت ضرورت استعمال کرنے کیلئے موجود ہوں۔

بچے کی ناف کاٹنے کے لئے ایک تیز قینچی، ناف باندھنے کے لئے اون کی ایک لچھی یا ریشم کا باریک فیتہ۔ اس کے علاوہ پانچ چھ انچ کے دو ٹکڑے یا فیتہ کی

باندھنے کے لئے تیار رکھیں۔

(۴) جوش دے کر پاک صاف کئے ہوئے پانی کی چند بوتلیں کاربالک سوپ۔ گرم اور سرد پانی کی دو بالٹیاں ایک لوٹا، اور ایک چلمچی دایہ کے ہاتھ وغیرہ دھونے کیلئے، ایک ڈوش سرنج، ایک اینما سرنج (ربڑ کی پچکاری) ضرور موجود ہونی چاہیئے۔

(۵) میٹھا تیل یا ناریل کا تیل جس میں فی آدھی چھٹانک ۲ قطرہ کاربالک ایسڈ یا ایک ماشہ کافور ملا دیا گیا ہو۔

علامات ولادت

بچہ پیدا ہونے سے دس پندرہ دن پہلے رحم کسی قدر پیڑو میں اتر آتا ہے جس سے سانس لینے کی دشواری اور چلنے پھرنے کی تکلیف تو کم ہو جاتی ہے لیکن مثانہ، مقعد اور پیڑو کی رگوں پر دباؤ پڑنے سے بول براز کی حاجت باربار ہونے لگتی ہے۔ بعض حاملہ عورتوں کو بول براز کی بندش ہو جاتی ہے جس سے سخت تکلیف ہوتی ہے بعض اوقات درد ہونے سے وضع حمل کا شبہ ہو جاتا ہے ایسی صورت میں پاخانہ اور پیشاب وغیرہ خارج کرنے سے تکلیف رفع ہو جاتی ہے۔

وضع حمل کے وقت لیسدار اور خون آمیز رطوبت خارج ہونے لگتی ہے ذہن نشین کر لیں کہ (۱) پیٹ کا نیچے کو دب جانا (۲) بول براز کا رک رک آنا (۳) لیسدار اور خون آمیز رطوبت کا خارج ہونا وضع حمل کی ابتدائی علامات ہیں۔

نوٹ: کاذب دردزہ میں جو عموماً قبض کے سبب سے ہوا کرتا ہے گرم پانی اور صابن سے حقنہ کریں یا ایک اونس کسٹرائل پلا دیں جس سے قبض کی شکایت رفع

ہو جائے گی۔ اگر پیشاب بند ہو جاتے تو قاثاطیر یا ربڑ کی سلائی سے نکال دیں تا تکلیف نہ رہے۔

ولادت کا پہلا درجہ

وضع حمل کے پہلے درجہ میں رحم کا منہ کشادہ ہونے لگتا ہے اور رحم باربار زور سے سکڑ کر اس پانی کی تھیلی کو جس میں جنین ہوتا ہے باہر کو دھکیلتا ہے اس لئے رحم میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے آخرکار رحم کا منہ پندرہ انگشت کے قریب کھل جاتا ہے اور تھیلی مذکور پھٹ کر اس کے پانی کا حصہ خارج ہو جاتا ہے اور باقی بچے کے فم رحم میں آنے کی وجہ سے بند ہو جاتا ہے۔ اگر اس وقت زچہ کو قے شروع ہو جائے تو کچھ فکر نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ وہ مفید ہوا کرتی ہے۔

(۱) دردزہ شروع ہوتے ہی زچہ کو مذکورہ بالا زچہ خانہ میں لے جانا چاہیئے۔ اور دایہ یا ڈاکٹر کو بھی بلا لینا چاہیئے۔ زچہ خانہ میں ضروری سامان موجود ہونے کے علاوہ زچہ کے لئے ایک صاف کپڑوں کا جوڑا بھی ہونا چاہیئے۔

(۲) اس درجہ ولادت میں زچہ کو گرم دودھ پلانا یا چھوہارے دودھ میں گرم کر کے کھلانا اور دودھ پلانا چاہیئے گوشت وغیرہ کا شوربہ بھی دے سکتے ہیں۔ زچہ کو بیٹھنے یا لیٹنے کی بجائے اسے آہستہ آہستہ ٹہلنا چاہیئے۔ تاکہ تھیلی مذکورہ پھٹ کر اس کا پانی خارج ہو جائے تاکہ بچہ رحم میں آسکے۔

یاد رکھیں اس طریقے سے بہت فائدہ ہوتا ہے کیونکہ اس طرح بچے کا سر نیچے ہٹتا ہے اور فم رحم جلد کھلتا ہے۔

(۳) اسی درجہ ولادت میں اگر زچہ کو قبض ہو یعنی درد اٹھنے سے چھ گھنٹے قبل پاخانہ نہ آیا ہو تو کسٹرائل وغیرہ سے قبض رفع کر لینی چاہیئے یا نیم گرم پانی سے انیما کر کے پاخانہ خارج کر دینا چاہیئے۔

اگر پیشاب بھی نہ آیا ہو تو اُسے بھی ربڑ کی نال سے خارج کر دینا چاہیئے تاکہ رحم پر کسی قسم کا غیر طبعی دباؤ نہ رہے۔

(۴) بعض نادان دائیوں کی یہ سخت غلطی ہوتی ہے کہ زچہ کو درد شروع ہوتے ہی نیچے زور لگانے اور کونتھنے کی تاکید کرتی ہیں اور پیٹ کو دباتی ہیں جو بہت مضر ہوتی ہے کیونکہ اس طرح زچہ شروع ہی تھک جاتی ہے اور ولادت کے دوسرے درجہ میں زور لگانے کے قابل نہیں رہتی۔ اسی طرح فم رحم کے کشادہ نہ ہونے سے پہلے ہی اگر پانی والی تھیلی پھٹ جائے یا پھاڑ دی جائے تو ولادت میں سخت تکلیف ہوتی ہے

(۵) اس درجہ ولادت میں بعض دفعہ پانی والی پوری تھیلی معہ بچہ باہر آجاتی ہے۔ بعض نااہل دائیاں یہ نہیں جانتیں کہ اس میں بچہ زندہ موجود ہے پس ایسی صورت میں اس تھیلی کو فوراً احتیاط سے چیر کر بچہ کو نکال لینا چاہیئے ورنہ بچہ دم گھٹ کر مر جائے گا۔

ولادت کا دوسرا درجہ

ولادت کے دوسرے درجہ میں بچہ پیدا ہو جایا کرتا ہے اس درجہ کی مدت ایک سے دو گھنٹے ہوتی ہے یہ مدت جھلی کے خارج ہونے سے لے کر بچے کے پیدا ہونے تک سمجھی جاتی ہے۔

اس درجہ میں زچہ کو بستر پر لیٹے رہنا چاہیئے۔ کبھی سیدھی یعنی پیٹھ کے بل پر اور کبھی کروٹ پر لیٹنا چاہیئے، بائیں کروٹ پر لیٹنا مفید ہے اگر زچہ کو بول براز کی

حاجت ہو تو جانے کی بجائے لیٹے ہی کرنا چاہیئے۔

جب اندام نہانی سے پانی آنا بند ہو جائے تو زچہ کا بستر اور اس کے کپڑے بدل دینے چاہئیں اور اگر شرمگاہ پر بال ہوں تو انہیں قینچی وغیرہ سے کاٹ دینے چاہئیں۔

جب بچہ باہر آنے لگتا ہے تو اس کا سر رحم سے نکل کر پیڑو میں اتر آتا ہے اس وقت زچہ کو زور زور سے درد ہونے لگتا ہے اور دم بند کر کے نیچے کو زور لگاتی ہے۔ آخر کار پہلے بچے کا سر باہر نکلتا ہے پھر تھوڑی دیر بعد دوسرا اٹھ کر ایک کندھا باہر آجاتا ہے، پھر دوسرا کندھا اور پھر بغیر تکلیف کے سارا جسم باہر آجاتا ہے۔

وضع حمل کے وقت ضروری ہدایات

(۱) زچہ کی چارپائی کے سرہانے ایک تولیہ یا پٹکا باندھ دیں تاکہ درد زہ کے وقت زچہ اسے پکڑ کر نیچے کو خوب زور لگا سکے۔

(۲) اگر بچہ کا سر نکلتے وقت سیون پر بہت زور پڑے جس سبب سے اس کے پھٹ جانے کا ڈر ہو تو دایہ کی مددگار عورت کو چاہیئے کہ اپنے داہنے ہاتھ کو پھیلا کر ہتھیلی کو اس طریق سے زچہ کی سیون پر رکھے کہ انگوٹھا اندام نہانی کے ایک طرف اور باقی انگلیاں دوسری طرف کو ہوں اور ہتھیلی سے سیون کو صرف ذرا سا سہارا دینا چاہیئے نہ زیادہ دبانا چاہیئے۔

(۳) جب بچہ کا سر باہر نکل آئے تو اس کی گردن پر ہاتھ پھیر کر دیکھیں اگر اس پر نالی لپٹی ہوئی ہو تو اُسے آہستہ آہستہ تھوڑا باہر کھینچ کر سر کے اوپر کو کر دیں

اگر گردن پر چار یا پانچ بل پڑے ہوئے ہوں جس سے بچے کے گلے گھٹنے کا ڈر ہو یا نالی کے ٹوٹنے سے جریان خون کا ڈر ہو تو نالی کو باندھ دینا چاہیئے۔ چنانچہ کسی پر ایک تو بچے کی طرف اور دوسرا بند زچہ کی طرف لگا کر ان دونوں بندوں کے درمیان سے بذریعہ قینچی کے نالی کو کاٹ کر بچے کی گردن سے ہٹا دینا چاہیئے۔

(۴) جب بچے کا سر باہر نکل آئے تو دایہ کو چاہیئے کہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے اٹھائیے۔ اور اپنے ہاتھ سے پیٹ کے اوپر رحم کو نیچے کی طرف دباتی رہے۔ اور جوں جوں رحم سکڑتا جائے اسے نیچے کی طرف دباتی رہے۔

(۵) جب بچے کا سر باہر نکل آئے اور اس کے باقی جسم کے نکلنے میں دیر معلوم ہو۔ تو اسے کھینچ کر باہر نکالنے کے لئے اس کے سر کو پکڑ کر ہرگز نہیں کھینچنا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنے سے بچے کے گردن کی ہڈی اکھڑ جاتی ہے اور بچہ فوراً مر جاتا ہے اس لئے دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنی دو انگلیاں بچے کی بغل میں ڈال کر آہستہ آہستہ باہر کھینچے۔

اسی طرح جب بچہ کا ایک ہاتھ باہر نکل آئے تو اسی طرح دوسرا ہاتھ بھی نکال لینا چاہیئے۔

لیکن اگر وقت ولادت دایہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ کو نیچے کی طرف نہ دبائے تو پھر ان ترکیبوں کی اکثر ضرورت نہیں پڑتی۔

یادداشت جب بچہ کو کھینچ کر نکالا جائے تو دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ سے زچہ کے پیٹ پر برابر دباؤ رکھے۔

کیوں کہ اگر ایسا نہ کریں تو زچہ کو زور لگانے کی مدد نہیں ملتی اور کھینچنے سے شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔ اور سخت جریان خون ہو کر عورت ہلاک ہو جاتی ہے۔ لہذا یہ بات

نہایت ضروری ہے کہ جب تک آنول باہر نہ آوے یا جب تک زچہ کے پیٹ پر پٹی یا پٹکا وغیرہ نہ باندھ دیا جائے تب تک اس کے پیٹ پر دباؤ برابر رکھنا چاہیئے۔

(۶) جب بچہ پیدا ہو جائے تو اس کے منہ کو انگلی سے صاف کر دینا چاہیئے منہ صاف کرتے ہی بچہ رونے لگتا ہے جو اس کی دلیل ہے کہ اسے سانس آنے لگ گیا ہے لیکن اگر بچہ نہ روئے تو مصنوعی سانس جاری کرنے کی کوشش کریں۔

اول بچے کے منہ پر فوراً سرد پانی کے چھینٹے ماریں ایسا کرنے سے اکثر بچہ سسکیاں لے کر رونے لگتا ہے اگر نہ روئے تو دوسرا یہ عمل کریں۔

دوم بچے کو فوراً سرد پانی میں بٹھا کر اٹھا لیں امید ہے بچہ فوراً روئے گا اگر پھر بھی نہ روئے تو تیسرا عمل کریں۔

سوم بچہ کو اول گرم پانی میں بٹھائیں پھر اٹھا کر سرد پانی میں بٹھا کر اٹھا لیں یہ عمل تین چار مرتبہ دہرائیں انشاء اللہ بچہ رونے لگے گا اگر بالفرض ایسا کرنے سے بھی بچہ نہ روئے تو مصنوعی تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں۔

چہارم بچے کو اس طرح چت لٹائیں کہ اس کے دونوں کندھے جسم سے ذرا اونچے ہوں لیکن سر قدرے نیچے ہوں بچے کے کندھے سرہانے پر ہوں اور سر اور ٹانگیں سرہانے سے باہر ہوں۔

دونوں کہنیوں سے نیچے کو پکڑ کر اوپر کو سیدھا سر کی طرف کھینچیں اور پھر بچہ کے منہ میں پھونک ماریں تاکہ ہوا اس کے پھیپھڑوں میں چلی جائے پھر اس کے دونوں بازوؤں کو سینہ پر لے جا کر دبائیں تاکہ سینہ پر دباؤ پڑنے سے اس کے پھیپھڑوں کی ہوا نکل جائے پھر پہلے کی طرح بازوؤں کو سر کی طرف

کھینچ کر منہ میں ہوا پھونکیں اور بعد میں بازوؤں کو سینہ پر دبائیں تاکہ پھیپھڑوں سے ہوا نکل جائے یہ عمل کم از کم دو گھنٹے دہرائیں اگر پھر بھی بچے کو سانس نہ آئے تو سمجھیں کہ بچہ مرا ہوا ہے

نوٹ:۔ ایک منٹ میں کندھوں اور بازوؤں کو ۸ امرتبہ حرکت دیں جب بچہ رونے لگے تو پہلے نال کو بچے کے پیٹ کی طرف ذرا سوتنا چاہیئے تاکہ نال والا خون بچہ کے پیٹ میں چلا جائے پھر نال کو ناف سے تین انگشت چھوڑ کر ریشمی دھاگے سے کس کر باندھ دیں اور گانٹھ سے نصف انچ اوپر قینچی سے نال کو کاٹ دیں۔

نوٹ:۔ بچہ کی نال کاٹنے سے پہلے بچہ کی ماں کی طرف والی ناف کو بھی ریشمی دھاگے سے باندھ دیں تاکہ ماں کا جریان خون نال کے ذریعہ شروع نہ ہو جائے۔

یادداشت بعض نااہل دائیاں بچے میں تنفس جاری کرنے کیلئے سر پر سرد پانی ڈال دیتی ہیں یا سیاہ مرچ پیس کر ناک میں ڈال کر پھونک مار دیتی ہیں جو سخت مضر ہوتی ہیں۔
اسی طرح بچے کی نال بھی قینچی سے کاٹنے کی بجائے باریک دھاگے سے رگڑ رگڑ کر کاٹتی ہیں اس سے ماں اور بچے کو سخت تکلیف ہوتی ہے اور مرض کزاز ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

یادداشت اگر بچہ پیدا ہو کر نہ روئے اور اس کا چہرہ وہ آنکھیں نیلگوں ہوں تو نال کو کاٹنے سے پہلے بچے کی طرف سے اوپر کی طرف سوت کر ایک دو تولہ خون نکال کر کاٹیں اور پھر باندھ دیں اگر پھر بھی بچہ نہ روئے

تو مذکورہ بالا مصنوعی تنفس جاری کریں۔

یادداشت اگر پیدائش کے وقت بچہ ضعیف ہو اور اس کے چہرے کا رنگ پھیکا ہو تو پہلے نال کو اوپر سے بچہ کی طرف سوتیں تاکہ کچھ خون بچہ کے پیٹ میں چلا جائے پھر معروف طریقہ سے نال باندھیں اور پھر کاٹیں۔

نوٹ اگر پیدائش کے بعد دو تین گھنٹہ تک پاخانہ کرے تو بہتر ورنہ نصف تولہ کسٹرائل شہد سے میٹھا کر کے چٹائیں تاکہ پاخانہ ہو کر اس کا پیٹ صاف ہو جائے کیونکہ قبض ہونے سے بچہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

ولادت کا تیسرا درجہ

اس درجہ کی مدت نصف گھنٹہ تک ہوتی ہے اس میں آنول خارج ہوا کرتی ہے چنانچہ بچہ پیدا ہوتے ہی زچہ کے سر کے نیچے سے تکیہ نکال لینا چاہیئے اب زچہ کو اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں، نہ ہی زور لگانا چاہیئے اس درجہ کو زچہ کو اکثر سردی محسوس ہونے لگتی ہے اور کبھی کانپنے بھی لگتی ہے اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے اس وقت زچہ پر کمبل وغیرہ ڈال دیں۔
بچہ پیدا ہونے کے عموماً پندرہ بیس منٹ بعد آنول رحم سے خارج ہو جایا کرتی ہے لیکن اگر نصف گھنٹہ تک خارج نہ ہو تو دایہ کو چاہیئے کہ وہ اپنا بایاں ہاتھ پھیلا کر کے پیٹ پر رکھ کر نیچے کو دبائے اور درد اٹھنے کے ساتھ ہی رحم کو بھینچ کر زور سے بھینچے تاکہ آنول رحم سے پھسل کر باہر نکل آئے بلکہ آنول خارج ہو جانے کے بعد دس پندرہ منٹ تک دبائے اور بھینچتے رہنا چاہیئے تاکہ خون کے چھیچھڑے

وغیرہ بھی خارج ہو جائیں۔

آنول خارج ہو جانے کے بعد اجوائن اور پودینہ کا قہوہ شہد ملا کر دو تین دفعہ پلائیں

پیڑو اور رانوں کو خوب صاف و خشک کر لیں اور زچہ کے نیچے سے گیلے اور خون آلود کپڑے وغیرہ بھی نکال دیں۔

پھر پیٹ پر رحم کے مقابل فلالین کا کپڑا ذرا کھینچ کر باندھ دیں آنول خارج ہو جانے کے بعد جب یہ پٹی پیٹ پر لگائی جا چکے تو زچہ کو آرام سے سونے دیں اور اس کے کمرہ میں کسی قسم کا شور نہ ہونے دیں۔

نوٹ:۔ نال کو پکڑ کر کھینچنا یا ہاتھ ڈال کر آنول کو زور سے نکالنا نہایت خطرناک عمل ہے کیونکہ اس طرح جریان خون ہو کر زچہ کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ خارج شدہ آنول کو کسی پلیٹ میں رکھ کر اچھی طرح سے دیکھیں کہ اس کا کوئی حصہ رحم ہی میں باقی تو نہیں رہ گیا، اگر رہ گیا ہو تو اسی وقت اسے نکالنے کی کوشش کریں ورنہ بعد میں بہت تکلیف ہو گی

اِنتظام زچہ و بچہ

جیسا کہ معلوم ہے کہ وضع حمل کے وقت زچہ کو بہت سخت تکلیف ہوتی ہے جس سے وہ بہت ضعیف اور کمزور ہو جایا کرتی ہے لہٰذا یہ بات ضروری ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کی مناسب نگہداشت اور حفاظت کی جائے۔ لہٰذا درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے۔

(۱) جب بچہ پیدا ہو جائے تو زچہ کو آرام سے لیٹے رہنا چاہیئے جس کمرہ میں

زچہ کو رکھا جائے وہاں کسی قسم کا شور و غل نہیں ہونا چاہیئے۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ہر قسم کی کثافت اور غلاظت دور کر دیں زچہ کے جسم کو بالکل خشک رکھیں۔ کمرے میں ہوا اور روشنی کا خاص خیال رکھیں اگر سردی ہو تو کمرے کو انگیٹھی وغیرہ سے گرم کر دیں زچہ کو پیشاب پاخانہ باقاعدہ ٹھیک آنا چاہیئے۔ پیچش سست اور مروڑ وغیرہ سے پاخانہ آئے تو فوراً علاج کریں ورنہ بیماری وغیرہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اگر رحم میں سوزش اور ورم ہو جائے تو فوراً اس کا تدارک کریں ورنہ تشنج اور کمزوری وغیرہ ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

(۲) بچہ پیدا ہونے کے آٹھ دس دن تک زچہ کو چلنا پھرنا نہیں چاہیئے ورنہ زخموں سے جریان خون ہو کر کا خطرہ ہوتا ہے۔ نیز آرام کرنے سے ہی رحم سکڑ کر اصل حالت پر آتا ہے ورنہ اگر لاپرواہی کی جائے تو رحم صحیح حالت پر نہیں آتا۔

(۳) بچہ پیدا ہونے کے تین ہفتہ تک زچہ کو گھر کا کام کاج نہیں کرنا چاہیئے۔

بچہ پیدا ہونے کے بعد ایک ماہ تک زچہ کو سرد پانی سے نہانا نہیں چاہیئے ورنہ نفاس بند ہو کر بیمار ہونے کا خطرہ ہے اسے منہ ہاتھ دھونے، استنجا کرنے کے لئے بھی گرم پانی استعمال کرنا چاہیئے۔

نوٹ:۔ پہلے دس روز زچہ کے بدن کو آب گرم سے بھیگے ہوئے تولیہ سے صاف کرنا چاہیئے بعد ازاں بیس روز تک گرم پانی سے غسل دینا مناسب ہے سرد پانی غسل مت کرنے دیں ورنہ جسم میں دردیں، کھانسی یا بخار لاحق ہونے کا خطرہ ہے۔

(۴) ولادت کے چھ گھنٹے بعد زچہ کو پیشاب آ جانا چاہیئے اگر اس سے زیادہ

دیر لگے تو اس کے پیڑو اور اندام نہانی پر سینک کرنا چاہیئے۔

ولادت کے ۲۴ گھنٹہ بعد زچہ کو پاخانہ بھی آجانا چاہیئے ورنہ ۲ اونس یعنی پانچ تولہ کسٹر آئل گرم دودھ میں ملا کر پلانا چاہیئے بعد میں قبض کا خیال رکھیں۔

(۵) بچہ پیدا ہونے کے ۱۲ گھنٹے بعد زچہ کی چھاتیوں میں گرانی و تناؤ اور سنسناہٹ معلوم ہوا کرتی ہے اور ۴۸ گھنٹے بعد دودھ اتر کر پستان متورم ہو جایا کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسے خفیف سا بخار ہو جایا کرتا ہے جسے عرف عام میں دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

ولادت کے بعد جب پستانوں میں دودھ اتر آئے تو بچہ کو ماں کا دودھ پلانا چاہیئے کیونکہ ایسا کرنا زچہ بچہ کیلئے بہتر رہتا ہے۔ تحقیقات سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ رحم اور پستان کا تعلق اعصاب کے ذریعہ ہوتا ہے جونہی بچہ پستان کو منہ میں لے کر کھینچتا ہے تو رحم سکڑنے لگتا ہے اور زچہ قدرتی طور لذت محسوس کرتی ہے نیز پستانوں سے دودھ نکل کر ان کا تناؤ کم ہو جاتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ماں کا پہلا دودھ دست آور و قبض کشا ہوتا ہے۔ جس بچہ کا پیٹ جلد صاف ہو جاتا ہے لہذا یہ سخت غلطی ہے کہ دو دن تک بچہ کو ماں کا دودھ نہیں دیا جاتا جس سبب سے اکثر پستانوں میں دودھ اکٹھا ہو کر زچہ کو بخار میں مبتلا کر دیتا ہے۔

(۶) وضع حمل کے بعد تقریباً ایک، دو ہفتہ تک رحم سے ایک لیسدار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے جسے طب میں نفاس اور ڈاکٹری میں لوکیا کہتے ہیں نفاس کا بخوبی کھل کر آتے رہنا صحت کے لئے بے حد ضروری ہے۔

پہلے چند روز تک تو نفاس خون آمیز اور سرخ رنگ کا ہوتا ہے لیکن ساتویں دن کے بعد میں

دن تک اس کی رنگت سبزی مائل ہو جاتی ہے پھر رنگت گدلے پانی کی طرح ہوتی ہے اگر نفاس جلدی کم یا بند ہو جائے یا بدبودار ہو جائے تو زچہ کو اکثر پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے ایسا ہو تو اندام نہانی کو کاربالک لوشن یا نیم کے جوشاندہ سے دھونا چاہیئے۔

(۷) وضع حمل کے بعد چند روز تک اندام نہانی پر ورم رہا کرتا ہے خصوصاً ایسی عورتوں کو جنہیں پہلی بار بچہ پیدا ہوا ہو ایسے ورم کو سینک دیا کریں تو ورم ختم ہو جاتا ہے۔

ولادت کے بعد رحم سکڑنا شروع ہو جاتا ہے دو ہفتہ تک رحم کا وزن اور حجم تقریباً نصف رہ جاتا ہے دوسرے ماہ میں اخیر تک سکڑ کر اصلی حالت پر آجاتا ہے ولادت کے چند گھنٹے بعد رحم میں تشنج ہو کر درد ہونے لگتا ہے جس سے رحم کی بقیہ اندرونی رطوبت و آلائش خارج ہوتی ہے اگر آلائش وغیرہ جسم کے اندر رک جائے تو رحم متورم ہو جاتا ہے اور جسم متورم ہو جاتی ہے

(۸) زچہ کو ولادت کے بعد تین چار دن چاول، ساگو دانہ، اراروٹ، کھچڑی وغیرہ دیں۔ اس کے بعد عام غذا دے سکتے ہیں۔

جریان خون بعد از ولادت

بچہ کی پیدائش کے چند گھنٹے بعد یا چند دن بعد جریان خون شروع ہو جاتا ہے جو سخت خطرناک ہوتا ہے اگر مناسب علاج نہ کیا جائے تو زچہ اکثر ہلاک ہو جایا کرتی ہے۔

اسباب بچہ کی پیدائش کے تھوڑی دیر بعد آنول (وہ تھیلی جس میں بچہ لپٹا ہوتا ہے) خارج ہوا کرتی ہے۔ اگر چند گھنٹے آنول نہ نکلے یا اس کے نکلنے

میں کوئی رکاوٹ ہو جائے تو اکثر نا سمجھ دائیاں آنول کو کھینچ کر باہر نکالنے کی کوشش کرتی ہیں جس سے رحم کی اندرونی دیوار زخمی ہو جاتی ہے زخم ہوتے ہی جریان خون شروع ہو جاتا ہے۔

آنول کھینچتے وقت رحم کے اندر اس کا کچھ حصہ یا ٹکڑا رحم کے اندر چپکا رہ جانا۔

زچہ کا جلدی چلنے پھرنے لگنا

وضع حمل کے وقت زچہ کا زیادہ زور لگانا جس سے رحم کی دیواریں تن کر اندرونی شریانیں پھٹ جاتی ہیں۔

علامات رحم سے سرخ شوخ رنگ کا خون نکلتا ہے بعض دفعہ بوٹیوں کی صورت میں جما ہوا خون نکلتا ہے خون کے زیادہ خارج ہونے سے زچہ کے چہرہ کا رنگ پھیکا اور زرد پڑ جاتا ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے ہیں جسم پر ٹھنڈا پسینہ آنے لگتا ہے نبض تیز چلتی ہے چکر آنے لگتے ہیں۔ مریضہ بکثرت اخراج خون سے گھبرا جاتی ہے، کبھی غشی طاری ہو جاتی ہے بعض دفعہ تشنج یعنی کڑل ہونے لگتے ہیں اور مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

علاج مریضہ کو فوراً آرام سے چارپائی پر لٹا دیں اور بالکل کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں۔ کمرے کی کھڑکیاں کھول دیں مریضہ کو پنکھا کریں۔ دایہ رحم کے اندر انگلی پہنچا کر معلوم کرے کہ آنول یا جھلی کے ٹکڑے یا چھیچھڑے وغیرہ موجود ہوں تو ڈوش سرنج یا انیما سرنج سے کاربالک لوشن سے یا نیم کے جوشاندے سے رحم کو صاف کرے اگر رحم ڈھیلا ہو تو پیٹ پر کس کر دو مال یا کپڑا باندھ دیں تاکہ رحم دبا رہے پیڑو پر سرد پانی کی پٹی رکھوائیں اگر مریضہ کو زخم ہو تو سرد پانی یا برف کے پانی کی پچکاری رحم میں کرائیں۔

اگر زچہ کمزور ہو اور خون بند نہ ہوتا ہو تو پھٹکری یا ٹنکچر سٹیل ایک حصہ میں آٹھ حصہ پانی ملا کر رحم کے اندر پچکاری کرائیں مریضہ کے بازوؤں پر پٹیاں بند ھوا دیں۔

اندرونی طور پر گل انار اور دم الاخوین یا تریاق احمر کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی نسخہ جات بھی بے حد مفید ہیں۔ شربت انجبار عرق گلاب اور گاؤزبان میں حل کر کے پلانا بے حد مفید ہے۔

نفاس کا بند ہو جانا

بچہ پیدا ہونے کے بعد رحم سکڑنے لگتا ہے اور اس کے اندر کے فضلات آہستہ آہستہ کبھی خون آمیز کبھی پتلے اور گدلے رنگ کے خارج ہوتے رہتے ہیں اور یہ فضلات تقریباً چالیس روز تک نکلتے ہیں حتیٰ کہ رحم سکڑ کر پہلی حالت پر آ جاتا ہے اور اس کے اندر فضلات ختم ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم نیا حمل قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے بدقسمتی سے بعض وجوہات کی وجہ سے رحم کے فضلات جو نفاس کی صورت میں خارج ہوتے ہیں کم یا بند ہو جاتے ہیں جس سے زچہ رحم کی کئی تکالیف میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

مثلاً رحم اچھی طرح نہیں سکڑتا، رحم بوجھل رہتا ہے جس سے پیٹ بھی بڑھا ہوا جاتا ہے رحم میں اکثر درد رہنے لگتا ہے خون حیض صحیح نہیں آتا قاذف نالیوں کے منہ بند رہتے ہیں جس سے بیضا نثی رحم میں داخل نہیں ہو سکتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم نیا حمل قبول نہیں کر سکتا اگر رحم میں فضلات متعفن ہو جائیں تو اکثر پرسوت کا بخار ہو جاتا ہے۔

اسباب ۱۔ زچہ کا جلد کام کاج کرنے لگنا خصوصاً کپڑے دھونا بھروہ بنی

سے نہانا۔ سرد اغذیہ استعمال کرنا۔ رحم میں ورم و سوزش ہو جانا۔

علاج اصل سبب تلاش کر کے بالاعضاء علاج کریں۔ حرارت جسم بحال کی کوشش کریں۔ اگر سردی کی وجہ سے نفاس بند ہو تو گرم اغذیہ اور ادویہ کھلائیں خصوصاً ایسی اغذیہ اور ادویہ جن سے نالی دار غدد تیز ہوں یعنی غدی اعصابی نسخہ جات کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات نفاس کھولنے کے لئے بے حد مفید ہیں۔

عام دیہاتی عورتیں تو کپاس کے ڈوڈے جنہیں سکری کہتے ہیں ابال کر عرق کو کاسنی کے ساتھ استعمال کرتی ہیں چند دنوں میں رحم صاف ہو جاتا ہے نفاس کھولنے کے لئے یہ نسخہ بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ سناکی، املتاس، سونف، اجوائن دیسی، گل سرخ، ہر ایک ایک تولہ رات کو پانی ½ سیر میں بھگو دیں۔ صبح جوش دیں ½ پاؤ پانی رہنے پر اتار لیں ½ پاؤ دن میں تین بار پلائیں۔ چند دن میں متواتر پلانے سے نفاس پھر جاری ہو جاتا ہے۔

دودھ کا بخار

بچہ پیدا ہونے کے بعد زچہ کے پستانوں میں دودھ جمع ہونے لگتا ہے جس سے زچہ کے پستانوں میں سختی اور تناؤ ہونے لگتا ہے اگر دو تین دن میں دودھ نہ نکالا جائے یا بچہ کو نہ پلایا جائے تو پستانوں میں سوزش ہو کر بخار ہو جاتا ہے جسے دودھ کا بخار کہتے ہیں۔

علاج:۔ بچہ پیدا ہونے کے چھ سات گھنٹے بعد بچہ کو ماں کا دودھ پلانا

شروع کر دینا چاہئے، جوں جوں بچہ دودھ چوستا ہے ویسے ہی ان کی سختی اور تناؤ کم ہو جاتا ہے اگر بخار ہو گیا ہو تو فوراً اتر جاتا ہے۔

یادداشت اگر بچہ پورا دودھ نہ چوس سکے تو زچہ اپنے ہاتھوں سے یا بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دے جونہی دودھ کا دباؤ کم ہوتا ہے فوراً بخار اتر جاتا ہے اندرونی طور پر کوئی قبض کشا دوائی کھانی چاہئے۔ پستانوں پر مل روغن کی مالش کر کے گرم پانی سے پستانوں کو دھوئیں۔

اگر زیادہ تکلیف ہو تو یہ نسخہ بنا کر پستانوں پر لیپ کرائیں۔ برگ مکو، برگ کاسنی ہر ایک ہم وزن قیمہ کر کے دیگچی میں ڈال بھونیں جب پک جائیں تو پستانوں پر لیپ کریں۔

یہ نسخہ بنا کر پلائیں۔

مغز خربوزہ، گاؤزبان، مکو، سونف، ہر ایک ایک تولہ پانی ½ سیر میں بھگو دیں۔ صبح ابال کر چھان کر آدھا صبح آدھا شام ہمراہ شربت بزوری پلائیں۔

پستانوں کا ورم

جب چھاتیوں سے بچے کو دودھ نہ پلایا جائے اور نہ دودھ نکالا جائے تو پستان دودھ کی زیادتی سے تن جاتے ہیں۔ اور ان میں ورم و سوزش ہو جاتی ہے۔ اگر ورم کئی دن قائم رہے تو اس میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ پستان کے تناؤ کی وجہ سے بھٹنی پستان میں ہی دھنس جاتی ہے جس سے دودھ نکالنا مشکل ہو جاتا ہے اور بچہ بھی دودھ نہیں پی سکتا۔ پستان کے تناؤ اور سوزش کی وجہ سے زچہ کو بخار ہو جاتا ہے۔

علاج جب بچہ پیدا ہو جائے تو چند گھنٹے بعد زچہ کے پستانوں کو نیم گرم نمکین پانی سے دھوتے رہنا چاہئے اگر فوری طور پر بچے

دودھ نہ پیئے تو چھاتیوں سے بریسٹ پمپ کے ساتھ دودھ نکالتے رہنا چاہیئے۔

بعض نااہل دائیاں دودھ نکالنے میں لاپرواہی کرتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دودھ کے اجتماع سے پستانوں میں ورم ہو جاتا ہے اگر بدقسمتی سے پستانوں میں ورم اور سوزش ہو جائے تو فوراً بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دینا چاہیئے اگر درد شدید ہو تو جوشاندہ پوست کے نیم گرم پانی سے ٹکور کرائیں، چند منٹوں میں درد کم ہو جائے گا اس جوشاندے سے صبح شام ضرور ٹکور کراتے رہیں۔

اگر پستانوں میں دودھ جم جائے اور گلٹیاں سی بن جائیں تو ان کو تحلیل کرنے کے لئے یہ ضماد استعمال کریں۔

هوالشافی:۔ زردی بیضہ مرغ، روغن گل ایک تولہ، سرکہ ایک تولہ باہم ملا کر لیپ کرائیں اگر ورم میں پیپ بننا شروع ہو گئی تو السی کی پلٹس سے جلد پکانے کی کوشش کریں۔ جب بن جائے جس کی نشانی یہ ہے کہ بخار اتر جاتا ہے اور درد کم ہو جاتا ہے اور ورم نرم ہو جاتا ہے تو نشتر سے چیر دے کر پیپ نکال دیں۔

غذا زچہ کو ایسی غذا کھلانی چاہیئے جو زود ہضم اور لطیف ہو۔ یعنی غدی اعصابی غذا دوا کھلانی چاہیئے۔ تاکہ نالیاں کھل کر صاف ہو جائیں اور ان کے اندر کے فضلات اخراج پا جائیں۔ اگر قبض ہو جائے تو مگنیشیا وغیرہ کا مسہل دیں۔ غدی اعصابی مسہل بھی بے انتہا مفید ہے۔

بھٹنی کا زخم

بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد پستان اور بھٹنی کو نیم گرم نمکین پانی سے صاف کرنا چاہیئے تاکہ پستان کے مسام کھلے رہیں اور اندر دودھ جمنے نہ پائے اور بھٹنی کو مسل مسل کر دھونا

چاہیئے تاکہ بھٹنی کے ۲، ۳ سوراخ کھل جائیں تاکہ جب بچہ بھٹنی دبائے تو آسانی سے دودھ نکلتا رہے۔ بعض نااہل دائیاں پستان اور بھٹنی کو جلد نہیں دھوتیں تو اس کے باہر فضلات جم کر زخم کر دیتے ہیں جن سے بچہ کو دودھ پلانا مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ زخموں میں درد ہوتا ہے اگر بھٹنی یا پستان پر زخم ہو جائیں تو بچہ کو دودھ نہ پلانا چاہیئے اگر بچہ ماں کے دودھ کی بجائے دوسرا دودھ نہ پیئے تو نپیل شیلڈ، غلاف سر پستان استعمال کرنا چاہیئے دودھ پلانے کے بعد سر پستان پر یہ نسخہ لگائیں

هوالشافی:۔ ہلدی، گھی دیسی، دونوں کو ملا کر گرم کر کے روئی کا پھایا تر کر کے پستان پر لگائیں، ۲ ماشہ، صرف ۱ تولہ دو تین بار لگانے سے آرام آنا شروع ہو جاتا ہے، چند دن استعمال سے کلی آرام آ جاتا ہے بھٹنی کے زخموں کے لئے یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

هوالشافی:۔ کتھ سفید، سفیدہ کاشغری، مردہ سنگ، سنگ جراحت، ہر ایک ہم وزن۔ تمام ادویہ کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں بوقت ضرورت سر پستان پر تیل لگا کر تیار شدہ سفوف زخموں پر چھڑکیں۔ اللہ شفا دے گا۔

دودھ کی زیادتی

بعض اعصابی مزاج کی زچہ عورتوں کی چھاتیوں میں دودھ زیادہ بنتا ہے۔ جبکہ بچہ دودھ پورا پی نہیں سکتا۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دودھ کی زیادتی سے پستانوں میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے چنانچہ پستانوں بوجھل ہو جاتے ہیں ان میں درد اور تناؤ ہونے لگتا ہے۔ بعض زچہ عورتیں کسی بیماری میں مبتلا ہوتی ہیں لہٰذا اول بچہ دودھ نہیں پیتا۔ دوسرے معالج کے مشورہ سے ایسی عورت کا دودھ بچہ کو پلانا منع کر دیا جاتا ہے اس طرح پستانوں

میں دودھ جمع ہو جاتا ہے ایسی کوئی بھی صورت ہو تو پستانوں میں دودھ کی پیدائش کم کر دینی چاہیئے۔

علاج سب سے اول تدبیر یہ ہے اگر پستانوں میں دودھ زیادہ جمع ہوگیا ہو ان میں تناؤ ہو کر درد ہونے لگے تو بریسٹ پمپ سے دودھ نکال دیں۔ اس کے بعد دودھ کی پیدائش کم کرنے کے لئے مسور کی دال سرکہ میں پیس کر چھاتیوں پر لیپ کریں۔

قانون مفرد اعضاء کا عضلاتی اعصابی ملین نسخہ سرکہ میں تر کر کے پستانوں پر لیپ کرنا چاہیئے۔ چند دنوں میں دودھ کی پیدائش کم ہو جاتی ہے۔
اگر یہی نسخہ کھانے کے لئے دیا جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے۔

غذا: زچہ کی غذا میں اعصابی غذائیں نہیں ہونی چاہیئے بلکہ عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا و دوا کھلائیں۔
مثلاً صبح: انڈا فرائی یا انڈا میں بیسن ملا کر ٹکی بنا کر کھلائیں۔ بہی کا مربہ بھی کھلا سکتے ہیں۔
دوپہر: کوئی گوشت اچار پکوڑے۔ دہی بھلے، آلو چھولے وغیرہ میں سے کوئی چیز کھلائیں۔ پھلوں میں سیب، آم بہترین ہیں۔
شام: مربہ آملہ کھلا کر قہوہ لونگ دارچینی۔

دودھ کی کمی

بعض مٹی کثی خشک مزاج عورتوں کے پستانوں میں دودھ کم بنتا ہے جس سے بچہ کا پیٹ نہیں بھر سکتا۔ بھوکا رہنے کی وجہ سے بچہ ہر وقت روتا رہتا ہے۔
لہٰذا ایسی عورتوں میں دودھ زیادہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے:

علاج دودھ ایسی عورتوں کے پستانوں میں کم بنتا ہے جن کے مزاج میں خشکی ہو۔ ایسی عورتوں میں خشکی کے اثرات کم کرنے کی کوشش کریں۔ انہیں ایسی غذا و دوا کھلائیں جو گرم تر ہو خشکی کے اثرات سے مبرا ہو۔ اعصاب میں ہلکی تحریک پیدا کرنے والی ہو یعنی غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا و دوا ہونی چاہیئے۔
چھاتیوں پر برگ ارنڈ کوٹ کر گرم کر کے تیل ملا کر لیپ کریں۔ یا روغن گل کی مالش کرائیں۔ گدھی کے دودھ کی مالش بھی بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی: سونف، زیرہ سفید، الائچی خورد اور نوشادر ہم وزن پیس کر ۲، ۳ ماشہ صبح دوپہر شام کھلائیں ہمراہ دودھ نیم گرم۔ غذا میں گیہوں کا دلیا۔ یا سویاں دودھ میں پکا کر کھلایا کریں۔
سبزیوں میں مولی، مونگرے، گاجر، شلغم وغیرہ کا سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔
قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم

تعارف بچہ پیدا ہونے کے چند دن بعد ہونے والی تکالیف میں سب سے تکلیف دہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم ہے۔

علامات بچہ پیدا ہونے کے تقریباً دس پندرہ دن بعد زچہ کی اکثر بائیں ٹانگ میں کولہے کے نیچے پاؤں کی طرف تمام ٹانگ میں شدید درد ہوتا ہے۔ گھبراہٹ بے چینی ہوتی ہے، نیند نہیں آتی۔ لرزے کا بخار رہتا ہے۔ تمام ٹانگ یعنی ران سے پاؤں تک آماس ہو جاتا ہے۔ آماس سے پہلے درد شروع ہوتا ہے۔

درد شروع ہونے کے ۲۴ گھنٹے کے اندر تمام ٹانگ متورم ہو جاتی ہے یہ ورم اتنا سخت ہوتا ہے کہ اماس اور تہوج کے ورم کی طرح دبانے سے نہیں دبتا نہ ہی دبانے سے گڑھا پیدا ہوتا ہے۔

متورم ٹانگ کا رنگ سفیدی مائل چمکدار ہو جاتا ہے اسی وجہ سے ڈاکٹری میں وائٹ لیگ WIGHT LEG اور طب میں زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم کہتے ہیں وریدیں سخت اور رسی کی مانند سخت ہوتی ہیں۔

زچہ کی ٹانگ کا یہ ورم تقریباً دو ہفتہ بعد آہستہ آہستہ کم ہونا شروع ہو جاتا ہے شاذ و نادر بگڑ کر کبھی ماہ تک تکلیف دیتا رہتا ہے۔

اسباب اطبار متقدمین اس ورم کا سبب ران کی وریدوں میں خون کا جم جانا اور وہاں کا دوران خون رک جانا قرار دیتے ہیں اور یہ بھی تسلیم کیا جاتا ہے کہ یہ ورم اکثر جریان خون کے بعد ہوا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضا اور سفید ورم

قانون مفرد اعضا زچہ کی ٹانگ کے سفید ورم کا سبب جگر و گردوں کی تیزی قرار دیتا ہے خون میں صفرا بڑھ جاتا ہے جس سے اس کی سرخی کم ہو جاتی ہے۔

یادداشت قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ شریانیں عضلاتی مزاج کی حامل ہیں جبکہ وریدوں کا مادہ غدی ہے یعنی یہ غدی مادہ کی بنی ہوئی ہیں۔ چونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق جگر و غدد کی تحریک کا اثر بائیں طرف ہوتا ہے لہٰذا زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم اکثر بائیں ٹانگ میں ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی دائیں ٹانگ متاثر ہوتی ہے۔

حقیقت بھی ذہن میں رکھیں کہ جب غدد و جگر تحریک و تیزی میں ہوتے ہیں تو وریدیں بھی بیکار شروع ہو جاتا ہے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم ان عورتوں کو ہوتا ہے جن کی تحریک وضع حمل کے وقت غدی اعصابی ہوتی ہے جبکہ وضع حمل کے وقت خالص اعصابی عضلاتی تحریک ہونی چاہیے۔

یادداشت زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم غدی عضلاتی نہیں ہے بلکہ غدی اعصابی ہے کیونکہ غدی عضلاتی ورم میں درد نہیں ہوتا غدی اعصابی ورم میں درد لازمی ہے۔

ایک فرق یہ بھی ہے کہ غدی عضلاتی ورم کا رنگ زردی مائل جبکہ غدی اعصابی ورم سفیدی مائل ہوتا ہے خصوصاً اس وقت جب مریضہ کو جریان خون ہو چکا ہو جس سے خون کی سرخی انتہائی کم ہو چکی ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وضع حمل کے بعد جس عورت کو جریان خون ہو جاتا ہے اکثر وہی ٹانگ کے سفید ورم میں مبتلا ہوا کرتی ہے۔ غدی اعصابی تحریک سے وریدوں میں اس قدر سکیڑ ہوتا ہے کہ ان کا دوران خون رکنے لگتا ہے جس سے اجتماع خون ہو کر ورم ہونے لگتا ہے جوں جوں اجتماع خون ہوتا ہے ٹانگ دردناک ہونے کے ساتھ موٹی ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

مقام ورم پر ہاتھ لگانے سے بلکہ کپڑا لگنے سے درد شدید ہونے لگتا ہے چونکہ تحلیل عضلات ہوتی ہے لہٰذا ضعف قلب کی شکایت نمایاں ہوتی ہے۔

علاج چونکہ زچہ کی ٹانگ کا سفید ورم غدی اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے لہٰذا قانون مفرد اعضاء غدی سوزش کو رفع و تحلیل کرنے کیلئے اعصابی تحریک پیدا کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی [illegible] ٹانگ کے سفید ورم کے لئے بے حد مفید ہیں۔ اگر پیشاب کھل کر آتا ہو تو [illegible] عضلاتی ملین کھلائیں قبض ہو تو اسبغول بھی دے سکتے ہیں۔ لیکن اگر پیشاب [illegible] تکلیف نہ ہو تو اعصابی غدی ملین اور اعصابی غدی تریاق ملا کر کھلائیں قبض [illegible] میں اسبغول بھی کھلا سکتے ہیں۔

مقامی طور پر ورد روکنے کے لئے پوست خشخاش ۲ ماشہ ۲ سیر پانی [illegible] کر ٹانگ پر بہائیں ٹانگ پر گرم گرم السی کی پلٹس بھی باندھ سکتے ہیں۔ لکوکاسنی [illegible] بھی ۵۔۵ تولہ۔ صبح دوپہر شام ابلانا چاہیئے اگر پیشاب کم آتا ہو تو شربت [illegible] کے ساتھ اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں۔ چند دن ایسا کرنے سے ورم تحلیل [illegible] شروع ہو جاتا ہے۔ درد میں آہستہ آہستہ تخفیف ہونی شروع ہو جاتی ہے

غذا

صبح مربہ گاجر اگر قبض ہو تو گلقند بھی کھلا سکتے ہیں اگر بیڈ [illegible] چائے پینا چاہتے تو اسے گل سرخ اور سونف کی چائے دیں

دوپہر: مولی، شلغم، گاجر، کدو، توری، ٹینڈے۔ پیٹھا وغیرہ کا سالن کھلائیں
شام: دوپہر والا سالن۔ اگر بھوک کم ہو تو مربہ گاجر یا گلقند وغیرہ

حب انقلاب

ھوالشافی: ریوند عصارہ، ریوند خطائی، سقمونیا، سرنجاں، نوشادر، مرچ سیاہ

ریوند عصارہ	ریوند خطائی	سقمونیا	سرنجاں	نوشادر	مرچ سیاہ
۲	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ

ترکیب تیاری: سب کو باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک: دن میں ۲ گولی چار بار ہمراہ پانی یا دودھ۔

پرورش و تکالیف اطفال

بچہ او قت پیدائش

پیدائش کے وقت تندرست بچے کا وزن تقریباً سات پونڈ اور تقریباً ۲۰ انچ لمبا ہوتا ہے۔

لڑکا لڑکی کی نسبت وزن اور قد میں کسی قدر بڑا ہوتا ہے پیدائش کے وقت جسم پر [illegible] جیسی رطوبت لگی ہوتی ہے شروع میں نرم فلالین کے کپڑے سے صاف [illegible] ازیں کچھ دیر بعد گرم پانی بچے کو نہلا دیں اور اس بقیہ رطوبت کو صاف کر دیں۔

بچے کا رونا

بچہ پیدا ہونے ہی رونے لگتا ہے جو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ سانس لینے [illegible] ہے۔ اگر پیدا ہونے کے چند منٹ بعد بچہ نہ روئے تو پھر اس کی راست تنفس جاری کرنے کی کوشش کریں جس کا طریقہ اوپر ولادت کے دوسرے درجہ میں تفصیل سے درج کیا گیا ہے۔

یہاں صرف ایک نقطہ ذہن نشین کر لیں کہ اس مقصد کے لئے بچہ کی پشت یعنی مقعد [illegible] برف کا ٹکڑا رکھ لیں یا برف جیسے ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں جن سے بچہ سسکیاں [illegible] لگتا ہے۔

بچے کی نال کاٹنا

جب بچہ کے پیدا ہونے میں دیر لگے تو اکثر اس کی گردن کے گرد نال لپٹ جاتا ہے یا نال بچے کے سر کے ساتھ باہر آ جاتی ہے۔

چونکہ نال کے ذریعہ بچہ کے اندر خون جایا کرتا ہے جس سے وہ زندہ ہوتا ہے اگر اس پر کسی قسم کا دباؤ آ جائے تو بچے کا دوران خون بند ہو کر وہ قریب المرگ ہو جاتا ہے پس ایسی حالت میں دایہ کو چاہیے نال کے پیچ کو گردن پر سے علیحدہ کر دے یا اس کو کاٹ دے۔ نال کاٹتے وقت اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ماں کی طرف سے نال کو سوت کر بچے کی پیٹ میں خون دھکیل کر دو تین انچ نال بچا کر ریشمی یا پختہ کے دھاگے سے باندھ دیں پھر ماں کی طرف دو انچ وقفہ سے بھی باندھ دیں۔

اب دونوں گرہ کے درمیان سے نال کاٹ دیں تاکہ بچہ اور ماں کا جریان خون بند ہو۔ نال کاٹنے کے بعد بغور دیکھیں کہ بچہ کی کٹی ہوئی نال سے خون تو نہیں نکل رہا اگر خون آتا ہو تو نال پر ایک اور دھاگے سے گرہ لگا دیں تاکہ خون مکمل بند ہو جائے۔

بچے کا نہلانا دھلانا

بچہ کی نال کاٹنے کے کچھ دیر بعد بچے کو نیم گرم پانی سے خوب نہلانا چاہیے تاکہ اس کے جسم کی تمام غلاظت دھل جائے اگر غلاظت چپک کر خشک ہو گئی ہو اور آسانی سے نہ اترتی ہو تو اسے مل کر نہ اتاریں بلکہ اس پر کوئی تیل لگائیں دوسرے غسل سے خود بخود اتر جائے گی۔ غسل کے بعد بچہ کے جسم کو گرم اور خشک کپڑے سے صاف کر دیں پھر کوئی تیل جسم پر مل دیں اور بچہ کو اس کی ماں کے ساتھ لٹا دیں۔

یادداشت
بچے کا لباس ملائم، ہلکا اور ڈھیلا اور گرم ہونا چاہیے۔
اگر گرمی زیادہ ہو تو ململ کا کپڑا بہتر ہے۔

بچے کو نہلانے کے بعد کپڑے پہنانے سے قبل اس کے تمام جسم کو بغور دیکھیں۔ کہ اس کے جسم پر کوئی پیدائشی نقص تو نہیں ہے۔ مثلاً بعض بچوں کی مقعد بند ہوتی ہے جب بچے کو کئی دن پاخانہ نہیں آتا تو پتہ چلتا ہے اس وقت بچے کو پاخانہ کی تکلیف ہو چکی ہوتی ہے اس وقت مقعد کا کھولنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بچہ مسلسل روتا رہتا ہے بچہ چھوٹا ہو یا کمزور ہو اسے روزانہ ایک دفعہ غسل ضرور دینا چاہیے۔

نوٹ: بچے کو سردی کی بہت کم برداشت ہوتی ہے لہٰذا بچہ معمولی سردی سے ہی متاثر ہو کر اکثر بیمار ہو جاتا ہے لہٰذا بچے کو سرد پانی اور سرد ماحول سے بچا کر رکھیں اگر ممکن ہو تو بچہ کو غسل بھی چولہے کے قریب ہی دیں غسل کے تین چار گھنٹے تک بچہ کو باہر نہ لے جائیں۔

بچے کو پاخانہ نہ آنا

پیدائش کے تھوڑی دیر بعد بچے کو پاخانہ آنا چاہیے جو سیاہ رنگ کا لیسدار ہوتا ہے اگر دو تین گھنٹے تک بھی پاخانہ نہ آئے تو اسے نصف تولہ کیسٹر آئل ۲ ماشہ شہد سے ملا کر بچے کو چٹانا چاہیے تاکہ اس سے بچے کا پیٹ صاف ہو جائے اگر کیسٹر آئل نہ ملے تو ریسنز بھی پلا سکتے ہیں۔

ھوالشافی: بنفشہ، سنا، املتاس، عناب، گل سرخ، منقیٰ، ہر ایک ایک ماشہ ۲ پاؤ پانی میں ۱/۲ پاؤ کر کے چھان کر کپڑے کی بتی تر کر کے چوسائیں۔

کا شکار نہ ہوجایا کرے اس سے بچہ کا ہاضمہ بھی بگڑ جاتا ہے۔

(۶) دایہ کی غذا سادہ اور زود ہضم ہونی چاہیئے

(۷) دایہ سست اور آرام طلب نہیں ہونی چاہیئے بلکہ جفاکش اور محنتی ہو

بچہ کو حیوانات کا دودھ پلانا

بعض دفعہ نہ بچہ کو ماں کا دودھ موافق رہتا ہے اور نہ دایہ میسر آتی ہے۔ مجبوراً گائے، بکری، یا گدھی کا دودھ پلانا پڑتا ہے۔

یادداشت ماں کے بعد گدھی کا دودھ بہتر ہوتا ہے اس کے بعد بکری اور اس کے بعد گائے کا دودھ بہتر ہوتا ہے۔
چونکہ گدھی کا دودھ ہمارے ملک میں کم پلایا جاتا ہے بلکہ گدھی کے دودھ سے [illegible] بھی نفرت کرتی ہے۔ لہذا اسے نہیں پلایا جاتا۔ اگر پلایا جائے تو بچے کو مفید اور زود اثر رہتا ہے۔

نوٹ: بعض دفعہ بچے کو نہ ماں کا دودھ ہضم ہوتا ہے اور نہ گائے بکری کا۔ جو بھی دودھ پیتا ہے اس کا پیٹ پھول جاتا ہے اور پاخانے لگتے ہیں پیٹ گڑ گڑ کرتا ہے۔

علاج اول بچہ کو دودھ کم از کم تین گھنٹے سے پانچ گھنٹے بعد پلائیں اگر گائے یا بکری کا دودھ پیتا ہو تو دودھ میں چار سے عرق ملا کر پتلا کر کے پلائیں۔ اگر عرق نہ ملیں تو اجوائن دیسی ۱ ماشہ اور پودینہ ۱ ماشہ دودھ میں ابال کر پلائیں لونگ ۱ عدد دار چینی ۱ ماشہ بھی دودھ میں ابال کر پلا سکتے ہیں

ماں کے دودھ کی سب سے بڑی صفت

ماں کا دودھ حرارت عزیزی کا خزانہ ہوتا ہے جو سخت قسم کا امنی قاطع ریح ہوتا ہے۔ لہذا ماں کا دودھ پینے والے بچوں کے پیٹ میں ہوا نہیں بنتی، اسی طرح رطوبت عزیزی کا حامل ہونے کی وجہ سے بچہ کو سخت قبض نہیں ہوتی بلکہ کبھی ایک کبھی دو پاخانے آجایا کرتے ہیں۔ لہذا بچہ کو کسی قسم کی قبض کشا دوا کھلانے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔

ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

ماں کے دودھ میں ایک اور صفت ہوتی ہے کہ اگر مائیکروسکوپ یا خوردبین سے ماں کے دودھ کا مشاہدہ کیا جائے تو حیاتی کا دودھ پیپ کی طرح نظر آتا ہے۔ کیونکہ اس میں بہت سے جراثیم CELL نظر آتے ہیں جن کی شکل ٹی ٹائپ (T. TYPE) ہوتی ہے۔
ماں کے ذہن میں قدرتی اور فطری طور پر یہ جاننے کا جذبہ پایا جاتا ہے کہ اس کے دودھ میں کسی قسم کی بیماری کے جراثیم نہ ہوں۔ لہذا وہ کسی ذاتی یا غیر ڈاکٹر کے معالجوں سے اپنے دودھ کا تجزیہ کراتی ہیں۔ اور یہ جعلی نیم حکیم ڈاکٹر مائیکروسکوپ میں دودھ دیکھ کر بتاتے ہیں کہ دودھ

میں پیپ کی بڑی مقدار شامل ہے۔ یہ دودھ بچہ کے لئے خطرناک ہے۔ اس قسم کی رپورٹ سن کر مائیں پریشان ہو جاتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بہت سی مائیں بچوں کو اپنا دودھ دینا چھوڑ دیتی ہیں جس سے ایک طرف اچانک دودھ چھوڑانے کی وجہ سے کئی مصائب میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف ننھے بچے ماں کی اصل غذا (دودھ) سے محروم ہو جاتے ہیں۔ مصنوعی دودھ اور غذائیں کھانے سے بدہضمی دست قے اپھارہ اور سوکڑ جیسی لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

حقیقت

یہ ہے کہ ماں کے دودھ میں پیپ کے سیل نہیں ہوتے بلکہ ان سے ملتے جلتے جراثیم اور مادے ہوتے ہیں۔ جو بچوں کے خون میں شامل ہو کر ان کی قوت مدافعت میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔

نئی ماں کے ذہن میں پریشانی

ہر نئی ماں بننے والی کے ذہن میں یہ خیال یا تصور پریشان کرتا رہتا ہے۔ کہ وہ بچہ کو اپنا دودھ پلا بھی سکے گی یا نہیں لیکن یہ تصور یا عام خیال ہوتی ہے اس میں حقیقت کا شائبہ تک بھی نہیں ہوتا کیونکہ چاہے کسی جانور کی ہو

چاہے انسانی بچہ کی جب تک اس کی چھاتیوں میں کوئی خلقی یا حادثاتی نقص رونما نہ ہو چکا ہو اس وقت تک وہ ... فیصد تک دودھ پلانے کے قابل ہوتی ہے اسے ایک فیصد پریشان ہونے کی بھی ضرورت نہیں۔

بڑے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ طب اور مذہب نے اس معاملہ میں بہت کچھ کہا ہے کہ دودھ جب بھی پلایا جائے ماں خود اپنی چھاتیوں سے پلائے مذہب اسلام نے تو یہاں تک پابندی لگائی ہے کم از کم دو سال تک ماں دودھ پلائے۔

چھاتی سے دودھ نہ پلانے کی ابتدا

انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ چھاتی سے دودھ نہ پلانے کی ابتدا ہسپتالوں سے شروع ہوتی ہے اس کی ترغیب زچگی کے دو ہفتے کے اندر رکھی جاتی ہے۔ کسی بھی مرکزی ہسپتال کے زچگی کے وارڈ میں جہاں عام رواج ہے کہ تربیتی عملہ عورت کو کہتی ہے شروع ہونے والے بچے کو اور چیزوں کے ساتھ دودھ کا ڈبہ لانے کی بھی تاکید کی جاتی ہے۔

زچگی کے فوراً بعد ماں اس وہم میں مبتلا ہو جاتی ہے کہ وہ خود اپنا دودھ پلانے کے قابل ہے یا نہیں۔

شروع شروع میں تو نومولود پوری قوت سے دودھ چوس نہیں سکتا بھوکا رہنے کی وجہ سے روتا ہے۔

حقیقت میں بچے کا رونا فطری ہے۔ اس نے جب بھی دودھ طلب

کرنا ہے تو رو کر ہی طلب کرتا ہے۔ ماں سمجھتی ہے کہ میری چھاتیوں میں دودھ ہی کم ہے۔

افسوس ایسے موقعوں پر کوئی عزیز یا طبی عملہ ماں کی کوئی مدد نہیں کرتا بلکہ بعض دفعہ اس کے غلط خیالات کی تصدیق کر دیتا ہے جس سے ماں بچے کو دودھ کے ساتھ مصنوعی دودھ یا بکری گائے کا دودھ پلانے لگتی ہے آہستہ آہستہ دودھ پلانا ہی چھوڑ دیتی ہے یہ سب کچھ کیوں ہوتا ہے اس کا آسان جواب یہی ہے کہ بوتل سے دودھ دینے کی تائید یا سفارش کرنے والا طبی عملہ چھاتی سے دودھ دینے کے قدرتی اصولوں سے ناواقف ہے

حکومت کو چاہیے کہ ہسپتالوں میں اور زچہ بچہ کے صحت کے مرکز پر ایسا عملہ بٹھائے جو اس ماں کو جو غیر یقینی کیفیت میں مبتلا ہو اور پریشان ہو اسے ہر قسم کی نفسیاتی مدد کرنی چاہیے۔ ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور عزیز و اقارب سب کو چاہیے کہ مصنوعی طریقوں سے دودھ دینے کی بجائے نئی ماں کی چھاتی سے دودھ پلانے کی حوصلہ افزائی کرے

ماں کے دودھ میں خوبیاں جو مصنوعی دودھ میں نہیں ہوتیں

ماں کے دودھ میں ایسی خصوصیات ہیں جو بچے کے لئے باہر سے ملنے والے کسی دودھ میں نہیں ہوتیں۔

یاد رکھیں بچے کی پیدائش کے دو تین دن بعد ماں چھاتیوں میں پوری طرح دودھ اتر آتا ہے اس میں پروٹین کی مقدار کم ہوتی ہے لیکن شکر یا چربی

مواد زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے دودھ کو بچے کا معدہ گلوکوز یا گیلیکٹوس میں آسانی سے تبدیل کر کے جزو بدن بنا لیتا ہے۔

چونکہ ماں کا دودھ جراثیم سے پاک ہوتا ہے اس لئے ماں کا دودھ پینے والے بچے ہر سے پہلے دستوں اور پیچش وغیرہ سے محفوظ رہتے ہیں

ماں کے دودھ میں چونکہ روغنی اجزا، چربی وغیرہ وافر مقدار میں ہوتی ہے اس لئے بچے کو قبض وغیرہ نہیں ہوتی۔

مزاحمتی اجزا کی موجودگی

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو ماں کا مزاج مکمل طور پر اعصابی ہوتا ہے۔ اسی اعصابی مزاج کا حامل بچہ ہوتا ہے۔ ماں کے جسم میں چونکہ رطوبات کی کثرت ہوتی ہے۔ رحم پھولا ہوا ہوتا ہے جیسے اصلی حالت (تندرستی کی حالت) پر لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لہذا ماں مجموعی طور پر عضلاتی اغذیہ گوشت انڈے، پکوڑے، ٹماٹر، اچار، دہی، لسی، چنے، دھنیا، آلو بخارا وغیرہ کھاتی ہیں، عضلاتی ادویہ، کمرکس، لودھ پٹھانی، پھل سپاری، کا مخمی سپاری، پھل کھانے، گوند کیکر وغیرہ بصورت خشک حلوہ بنا کر کھا رہی ہوتی ہیں انہیں اغذیہ ادویہ کی وجہ سے ماں کے دودھ میں کسی قدر عضلاتی اثرات بصورت مزاحمتی اجزا بچے کو دودھ کے ذریعے ملتے ہیں جس سے بچے کے خون اور بدن میں چونے یا کیلشیم کے ساتھ ساتھ فولاد کے اثرات بڑھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچہ جلد از جلد نہ صرف قد کاٹھ میں بڑھتا

بلکہ گوشت پوست بڑھنے سے موٹا تازہ اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اپھارہ، دست، قے اور پیچش وغیرہ سے محفوظ رہتا ہے۔

بعض امراض کے متعلق رد عمل پیدا ہوتا

جو بچے گائے یا ڈبے کا دودھ پیتے ہیں۔ ان کے جسم میں چھوٹی عمر میں ہی غدی اثرات بڑھ جاتے ہیں۔ کیونکہ گائے کا مزاج خالص غدی ہوتا ہے اور اس کا دودھ بھی غدی اعصابی مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ ان کے غدد میں تیزی آجاتی ہے جس سے ایسے بچوں کی آنتوں کے غدد تیز ہو جاتے ہیں لہٰذا ایسے بچے اکثر بدہضمی کا شکار رہتے ہیں۔ بعض چھوٹی عمر میں ہی ذیابیطس یا شوگر میں مبتلا ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتے ہیں۔

اگر ایسے اشخاص چالیس سال عمر پالیں تو چالیس سال بعد لازمی شوگر یا کثرت بول میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جن بچوں نے ماں کا دودھ پیا ہوتا ہے وہ شوگر یا ذیابیطس میں شاذونادر ہی مبتلا ہوتے ہیں کیونکہ ان کے جسم میں غدد کے خلاف رد عمل موجود ہوتا ہے۔

جو ماں اپنا دودھ پلاتی ہے وہ بچے سے محبت بھی زیادہ کرتی ہے

یہ قدرتی اور فطری امر ہے کہ کوئی بھی انسان حیوانی یا انسانی بچہ کی پرورش کرے یعنی اس کی دیکھ بھال کرے اور اسے کھلائے پلائے تو حیوانی بچہ

بھی پرورش یا دیکھ بھال کرنے والے سے ایسا مانوس ہوتا ہے کہ اس سے والہانہ محبت کرنے لگتا ہے اور یہ محبت یک طرفہ نہیں ہوتی۔ بلکہ دونوں طرف سے ہوتی ہے یہ حال تو ماں کے علاوہ دوسرے شخص کا ہے دودھ پلانے والی حقیقی ماں کی ممتا جب جوش مارتی ہے تو وہ نہ صرف بچے کو سینہ سے لگا لیتی ہے بلکہ اپنی چھاتیوں سے شیریں دودھ پلانے وقت لوریاں دیتی ہے چومتی ہے اور بار بار سینے سے لگا کر بچے کو امن و سکون کا احساس دیتی ہے انہی خدمات کی وجہ سے والدہ کے لئے لفظ ماں یعنی امن و سکون کی جگہ وضع کیا گیا ہے جو سو فیصد درست ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ بچہ ہو یا جوان یا کوئی بوڑھا ہو جب اسے کسی بیماری تکلیف یا پریشانی کا سامنا ہو تو وہ ہائے ماں۔ ہائے ماں پکارتا ہے۔ ایسے موقع پر کسی بیمار یا تکلیف میں مبتلا شخص نے ہائے باپ یا ہائے ابو کبھی نہیں پکارا۔

کن حالات میں چھاتی کا دودھ نہیں پلانا چاہیے

بہت ہی کم وجوہات ہیں جن کی موجودگی میں ماں بچہ کو دودھ نہ پلائے

۱۔ ماں شدید بیمار ہو تو بچہ کو دودھ نہ پلانا ہی بہتر ہے۔ کیونکہ بیمار ماں کا بیمار دودھ بچہ کو بیمار کر سکتا ہے۔

۲۔ اگر ماں کسی خطرناک بیماری کے لئے دوائیں کھا رہی تو بھی بچہ کو دودھ نہیں پلانا چاہیے۔

۳۔ ماں کے پستان کی گھنڈی یا نپل بہت چھوٹی ہو اور بچہ اسے دبانے اور چوسنے سے قاصر ہو۔ تو بامر مجبوری بچے کو دوسرا دودھ دینا چاہیے۔ یہ قدرتی سبب ہے ماں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور ماں پر کسی قسم کا مذہبی اعتراض پیدا نہیں ہوتا اور نہ وہ گنہگار ہوتی ہے۔

۴۔ بعض عورتوں کی چھاتیاں یا بہت چھوٹی ہوتی ہیں یا بہت بڑی اور لٹکی ہوئی ہوتی ہیں۔ جب بچہ چھاتی سے دودھ پیتا ہے تو چھاتی میں بچہ کا منہ ڈوب جاتا ہے جس سے وہ سانس نہیں لے سکتا اور دودھ پینا چھوڑ دیتا ہے

۵۔ ماں کے پستان میں زخم یا پھوڑے ہوں اور رس رہے ہوں ایسی صورت میں ماں دودھ نہ پلائے بلکہ بریسٹ پمپ سے دودھ نکال کر پھینک دے جب زخم وغیرہ ٹھیک ہو جائیں تو دودھ پلانا شروع کر دے۔

۶۔ اگر دو یا تین جڑواں بچے ہوں اور سب ماں کے دودھ سے سیر نہ ہو سکتے ہوں تو انہیں کچھ دودھ باہر کا بھی پلانا چاہیے۔

۷۔ بچہ کا منہ پکا ہو یعنی اس کے منہ میں چھالے ہوں جن کی وجہ سے دودھ چوس نہ سکے۔

۸۔ بچہ وقت سے پہلے پیدا ہو گیا ہو یا پیدا تو پوری مدت میں ہوا ہو لیکن بہت کمزور ہو اور پوری طرح نشوونما نہ پا سکا ہو کہ ماں کا دودھ چوس سکتا ہو۔

کمزور اور ناتواں بچہ جو دودھ چوس نہ سکتا ہو

جو بچہ بہت کمزور اور ناتواں ہو اور ماں کا دودھ نہ چوس سکتا ہو اسے بھی کسی نئی تدبیر سے ماں کا دودھ دینے کی کوشش کریں۔

۱۔ ماں بچہ کے منہ میں اپنا پستان دے کر تھوڑا تھوڑا پستان دبا کر دودھ پلائے امید ہے آہستہ آہستہ بچہ خود دودھ چوسنے لگے گا۔

۲۔ ماں اپنے ہاتھ سے یا بریسٹ پمپ سے پیالی میں دودھ نکال کر روئی کی بتی بنا کر دودھ میں تر کر کے بچے کے منہ میں بار بار رکھے اس طریقہ سے اکثر بچے دودھ چوسنے لگتے ہیں۔

۳۔ ماں نے جو دودھ پیالی میں نکالا تھا اسے چھوٹی چمچی سے چار چار قطرے منہ میں ڈالیں۔ آہستہ آہستہ دودھ پینے لگے گا۔

بامر مجبوری ماں کے دودھ کے علاوہ اوپرا دودھ یا مصنوعی غذا

اگر کسی صورت بھی بچہ کو ماں کا دودھ نہ ملے یا ماں کے دودھ سے بچے کے بیمار ہونے کا خطرہ ہو تو لازمی اوپرا دودھ یا مصنوعی غذا دینی چاہیے۔

تقریباً پچاس ساٹھ سال سے مصنوعی طریقوں سے دودھ پلانے کا رواج ہے شاید عام نہ ہوتا لیکن ایک طرف پلاسٹک کی صنعت نے سہل پسند ماؤں کو فیڈر، نپل، پلاسٹک کی بوتلیں ایجاد کر کے دے دی ہیں اور دوسری

طرف رقم بٹورنے والی کمپنیوں نے جہاں جانوروں، مرغیوں کے لئے، بھوسے بھینسوں کے لئے غذا مصنوعی اغذیہ تیار کر کے خوب رقم اکٹھی کی ہے۔ وہاں ننھے بچوں کے لئے بھی مصنوعی اغذیہ اور مصنوعی دودھ وغیرہ تیار کر کے ریڈیو ٹیلیویژن اخبارات و رسائل میں خوب تشہیر کی ہے جس سے متاثر ہو کر ان ممالک کی مائیں تو پہلے ہی مصنوعی دودھ اور مصنوعی غذا اپنے بچوں کو کھلاتی ہیں لیکن ان کی دیکھا دیکھی اور پراپیگنڈہ سے متاثر ہو کر ہند و پاک کی عورتیں بھی مصنوعی طریقوں سے مصنوعی غذائیں اپنے بچوں کو دینی شروع کر دی ہیں۔

جس ماں کو اوپرا دودھ یا مصنوعی غذا دینی پڑے تو اسے درج ذیل ہدایات پر لازمی عمل کرنا چاہیے۔

۱۔ چونکہ ماں کے دودھ کے بعد بچہ کے لئے حیوانی دودھ ہی کسی حد تک مفید ہو سکتا ہے اس لئے ہر ماں کو جانوروں کے دودھ کے اجزائے ترکیبی جاننے ضروری ہیں۔ تاکہ بچہ کی عمر اور طاقت کے مطابق کسی جانور کے دودھ کا انتخاب کر کے پلا سکتے ہیں

مختلف جانوروں کے دودھ کے اجزائے ترکیبی

دودھ قسم جانور	پانی	چکنائی	پروٹین	لیکٹوز	راکھ ASH
۱ بھینس	76.89	12.46	6.3	3.74	0.84
۲ گائے	87.25	3.80	3.50	4.80	0.65
۳ بکری	87.88	3.82	3.21	4.54	0.55

دودھ قسم جانور	پانی	چکنائی	پروٹین	لیکٹوز	راکھ ASH
۴ گدھی	90.70	1.20	2.00	5.70	0.40
۵ بھیڑ	80.80	6.86	6.52	4.91	0.89
۶ اونٹنی	87.61	5.38	2.98	3.6	0.70
۷ عورت	88.30	3.11	1.19	7.18	0.21

بکری۔ گائے۔ بھینس کا دودھ

اگر بامر مجبوری بکری، گائے یا بھینس کا دودھ دینا ضروری ہو تو ابتدائی چار ماہ تک بچوں کو خالص حالت میں دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ ان کا دودھ ماں کے دودھ سے وزنی ہوتا ہے اور ان میں روغنی و چکنے اجزا زیادہ ہوتے ہیں جنہیں بچہ آسانی سے ہضم نہیں کر سکتا بدہضمی ہو کر دست لگ جاتے ہیں۔ لہٰذا دودھ میں ایک تہائی پانی ملا کر پلانا چاہیے۔

یادداشت

یہاں میں نے گائے بکری کے دودھ میں پانی ملانے کا لکھ دیا ہے۔ لیکن اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ جن گھروں میں خالص دودھ میسر ہے وہ تو دودھ میں تہائی پانی ملائیں۔ لیکن جو لوگ دودھ بیچنے والوں سے خرید کر لیتے ہیں ان میں اکثر دودھ بیچنے والے پانی ملا کر بیچتے ہیں لہٰذا وہ دودھ میں پانی نہ ملائیں یا بہت کم ملائیں ورنہ بچہ کے پیٹ میں پانی زیادہ جائے

گا جس سے اس کی نشوونما رک جائے گی۔

یادداشت

بہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ دودھ میں جو پانی ملانا ہو وہ تازہ ہو اور اسے ہلکا جوش دے لیا جائے اور دودھ میں پانی ملانے کا شیڈول درج کر رہا ہوں اس کے مطابق ہوشی کے دودھ میں پانی ملائیں۔

	گائے کا دودھ	بھینس کا دودھ	بکری کا دودھ
پہلے ماہ	ایک حصہ پانی تین حصے دودھ	ایک حصہ پانی دو حصے دودھ	ایک حصہ پانی ۲/۱ ۲ حصہ دودھ۔
دوسرے ماہ	نصف حصہ پانی ۲/۱ ۳ حصہ دودھ	ایک حصہ پانی تین حصہ دودھ	ایک حصہ پانی ۳ حصے دودھ
تیسرے ماہ	خالص دودھ	ایک حصہ پانی ۲/۱ ۳ حصہ دودھ	خالص دودھ

مصنوعی دودھ کی تیاری اور اقسام اور انکی اقسام

بعض دفعہ نہ ماں دودھ پلا سکتی ہے یا ماں کا دودھ کسی وجہ سے نہیں مل سکتا حیوانات کا دودھ بھی میسر نہیں آسکتا۔ تو بامر مجبوری مصنوعی دودھ پلانا ضروری ہو جاتا ہے لہذا چند ہدایات درج کر رہا ہوں جس پر ہر ماں کو عمل کرنا چاہیے۔

خصوصی دودھ

یہ دودھ حقیقت میں اصلی دودھ نہیں ہوتا بلکہ بچوں کی ضرورت کے مطابق تیار کیا جاتا ہے تاکہ بچہ کے گردوں پر زور کم پڑے شروع شروع میں یہ دودھ ۳ سے ۶ ماہ تک دیا جاتا ہے۔

اس میں چونکہ کریم پوری مقدار میں نہیں ہوتی بلکہ بہت ہی تھوڑی رکھی ہوتی ہے تاکہ بچہ آسانی سے ہضم کر سکے جب بچہ ۳ ۔ ۴ ماہ سے گزرتا ہے تو اس کی نشوونما کے لئے فل کریم اور پروٹین والی دودھ کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔ لہذا طبی ماہرین کی رائے کے مطابق البا خشک دودھ تیار کرایا جاتا ہے جس میں پروٹین کریم اور نمکیات ضرورت کے مطابق ڈالے جاتے ہیں اور اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے کہ جب بھی خشک دودھ بچہ کے پینے کے لئے تیار کیا جائے تو وہ عام سادہ تازہ اُبلے ہوئے پانی میں آسانی سے حل ہو جائے اس قسم کا دودھ ۳ سے ۶ ماہ تک پلانا چاہیے

فل کریم پوڈر ملک

اس قسم کا دودھ مصنوعی غذا کی تیاری میں استعمال کرنا چاہیے اس کا دودھ گائے کے دودھ سے تیار کیا جاتا ہے یہ عام دودھ سے زیادہ

مہنگا ہوتا ہے۔

کریم نکلے ہوئے خشک دودھ

یہ دودھ پاکستان کے بیشتر علاقوں میں آسانی سے دستیاب ہے
اسے حکومت ہنگامی حالات میں یا امدادی غذائی پروگراموں میں تقسیم کرتی
ہے یا سستے داموں مہیا کیا جاتا ہے اس میں نہ کولیسٹرول ہوتی ہیں اور نہ
چکنائی یا چربی میں حل ہونے والے وٹامن اے۔ ڈی شامل ہوتے ہیں۔
اس لئے اس قسم کے دودھ کو ثانوی غذا کے طور پر ہی استعمال کیا جانا چاہئے جب
بچہ دودھ کے علاوہ دیگر غذائیں مثلاً کھچڑی، پھل، جوس وغیرہ کھانے لگ جاتے تو اس
قسم کے دودھ میں ہر حال مغز بادام، گھی یا مکھن اور چینی ملا دینی چاہئے

پانی سے مبرا یا پاک دودھ

یہ ایسا گاڑھا دودھ ہوتا ہے جس میں سے پانی بھاپ کی صورت
میں گرم کر کے نکال دیا گیا ہوتا ہے۔ چونکہ یہ خالص دودھ ہوتا ہے۔
اس لئے بچے کے استعمال سے قبل اس میں ضرورت کے مطابق پانی ملا
لینا چاہیے۔

پانی سے پاک گاڑھا دودھ (کنڈینسڈ ملک)

اس دودھ میں سے پانی اڑا کر گاڑھا کر لیا جاتا ہے۔ یہ دودھ کریم سے
بھرپور ہوتا ہے اس میں تھوڑی سی چینی ملی ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کا ذائقہ
میٹھا ہوتا ہے اس میں پروٹین بہت کم مقدار میں ہوتی ہے اس
لئے یہ بڑے بچوں کے لئے مفید نہیں ہوتا دوسرے یہ پاکستان میں تیار
شدہ نہیں ملتا۔

دودھ کی مقدار

ہر ماں کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ روزانہ بچہ کو کتنی مقدار میں دودھ دیا
جانا چاہیے۔ پاکستان میں خشک سفوف کی شکل میں دودھ ملتے ہیں ان میں
اکثر فرموں کے ڈبوں پر اس کی تیاری کی ہدایات درج ہوتی ہیں۔ ان میں اکثر
غیر ملکی زبانوں میں تیاری کے لئے ہدایات درج ہوتی ہیں جنہیں یہاں کی
عورتیں (مائیں) پڑھ نہیں سکتیں بلکہ ایک دوسری کو دیکھ کر استعمال کرتی ہیں۔
ہر ماں کے لئے ضروری ہے کہ وہ یہ جانے کہ خشک دودھ کی مقدار کتنی
ہو اور اس میں کس مقدار میں پانی ملانا ہے۔
جاننا چاہیے کہ ایک وقت میں بچے کے جسم کی مناسبت سے ہر کلوگرام
پر ۱۵۰ سی سی یا فی پونڈ ڈھائی اونس دودھ چوبیس گھنٹے میں ملنا چاہیے اور
اسے ایک دن میں ۵، ۶ حصے کر کے ۵، ۶ بار پلانا چاہیے۔
مثلاً ۳، ۴ ماہ کے لئے بچہ کا وزن ۲ پونڈ ہو تو اسے ۲۴ گھنٹے میں ۳۰ اونس
یعنی ہزار سی سی یا ایک کلوگرام دودھ پلانا ضروری ہے اتنی مقدار کے دودھ کو ۲۴ گھنٹے

میں ۵، ۶ مرتبہ پلانا چاہیے تقریباً ایک بار ۶ اونس دودھ ضرور پلائیں

یادداشت

ادویرین ماہرین نے بچے کو ایک کلو دودھ روزانہ ۵، ۶ حصے کر کے ۵، ۶ بار پلانے کی ہدایت کی ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی بلکہ اگر بچہ تندرست اور طاقتور ہے تو اسے زیادہ مقدار میں بھی پلا سکتے ہیں۔

اگر کمزور ہے تو کم مقدار میں بھی پلایا جا سکتا ہے تاکہ وہ آسانی سے ہضم کر سکے۔

اگر بچہ کا وزن ہر ماہ بڑھ رہا ہو تو سمجھیں کہ دودھ درست دیا جا رہا ہے اگر وزن نہیں بڑھ رہا اور بچہ بیمار بھی نہیں تو سمجھنا چاہیے کہ دودھ کم مقدار میں دیا جا رہا ہے۔ دودھ میں روزانہ اضافہ کریں۔

یادداشت

اگر بچہ زیادہ دودھ کی خواہش کرے تو اسے ضرور مزید دودھ پلائیں بشرطیکہ بدہضمی نہ ہو نیچے دودھ کی مقدار کا گوشوارہ دے رہا ہوں تاکہ اس کی رہنمائی میں پیدائش سے تین ماہ تک دودھ کی مقدار میں ضروری اضافہ کیا جا سکے۔

عمر	دودھ کی مقدار
پہلا ہفتہ	۲۰۰ سی سی دودھ فی یوم

عمر	دودھ کی مقدار
دوسرا ہفتہ	۴۰۰ سی سی دودھ فی یوم
ایک ماہ کی عمر	۶۰۰ سی سی ۷۰۰ سی سی دودھ یومیہ
۲ ماہ " "	۸۰۰ " " ۹۰۰ " " "
۳ " " "	۹۰۰ " " ۱۰۰۰ " " "

نوٹ: مندرجہ بالا مقدار فی یوم ۵، ۶ بار تقسیم کر کے پلائیں۔

حیوانی یا مصنوعی دودھ ۶ ماہ تک خالص پلانا چاہیے

ہر ماں کو یہ جاننا ضروری ہے کہ وہ ۶ ماہ تک حیوانی یا مصنوعی دودھ خالص یا پانی ملا کر پلانا چاہیے کیونکہ اس عرصہ میں بچہ نباتاتی غذا کھا نہیں سکتا چھ ماہ بعد اوپر کا دودھ کم کر دیں اور حیوانی غذا گوشت وغیرہ نباتاتی غذا یا سبزی یا پھل وغیرہ کھلانا شروع کر دیں چھ ماہ بعد بچہ کو دودھ فیڈر کی بجائے پیالی یا چمچے سے پلانا چاہیے۔

فیڈر یا بوتل سے دودھ پلانے کی بجائے چمچی یا پیالی سے پلائیں

اگر بچہ کو اوپر کا دودھ لازمی پلانا پڑے تو ابتدائی عمر میں ہی فیڈر یا بوتل سے پلانے کی بجائے پیالی یا چمچی سے دودھ پلانا شروع کر دیں کیونکہ بوتل کی بجائے پیالی یا چمچہ میں دودھ پلانا آسان ہے اور انہیں بوتل کی نسبت

صاف اور پاک رکھنا بھی آسان ہے ۔
چونکہ فیڈر یا بوتل سے بچہ دودھ خود پینے کا عادی ہو جاتا ہے ۔ جس سے ماں چمچے سے آسانی سمجھتی ہے لیکن پیالی یا چمچہ سے دودھ پلانے میں فیڈر کی نسبت فوائد زیادہ ہیں ۔

بوتل سے دودھ پلانا اور دودھ کی تیاری

اگر کوئی ماں بوتل سے دودھ پلانے پر ہی آسانی محسوس کرے تو اسے بڑا ضروری ہے کہ صاف اور صحت مند دودھ کی بوتل کس طرح تیار کی جاتی ہے اس سلسلہ میں چند ہدایات درج کر رہا ہوں ۔

۱۔ بوتل اور چوسنیوں کو گرم پانی میں اُبال لیں اس کیلئے ایسے بند ڈھکن والا برتن استعمال کرنا چاہیے جس میں بوتل آسانی سے آسکے ۔
اگر پانی یا ایندھن کی کمی ہو تو تھوڑا سا گرم پانی کافی ہے بوتل اور چوسنی کو ابال کر برتن میں ہی پڑا رہنے دیں لیکن پانی نکال دینا چاہیے ۔ ورنہ چوسنیاں نرم ہو جائیں گی ۔
اگر بوتل یا چوسنی کو ابالنا ممکن نہ ہو تو کسی ایسی دوا کا استعمال کریں جس کا بڑا چمچہ ایک لیٹر پانی میں ڈال کر گھنٹہ بھر پانی میں ڈبوئے رکھیں ملٹن نام کا ایک سلوشن بازار یا میڈیکل سٹورز سے مل جاتا ہے ۔
یاد رکھیں سلوشن کا محلول روزانہ نیا ڈالنا چاہیے ۔

۲۔ خشک دودھ کے ڈبہ میں ایک چمچہ ہوتا ہے اسی چمچہ سے دودھ ناپ کر ڈالیں یعنی شروع میں جتنے چمچے دودھ نکالا ہے اتنے ہی روز نکال کر محلول بنایا کریں ۔

۳۔ جتنا دودھ پلانے کے لئے محلول کیا ہے اسے پلاتے وقت بوتل یا فیڈر کو دوبارہ جھٹکے سے ہلا لینا چاہیے تاکہ دودھ کے ذرات حل ہونے سے رہ نہ جائیں۔ جب دودھ بچہ پی لے تو بقایا دودھ پھینک دیں اور بوتل یا فیڈر کو اچھی طرح دھو کر خشک اور گرم جگہ پر رکھ دیں ۔
بچے ہوئے دودھ کو فریج کولر یا ریفریجریٹر میں رکھنے کا سہارا نہ ڈھونڈیں ۔

۴۔ بوتل یا فیڈر سے دودھ پلانے سے پہلے ماں خود پاک صاف ہو کر بیٹھ جائے پھر دائیں گوڈے پر بچے کا سر اور بائیں پیر پر بچے کا جسم رکھ کر بٹھائے۔ اپنے دائیں ہاتھ سے بچے کے سر کو معمولی سہارا دیکر بائیں ہاتھ سے بچے کے منہ میں فیڈر کی چوسنی ڈالے اس طرح بچہ بڑی آسانی سے دودھ چوس لے گا ۔ اور اس سے پیٹ میں ہوا بھی نہیں بھرے گی ۔

۵۔ چوسنی کا سوراخ مناسب ہونا چاہیے یعنی نہ زیادہ تنگ نہ زیادہ کھلا ہونا چاہیے کیونکہ اگر سوراخ تنگ ہوگا تو دودھ پیتے وقت بچے کا زور لگے گا اور وہ جلد تھک جائیگا ۔
چوسنی کا سوراخ بڑا بھی نہیں

ہونا چاہیے ورنہ دودھ زیادہ مقدار میں نکلے گا اور بچہ کو پھندا یا اچھو لگ جائے گا۔ جس سے نفے بھی ام سکتی ہے۔

۶۔ جونہی بچہ بڑا ہوتا ہے اسی وقت اس کی نشوونما شروع ہو جاتی ہے اگر اسے مناسب غذا ملتی رہے تو اس کی صحت قابل رشک ہوتی ہے ماں بچہ جننے کے بعد تو بکثرت مختلف اغذیہ ادویہ کھاتی ہے تاکہ اس کے رحم میں نچوڑ ہو کر صفائی ہوتی رہے۔ اور وٹامن سی اور ڈی کی مقدار وافر ہے لیکن فیڈر سے مصنوعی دودھ میں وٹامن سی اور ڈی بہت کم ہوتے ہیں جس سے بچہ بہت کمزور رہ جاتا ہے لہذا چار پانچ ماہ بعد بچہ کو ترش پھلوں کا پانی ضرور پلانا چاہیے [illegible] ۔ مالٹے کینو کا رس ۔ انار کا پانی۔ لسی دہی وغیرہ پلاتے رہیں۔

وٹامن اے اور ڈی بچے کو کیلشیم کی مقدار فراہم کرتے ہیں جن سے بچہ کا قد بڑھتا ہے دانت نکلنے میں آسانی رہتی ہے۔

۷۔ فیڈر یا بوتل زیادہ وزنی نہیں ہونی چاہیے اور بوتل کی لمبائی چھ انچ سے کم ہو [illegible] بوتل صاف کرنے میں آسانی ہو بعض عورتیں سیون اپ یا کوکا کولا کی بوتلیں استعمال کرتی ہیں جو بچے کے لئے بوجھ اور پریشانی کا سبب بنتی ہیں۔

یادداشت

دیہاتی اور چھوٹے شہروں کی مائیں وسائل کی کمی کی وجہ سے صاف ستھرے

طریقہ سے بوتل کے دودھ کی تیاری بڑا مشکل کام ہے۔ دن میں پانچ چھ بار خشک دودھ پلانے کے لیے تیار کرنا بہت وقت مانگتا ہے ذہنی نہ ہونے کی وجہ سے مائیں پوری طرح نہ بوتل وغیرہ کی صفائی کر سکتی ہیں نہ صحیح طریقہ سے دودھ تیار کر سکتی ہیں دوسرے خشک دودھ عام دودھ سے بھی بہت مہنگا ہوتا ہے لہذا ماؤں کو اپنا دودھ پلانے کی ترغیب دینی چاہیے۔

بچوں کی خوراک اور اس کی تیاری جو دودھ کے ساتھ کھلانا شروع کریں

یہ حقیقت ہے کہ جوں جوں بچہ بڑا ہوتا ہے ویسے ہی اسے دودھ کے ساتھ خوراک کی ضرورت بڑھ جاتی ہے کیونکہ بچے کے بڑا ہونے پر اس کی ضروریات بھی بڑھ جاتی ہیں لیکن ماں کا دودھ [illegible] ہے لیکن بڑھتا نہیں اس طرح بچہ بھوکا رہنے لگتا ہے نشوونما رکنے لگتی ہے اس مشکل کا حل یہی ہے کہ ۵-۶ ماہ بعد بچہ کو دودھ کے ساتھ عام گھر میں پکنے والی غذاؤں میں سے ذرا ذرا سی کھلانا شروع کر دیں۔ تاکہ اس کی ضروریات غذا پوری ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی نشوونما اور بڑھوتری جاری رہے۔

ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ ماں کا دودھ جب مکمل غذا ہے تو بچہ کے لئے دوسری غذاؤں کی کیا ضرورت ہے؟

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ جوں جوں بچے کی عمر بڑھتی ہے ویسے ہی اس کا جسم موٹائی لمبائی چوڑائی میں بڑھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جتنا بڑا جسم ہوگا اتنی ہی اس کی غذائی ضروریات زیادہ ہوں گی یا بڑھیں گی۔ لیکن امر واقع یہ ہے کہ بچے کی عمر کے ساتھ اس کا جسم حجم اور وزن میں تو بڑھتا ہے لیکن اس کی ماں کا دودھ کم ہوتا ہے لیکن بڑھتا نہیں۔

لہٰذا اس کے جسم و حجم کے مطابق دودھ بطور غذا یا بدل تحلیل کم ملتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اب اسے ماں کا دودھ زیادہ ملنا چاہیے لیکن ماں کا دودھ کم تو ہو سکتا ہے زیادہ کسی صورت نہیں مل سکتا۔

لہٰذا ماں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے دودھ کے ساتھ مکھن بادام انڈے دلیا۔ کھچڑی پراٹھا اور دانوں میں سے ضرورت کے مطابق کھلانا شروع کردے۔

ایک اور سوال

یہاں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ بچے کو دودھ کے علاوہ جو غذا دی جائے اس میں کن کن ضروری اجزا کی شمولیت ضروری ہے۔

یاد رکھیں بچہ ہونے کے فوراً بعد بڑھنا شروع کر دیتا ہے شروع میں ماں کے دودھ میں تمام غذائی ضروریات موجود ہوتی ہیں لیکن ۵، ۶ ماہ بعد دودھ تو کم ہو جاتا ہے ضرورت گھٹنے سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا دودھ کے علاوہ جو غذا دی جائے اس میں درج ذیل اجزا اغذیہ کی مقدار زیادہ ہونی چاہیے مثلاً پروٹین۔ کاربوہائیڈریٹس چربی۔ چکنائی۔ وٹامن حیاتین

وغیرہ اس قسم کی غذائی مقویات بچہ کی نشوونما اور بر ممعونزی کے لئے ضروری ہیں ان میں بیماری سے بچنے یا محفوظ رہنے کے لئے بے پناہ طاقت اور کلوریز ہوتی ہیں۔

یاد رکھیں

جسمانی نشوونما کے لئے ضروری ہے کہ اس غذا میں پروٹین پوری مقدار میں ہوں اس سے جسم کا قد بھی بڑھتا ہے۔

نیچے ایک چارٹ دے رہا ہوں جس میں پروٹین کی مقدار کا تعین کیا گیا ہے۔

حیوانی غذائیں جن میں بہت پروٹین ہوتی ہے۔		نباتاتی غذائیں جن میں کچھ پروٹین ہوتی ہے	
چھوٹا بڑا گوشت	22.6%	خشک دالیں	
مرغی	19%	مٹر	7.2%
انڈے	13.3%	لوبیا	3.0%
دودھ	3.3%	مونگ پھلی	25.2%
مچھلی	16.6%	گہرے سبز پتوں والی سبزیاں	1.9
		چاول آٹا دلیہ وغیرہ	6.8

قوت بخش غذائیں یعنی چکنائی کی حامل غذائیں

وہ غذائیں جن میں چکنائی کی مقدار زیادہ ہوتی ہے خوردنی تیل۔ مکھن۔ گھی۔

وہ غذائیں جن میں چکنائی کی مقدار کم ہوتی ہے۔

مونگ پھلی۔ دودھ۔ پستہ۔ بادام۔ ناریل وغیرہ۔

وہ قوت بخش غذائیں جن میں کاربوہائیڈریٹس شکر اور سٹارچ زیادہ ہوتے ہیں۔

وہ غذائیں جن میں سٹارچ زیادہ ہوتے ہیں۔

آٹا۔ چاول۔ آلو

ایسی غذائیں جن میں شکر زیادہ ہوتی ہے

چینی۔ شہد۔ گڑ۔ پھلوں میں کیلا۔ آم۔ سنگترہ۔ دودھ وغیرہ

وٹامن اور معدنیات کی حامل غذائیں

گوشت خصوصاً کلیجی	وٹامن بی۔ وٹامن اے
مرغی	آئرن (فولاد) وٹامن بی ۱۲۔
انڈے	آئرن (فولاد) وٹامن بی ۱۲ وٹامن اے
مچھلی	ایوڈین اور وٹامن اے
دودھ	وٹامن اے اور وٹامن ڈی۔
ترش پھل	وٹامن سی

بچے کو دودھ چھڑانا

عام طور پر ہمارے ملک میں بچے کو دو ڈھائی سال تک ماں کا دودھ پلایا جاتا ہے۔ دو برس کے بعد اکثر ماں کا دودھ پیدا ہونا رک جاتا ہے یا اتنا کم ہو جاتا ہے کہ بچہ کی ضرورت پوری نہیں ہوتی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جب ماں کا دودھ کم پیدا ہوتا ہے تو بچہ ماں کو بہت تنگ کرتا ہے جس سے ماں بچہ کو اکثر مارتی ہے اور اب اسے دودھ پینے کا لطف بھی نہیں آتا۔ لہٰذا فطرتاً ماں خود بچے کو دودھ چھڑانا چاہتی ہے۔ بعض دفعہ ماں کو نیا حمل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دودھ چھڑانا ضروری ہو جاتا ہے۔

لہٰذا بچے کو وضع حمل سے ۳ ماہ قبل لازمی دودھ چھڑا دینا چاہیئے ایسا واقعہ نو ماہ سے قبل نہیں ہوا کرتا یعنی کم از کم ماں کا دودھ نو ماہ تک پی سکتا ہے اسی بنیاد پر محققین نے رائے قائم کی ہے کہ اگر بچے کا دودھ نو ماہ تک پلانے کے بعد چھڑا دیا جائے تو بچہ اور ماں کے لئے درست رہتا ہے۔

لیکن یہ خیال ہے کہ اگر حمل وغیرہ یا ماں کو کسی بیماری کا خطرہ نہ ہو تو بچے کو دو ڈھائی سال تک ہی پلانا چاہیئے اور یہ بچہ کا پیدائشی حق ہے

اور یہ حقیقت ہے کہ جن بچوں کو نو ماہ یا دس ماہ کے بعد دودھ چھڑایا جاتا ہے ان کی صحت دو ڈھائی سال تک ماں کا دودھ پینے والے بچوں سے بہت کمزور ہوتی ہے

یادداشت جب بچہ ۶ ماہ کا ہوتا ہے تو اسے دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں جو دودھ کے دانت کہلاتے ہیں۔

بچے کی نیند

ننھے بچے زیادہ سویا کرتے ہیں اور جوں جوں عمر بڑھتی ہے نیند کم ہوتی جاتی ہے ننھے بچے کو ماں اکثر اپنے ساتھ سلا لیا کرتی ہے بعض دفعہ ماں کو اتنی گہری نیند آتی ہے کہ بعض دفعہ بچہ ماں کی کروٹ لیتے وقت نیچے آجاتا ہے اور اکثر ہلاک ہو جاتا ہے لیکن ماں کو اس وقت پتہ لگتا ہے جب وہ جاگتی ہے لہٰذا ایسی عورتوں کو جنہیں گہری نیند آتی ہو اسے اپنے ساتھ تو زیادہ بچے نہیں سلانا چاہیئے بلکہ اسے چھوٹی سی چارپائی پر الگ سلانا چاہیئے۔

اگر بچھونے پر لٹایا جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ روتا ہوا بچہ بھی اس پر سو رہتا ہے جب بچہ سو جائے تو اسے جگانا نہیں رات کو بھی بچہ کو زیادہ دیر جگائے نہیں رکھنا چاہیئے۔

بعض دفعہ کسی تکلیف کی وجہ سے بچے کو نیند نہیں آتی ماں تنگ آکر بچے کو سلانے کے لئے افیون کھلا دیتی ہیں۔ جس سے بچہ فوراً سو جاتا ہے لیکن اگر افیون کی مقدار زیادہ ہو تو بچہ سونے کی حالت میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے لہٰذا بچہ کو افیون نہیں دینا چاہیئے

بچے کو ٹیکہ کرانا

متعدی امراض سے بچاؤ کے لئے اکثر حکومت کی طرف سے مفت ٹیکے لگائے جاتے ہیں اور یہ ٹیکے بچوں کو ضرور لگوانے چاہئیں

پس اگر بچہ موٹا تازہ ہو تو ایک یا ڈیڑھ ماہ کی عمر میں اسے ٹیکہ لگوا دینا چاہیئے۔ اگر کمزور ہو تو تین سے چھ ماہ کی عمر تک ضرور ٹیکہ لگوا لینا چاہیئے۔

بچے کا دانت نکالنا

عام طور پر تجربے نے بچوں کو چھٹے ساتویں مہینے دانت نکلنے شروع ہو جاتے ہیں اور ۲۰ ماہ تک پورے بیس دانت نکل آتے ہیں۔

جب بچے کو دانت نکلنے لگتے ہیں تو بچے کے مسوڑے پھول جاتے ہیں اس کے منہ سے رال بہتی ہے دانت نکلتے وقت عصبی خراش کے سبب بچے کے کئی امراض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

تندرست اور موٹے تازے بچے تو آسانی سے دانت نکال لیا کرتے ہیں لیکن کمزور یا خنازیری یا آتشکی بچوں کے دانت ہمیشہ مشکل اور دیر سے نکلا کرتے ہیں دانت نکلنے کے زمانے میں بچہ بے چین اور روتا رہتا ہے اکثر اس کے سر میں درد رہنے لگتا ہے جس سے دل گھبراتا رہتا ہے کبھی دست آنے لگتے ہیں کبھی قبض ہو جاتی ہے بعض بچوں کی آنکھیں دکھنے لگتی ہیں بعض کے گلے پڑ جاتے ہیں بعض کو زکام نزلہ اور کھانسی ہونے لگتی ہے۔ بعض بچوں کو کزاز۔ ٹیٹنس یعنی تشنج اور کمزوری ہونے لگتا ہے۔ بعض کو ام الصبیان کے دورے ہونے لگتے ہیں جب بچے کے دانت نکلنے لگیں گے تو اسے پاک و صاف اور کھلی ہوا میں رکھنا چاہیئے سوائے ماں کے دودھ کے کوئی غذا نہ دینی چاہیئے۔ شیرینی وغیرہ سے پرہیز کرانا چاہیئے۔

اگر قبض ہو جائے تو بچہ کو کسٹرائل پلائیں اگر دست آتے ہوں تو سیاہ برشتہ کو بریاں کر کے پیس کر ۲، رتی کی مقدار میں دو تین بار لسی وغیرہ سے کھلائیں

نزلہ زکام ہو تو لونگ ۲ عدد دارچینی ۳ رتی تھوڑے پانی میں ابال کر پلائیں۔

جب دانت نکل رہے ہوں تو اکثر بچے کے گلے میں ایسی چیز ڈال دیں جسے وہ منہ میں رکھ کر چوسنے یا چبانے کی کوشش کرتا رہے۔

مثلاً ملٹھی کی گرہ یا عود صلیب کی گانٹھ، یا ربڑ کی چوسنی اس طرح دانت باہر نکل آیا کرتے ہیں۔

اگر بچے کے مسوڑھے زیادہ سخت ہوں خاص طور پر دانت نکلنے کی جگہ پر ورم ہو اور سفید ہو تو کسی ماہر سے شگاف دلوا دیں اس طرح دانت بآسانی نکل آتے ہیں اور سب تکالیف رفع ہو جاتی ہیں۔

اگر دانت نکلنے میں بہت دیر ہو گئی ہو یعنی ۶ سات ماہ سے زائد ہو گئے ہوں تو چونے کا کوئی مرکب یا فاسفیٹ آف الائم وغیرہ پلائیں۔ یہ نسخہ بھی دانت نکلنے کے زمانہ میں پلانا بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی الف۔ کچھ چونا ۲ تولہ آب مقطر ایک بوتل دونوں کو ملا کر دو تین بار ہلائیں دوسرے دن نتھرے ہوئے پانی کو الگ کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک: چائے کا نصف چمچہ۔ صبح نصف شام دودھ میں ملا کر دیں۔ جب چھ سات دانت نکل آئیں تو دودھ چھڑانے پر غور کیا جا سکتا ہے۔

مکھن حریرہ وغیرہ بھی کھلا سکتے ہیں جب بچہ کھانے لگے تو آہستہ آہستہ اسے ہلکے مرچ مصالحہ والے سالن بھی کھلانا شروع کریں روٹی بھی

کھلا سکتے ہیں جب بیرونی غذا کھانے لگے تو اسے آہستہ آہستہ ماں کا دودھ کم کر دینا چاہیئے اور پھر بند کر دینا چاہیئے

جب دودھ چھڑانا ہو تو بچہ کو منع کرنے پر دودھ نہیں چھوڑتا ضد کرتا ہے بلکہ اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ ماں کے پستانوں پر کوئی کڑوی چیز یا بدبودار چیز لگا دینی چاہیئے۔ جیسے افسنتین کا پانی یا نیم کی پتیاں لگا دینی چاہیئے۔ آہستہ آہستہ بچہ دودھ سے نفرت کرنے لگتا ہے اور دودھ چھوڑ دیتا ہے اور اس کی بجائے غذا اور باہر کا دودھ پینے لگتا ہے۔

ننھے بچے کا لباس

نوزائیدہ بچے کے کپڑے ہلکے اور ڈھیلے ڈھالے ہونے چاہئیں تنگ ہونے چاہئیں

موسم کے مطابق کپڑے بنانے چاہئیں اگر بچہ گرمی کے موسم میں پیدا ہو تو اسے صرف پاجامہ اور کھلی سی بغیر بٹن والی قمیض پہنانی چاہیئے۔ البتہ اگر سردی کا موسم ہو تو پاجامہ اور قمیض کے علاوہ سر پر اونی ٹوپی بھی ہونا چاہیئے۔

بچہ دن میں کئی بار پیشاب اور کئی بار پاخانہ کیا کرتا ہے۔

یادداشت بعض دفعہ بچہ قے بھی کر دیتا ہے جس سے اس کے کپڑے خراب ہو جایا کرتے ہیں لہذا نوزائیدہ بچے کی کئی کئی جوڑے ہونے چاہئیں تاکہ جو کپڑے خراب ہو جائیں انہیں دھو کر سکھانے کے لئے دھوپ میں رکھا جا سکے اور دوسرے کپڑے پہنا دیئے جائیں۔

بچے کی آنکھ دکھنا

نوزائیدہ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا والدین کی طرف سے ہوتا ہے یعنی اگر ماں کو سوزاک ہو تو اکثر نوزائیدہ بچے کی آنکھیں دکھنے آجایا کرتی ہیں۔ آنکھیں بہت سرخ اور متورم ہوتی ہیں ان سے گاڑھا مواد خارج ہوتا ہے۔ بعض شدید صورتوں میں ماؤف آنکھ زخمی ہو کر گل کر بیٹھ جاتی ہے۔

علاج اگر والدہ یا والد کو سوزاک ہو تو ان کا دودھ پلانا بند کر دو۔ سوزاک غدی تحریک ہے۔ لہٰذا بچے کی آنکھیں بھی غدی تحریک سے دکھنے لگتی ہیں ان کا علاج اعصابی غدی غذا و دوا سے کریں۔

بچے کی نال کا ورم

جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت دائی بچہ کی نال کو کاٹ کر باندھ دیتی ہے جو چار پانچ دن بعد خشک ہو کر گر پڑتی ہے۔
لیکن بعض بچوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے نال ورم کر آتی ہے جس سے بچے کو شدید تکلیف ہو جاتی ہے اکثر بخار چڑھ جاتا ہے۔

علاج بچہ پیدا ہونے کے بعد جب نال کاٹ دی جائے تو فوراً نال کو کپڑا سے ڈھانک دیں تاکہ کوئی مکھی وغیرہ نہ بیٹھے نال پر پانی نہ لگنے پائے۔ اگر پانی لگ جائے کیونکہ بچہ کو اکثر نہلانا پڑتا ہے لہٰذا نہلانے کے بعد ناف کو اچھی طرح خشک کر دینا چاہیے۔ صرف چار پانچ دن ایسی احتیاط کرنے سے ناف خشک ہو کر گر پڑتی ہے۔

لیکن بعض دفعہ احتیاط نہ رکھنے یا ناف پر چوٹ وغیرہ لگنے سے ناف ورم کر آتی ہے تو ایسی صورت میں دن میں دو تین بار نیم کے جوشاندہ سے نال کو دھوئیں۔ پھر مردار سنگ، سفیدہ، رسونت اور کمیلہ آب مکو میں پیس کر مقام ورم پر ضماد کریں۔ اگر پیپ بھی پڑ گئی ہو تو وہ بھی دو تین دن میں نکل کر ورم و زخم ٹھیک ہو جائے گا۔
بچہ کو قبض ہو تو کسٹر آئل پلائیں۔
اگر بخار ہو تو کسی اندرونی دوا دینے کی ضرورت نہیں ہے جب ورم کم ہوگا پہلے بخار ہی اتر جائے گا۔

بچے کی چھاتیوں کا ورم

بعض نوزائیدہ بچوں کی چھاتیاں متورم ہو جاتی ہیں جس کا سبب چھاتی پر چوٹ لگنا یا بچے کے جسم کی صفائی نہ رکھنا ہوتا ہے۔

علاج جو تدابیر و دوا وغیرہ نال کے ورم میں دی جاتی ہیں وہی چھاتیوں کے ورم میں استعمال کریں۔
اگر سردی کا موسم ہو تو چھاتیوں پر سینکا کریں اور اگر گرمی کا موسم ہو تو چھاتیوں پر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں اگر درد زیادہ ہو تو پھر ٹھنڈے پانی کی پٹیاں نہ رکھیں بلکہ روغن بادام یا روغن خشخاش یا روغن گل کی ترکیب سے ورم پر ملیں لیکن اگر قبض ہو تو اسے کسٹر آئل وغیرہ سے رفع کریں۔

بچے کی ناف پھولنا

پیدائش کے بعد بعض بچے بیمار رہ جاتے ہیں والدین کو ان کی تکلیف کا پتہ

نہیں ملتا یا والدین سستی کرتے ہیں بچہ بیچارہ تکلیف سے بے چین ہو کر روتا رہتا ہے جس سے بچہ کی ناف باہر نکل کر پھول جاتی ہے جب رونا بند کر دیتا ہے پھر واپس چلی جاتی ہے۔ لیکن اگر کبھی ناف پھولتی رہے تو پھر واپس کم جاتی ہے

علاج بچہ کی صحت کے بارے میں اس کی ماں سے پوری معلومات حاصل کر کے اصل تکلیف کا ازالہ کریں ناف خود بخود ٹھیک بند ہو جائے گی۔ اگر بہت زیادہ نکلتی ہو جس سے بچہ کو تکلیف بھی ہوتی ہو تو ناف پر کسی نرم چیز سے دباؤ دے کر باندھ دیں۔

مثلاً کپڑے کی گدی یا لکڑی کا ایک چوڑا اور گول بٹن نما ٹکڑا بنا کر باندھ دیں۔ یا موٹی ربڑ کا ٹکڑا باندھ دیں تقریباً دو تین ماہ ایسا کرتے رہنے سے آرام آ جاتا ہے

بچے کی کھانسی

ننھے بچے صرف ماں کا دودھ یا بازاری دودھ پر زندگی بسر کر رہے ہوتے ہیں بعض دفعہ بچہ کی والدہ کسی کام میں مشغول ہوتی ہے مثلاً کھانا پکانے یا کپڑے دھونے میں لگی ہوتی ہے۔

چھوٹے بچے تھوڑی دیر بعد دودھ پیتے ہیں ماں مصروفیت کی وجہ سے جلد دودھ نہیں پلا سکتی

بچہ دودھ کے لئے رونے لگتا ہے اسے جلد دودھ نہ ملے تو چیخیں مارنے لگتا ہے۔ ماں گھر گرمی میں کام کر رہی ہے تو اپنی چھاتیوں کو ٹھنڈا کئے بغیر دودھ پلانے لگتی ہے اسی طرح زیادہ سردی میں کام کرتی ہے۔ تو پستانوں کو نیم گرم کئے بغیر دودھ پلانا شروع کر دیتی ہے۔

بچہ کی طبیعت نہایت حساس ہوتی ہے جو گرم یا سرد دودھ ملتا ہے اسے فوراً نزلہ زکام ہو جاتا ہے اگر نزلہ پھیپھڑوں پر گر جائے تو چند دن ابتداء سے کھانسی ہو جاتی ہے اکثر معمولی کھانسی ہو کر آرام آ جاتا ہے لیکن بعض دفعہ شدید کھانسی ہو جاتی ہے جس کے ساتھ دم گھٹنا بھی ہو جاتا ہے جو بچہ کے لئے نہایت خطرناک ہے اکثر بچے ایسے وقت ذرا سی لاپرواہی سے چند دن میں ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لہذا بچہ کو معمولی کھانسی ہو یا شدید فوراً علاج کرائیں جو بچوں کی امراض اور ان کے علاج کا ماہر ہو۔

علاج اگر سردی کا موسم ہو تو بچہ کو گرم کپڑے پہنائیں ماحول زیادہ سرد ہو تو روئی یا ریت وغیرہ سے بچہ کے سینہ پر سینک کریں۔ دن میں تین چار بار گرم پانی کی بھاپ دیں۔

اگر قبض ہو تو کسٹرائیل یا ریوند عصارہ ۱/۲ رتی کھلائیں۔ اس سے بچہ کو دست آ کر بلغم خارج ہو جائے گی۔ اگر قے آ جائے تو اور بھی بہتر ہے اگر بچہ بہت کمزور ہو تو قے لانے کی کوشش نہ کریں۔

یادداشت یاد رکھیں ننھے بچے کھانس تو لیتے ہیں لیکن جو بلغم پھیپھڑوں سے نکلتی ہے وہ تھوکنے کی بجائے بچہ نگل لیتا ہے جو پھیپھڑوں سے نکل کر معدہ کو بھی کمزور کر دیتی ہے لہذا بچہ کو ایک دو دست روزانہ آ جایا کریں تو کوئی حرج نہیں بلکہ بے حد مفید رہتے ہیں۔

یادداشت بعض دفعہ بچہ کو شدید تکلیف ہوتی ہے اور وہ کئی کئی دن تک نہیں سوتا۔ ماں تنگ آ کر اسے افیون کھلا دیتی ہے جس سے اس کا سینہ پہلے ہی تنگ ہو جاتا ہے بلغم اور کھانسی آنی بند ہو جاتی ہے

اسی دم بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے لہٰذا جب بچہ کو کھانسی ہو تو بغیر معالج کے شورہ کے افیون نہ دیں معمولی کھانسی ہو تو کاکڑا سنگی باریک پیس کر تین گنا شہد ملا کر تھوڑا تھوڑا بچہ کو چٹائیں۔ چند روز دن میں تین چار مرتبہ چٹائیں بالکل آرام آجائے گا اگر کھانسی شدید ہو تو یہ نسخہ شہد میں ملا کر بچہ کو چٹائیں۔
اللہ شفا دے گا۔

ھوالشافی لونگ، جائفل، جلوتری، مرچ سیاہ، عقرقرحا ہر ایک ۶ ماشہ شہد ۲ ½ تولہ میں ملا کر تھوڑا تھوڑا دن میں کئی بار چٹائیں اگر قبض ہو تو ریوند عصارہ صبح شام نصف رتی کھلائیں۔
نمونیہ اور شدید کھانسی صرف ایک دن میں کم ہو جاتی ہے چند دن میں بالکل بچہ تندرست ہو جاتا ہے۔

کالی کھانسی

اسے ہوپنگ کف بھی کہتے ہیں یہ کھانسی شاذ و نادر ہی ہوتی ہے۔ اگر ہو جائے تو جلد ہٹنے کا نام نہیں لیتی کیونکہ یہ ایک مخصوص قسم کی غدی سوزش سے ہوتی ہے۔ میرے خیال میں یہ صفراوی کھانسی ہوتی ہے جس طرح آنتوں کی غدی سوزش سے پیچش ہو جاتی ہے بالکل یہی حالت گلے کی غدی سوزش سے یہ کھانسی ہوا کرتی ہے پیچش کی طرح اس کے بھی دورے ہوا کرتے ہیں تو اسے گلے کی پیچش کا نام دیا کرتا ہوں۔ لہٰذا جس قسم کی اغذیہ ادویہ پیچش کو مفید ہوا کرتی ہے وہ اسی کھانسی کو فائدہ کرتی ہیں۔

مثلاً بلیلہ سیاہ و پیچش کا بہترین علاج ہے یہ کالی کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے

نوٹ: اگر بلیلہ سیاہ بچہ کو کھلائیں تو اسے پیس کر دیں اگر بچہ نہ کھا سکے تو پانی میں کچھ دیر بھگو دیں پھر پانی پلا دیں۔

نوٹ: کالی کھانسی کے ہر قسم کی ترش اغذیہ اور ادویہ کھلا سکتے ہیں البتہ بلغمی کوئی غذا دوا نہ دیں مثلاً بھنڈی توری، دودھ چاول اسبغول گندم کی روٹی وغیرہ اگر بچہ روٹی کھاتا ہو تو اسے بیسنی روٹی بنا کر دیں۔ دہی بھلے۔ آلو چھولے اوجھری بھی کھلا سکتے ہیں۔

یادداشت یاد رکھیں جب بھی کوئی غذا دوا کھانی ہو تو کھانسی کے دورہ کے فوراً بعد کھلائیں تاکہ دوسرے دورہ تک دوا غذا اثر ہو جائے ورنہ اگر کھانسی کو دیر ہو گئی تو کسی بھی غذا دوا کھلانے یا کھلاتے وقت کھانسی کا دورہ ہو جاتا ہے جس سے تمام کھایا پیا نکل جاتا ہے

ھوالشافی: لہسن، پیاز، سیاہ مرچ ہم وزن تینوں ادویہ کو توے پر جلائیں پھر ان کو باریک پیس کر شہد ملا کر چٹائیں۔

بچے کو ہچکی آنا

اکثر بچوں کو ہچکی آیا کرتی ہے جو ایک دو منٹ بعد خود بخود ہٹ جاتی ہے لیکن بعض دفعہ معدہ کی خرابی اور خشکی کی وجہ سے ہچکی ہٹنے کا نام نہیں لیتی ایسی صورت میں علاج کرنا ضروری ہو جاتا ہے ورنہ معدہ میں سوزش ہو کر درد ہونے لگتا ہے

علاج ہچکی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔ ننھے بچوں کے پیٹ میں جب دودھ کھٹا ہو کر پھٹ جاتا ہے یا متعفن ہو جاتا

سے ہو بچی آیا کرتی ہے لہٰذا بچے کے ہاضمہ کو درست کریں۔ سونف اور پودینہ
کا عرق پلائیں۔

ھوالشافی:۔ گل سرخ، کالی مرچ، سنڈھ، سونف، ہلیلہ ایک ہم وزن۔
تمام ادویہ کو باریک پیس کر ۲،۱/۲ رتی وزن میں تین چار بار کھلائیں۔ ہمراہ عرق بر
گل سرخ۔

بچے کی والدہ کو اگر عضلاتی تحریک کی کوئی تکلیف ہو تو اسے بچے کو دودھ نہیں
پلانا چاہیئے اور وہ اپنا علاج کرائے جب تکلیف رفع ہو جائے تو پھر بچے کو دودھ
پلا سکتی ہے اگر والدہ کو کوئی تکلیف نہ بھی ہو تو بھی وہ عضلاتی غذا دوا بند کر دے۔
غدی غذا دوا کھانا شروع کر دے چند دن میں بچہ کی ہچکی آنا بند ہو جائے گی۔

بچہ کو زیادہ پیاس لگنا

عام طور پر بچے دودھ پینے میں کوئی احتیاط نہیں کرتے جب ماں نے دودھ
پلایا پی لیا۔ ماں بھی چاہتی ہے کہ بچہ جتنا دودھ پیئے گا اتنا ہی اس کا بچہ پھولے
پھلے گا۔ لہٰذا وہ جلد جلد اپنا یا باہر کا دودھ پلاتی رہتی ہے جس سے اسے بدہضمی ہو کر
دست آنے لگتے ہیں۔ بار بار دست آنے سے خون سے پانی کا اخراج پایا جاتا
ہے جس کی کمی کی وجہ سے اسے بار بار پیاس لگنے لگتی ہے چونکہ پیٹ کا خمیر
ابھی درست نہیں ہوا ہوتا لہٰذا اسے پانی بھی ہضم نہیں ہوتا وہ بھی قے یا دست
کی راہ خارج ہو جاتا ہے۔

یادداشت یاد رکھیں شدید پیاس بچے کو لگے یا بڑے آدمی کو وجہ
میں خمیر اور آب خون کی کمی سے لگتی ہے نیز بار بار

لہٰذا پانی پیا جاتا ہے اگر وہ بار بار قے یا دست سے نکلتا ہے تو خون میں آب
خون کی کمی کے ساتھ ساتھ خون سے حرارت غریزی بھی خارج ہونے لگتی ہے
جس سے نقاہت اور کمزوری بڑھ جاتی ہے شدید حرارت کی کمی کی وجہ سے
ہاتھ پاؤں میں کڑل اور تشنج ہونے لگتا ہے۔
لہٰذا جب شدید پیاس ہو اور قے، دست آ رہے ہوں تو فوراً ایسی اغذیہ ادویہ
کھلائیں جو ہاضمہ ہونے کے ساتھ حرارت غریزی پیدا کرنے والی ہوں۔

ہوالشافی مرچ سیاہ، رائی ہم وزن، دونوں کو باریک پیس کر ایک
ایک رتی دس پندرہ منٹ بعد ہمراہ عرق چہار کے کھلائیں
فوراً قے دست اور پیاس رک جائے گی۔
اگر گرمی سے پیاس لگے تو یہ نسخہ پلائیں۔

ہوالشافی زہر مہرہ، طباشیر، الائچی خورد، گل سرخ تمام ادویہ پیس کر
محفوظ کر لیں، ایک ایک رتی دن میں تین چار بار کھلائیں۔

نوٹ:۔ عام سادہ پانی کی بجائے ترش و کھٹا پانی پلائیں۔ مثلاً لیموں کی
سکنجبین، ترش لسی، لیمن سوڈا وغیرہ۔

بچے کو قبض ہونا

ننھے بچوں کو ایک دفعہ پاخانہ ضرور آنا چاہیئے اگر روزانہ پاخانہ آنے کی بجائے
کسی دن پاخانہ نہ آئے تو اسے کوئی نہ کوئی تکلیف شروع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے،
خصوصاً پیٹ درد ہونے لگتا ہے۔ چھوٹے پھنسیاں نکل سکتی ہیں۔
لہٰذا بچے کو جب بھی قبض ہو تو فوراً کسٹرائل یا بادام روغن وغیرہ دے کر قبض رفع

اکثر ہوا بھری رہتی ہے کیونکہ وہ دودھ پیتے ہیں۔ دودھ اگر ہضم نہ ہوا تو فوراً ہوا پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ بچے کا پیٹ تن جاتا ہے جس سے بچہ بار بار روتا ہے اول تو خود بخود بدہضمی کا پاخانہ آجاتا ہے جس سے کچھ ہوا نکل جاتی ہے اگر ہوا نہ نکلے تو کسی معالج کو دکھائیں تاکہ وہ مناسب علاج کرے۔

علاج

اگر قبض ہو تو کسٹر آئیل یا بادام روغن پلائیں پاخانہ آتے ہی تکلیف دور ہو جائے گی۔

آئندہ ہوا کی پیدائش روکنے اور ہوا خارج کرنے کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق محرک الملین یا مسہل کھلا سکتے ہیں، جہاں عرق ننھے بچوں کے ہاضمہ کے لئے بہترین ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

اجوائن دیسی ۱ تولہ، سونٹھ ۱ تولہ، نمک طعام ½ تولہ باریک کرکے نصف رتی سے ۲ رتی دن میں تین بار کھلائیں۔

یادداشت

بعض اوقات بچہ کو دن میں کئی بار تھوڑا تھوڑا پاخانہ آنے لگتا ہے عرف عام میں اُسے بھی قبض ہی کہا جاتا ہے۔ معالج قبض کا نام سنتے ہی فوراً قبض کشا غذا دوا تجویز کر دیتے ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔

معالجین کو چاہیئے کہ بچہ کی والدہ سے دریافت کریں کہ بچہ پاخانہ خشک سدوں کی صورت میں کرتا ہے یا لیسدار پاخانہ تھوڑا تھوڑا زور لگا کر کرتا ہے۔

اگر بچہ پاخانہ خشک کرتا ہو اور اسے اکثر سدے آتے ہوں تو اوپر والے نسخہ جات درست ہیں۔ لیکن اگر بچہ کو پاخانہ لیسدار آتا ہو اور کئی بار آتا ہو تو یہ نسخہ دیں فوراً آرام آنے لگا

ہونی چاہیے

اگر شدید قبض ہو سدے بن گئے ہوں تو اکثر کسٹر آئل وغیرہ سے خارج نہیں ہوتے۔ بہتر ہے کسٹر آئل یا گلیسرین کا انیما کرادیں۔ انیما کرنے سے پہلے گلیسرین کی بتی یا صابن کی بتی پاخانہ کی جگہ رکھ دیں امید ہے کہ فوراً پاخانہ آجائے گا اگر پھر بھی نہ آئے تو انیما کرادیں اس سے فوراً پاخانہ آجایا کرتا ہے جس بچہ کو اکثر قبض رہتی ہو اُسے یہ نسخہ بنا کر اکثر پلایا کریں ہمیشہ کے لئے قبض رفع ہو جائے گی

ھو الشافی:۔ سنا مکی، سونف، گل سرخ، املتاس، ہر ایک ۳ ماشہ تمام ادویہ کو تین چھٹانک پانی میں رات کو بھگو دیں۔ صبح اتنا جوش دیں کہ پانی اندازاً نصف پاؤ رہ جائے بس قبض کشا دوا تیار ہے۔ آدھی آدھی چھٹانک دن میں دو تین بار پلائیں۔ انشاء اللہ قبض نہیں رہے گی۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھو الشافی:۔ سونف، گل سرخ، ہر ایک ۲ ماشہ۔ ریوند چینی ۴ ماشہ گلقند ۶ ماشہ تمام ادویہ کو ½ چھٹانک پانی میں بھگو دیں۔ صبح اتنا جوش دیں کہ نصف رہ جائے تو چھان محفوظ کرلیں دو دو چمچہ دن میں تین بار پلائیں۔

نوٹ

اگر بچہ کو مستقل قبض رہتی ہے تو ساتھ بچہ کی والدہ یا دایہ جس کا دودھ پیتا ہو اسے ایسی قابض اغذیہ سے پرہیز کرائیں اور اوپر والا نسخہ والدہ یا دایہ کو بھی پلا دیا کریں۔

بچہ کے پیٹ میں ہوا بھرنا

بچہ کے پیٹ میں ہوا بھرنے کو نفخ معدہ بھی کہتے ہیں۔ ننھے بچوں کے پیٹ میں

ھوالشافی:۔ بلیلہ سیاہ کو توے پر تیل یا گھی ملا کر بریاں کر لیں پھر پیس کر نصف رتی تا ۲ رتی، یا حسب عمر ۲ رتی سے ماشہ تک دن میں تین بار ہمراہ ترشی لسی یا دہی سے کھلائیں۔

غذا میں ایسی غذائیت دیں جس میں لیس ہو اگر بچہ غذا کھاتا ہو تو لیسی سونٹھ ملا کر کھلائیں۔ ہر قسم کا ترشی ممل بھی کھلا سکتے ہیں اگر بچہ ذرا بڑا ہو تو اسے اکثر ادھری پکا کر کھلائیں تاکہ اس کا معدہ بھی طاقتور ہو جائے اور غذا بھی اچھی طرح ہضم کر سکے۔

بچے کا پیٹ ابھرنا

جو بچے دودھ پیتے ہیں انہیں اگر دودھ اچھی طرح ہضم نہ ہو تو اکثر ان کے پیٹ میں ہوا بھر جایا کرتی ہے جسے عرف عام میں پیٹ ابھرنا کہتے ہیں بچہ کا پیٹ کس جاتا ہے سانس مشکل سے لیتا ہے اکثر بے چین اور روتا رہتا ہے۔

علاج پیٹ زیادہ ابھر گیا ہو تو پیٹ پر ریت گرم سے ٹکور کریں ½ رتی ہینگ پانی گرم میں حل کر کے عرق چہار کے ساتھ پلائیں۔ اور یہ نسخہ بھی مفید ہے

ریوند خطائی ۱ تولہ، سہاگہ ۱ تولہ، سونٹھ ۱ تولہ۔ اور ریوند عصارہ ۳ ماشہ کو باریک پیس کر رکھ لیں۔ ۱/۱ رتی دن میں تین چار بار کھلائیں۔ یہ ایسا نسخہ ہے کہ اگر بچے کو جنم گھٹی کے طور پر روزانہ کھلاتے رہیں تو بچہ کی نشوونما بہت اچھی ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء کا غدی اعصابی چورن جو غدی اعصابی طین میں نمک ملا کر بنایا جاتا ہے بچوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

بچے کے پیٹ میں درد ہونا

بچے چونکہ دودھ پر ہی پلتے ہیں۔ لہٰذا بعض دفعہ بچے کو دودھ ہضم نہیں ہوتا اور اس کے پیٹ میں ہوا رک کر یا قبض ہو کر پیٹ میں درد ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ بچہ روتا اور چلاتا ہے جب درد ہوتا ہے تو اپنے گھٹنوں کو سکیڑ لیتا ہے اور اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہونے لگتا ہے

علاج بچہ کو جو دودھ دیا جاتا ہے اس کی اصلاح ضروری ہے۔ اگر ماں کا دودھ پیتا ہے تو ماں کو ہاضمہ چیزیں کھلائیں تاکہ دودھ نفاخ نہ رہے اور اگر باہر کا دودھ پیتا ہے تو اول تو اس جانور کا دودھ ہی نہ دیں بلکہ کسی اور تندرست جانور کا دودھ پلائیں۔

پیٹ پر سینک کریں۔ اگر قبض ہو تو نصف رتی ریوند عصارہ یا کسٹرائل ایک تولہ عرق سونف یا دودھ میں ملا کر پلائیں۔

غدی اعصابی چورن بھی ۲/۲ رتی دن میں تین بار کھلائیں۔

نوٹ:۔ اگر بچے کو مروڑ ہو کر پاخانے آتے ہوں تو اس کے پیٹ میں لیس ہوتا ہے۔ لہٰذا لیسدار غذا بند کر دیں۔ بلیلہ سیاہ بریاں کر کے ۲/۲ رتی لسی یا دہی کے ساتھ کھلائیں پاخانے درست ہو کر درد پیٹ ہٹ جائے گا۔

بچے کو دست آنا

شیر خوار بچوں کو یہ تکلیف اکثر ہوا کرتی ہے۔ ہر سال ہزاروں بچے اس کی نذر ہو جاتے ہیں۔ عام طور پر پاخانے دو قسم کے ہوتے ہیں ایک پانی کی طرح پتلے

دو سرے تھوڑا تھوڑا آبجوش کی طرح رنگ کے ساتھ آتے ہیں انہیں خراشی دار دست بھی کہتے ہیں ۔

جب بچہ کھانے پینے لگتا ہے تو اس زمانہ میں یعنی چھ ماہ کا بچہ ہوتے ہر اکثر ایسے پاخانے آیا کرتے ہیں ۔ بچہ کے والدین بچہ کو اچھی سے اچھی چیز کھلانے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ بھی ان کی کوشش ہوتی ہے کیونکہ بچہ جتنی غذا زیادہ اور اچھی طرح کھائے گا ان کا بچہ زیادہ پھلے پھولے گا ۔

لیکن یہ کوشش اکثر نقصان دہ ثابت ہوتی ہے بچہ کا پیٹ نہایت نازک ہوتا ہے ۔ لہٰذا زیادہ اور ثقیل یا روغنی غذا کو پوری طرح ہضم نہیں کر پاتا اس لئے بچہ بیمار ہو جاتا ہے اور اسے دست آنے لگتے ہیں ۔

خراشدار دست

تعارف بچہ کی انتڑیوں میں کوئی خراش دار و لیسدار مادہ رک جاتا ہے جسے خارج کرنے کے لئے طبیعت، مدبرہ بدن بار بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے ۔

پیٹ میں ہلکا مروڑ دار درد ہونے لگتا ہے پاخانہ کرتے وقت بچہ قدرے زور لگاتا ہے اور اس وقت اس کو پسینہ آجاتا ہے جس سے اس کا دل گھبراتا ہے پاخانہ میں اکثر لیسدار مادہ خارج ہوتا ہے

انجام جب خراش دار مادہ خارج ہو جاتا ہے یا خارج کر دیا جاتا ہے تو فوراً بچہ ٹھیک ہو جاتا ہے لیکن اگر ٹھیک نہ ہو تو پاخانے آتے رہتے ہیں ۔

اسباب یہ تکلیف اکثر ماہ کے لگ بھگ بچوں کو ہوا کرتی ہے ۔ اور دو سال تک کے بچے بھی اکثر اس تکلیف میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں ۔

اکثر مائیں اپنے بچوں کو جلد بڑا کرنے کے شوق میں زیادہ سے زیادہ کھانے پینے کی چیز کھلانا شروع کر دیتی ہیں جبکہ بچہ کا معدہ و انتڑیاں انہیں برداشت نہیں کر پاتیں جس سے بچہ کا معدہ و انتڑیاں کمزور ہو جاتی ہیں وہ چیزیں مائیں کھلاتی ہیں یا کھلانے کی کوشش کرتی ہیں ان میں دودھ، حلوہ پوری، مٹھائی، پلاؤ زردہ، بسکٹ، انڈہ، سبزیاں، میوہ جات اور پھلوں میں خاص کر انگور بچے کو تکلیف دیا کرتے ہیں ۔ انگور کا چھلکا بچہ کی انتڑیوں میں چپک جاتا ہے اور جلد نکلنے کا نام نہیں لیتا ۔

بعض بچوں کو قبض رہا کرتی ہے جو بچہ کے پھلنے پھولنے کے لئے بے حد مفید ہے لیکن ناسمجھ مائیں بچے کو قبض رفع کرنے کے لئے ملین یا مسہل چیزیں دے دیتی ہیں ۔ انہیں دوا کی تیزی و سستی کا کوئی پتہ نہیں ہوتا صرف پاخانہ لانے کے لئے دے دیتی ہیں اگر ضرورت کے مطابق دوا دی گئی ہو تو ایک دو پاخانے آنے کے بعد خود بخود رک جاتے ہیں لیکن اگر زیادہ وزن میں ملین یا مسہل چیز دی گئی ہو تو پاخانے رکنے کا نام نہیں لیتے ۔

مثلاً ارنڈ، مصفی، جمال گوٹہ، یا خنقل وغیرہ کے زیادہ وزن میں جلاب بچہ کو جو کمزور اور نڈھال کر دیا کرتے ہیں ۔

زیادہ گرم ماحول میں بھی بچہ کو دست آنے لگ جاتے ہیں ۔ دانت نکالنے کے زمانہ میں بعض بچہ کو خراش دار دست آیا کرتے ہیں ۔

علامات : بچہ اگر بچہ دست یا پاخانہ کرتے وقت زور لگائے تو سمجھیں کہ انتڑیوں

میں کوئی خونی شرارت پیدا ہوتی ہے اس کو خارج کرنے کی کوئی تدبیر کرنی چاہئیے۔

مثلاً بچہ کو عمر کے مطابق نصف تولہ سے ڈیڑھ تولہ کسٹرآئل دودھ یا عرق سونف میں پلا دیں ایک دو پاخانے کھل کر آئیں گے جن کے ساتھ وہ خراش اور تیزی بھی نکل جائے گی اور بچہ کو دست آنے رک جائیں گے

مثلاً آملہ کا مربہ ایک دو دانے گٹھلی نکال کر کھلائیں اور ساتھ تھوڑی سی دہی یا لسی پلائیں چند دن میں بچہ کے پاخانے رک جائیں گے اور بچہ پھلنے پھولنے لگے گا۔

انڈے کی سفیدی بھی بچہ کو بے حد مفید رہا کرتی ہے۔

پرانی دہی بھی مفید ہے۔

مازو، بجری، گل انار، دودھ پٹھانی، ہر ایک ہم وزن لے کر باریک پیس لیں دو، دو رتی دن میں تین چار بار ہمراہ دہی یا لسی پلائیں۔ بچوں کے دستوں کے لئے اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوا ہے

قانون مفرد اعضاء کے مطابق اعصابی عضلاتی غدی نسخہ جات بچوں کے دستوں کے لئے بے حد مفید ہیں۔

غذا ننھے بچوں کو دوائی علاج کرنے کے بجائے غذائی علاج زیادہ مفید رہا کرتا ہے کیونکہ چھوٹے بچے نہ تو دوا آسانی سے پیتے ہیں نہ ہی دوا کی ذرا سی مقدار برداشت کرتے ہیں لہٰذا بچہ کا علاج ہمیشہ غذا کے اثر ہی سے ہی علاج کریں جو بے ضرر بھی ہے اور مؤثر بھی ہے چنانچہ اگر بچہ ماں کا دودھ پیتا ہو تو اسے دودھ پلانے کا وقفہ زیادہ کر دیں۔ یعنی اگر ماں ہر گھنٹہ بعد دودھ دیتی ہو تو دو تین گھنٹہ کا وقفہ کر دیں۔

اگر گائے وغیرہ کا دودھ پیتا ہو تو دودھ کی مقدار کم کر کے انڈے کی سفیدی ڈال کر دیں

بچوں کے دست اور قے

تعارف ننھا بچہ صحت کی حالت میں عموماً ایک دفعہ پاخانہ مخصوص حالت میں کرتا ہے لیکن بعض اسباب سے پاخانہ پتلا اور کئی بار کرتا ہے۔ بشمار بد حالتوں میں تو دس پندرہ بار بھی کرنے لگتا ہے۔

اسباب ننھے بچے کا پیدائشی مزاج اعصابی غدی ہوتا ہے جس میں رطوبت اور حرارت غریزی وافر مقدار میں ہوتی ہے۔ رطوبت غریزی حرارت غریزی کے ساتھ مل کر بچے کی نشو و نما خوب کرتی ہے چنانچہ بچہ خوب پھلتا پھولتا ہے اور گھر کو چاند کی طرح روشن کر دیتا ہے۔

بدقسمتی سے بعض اسباب سے رطوبت غریزی اور حرارت غریزی کی مقدار میں کمی بیشی ہو جاتی ہے یا رطوبت غریزی کی بجائے بلغمی یا اعصابی رطوبت ضرورت سے زیادہ پیدا ہو کر دستوں کی صورت میں خارج ہونا شروع ہو جاتی ہے

قانون مفرد اعضا اور دست

قانون مفرد اعضا میں جب بچہ پھلتا پھولتا ہے تو اعصابی غدی تحریک ہوتی

ہے جس سے رطوبت مناسب بن کر بدن کی نشوونما کرتی رہتی ہے۔ لیکن جب کیفیاتی نفسیاتی اور مادی (غذا وغیرہ) اشیائے سے رطوبات کی پیدائش زیادہ پیدا ہو جائے تو اعصابی عضلاتی تحریک پیدا ہو جاتی ہے جو ان فاضل رطوبات کو دستوں اور قے کی صورت میں خارج کرنا شروع کر دیتی ہے۔

اسباب کی تشریح

کیفیاتی اسباب کیفیاتی اسباب میں تری سردی کی شدت دستوں کا سبب ہوا کرتی ہے۔ مثلاً سردی کے موسم میں جب بارش ہوتی ہے تو مائیں بچوں کو سردی تری سے نہیں بچاتی بچوں کو بار بار باہر لاتی ہیں اور بارش پڑتے ہوئے دکھاتی ہیں گر اولے پڑ رہے ہوں تو انہیں اٹھا کر کھلانے لگتی ہے۔

ننھا بچہ معمولی سرد ہوا کے جھونکے کو برداشت نہیں کر سکتا اور بیمار ہو جاتا ہے چونکہ فضا میں تری سردی کا زور ہوتا ہے ماحول سرد رطوبت سے بھرا ہوتا ہے اس لئے اس میں اعصابی عضلاتی تحریک پیدا ہو جاتی ہے جس سے رطوبت کا اخراج نزلہ زکام قے دستوں کی صورت میں شروع ہوتا ہے۔

نفسیاتی اسباب ننھا بچہ جوں جوں ہوش سنبھالتا ہے ویسے ہی اس کا شعور بیدار ہوتا رہتا ہے بعض دفعہ بچہ کسی

کسی چیز کو دیکھ کر مانگنے لگتا ہے یا اپنی کسی ضرورت کے لئے ماں سے کوئی مطالبہ کرتا ہے۔ لیکن چونکہ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ نہ بول سکتا ہے اور نہ کچھ بتا سکتا ہے صرف اشارے کرتا ہے۔ ماں بچہ کے اشارے کو سمجھ لے تو مطالبہ پورا کر دیتی ہے لیکن اگر سمجھ نہ سکے تو بچہ اور ماں میں کشمکش شروع رہتی ہے بچہ کمزور اور ماں کا قصور ہوتی ہے مسلسل کچھ دیر کشمکش رہنے سے ماں تنگ آ جاتی ہے لہذا ماں بچے کے منہ یا کمر یا گالوں پر تھپیڑ مارتی ہے ساتھ ہی ماں کسی خوفناک جانور بلی کتے وغیرہ کا نام لیکر اسے ڈراتی ہے کہ اب رویا تو تجھے بلی یا کتوں کو کھلا دوں گی یا مار دوں گی بچہ نفسیاتی طور پر متاثر ہو جاتا ہے جس سے بچے کے اعصاب میں مشینی تحریک پیدا ہو کر دست شروع ہو جاتے ہیں۔ روز بروز بچہ کمزور ہونے لگتا ہے۔

مادی اسباب جب تک بچہ ماں کے دودھ کے سوا کچھ کھاتا پیتا نہیں اکثر بچہ تندرست رہتا ہے جب [illegible] ماہ کا ہو جاتا ہے تو ماں بچہ کو اپنے دودھ کے ساتھ غذا دینا شروع کر دیتی ہے۔ جیسے۔ دلیا کھچڑی چاول وغیرہ میں سے کوئی شے ہوتی ہے معمولی اور تھوڑی مقدار میں ہو تو انہیں بچہ ہضم کر لیتا ہے زیادہ اور بار بار کھانے سے انہیں ہضم نہیں کر سکتا۔ لہذا غذا معدہ میں متعفن ہو جاتی ہے جس سے اسہال دست شروع ہو جاتے ہیں۔

چاہیے تو یہ تھا کہ جو شے وہ بچے کو کھلاتی ہے اسے روک دے یا دوسری شے کھلانا شروع کر دے لیکن وہ سمجھتی ہے کہ بچہ کمزور نہ ہو جائے لہذا ایسی ہلکی پھلکی غذا جاری رکھے جس سے بچہ مستقل اعصابی عضلاتی تحریک

کا مریض ہو جاتا ہے۔
ڈاکٹری میں اسے ڈائریا یا ڈی ہائیڈریشن کہتے ہیں۔

علامات

شروع میں کچھ بے آرامی ہوتی ہے معمول سے زیادہ پیاس لگتی ہے بچے کا منہ خشک ہونے لگتا ہے دن بدن کمزور ہونے لگتا ہے آنکھیں اندر بیٹھ جاتی ہیں۔ یا دبی ہوئی معلوم ہوتی ہیں۔ جلد خشک رہتی ہے۔
شدید حالتوں میں ان علامات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔
پانی کے گلاس کو چہرہ دور نہیں ہونے دیتا بار بار گلاس کی طرف لپکتا ہے بے چینی گھبراہٹ شدید ہوتی ہے۔ پانی پیتے ہی قے یا دست آ جاتا ہے۔ مگر پانی پینے سے سکون ملتا ہے نہ دست رکتے ہیں آنکھیں اندر دھنس جاتی ہیں۔ چہرہ پچک جاتا ہے۔ گوشت نرم اور ڈھلک جاتا ہے چہرے پر جھریاں پڑنے لگتی ہیں بعض بچوں کے چہروں پر بوڑھوں کی طرح جھریاں پڑ جاتی ہیں چونکہ رطوبات کا اخراج قے اور دستوں سے ہو رہا ہے اس لئے پیشاب میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔
چونکہ خون میں رطوبت غریزی کے زیادہ نکل جانے سے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے جس سے دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاج

بچہ کو کیفیاتی نفسیاتی اسباب سے چھٹکارا دلائیں سرد تر ماحول سے نکال کر نیم گرم ماحول میں لائیں اگر ماں کے خوف سے بچہ بیمار ہو تو اس کی خاطر تھوڑی چند دن تیمارداری کرے اور سمجھائے ماں کو بھی نصیحت کریں کہ بچہ پر بے جا سختی نہ کرے۔
اگر غذا کی بے اعتدالی سے بچہ بیمار ہو تو میٹھے والی غذا چاول دلیا کھچڑی وغیرہ بند کر دے بلکہ صبح [illegible] نیم [illegible] اگر [illegible] بھی ذرہ [illegible] کا آٹا ڈال کر روٹی بنا کر کھلائیں تو بے حد مفید رہے گا [illegible] کا مر [illegible] پرہیز کروا سکتے ہیں قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی [illegible] سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق لکھے ہیں

[illegible] الشافی | ہلیلہ سیاہ یا بڑی سبز گھڑے کے چھلکے میں [illegible] پانی ڈال کر چھان کر پلائیں۔ چند بار پلانے سے قے دست رک جائیں گے۔

ہوالشافی | پوست آملہ - دہی
۵۰ گرام ۲۰۰ گرام

ترکیب تیاری | اول دہی کو کسی کپڑے میں باندھ کر لٹکا دیں۔ جب تمام پانی نکل جائے تو باقی میں آملہ کا سفوف ملا کر کھرل کریں کہ حبوب بنانے کے قابل ہو جائے حب بقدر نخود تیار

کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک | ایک تا ۲ گولی دن میں تین بار کھلائیں انشاءاللہ شفا دے گا۔

ہوالشافی | لونگ ۱۰ گرام — دار چینی ۳۰ گرام

دونوں کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں نصف رتی سے ایک رتی دن میں تین بار کھلائیں ہمراہ قہوہ ایک لونگ دو رتی دارچینی۔

چونکہ دستوں کی راہ بچہ کے خون کا پانی زیادہ نکل جاتا ہے جس سے خون کا قوام گاڑھا ہوجاتا ہے لہٰذا معالج کو چاہیے کہ جتنی جلدی ہوسکے خون کے قوام کو پتلا کرے تاکہ دورانِ خون جاری رہے اس مقصد کے لئے یہ نسخہ بنا کر پلائیں۔

ہوالشافی | نمک طعام ۱۰ گرام — میٹھا سوڈا ۵ گرام — چینی ۵۰ گرام — پانی ایک لیٹر

ترکیب تیاری | اول پانی کو ابال کر نیم گرم کر لیں پھر تینوں اشیاء ڈال کر خوب ہلائیں کہ سب یکجان ہوجائیں۔

اگر دو لیموں کا پانی بھی ملا لیں تو زیادہ مفید ہے۔

ترکیب استعمال | اگر کسی بچہ کو کثرت سے دست آرہے ہوں تو اسے تھوڑی تھوڑی دیر بعد دو دو چمچے پلاتے رہیں۔ اس نسخہ سے نہ صرف ڈی ہائیڈریشن کی روک تھام ہوجائے گی بلکہ بچہ پہلے سے بھی تندرست ہوجائے گا اور اس

کی اصل نشوونما شروع ہوجائے گی۔

نوٹ بچہ کو جہاں دوا دی جارہی ہو وہاں اس کی ماں کو بھی یہی دوا اور غذا عضلاتی کھلائیں تاکہ ماں کے دودھ کے ذریعہ بچہ کے خون کا قوام درست ہوجائے۔

عفونتی دست

تعارف | عفونتی یعنی متعفن دست بچوں کو اس وقت لگتے ہیں جب ان کا ہاضمہ کمزور ہوجاتا ہے جو کچھ بچہ کھاتا ہے وہ ہضم ہونے کی بجائے معدہ میں پڑی رہتی ہے جس سے اس میں تعفن ہوجاتا ہے یعنی غذا سڑ جاتی ہے اور اس میں بدبو آنے لگتی ہے۔ طبیعت مدبرہ بدن اسے فضلہ سمجھتے ہوئے بذریعہ اسہال خارج کرنے لگتی ہے جونہی پاخانہ بچہ کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اس کے ساتھ کچھ ہوا بھی آواز کے ساتھ خارج ہوتی ہے اگر بچہ کمرہ میں ہو یا بستر میں تو ایک سیکنڈ میں کمرہ بدبو سے بھر جاتا ہے کمرہ میں موجود ہر آدمی تنگ آجاتا ہے۔

یہ صورت سب سے زیادہ تکلیف دہ اس وقت ہوتی ہے جب بچہ دودھ پیتا ہے اگر فوری اس کا دودھ بھی روک دیا جائے تو یہی بدبو کم ہوسکتی ہے

علامات | شروع شروع میں بچہ کو بخار ہوا کرتا ہے رفتہ رفتہ بچہ بے چین رہتا ہے نیند میں چونکتا ہے بعض اوقات بخار تیز ہوجاتا ہے اس دوران اسے کبھی قے اور دست آنے لگتا ہے اگر بخار لمبا یعنی کئی دن قائم

رہے تو دست بڑھتے رہتے ہیں اور ان کا تعفن اور بدبو شدید ہوتی رہتی ہے۔ اکثر چھ سات دفعہ دست کرتا ہے پاخانہ مٹیلے رنگ کا ہوتا ہے کبھی سبز زردی مائل ہوتا ہے اور اسی میں بدبو زیادہ ہوتی ہے، پاخانہ میں پھٹے ہوئے دودھ کی پھٹکیاں موجود ہوتی ہیں۔ بچے کی بھوک مر جاتی ہے اور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔

زبان پر میل جم جاتی ہے آخر کار منہ میں چھالے ہو جاتے ہیں۔ تکلیف کی شدت سے بچہ کمزور ہوتا رہتا ہے۔ تین چار روز دستوں کی شدت رہتی ہے پھر بخار بھی کم ہونے لگتا ہے۔ پیٹ میں درد ہوتا ہو تو وہ بھی رک جاتا ہے۔ قے آنی بند ہو جاتی ہے آہستہ آہستہ صحت بحال ہو جاتی ہے۔

لیکن اگر شدت مرض قائم رہے تو چند دن میں بچہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج

پاخانے کا نام سن کر انہیں بند یا روکنے کے لئے دوا نہ دیں بلکہ اس وجہ معلوم کرکے علاج تجویز کریں۔

اگر نزلہ یا تیفائڈ بخار کی وجہ سے پاخانے آتے ہوں تو دستوں کو فوراً بند نہ کریں بلکہ انہیں اس وقت تک قائم رکھنے کی کوشش کریں جب تک پاخانہ میں بدبو کم نہ ہو جائے کیونکہ اگر فوراً دست روکنے کی کوشش کی گئی تو بخار کے تیز ہونے اور مرض میں شدت پیدا ہونے کا خطرہ ہے ایسے دستوں سے ٹائیفائڈ کے مریضوں کو بے حد فائدہ ہوا کرتا ہے۔ جب بدبو بہت کم ہو جائے تو پاخانہ کم کرنے کی دوا دیں۔ لیکن شدید قابض دوا نہ دیں ورنہ پھر بخار تیز ہو جائے گا۔ پیٹ میں درد ہونے لگے گا اور پیٹ میں ہوا بھر کر اپھارہ ہونے لگے گا۔

اگر بخار وغیرہ نہ ہو اور دست ایسے ہی آتے ہوں تو انہیں بھی یکدم بند نہ کریں بلکہ آہستہ

آہستہ آہستہ روکیں تاکہ پیٹ میں ہوا نہ بھر جائے، بعض ماؤں کا دودھ بچہ کو ہضم نہیں ہوتا ایسی صورت میں ماں یا دایہ کا دودھ روک دیں بلکہ بکری یا گائے کا دودھ پلائیں خشک دودھ اگر ہضم ہو سکے تو وہ بھی پلا سکتے ہیں لیکن اس کی عمدگی اور صفائی کا خیال ضرور کریں۔

اگر بچہ کھاپی لیتا ہو تو چند دن لطیف اور سیال غذا مثلاً ہلکا شوربا، یا مونگ کی دال یا چاول کی کھچڑی بنا کر دیں۔

دوا کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جا سکتے ہیں اور یہ نسخے بھی مفید اور مؤثر ہیں۔

ھوالشافی نارجیل دریائی، تخم لیموں، پوست لیموں، زہر مہرہ، اور زنجبیل خطائی ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کرکے ۲ رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ قہوہ لونگ دار چینی سے کھلائیں۔

ھوالشافی مرچ سیاہ، اجوائن دیسی، سنڈھر، ہر ایک ہم وزن، تمام ادویہ کو باریک پیس کر مخلوط کر لیں، ۲، ۲ رتی دن میں تین چار بار ہمراہ چہار عرق کھلائیں۔

نوٹ یہ نسخہ دستوں کی اس حالت میں بے حد مفید ہے جب پیٹ میں ہوا بھرتی ہو۔

چیچک

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
چیچک	جدری	سمال پاکس
سیتلا	آبلہ	ویری اولا

تعارف یہ متعدی تعفنی آبلہ انگیز بخار ہے جس میں مریض کے بدن پر بے شمار آبلے پیدا ہو جاتے ہیں۔

اسباب ڈاکٹر اس کا باعث ایک خاص قسم کے خوردبینی کرم کو مانتے ہیں جسے اردو میں چیچک کا کرم کہتے ہیں۔ یہی کرم چیچک کو دبا کے طور پر پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور اسباب چیچک

قانون مفرد اعضاء چیچک کا سبب خلط صفرا کا تعفن اور غدی عضلاتی تحریک قرار دیتا ہے۔

علامات اگر کسی مریض کو کسی چیچک زدہ مریض سے مادہ متعفنہ لگا ہو تو اسے چھوت سے دس بارہ دن بعد عفونتی علامات پیدا ہوتی ہیں۔

مثلاً ایک سردی سے بخار چڑھتا ہے اگر ننھے بچے مبتلا ہوں تو اثر بخار کی شدت سے تشنج دورے شروع ہو جاتے ہیں۔ دماغ کے غدی پردے متاثر ہو کر درد سر ہونے لگتا ہے چہرہ تمتماتا ہے۔ پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔ زبان پر میل جم جاتی ہے اور منہ سے بدبو آتی ہے رات کو شدید بے چینی ہوتی ہے۔

اکثر ہذیان ہو جاتا ہے کبھی غنودگی اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے چونکہ مادہ متعفنہ غدی اعضاء خصوصاً جلد کی طرف ہوتا ہے لہٰذا جلد پر سوزش آ جاتی ہے۔ جلد پر جریان خونی (اہیمورا جک) یعنی ورم کے سبب ہلکے سرخ رنگ کے خسرہ یا پتی کی مانند دانے نکل آتے ہیں جو ناف سے لیکر رانوں کے جوڑوں میں نکلتے ہیں۔ بعض مریضوں کے بغلوں اور گردن پر بھی نکل آتے ہیں۔

چیچک کا دوسرا درجہ: اس میں چیچک کے دانے نکلنا شروع ہو جاتے ہیں پہلے پیشانی، چہرہ، پشت دست اور ایک دو دن میں سارے جسم پر دانے نکل آتے ہیں جو مادہ کی کمی بیشی سے کبھی کم کبھی زیادہ نکلتے ہیں۔ اگر ان دانوں کو چھو کر دیکھا جائے تو رائی یا باریک چھروں کی مانند سخت محسوس ہوتے ہیں تیسرے چوتھے روز ان میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے۔ ہر دانے کے گرد سرخ حلقہ بن جاتا ہے۔ دانے کی نوک اندر کی طرف دب جاتی ہے اور ہر دانے کی رطوبت گدلی ہونے لگتی ہے۔ سات آٹھ روز اس میں پیپ پڑ جاتی ہے پھر ہر دانے کی نوک پر سیاہ داغ بن جاتا ہے۔ بخار کی حرارت ۱۰۴ سے ۱۰۵ تک ہوتی ہے مریض کے گلے کی [illegible]

مخاطی ہیں سوزش اور دانے نکل آتے ہیں جس سے نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ سانس تنگی سے آنے لگتا ہے آنکھیں سوزش جاتی ہیں اور بے خوابی اور ہذیان ہوتا ہے دسویں گیارہویں دن دانے مرجھا نے لگتے ہیں۔

چیچک کا تیسرا درجہ

اس درجہ کو چیچک کے مرجھانے کا زمانہ کہتے ہیں اور اردو میں ڈھلنا کہتے ہیں۔ یہ درجہ بارھویں دن سے شروع ہو کر چودھویں دن تک رہتا ہے آہستہ آہستہ دانوں پر کھرنڈ بن جاتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا اور چیچک کا تیسرا درجہ

قانون مفرد اعضا اس درجہ کو غدی عضلاتی تحریک کے مکمل ہونے اور غدی اعصابی تحریک کو شروع ہونے کا زمانہ قرار دیتا ہے۔ کیونکہ اب غدد ناقلہ نے کام شروع کر دیا ہے اور ایک ایک دانہ سے گندے مواد کو برنگ گردہ مثانہ اور جلد خارج کرنا شروع کر دیا ہے سر چہرہ اور ہونٹوں پر کھجلی کم ہونے لگتا ہے آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ دوران خون جلد کی طرف بڑھ جاتا ہے جس سے دانوں کے نیچے خارش ہونے لگتی ہے جو شفا کی علامت ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر پیشاب کثرت سے آنے لگے اور پاخانے بھی بدبودار آئیں تو انہیں روکنا نہیں چاہیے بلکہ زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔ البتہ اگر پیشاب یا پاخانہ میں خون آنے لگے تو غدی اعصابی غذا دوا دوا دیکر سوزش و زخم کو تحلیل کر دیں۔ تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو جائے۔

چیچک کا تیسرا خطرناک درجہ

چیچک کا خطرناک درجہ ہے جسے خونی چیچک بھی کہتے ہیں اس میں اکثر موت واقع ہو جاتی ہے کیونکہ اس درجہ میں بجائے غدد ناقلہ تیز ہونے کے غدد جاذبہ مزید فضلات کو روک لیتے ہیں چنانچہ چہرہ مزید متورم جاتا ہے۔ دانوں میں پیپ بننے کی بجائے خون جمع ہو جاتا ہے جس سے دانوں کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہو جاتا ہے، اسی نسبت سے اس درجہ کو کالی چیچک بھی کہتے ہیں اس میں اعضائے اندرونی مثانہ۔ گردہ وغیرہ جریان خون ہونے لگتا ہے اور اکثر بیرونی دانوں سے بھی خون رسنے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں ۹۰ فیصد مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

چیچک کا علاج

جب چیچک کی ہوا پھیلے تو چیچک سے محفوظ رہنے کی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں چنانچہ آج کل تندرست اشخاص کے حفاظتی ٹیکے لگوانے چاہئیں اگر مریض کی چھوت لگنے سے چند دن پہلے ٹیکہ لگ جائے تو وہ شخص چیچک سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

تندرست اشخاص کو چیچک میں مبتلا مریض کے پاس نہیں جانا چاہیے نہ اس کی کوئی چیز استعمال کی جائے۔ نہ مریض کو ہاتھ لگایا جائے چیچک میں

مثلاً مریض کا وہ بیمار دار ہونا چاہیے ۔جسے یا تو چیچک نکل چکی ہو یا چیچک سے حفاظتی ٹیکہ لگوایا ہو۔

جس مریض کو چیچک نکل آئی ہو اسے ہوادار کمرے میں رکھیں مریض کے بول براز بلغم وغیرہ فوراً باہر لے جاکر دبا دیں یا جلا دیں۔ بھوک پیاس کا خیال رکھیں ۔

چیچک کا دوائی علاج

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ چیچک کا شافی علاج نہیں ہے ۔صرف علامات کا علاج کرتے رہیں۔ آہستہ آہستہ مریض ٹھیک ہو جائے گا۔

لیکن

قانون مفرد اعضاء ایسے غیر فطری علاج کی نفی کرتا ہے ۔ اور علامات کو دبانے کی اجازت نہیں دیتا ۔کیونکہ جو علامات چیچک کے دوران پیدا ہوتی ہیں انہی کے ذریعے طبیعت امراض کو ختم کرنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہے ۔

لہذا جب یہ تصدیق ہو جائے کہ مریض چیچک میں مبتلا ہے تو معالج کو چاہیے کہ مریض کے غدد جاذبہ کو تیز کر کے زیادہ سے زیادہ حرارت عزیزی پیدا کرے ۔تاکہ دانوں میں مواد جلد پختہ ہو کر جلد پیپ میں تبدیل ہو جائے جب پیپ پڑ جائے اور دانوں کے منہ پر سیاہ نقاط پیدا ہو جائیں

تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مواد پختہ ہو گیا ہے اور خارج ہونے کے قابل ہو گیا ہے ۔

لہذا اب غدد ناقلہ کے فعل تیز کر دینا چاہیے جس سے گندہ مواد براہ گردہ ۔مثانہ ۔مسامات اور پاخانہ کے راستے خارج ہونا شروع ہو جائے چند دنوں کے اندر مریض شفایاب ہو جائے گا۔

شروع میں جب دانے پکانے مطلوب ہوں تو یہ نسخہ کھلائیں۔

ہوالشافی

اجوائن دیسی ۱ حصہ، پودینہ ۲ حصہ، خوبکلاں ۲ حصہ، بالچھڑ ۱ حصہ، گندھک آملہ سار ۳ حصے

سب کو پیس کر ۲ ۔۱ رتی سے ایک ماشہ مرض کی شدت کے مطابق کھلائیں

نوٹ : اگر اس نسخہ کے ساتھ پارہ ایک حصہ ۔گندھک آملہ سار ۲ حصے کی کجلی دو دو رتی ملا کر کھلائیں تو بے حد مفید رہے گی ۔

جب غدی اعصابی غذا دوا دینی پڑے تو یہ نسخہ کھلائیں۔

ہوالشافی قلمی شورہ ۔ نوشادر ۔ نمک آک کا ؛ ہر ایک ہم وزن

تینوں کو کڑاہی میں اتنا گرم کریں کہ آک کا دودھ خشک ہو جائے اور سفید دھواں نکلنا شروع ہو جائے ۔

اگر گھبراہٹ زیادہ ہو تو خمیرہ گاؤزبان یا خونی پیچش ہو جائے تو اسپغول کا لعاب یا چھلکا اسپغول دودھ ملا کر کھلائیں

نوٹ : چیچک کا پتہ لگتے ہی مریض کو خوبکلاں کا جوشاندہ پلانا شروع کر دیں ۔اور بستر پر بھی خوبکلاں بکھیر دیں ۔

نوٹ: قانون مفرد اعضا کے غدی عضلاتی و غدی اعصابی ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

چیچک کے ٹیکہ کی حقیقت

قارئین یہ حقیقت مسلمہ ہے جس شخص کو چیچک نکل آئے اور وہ تندرست ہو جائے تو تمام عمر اسے دوبارہ چیچک نہیں نکلتی ہے کہتے ہیں کہ ڈاکٹر ایڈورڈ جینر ایک روز گوالوں کے ایک محلہ میں سے گذر رہا تھا۔ وہاں گوالوں کی ایک لڑکی دوسری لڑکی سے یہ کہہ رہی تھی کہ چونکہ گائے کی چیچک کی لاگ لگ کر میرے ہاتھوں پر دانے نکل آئے اس لئے میں چیچک سے محفوظ رہوں گی۔

ڈاکٹر جینر نے لڑکی کی بات کو بہت اہمیت دی اور چیچک کی لاگ لگا کر تجربات شروع کئے جو بے حد کامیاب ہوئے جن اشخاص کو یہ لگائی گئی وہ چیچک کی وبا میں بھی محفوظ رہے۔

ڈاکٹر جینر اور اس کے ساتھیوں نے چیچک کی لاگ یا چیچک ویکسین اسی طرح تیار کرنی شروع کی۔

پہلے تندرست بچھڑوں کو چیچک کا زہریلا مواد کا ٹیکہ لگا دیا جاتا ہے جس سے ٹیکہ والی جگہ پر چیچک کے آبلہ پیدا ہو جاتے ہیں پھر ان آبلوں کی رطوبت جمع کرکے اور اس میں گلیسرین ملا کر دیگر جراثیم مرضیہ وغیرہ سے اس کو پاک کر لیتے ہیں کیونکہ اس میں گلیسرین ملانے سے جراثیم تو

ہلاک ہو جاتے ہیں۔ لیکن جراثیم چیچک گاؤ سلامت رہتے ہیں اس طرح جو ویکسین تیار کی جاتی ہے اس کو شیشے کی ٹیوبوں میں بھر کر محفوظ کر لیتے ہیں اگر یہ با احتیاط رکھی جائے تو آٹھ ماہ تک خراب نہیں ہوتی۔

جب اس ویکسین کو لگانا مقصود ہوتا ہے تو تندرست بچہ جوان اور بوڑھے کے کندھے سے کہنی تک بازو کے گوشت پر سوئی سے اس قسم کے نشان (B8III) لگا کر زخمی جگہ پر ویکسین لگا دیتے ہیں۔

دو تین دن بعد ٹیکہ یا ویکسین لگائی جانے والی جگہ پر چھوٹے چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں۔ پانچویں دن خفیف بخار ہو جاتا ہے چھٹے روز دانوں میں شفاف رطوبت بھر جاتی ہے پھر دانوں کی نوکیں دب جاتی ہیں پھر ان میں پیپ پیدا ہو جاتی ہے دس پندرہ دن تک دانے خشک ہو کر گر جاتے ہیں۔ اور زخمی جگہ صاف ہو جاتی۔ لیکن اس کا داغ باقی رہتا ہے اور مریض ہمیشہ کے لئے چیچک سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

ڈبہ اطفال

تعارف ڈبہ اطفال نمونیا ہی کی قسم سے ہے اس میں بلغم ریشہ جمع ہو کر تنگی تنفس پیدا کر دیتا ہے چھاتی اور پسلیوں میں سانس لیتے گڑھے پڑتے ہیں بچہ جب کھانستا ہے تو اس کی چھاتی میں درد ہوتا ہے بلغم کھانسی آتی ہی تو وہ بچہ اندر نگل لیتا ہے جس سے پیٹ بھی خراب ہو جاتا ہے

علاج

ڈبہ اطفال کا علاج بچے کو فوری طور پر قے دست کرانا ہے تاکہ ایک طرف پیٹ صاف ہو جائے قے دست آتے ہی بچہ آرام محسوس کرتا ہے اور سو جاتا ہے

تریاق ڈبہ اطفال

ھوالشافی ریوند عصارہ نصف رتی سے ایک رتی تک تکلیف کی شدت خفت کے تحت کھلائیں کھلاتے ہی قے یا دست آ کر بلغم کا تمام بلغم خارج ہو کر آرام آ جائے گا

ھوالشافی برادہ بارہ سنگا ۴ حصہ اک کا دودھ ایک حصہ

ترکیب تیاری آک کے دودھ کو اور بارہ سنگا کو آگ پر رکھیں سبز کشتہ برآمد ہو گا نصف رتی سے ایک رتی دن میں تین بار ڈبہ الطفل کے ہر حالت میں مفید ہے

لیپ برائے ڈبہ اطفال

جب بچے کو ڈبہ کی وجہ سے چھاتی میں درد ہو رہا ہو تو یہ نسخہ بنا کر چھاتی پر اور مقام درد پر لیپ کریں

ھوالشافی انڈے کی زردی میں ۵ گرام مصبر پیس کر ملالیں اور چھاتی پر لیپ کر کے اوپر روئی سے ٹکور کریں اللہ شفاء دے گا

بوتل کی بجائے پیالی کا استعمال

دق اطفال

تعارف جیسا کہ اس نام سے واضح ہے بچہ سوکھ کر ہڈیاں اور چمڑے کا ڈھانچہ رہ جاتا ہے جسم پر چربی نام کو نہیں رہتی۔

اسباب چونکہ ننھے بچے مزاجاً اعصابی غدی ہوتے ہیں۔ رطوبت عزیزی کمال درجہ موجود ہوتی ہے جس سے بچہ جلد پھلتا پھولتا ہے۔ بدقسمتی سے اعصابی عضلاتی تحریک شروع ہو جاتی ہے۔ رطوبت عزیزی کا بے جا اخراج شروع ہو جاتا ہے جس سے بچہ دبلا پتلا اور سوکھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اسی حالت کو آج کل ڈاکٹری زبان میں بچہ میں پروٹین کی کمی یا غذائیت کی کمی کہا جاتا ہے۔

علامات دق الاطفال کے مریض بچے میں غذائیت کی کمی جیسے سوکھے کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جس سے بچہ کی نشوونما رک جاتی ہیں۔ عمر کے لحاظ سے وزن کم رہ جاتا ہے۔ چربی اور گوشت کی کمی سے جلد لٹک جاتی ہے اور اس میں جھریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ صرف ہڈیوں اور کھال کا ڈھانچہ رہ جاتا ہے۔ سر باقی جسم کی نسبت بڑا معلوم

ہوتا ہے۔ تندرست بچوں کی نسبت جسم پر بال گر جاتے ہیں۔ یا پتلے ہو جاتے ہیں۔ پسلیاں نظر آنے لگتی ہیں رفتہ رفتہ بھوک کم ہو جاتی ہے۔ یا بالکل مر جاتی ہے۔ مگر ایسے بچے کے منہ میں کوئی غذا ڈالی جائے تو وہ اسے تھوک دیتا ہے۔

تشخیصی علامات

دق الاطفال کے مریض بچہ کے پیٹ کی جلد نیلی ہوتی ہے ہڈیاں اتنی نمایاں ہو جاتی ہیں کہ مکمل گنی جا سکتی ہیں۔ اگر مریض بچہ کو کھڑا کر کے چوتڑوں کو دیکھا جائے تو چوتڑوں میں سلوٹیں نظر آتی ہیں پلپلا گوشت برائے نام نظر آتا ہے جو سوکھے کی بیماری کی تشخیصی علامت ہے۔ شدید حالتوں میں قے دست بھی آتے ہیں۔ کھایا پیا ہضم ہونے کی بجائے قے دست میں نکل جاتا ہے

علاج

چونکہ اعصابی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جس سے رطوبات کا اخراج کثرت سے ہو رہا ہوتا ہے۔ لہٰذا بچہ کو عضلاتی اعصابی غذا دوا دیکر اعصابی میں تحلیل پیدا کر کے رطوبت غریزی کا اخراج روک دیں۔ جونہی رطوبات رکیں گی۔ فوراً چند دنوں کے اندر بچہ سنبھلتا ہوا معلوم ہوگا جس کی سب سے بڑی علامت پاخانہ کا قوام گاڑھا ہوگا اور دن

میں ایک بار آنے لگے۔ چونکہ غذا ہضم ہونے لگے گی اس لئے بے چینی ختم ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضاء کے دارومدار کو بیان کے عضلاتی اعصابی سے ملنے والی غذائی نسخہ جات نہایت مفید ہیں۔ علاج میں سب سے اہم بات یہ ہوتی ہے کہ کس طرح بچہ کو کیلشیم اور فولاد جزو بدن بننے لگے۔ جو زیادہ تر دودھ کی نسبت ان اشیاء کی حامل اغذیہ میں پایا جاتا ہے لہٰذا اغذیہ ان اشیاء کی حامل زیادہ سے زیادہ کھلائیں۔ مثلاً عضلاتی اعصابی اغذیہ میں جو لبن آنز کے ساتھ فولاد بہت پایا جاتا ہے مثلاً انار۔ جامن۔ فالسے سیب دہی لسی وغیرہ زیادہ سے زیادہ کھلائیں۔ دوا میں یہ نسخہ بھی دے سکتے ہیں تازہ آملے اگر نہ ملیں تو خشک آملے لیکر ۵ تولہ کے قریب لیکر پیس لیں اور تھوڑا سا پانی لیکر حلوہ کی طرح مریض بچہ کے پیٹ پر روزانہ لیپ کیا کریں اور آملے کا مربہ لیکر دہی ملا کر بچہ کو صبح شام کھلایا کریں۔ بدہضمی ٹھیک ہو جائے گی۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی آم کی گٹھلی کا مغز۔ بیلگری۔ لودھ پٹھانی۔ بلیلہ سیاہ ہم وزن پیس کر محفوظ کر لیں۔ نرکش دہی یا لسی سے ایک ایک ماشہ دن میں تین بار کھلائیں۔

ایک خاص ہدایت

قارئین جو بچہ سوکھ رہا ہے اس کو دودھ ہضم نہیں ہوتا اس لئے ماں کے دودھ کے علاوہ کسی جانور کا دودھ نہ پلائیں۔ بلکہ بکری یا گائے

کے دودھ کی دہی میں چوتھا حصہ پانی ملا کر اتنا بلوئیں کہ تمام مکھن نکل آئے اور لسی باقی رہ جائے۔ اس لسی کو چمچہ سے یا چوسنی میں (فیڈر میں) ڈال کر پلائیں۔ غذا اگر کھا سکتا ہے تو عضلاتی دیں اللہ شفا دے گا۔

تریاق دق اطفال

ہوالشافی زہر مہرہ خطائی۔ نارجیل دریائی۔ طباشیر۔ دانہ الائچی خورد کشتہ صدف مروارید ہر ایک ۱۰ گرام سفوف کلیجی بکرا وزن ۶۰ گرام

ترکیب تیاری سوائے سفوف کلیجی کے باقی ادویہ باریک پیس لیں۔ بعد میں پسی ہوئی کلیجی ملا کر محفوظ کر لیں۔

افعال و اثرات: عضلاتی اعصابی ہیں۔

مقدار خوراک ایک گرام کا چوتھائی یعنی دو دو رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق چپاہ۔

بچوں کے ہرے پیلے دستوں۔ قے اور پیاس وغیرہ کے لئے آب حیات ہے۔

پرہیز: دودھ۔ چاول۔ دلیا۔ حلوہ۔ چوری سویاں۔ کمو یا وغیرہ۔

بچوں کو دی جانے والی غذاؤں کے چند نمونے

قارئین بچے غریب امیر ہر گھر کی زینت ہوتے ہیں اپنی ننھے بچوں

کی بدولت گھر آباد اور روشن ہوتے ہیں۔ بچوں کی اہمیت کا اندازہ اس کہاوت سے لگایا جا سکتا ہے کہ [illegible] بچہ تندرست و توانا ہے تو گھر خوشیوں سے بھرا ہو جاتا ہے۔ اگر خدانخواستہ بچہ بیمار ہو جائے تو گھر کے تمام افراد پریشان اور غمگین ہو جاتے ہیں۔

ہر ماں بچے کی پیدائش سے چھ سات ماہ تک اپنے دودھ پر بچے کی پرورش کرتی ہے پھر ماں کا دودھ قدرے کم ہو جاتا ہے اور بچے کو غذا کی ضرورت زیادہ ہو جاتی ہے لہٰذا ماں اپنے دودھ کے ساتھ ساتھ بچے کو باہر سے غذا دینا (کھلانا) شروع کر دیتی ہے جس سے بچہ خوب پھلتا پھولتا رہتا ہے۔

یہاں غذا کے چند نسخے اور ان کے تیار کرنے کی سادہ اور آسان ترکیبیں درج کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ مائیں حسب ضرورت بنا کر اور کھلا کر بچوں کو تندرست اور توانا بنائیں گی۔

دلیا

ہوالشافی: دلیا دو درمیانے چمچے، چینی دو چائے کے چمچے، دودھ ۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری: دلیا دودھ میں ہلکی آنچ پر ۲ سے ۵ منٹ تک پکائیں، پھر چینی ملا کر نیم گرم بچے کو کھلائیں۔

افعال و اثرات: اعصابی غذا ہیں۔

سویاں کی کھیر

ہوالشافی: سویاں ۲۵ گرام، چینی ۲ چائے کے چمچے، دودھ ۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری: پہلے دودھ گرم کر لیں پھر سویاں اور چینی ملا کر تھوڑی دیر پکائیں، نیم گرم کر کے صبح شام کھلائیں۔

سوجی کی کھیر

ہوالشافی: سوجی ۲ درمیانے چمچے، چینی ایک چمچ، دودھ ۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری: دو تین منٹ سوجی کو گھی میں بھون لیں پھر دودھ اور چینی ملا کر چند منٹ پکائیں اور نیم گرم کر کے کھلائیں۔

چاولوں کی کھیر

ہوالشافی: چاول کچی باسمتی ۲ درمیانے چمچے، چینی دو چائے کے چمچے، دودھ ۲۵۰ گرام

ترکیب تیاری: چاولوں کو آدھ گھنٹہ پانی میں بھگو دیں۔ پھر دودھ میں ہلکی آنچ پر اتنی دیر پکائیں کہ چاول گل جائیں اور کھیر گاڑھی ہو جائے پھر چینی حل کر کے اتار لیں، نیم گرم کر کے

صبح شام کھلائیں۔

افعال و اثرات: اعصابی عضلاتی ہے۔

ساگودانہ کی کھیر

ہوالشافی ساگودانہ ۲ درمیانے چمچے، دودھ ۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری ساگودانہ دودھ میں ملا کر پکائیں کہ وہ گل جائے۔ پھر چینی ملا کر کچھ دیر پکائیں اور نیم گرم کرکے کھلائیں۔

سادہ گندم کا دلیہ

ہوالشافی

گندم کا دلیہ	چینی	دودھ
۲ چمچے	۲ چمچے	۲۵۰ ملی گرام

ترکیب تیاری پہلے دلیہ کو ذرا دیگچی میں بھون لیں اور پھر پانی میں ڈال کر اتنا پکائیں کہ کھیر نما بن جائے اور نیم گرم کرکے کھلائیں۔

حلوہ

ہوالشافی سوجی ۳ چمچے، چینی دو چمچے۔ گھی دیسی ۳ چمچے

ترکیب تیاری پہلے سوجی کو گھی ڈال کر بھون لیں۔ پھر چینی ڈال کر ایک پیالی پانی ڈالیں اور ہلاتے جائیں جب قوام گاڑھا ہو تو نیچے اتار لیں۔

چاول اور قیمہ

ہوالشافی

چاول	قیمہ	دھنیا سبز	گھی	نمک
۵ تولہ	۵ تولہ	تھوڑا سا	ایک چمچہ	حسب ضرورت

ترکیب تیاری چاولوں کو آدھ گھنٹہ پانی میں بھگو دیں پھر قیمہ دیگچی میں ڈال کر اور نمک ملا کر ۵ تولہ پانی ڈال کر پکائیں جب گلنے کے قریب ہو تو چاول ڈال کر پکائیں کہ تا گل جائیں۔ اب گھی ملا کر تھوڑی دیر پکا کر اتار لیں۔

کھچڑی

ہوالشافی

چاول	مونگ کی دال	گھی دیسی
۵ تولہ	½۲ تولہ	ایک تولہ

ترکیب تیاری دال اور چاول آدھ گھنٹہ پانی میں بھگو دیں پھر ڈیڑھ پیالی پانی ڈال کر حسب ضرورت نمک ملا کر اتنا پکائیں کہ گل جائیں۔ اب گھی ڈال کر تھوڑی دیر پکا کر اتار لیں۔

انڈہ چاول

ہوالشافی چاول ۵ تولہ، انڈہ ایک عدد، گھی ایک چمچ، نمک حسب ضرورت۔

ترکیب تیاری پہلے نصف گھنٹہ چاول پانی میں بھگو دیں پھر [illegible]

نمک ملا کر اتنا پکائیں کہ چاول گل جائیں۔ اب انڈہ پھینٹ کر اور گھی ڈال کر تھوڑی دیر پکائیں۔ اور اتار کر نیم گرم کر کے کھلائیں۔

بیسن۔ سبزی۔ گوشت

ہوالشافی	بیسن	دال	دہی	گھی
	۵ تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ	حسب ضرورت

ترکیب تیاری گوشت اور سبزی اتنی دیر پکائیں کہ گل جائیں اور حل ہو جائیں۔ اب گھی دو چمچے ملا کر پکائیں ساتھ بیسن بھی ڈال دیں تاکہ وہ بھی پک جائیں۔ اتار کر نیم گرم کر کے کھلائیں۔

تازہ پھل

میں اپنی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو بہ خصوصی ہدایت کرنا چاہتا ہوں کہ پھلوں کی کھیر وغیرہ تیار نہ کریں۔ کیونکہ پھل پکانے سے ان کے لطیف اثرات ضائع ہو جاتے ہیں۔ پھل تو تازہ ہی کتر کر کھلائیں۔ یا ان کا پانی نکال کر پلائیں۔ البتہ باسی پھل نہ کھلائیں۔

ام الصبیان

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بچوں کی مرگی	ام الصبیان	CHILD EPILEPSY

تعارف اس تکلیف میں بچہ اچانک چیخ مار کر غش کھا کر گر پڑتا ہے تھوڑی دیر چپ چاپ پڑا رہتا ہے پھر جبڑے اور ہاتھ پاؤں میں تشنج شروع ہو جاتا ہے۔

اسباب ام الصبیان کو اکثر اطبا اعصاب و دماغ کی تکلیف و بیماری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ جب کسی کو دورہ پڑتا ہے تو وہ بے ہوش ہو جاتا ہے منہ سے جھاگ آتی ہے ہاتھ پاؤں میں تشنج ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

قانون مفرد اعضا کے معالجین اسے اعصابی عضلاتی تحریک کو اس کا باعث سمجھتے ہیں۔ اور اس کا علاج عضلاتی تحریک سے کرتے ہیں۔ جس سے دوروں میں قدرے تخفیف ہو جاتی ہے لیکن مرض جڑ سے نہیں جاتا۔

حقیقت ام الصبیان

قارئین ننھے بچوں کو رطوبت عزیزی وافر مقدار میں ہوتی ہے جس سے ان کی نشوونما ہوتی رہتی ہے۔ بدقسمتی سے ایسے بچوں کو گرم خشک اغذیہ اور دیر کھانے سے غدی عضلاتی تحریک پیدا ہو جاتی ہے جس سے دماغ و اعصاب میں سکون ہو کر رطوبات عزیزی کی پیدائش ضرورت سے کم ہو جاتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وقفے وقفے سے اعصاب و دماغ میں نروس بریک ڈاؤن ہونے لگتا ہے یعنی اعصابی احساسات یا اعصابی رو میں بریک لگنا شروع ہو جاتی ہے چونکہ اعصابی احساسات سے ہر وقت انسان چاک و چوبند رہتا ہے جونہی غدی عضلاتی تحریک زور پکڑتی ہے فوراً مریض اعصابی دماغ میں سکون سے گر پڑتا ہے۔

علامات دورے کی حالت میں بچہ چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتا ہے اور زمین پر گر پڑتا ہے اور کچھ دیر بے حس و حرکت رہ کر تڑپنے لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اینٹھ جاتے ہیں چہرہ ڈراؤنا بے رونق ہو جاتا ہے آنکھوں کے ڈھیلے پھر جاتے ہیں، منہ سے جھاگ آتی ہے اکثر زبان دانتوں کے نیچے آ کر زخمی ہو جاتی ہے۔ پیشاب پاخانہ بلا ارادہ خارج ہو جاتے ہیں۔

چند لمحات یہ حالت رہ کر دورہ موقوف ہو جاتا ہے۔

... سے مدتوں مرض کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ بعض لوگ ایک ... دورہ ... بعض کو دن میں پانچ سے دس دورے ہوا کرتے ہیں۔

علاج چونکہ ام الصبیان کے مریض کے دماغ و اعصاب میں سکون ہوتا ہے۔ اس لئے دماغ میں دوران خون کی کمی ہو چکی ہوتی ہے۔ لہٰذا جب تک دماغ و اعصاب میں دوران خون نہیں بڑھے ... دورہ موقوف نہیں ہوتا لہٰذا درج ذیل تدابیر دورہ کے دوران اختیار کریں۔ تاکہ دماغ و اعصاب میں دوران خون پہنچ کر ہوش ... آئے۔

تدابیر دوران دورہ ام الصبیان

- جب بچہ کو دورہ پڑے اس کے بازو اور رانوں کو کس کر باندھیں تاکہ دوران خون دماغ و اعصاب میں بڑھ جائے۔
- بچہ کے سر اور چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں۔
- کوئی تیز اعصابی نسوار دیں تاکہ دماغ میں تحریک پیدا ہو جائے۔

اکسیر دورہ روک

ہو الشافی آک کے اوپر پلنے والا کیڑا جسے آک کا ٹڈا کہتے ہیں مار کر کوٹ لیں اور سایہ میں خشک کر لیں اور پیس کر محفوظ کر لیں۔

ترکیب استعمال دورہ کی حالت میں تھوڑی سی دوا نسوار کی طرح ناک میں ڈالیں۔ ناک میں لگتے ہی چھینکیں آئیں گی اور مریض ہوش میں آجائے گا۔

نوٹ: اگر استعمال [illegible] ہو تو [illegible] سے معلوف [illegible] رہنے کے قابلے کا معلوف نہیں۔

نخلخہ دورہ توڑ

ہوالشافی الا کچھ چونا۔ نوشادر ٹھیکری ہم وزن [illegible] ڈبیوں کی صورت میں کھلے منہ والی شیشی میں رکھ لیں۔

طریقہ استعمال جب ام الصبیان کا دورہ ہو تو بوتل کو باہر نکال کر مریض کے ناک پر بوتل کا منہ لگائیں۔ بوتل کا منہ لگتے ہی مریض کے ناک سے پانی جاری ہوگا اور چھینکے کے ساتھ ہوش میں آجائے گا۔ اگر کسی مریض کا ناک گلہ بند ہو تو [illegible] سے کھل جائیگا۔

اندرونی علاج

ہوالشافی جدوار خطائی عود صلیب۔ صندل سفید تخم کاہو [illegible]

[illegible] سب کو باریک پیس کر حب [illegible] نخود بنالیں

مقدار خوراک [illegible]

اب ایک ایک گولی دن میں تین بار الائچی زرد، خفیدی چاسنے سے کھلائیں

افعال و اثرات اعصابی عضلاتی ہیں

چونکہ بچہ غدی عضلاتی تحریک میں مبتلا ہوتا ہے اس کے انتڑیوں میں مزاوہ کا اخراج نہ ہونے کی وجہ سے شدید قبض ہو جایا کرتی ہے جس سے جبہ دوروں میں کمی نہیں ہوا کرتی لہذا قبض ہو تو یہ خسیاندہ پلائیں

خسیاندہ دافع قبض

ہوالشافی املتاس گاؤ زبان سنائی گل سرخ ہر ایک تین تین گرام ۱۰۰۰ گرام پانی میں رات کو بھگو دیں صبح ٹھنڈا ہی چھان لیں اس کے تین حصے کریں ایک حصہ صبح ایک دوپہر اور ایک شام پلائیں انشاء اللہ جتنی بھی قبض ہوگی ختم ہو جائے گی

خاص ہدائت

قارئین ام الصبیان پیچیدہ اور پریشان کر دینے والی تکلیف ہے چونکہ اس علاج سے جلد آرام نہیں آتا اس لئے دیہاتی عورتیں بچہ کو سایہ سمجھ کر جن بھوت کا اثر سمجھنے لگتی ہیں ٹونے ٹوٹکے کرنے کے ساتھ نئے نئے طریقے بچے پر آزمانے شروع کر دیتی ہیں حقیقت یہ ہوتی ہے کہ بچہ غدی تحریک کی شدید زد میں

ہوتا ہے اس کے اعصاب کو بریک ڈاون ہونے کے بعد دورے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں

معالجین خصوصاً معالجین قانون مفرد اعضاء کو ہدایت کی جاتی ہے کہ ام الصبیان میں مبتلا بچے کو اعصابی غذا و دوا دیں چند ہی دنوں میں آرام آنا شروع ہو جائے گا ڈیڑھ ماہ میں مکمل آرام آجائے گا اس کے ساتھ ساتھ عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی غذاؤں سے مکمل پرہیز کرائیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو جائے

کزاز

اردو نام چاندنی دانتی لگانا طبی نام تمدد کزاز ڈاکٹری نام
ٹے نے نس Tetanus لاک جا Lock jaw

تعارف یہ ایک خطرناک بلکہ ہولناک تکلیف ہے جس میں جبڑے گردن اور دائیں بائیں آگے پیچھے کے عضلات کھنچاؤ اور تشنجی دورے ہوتے ہیں

اسباب ڈاکٹر حضرات اس تکلیف کا باعث ایک خاص قسم کا جرثومہ کو قرار دیتا ہے جو گھوڑوں وغیرہ

کی لید وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ یہ جراثیم تندرست شخص کے کسی زخم پھوڑے میں داخل ہو کر کزاز پیدا کرنے کا سبب بن جاتے ہیں۔ کزاز زیادہ تر گرم ممالک میں زیادہ ہوتا ہے چنانچہ گرم ممالک میں نوزائیدہ بچوں کی کٹی ہوئی ناف میں دایہ کے ذریعہ جراثیم داخل ہو کر ٹیٹے نس پیدا کر دیتے ہیں۔ اسے کزاز اطفال کہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور کزاز

طب اسلامی اور قانون مفرد اعضاء کزاز کا باعث قلب و عضلات کے سوزش ناک ہونے کو قرار دیتا ہے یعنی غیر ارادی عضلات میں شدید سوزش اور تحریک پیدا ہوتا ہے تو غیر ارادی عضلات کی حرکات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وقفہ وقفہ سے شدید اکڑاؤ اور سبکڑ پیدا ہوتا ہے یعنی عضلاتی غدی تحریک کزاز کا باعث ہوتی ہے۔

ایک اہم سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کزاز کے جراثیم موجود ہوتے ہیں تو پھر سوزش عضلات باعث مرض کس طرح ہو سکتی ہے۔ کیا جراثیم سوزش عضلات پیدا نہیں کر سکتے۔
قارئین چیچک خسرہ۔ کالی کھانسی۔ آتشک۔ سوزاک خناق وغیرہ

کے باعث بھی جراثیم ہی بتائے گئے ہیں۔ ہم نے ان پر کوئی بحث نہیں کی کیونکہ بار بار تشریح طوالت کا باعث بنتی ہے۔

قارئین حقیقت یہ ہے جس طرح باہر فضا میں فضلات رک کر مناسب حرارت سے متعفن ہو جاتے ہیں پھر ان میں کیڑے کوڑے اور جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔ بالکل اسی اصول پر جسم انسان کے اندر جراثیم پیدا ہوتے ہیں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ بدن کے مفرد حیاتی اعضا کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب سے کمزور اور سست ہو جاتے ہیں اسی حالت کو قانون مفرد اعضا تسکین قرار دیتا ہے۔ جب کسی مفرد عضو میں تسکین ہو جاتی ہے تو اس کے فضلات خارج ہونے کی بجائے بدن کے اندر رک جاتے ہیں۔ جن میں خمیر یا تعفن ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

لہٰذا اس تشریح سے ثابت ہوا کہ پہلے کوئی نہ کوئی مفرد حیاتی عضو کمزور ہوتا ہے پھر مواد رکتے ہیں پھر جراثیم پیدا ہوتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جراثیم باعثِ مرض نہیں بلکہ بدن کے مفرد اعضا کا خراب یا کمزور ہو جانا باعث مرض ہے۔ علاج میں بھی یہی طریقہ اپنانا چاہیے کہ جراثیم کے پیچھے بندوقیں اٹھائے پھرنے کی بجائے (جراثیم کش ادویات کی بجائے) مسکن اور کمزور مفرد اعضا کو تیز و تحریک میں لانا چاہیے۔ جس سے نہ صرف فضلات خارج از بدن ہو جائیں گے بلکہ جراثیم کا بھی مستقل قلع قمع ہو جائے گا۔ اور یقیناً مستقل آرام آ جائے گا۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ اگر جراثیم کو بھی کچھ اہمیت دیں تو انہیں یا ان

کی پیدا کردہ زہروں کو متعفن مادہ تک ہی تسلیم کر سکتے ہیں۔ جب تک ان سے کوئی مفرد عضو میں خرابی واقع نہ ہو مرض پیدا نہیں ہوتا۔

علامات

شروع شروع میں نیند میں پریشان خواب آتے ہیں۔ چکر آتے ہیں جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں۔ نگلنے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے زبان کانپتی ہے آنکھیں پھڑکتی ہیں۔ جبڑے کے عضلات میں کھچاؤ اور تشنج ہوتا ہے۔ کبھی کبھی دانتی لگتی ہے کبھی زبان دانتوں کے نیچے آ کر کٹ جاتی ہے جو کزاز کی مخصوص شناختی علامت ہے

بعض مریضوں میں شروع ہی سے جبڑے میں چبانے والے عضلات میں کھچاؤ پیدا ہو جاتا ہے۔ عضلات کے تشنج سے منہ بند ہو جاتا ہے اسی حالت کو دانتی لگنا کہتے ہیں۔ پھر تشنج کے وقت سر پیچھے کو جھک جاتا ہے۔ منہ کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور دانت نکل آتے ہیں۔ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ مریض ہنس رہا ہے۔ جوں جوں مرض بڑھتی ہے جسم دائیں بائیں یا آگے پیچھے کھینچے لگتا ہے۔ کبھی تشنج کے وقت بالکل سیدھا ہو جاتا ہے۔

دوروں کی شدت کے وقت سانس میں تنگی تنفس ہو جاتی ہے۔ بعض مریضوں میں بخار ہوتا ہے بعض کو ہو جائے تو ۱۰۵ سے ۱۰۶ ف سے زیادہ ہوتا ہے۔ دورہ کے وقت باوجود ہوش و حواس کے مریض بول نہیں سکتا۔ ایک دورہ ہٹنے نہیں پاتا کہ دوسرا دورہ

شروع ہو جاتا ہے پھر حساسیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ چمک روشنی اور ذرا سی آہٹ سے دورہ ہونے لگتا ہے۔ اس حالت میں دو تین روز کر مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

مدت تکلیف کزاز کی تکلیف شدید ہو تو چار پانچ دن میں مریض کا فیصلہ ہو جاتا ہے اگر تکلیف کم شدید ہو تو اکثر بارہ چودہ دن میں شفا ہو جاتی ہے۔

محققین کزاز کی زہر کو کچلہ کی زہر سے مشابہ قرار دیتے ہیں لیکن اثرات میں کزاز کی زہر کچلہ کی زہر سے دو سو گنا زیادہ اثرات کی حامل ہے۔

کچلہ کی زہر اور کزاز کی زہر میں فرق

کچلہ زیادہ مقدار میں کھا لیا جائے تو تشنجی دوروں کے وقفوں میں عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔ لیکن کزاز کی زہر سے دوروں کے درمیانی وقفہ میں عضلات ڈھیلے نہیں ہوتے۔

اسی طرح کچلہ کی زہر سے دوروں کے وقت درانتی نہیں لگتی۔ جبکہ کزاز میں دوروں کے وقت درانتی لگتی ہے۔

علاج

چونکہ کزاز متعفن مادہ سے ہوا کرتا ہے لہذا مریض کو پاک صاف

رکھیں۔ کہیں زخم ہو تو نیم یا اجوائن کے پانی سے صاف کریں آج کل اس کا شافی علاج اینٹی ٹاکسک سیرم ہے جسے تریاق کزاز کہتے ہیں۔ جب تشخیص ہو جائے تو مریض قریبی ہسپتال میں داخل کرا دیں وہاں اس سیرم کا انتظام ہوتا ہے۔

اگر سیرمی علاج میسر نہ ہو سکے

تو درج ذیل علاج کریں۔

مریض کو فوراً اندھیرے کمرے میں لے جائیں۔ کسی طرف سے روشنی یا چمک کمرے میں داخل نہ ہو۔ نہ شور و غل ہو۔ مریض کو گرم پانی سے غسل کرا دیں تاکہ بیرونی فضلات صاف ہو جائیں۔ قبض ہو تو کسٹر آئل یا گلقند کھلائیں۔ تشنج روکنے کے لئے پوست خشخاش کا جوشاندہ دیں۔

چونکہ سر کی طرف عضلات کا کھچاؤ زیادہ ہوتا ہے لہذا مریض کے سر اور کمر پر تولیہ رکھ کر اس نسخہ کا نطول کریں۔

ھوالشافی پوست ریٹھہ۔ پوست خشخاش۔ اجوائن خراسانی۔ مٹھا تیلیا ہر ایک دس دس گرام پانی تین کلو۔

رات پانی میں بھگو دیں صبح نیم گرم پانی سر اور کمر پر تولیہ رکھ کر نطول کریں۔ فوراً تشنج اور دورے رک جائیں گے۔

اگر تیز بخار ہو اور تشنج ہو رہا ہو تو یہ نسخہ دیں۔

ھوالشافی نوشادر۔ قلمی شورہ۔ آک کا دودھ ہم وزن۔

ترکیب تیاری: پہلی ادویہ پیس کر آک کا تازہ دودھ ملا لیں اور آگ پر گرم کریں جب سفید دھواں نکلنے لگے تو اتار کر خشک کر کے پیس کر محفوظ کر لیں۔

ایک رتی سے ۲ رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق گاؤزبان و عرق سونف پلائیں۔

پیچش

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پیچش	زحیر	ڈی سنٹری DESENTERY

تعارف: پیٹ خصوصاً ناف کے ارد گرد مروڑ اور درد ہو کر تھوڑا تھوڑا لیسدار پاخانہ آنے کو پیچش کہتے ہیں

اسباب: پیچش دو قسم کی ہوتی ہے ایک صادق پیچش دوسری کاذب پیچش۔ صادق پیچش میں آنتوں میں سدہ نہیں ہوتا۔ البتہ آنتوں کی اندرونی جھلی متورم ہوتی ہے لیکن کاذب پیچش میں آنتوں میں سدہ ہوتا ہے جس سے پاخانہ کی حاجت تو بار بار ہوتی ہے لیکن سدہ کی وجہ سے پاخانہ نہیں آتا۔

قانون مفرد اعضاء اور پیچش

قانون مفرد اعضاء صادق پیچش کو غدی اعصابی تحریک کا باعث تسلیم کرتا ہے جبکہ پیچش کاذب میں آنتوں میں سدہ ہوتا ہے یا غدد جاذبہ فضلات کا اخراج نہیں کرتے یا نہیں ہونے دیتے۔

پیچش کیفیاتی نفسیاتی اور مادی ہر سبب سے ہو جایا کرتا ہے۔ کیفیاتی اسباب میں گرمی خشکی یعنی گرم خشک ماحول۔ نفسیاتی اسباب میں گرم خشک غذا و ادویہ کا کثرت سے استعمال ہوتا ہے جس سے اگر غدد جاذبہ تیز ہو جائیں تو فضلات کے اخراج رکنے کی وجہ سے کاذب پیچش ہو جایا کرتی ہے۔ جبکہ غدد ناقلہ کے تیز ہونے سے پیچش صادق پیدا ہو جاتی ہے۔

علامات

پیچش عموماً دفعتاً ہوا کرتی ہے۔ مریض کے پیٹ یعنی ناف کے گرد پہلے ہلکا پھر تیز مروڑ دار درد شروع ہو جاتا ہے پھر بار بار پاخانے کی حاجت شروع ہو جاتی ہے۔ پاخانہ کرتے وقت کو تھنا اور زور لگانا پڑتا ہے دن رات میں ۱۰، ۱۵ سے ۲۰، ۲۵ بار پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے۔ لیکن پاخانہ کی بجائے تھوڑی سی لیس اور جھاگ خارج ہوتی ہے۔ غذائی فضلہ تو شروع کی پانچ دس حاجتوں میں نکل جاتا ہے۔ پھر جوں جوں وقت گزرتا ہے۔ ویسے ہی درد مروڑ کی شدت ہونے لگتا ہے

مریض کے پاخانہ پھر آؤں کے ساتھ ذرا ذرا سا خون بھی مکر
آنے لگتا ہے۔ مریض کو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے آنتیں کٹ کٹ کر
آرہی ہیں۔ جی متلانے لگتا ہے۔ الکائیاں شروع ہو جاتی ہیں جس کا سبب
یہ ہے اب معدہ میں بھی پیچش ہو گئی ہے پیشاب کی بھی پیچش شروع ہو
جاتی ہے یعنی پیشاب قطرہ قطرہ آنے لگتا ہے۔ پیچش کا صحیح علاج نہ
ہونے کی صورت میں پاخانوں میں مکو اور خون کثرت سے آنے لگتا
ہے۔ بخار تیز ہو جاتا ہے جس سے مریض نڈھال اور کمزور ہو جاتا ہے۔
آنتوں میں زخم ہو کر چھچھڑے خارج ہونے لگتے ہیں۔ ٹھنڈے پسینے
آنے لگتے ہیں اگر پیچش کی شدید حالت قائم رہے تو ۵، ۶ روز میں
مریض مر جاتا ہے۔

اگر صحیح علاج میسر آجائے تو آٹھ دس روز بعد علامات میں کمی
واقع ہو جاتی ہے۔ خون اور آؤں آنا بند ہو جاتا ہے۔ پاخانہ میں فضلہ آنے
لگتا ہے اگر غذائی بد پرہیزی ہو جائے تو دوبارہ پیچش شروع ہو جاتی ہے

علاج

چونکہ پیچش دو اقسام کی ہیں۔ اول کاذب پیچش خو غدی عضلاتی تحریک
کا نتیجہ ہوتی ہے جس میں پاخانہ بالکل نہیں آتا۔ مکو وغیرہ بھی نہیں آتی
ف حاجت بار بار لگتی ہے اس لئے اسے غدی اعصابی تحریک میں
تبدیل کر دیں یعنی غدد ناقلہ کا فعل تیز کر دیں اس مقصد کے لئے غدی اعصابی
ملین، مسہل دے سکتے ہیں۔ کسٹر آئل بھی پلا سکتے ہیں۔ معدہ خارج ہونے

ہی پیچش ختم ہو جانے کی۔ پیچش کی دوسری قسم صادق پیچش ہے۔ جو
غدی عضلاتی تحریک کے نتیجے میں پیدا ہوا کرتی ہے یہی خطرناک پیچش ہے
اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا کھلائیں
شافی شفا دے گا۔ اگر اعصابی دوا میسر نہ آئے تو عضلاتی اعصابی غذا
دوا بھی دے سکتے ہیں۔ جن سے غدد ناقلہ میں سکون ہو کر فوراً آرام
آجاتا ہے۔ درج ذیل نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی زیرہ سفید بریاں۔ زیرہ سیاہ بریاں۔ الائچی خورد
ہم وزن

ترکیب تیاری سب کو گھی سے چرب کر کے توے پر بریاں کر لیں اور پیس کر محفوظ کر لیں۔

افعال و اثرات: اعصابی غدی ہیں۔

مقدار خوراک ½ گرام تا ۱ گرام ہمراہ عرق سونف یا
گاؤزبان کے عرق سے کھلائیں دن میں تین بار

ہوالشافی آذر خشک کو گھی سے چرب کر کے بریاں کر لیں۔
مقدار خوراک ½ گرام سے ۱ گرام ہمراہ ترش لسی
اسی طرح اسبغول سیاہ کو گھی لگا کر توے پر بریاں کر کے محفوظ کر لیں۔
ایک ایک ناشتہ صبح دوپہر شام ہمراہ ترش لسی۔

ہوالشافی آم کی گٹھلی کا مغز نکال کر پیس کر محفوظ کر لیں ۲، ۱ ماشہ
دن میں تین بار ہمراہ ترش لسی اور اس کا سفوف
ناف کے ارد گرد لیپ کریں۔ لگاتے ہی آرام آجائے گا۔

میرا معمول مطب

عام حالتوں میں پہلے کسٹرآئل عمر کے مطابق پلا دیا جاتا ہے۔ [illegible] اسپغول کا چھلکا دے دیتا ہوں۔ زیرہ سفید اور ہلیلہ سیاہ دونوں [illegible] ملا کر کھلاتا ہوں۔ شدید حالتوں میں عضلاتی اعصابی ملین، عضلاتی [illegible] شدید اور غدی عضلاتی ملین ملا کر دیتا ہوں۔ دو تین دن کے اندر [illegible] آرام آجاتا ہے۔

غذا عضلاتی کھلائی جاتی ہے جس سے غدد نافلہ میں فوراً سکون [illegible] ہوکر آجاتا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی مغز گٹھلی آم۔ بیلگری۔ لودھ پٹھانی۔ ہلیلہ زرد۔ ہم وزن۔

سب کو پیس کر محفوظ کرلیں۔ بچوں کو دو دو رتی جوانوں اور بوڑھوں کو ۳، ۲ ماشہ ہمراہ ترش لسی سے کھلائیں۔ غذا عضلاتی کھلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

جمالگوٹہ سے پیچش

قارئین بعض دفعہ حکیم یا طبیب سے جمالگوٹہ کا کوئی ایک مرکب غلطی سے زیادہ مقدار میں کھلا دیا جاتا ہے یا بچہ جوان جمالگوٹہ کو پستہ سمجھ کر مغز

نکال کر کھا لیتا ہے جس سے شدید غدی تحریک پیدا ہو جاتی ہے فوراً مروڑ کے ساتھ پاخانے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ آؤں آمیز خون آنے لگتا ہے۔

مریض دستوں اور قے سے نڈھال ہو جاتا ہے۔

علاج

جب معلوم ہو جائے کہ مریض نے جمالگوٹہ کا مسہل یا اصل جمالگوٹہ کھا لیا ہے تو فوراً دہی منگوائیں یا ترش لسی گاڑھی لا کر گلاس بھر بھر کر پلائیں۔ ایک دو بار قے آسکتی ہے اور دو تین مزید پاخانے آسکتے ہیں پھر رک جاتے ہیں اور مریض سکھ کا سانس لیتا ہے۔

سلسل بول

اردو نام مسلسل پیشاب کرتے رہنا عربی نام سلسل بول

تعارف یہ مثانہ کے ضعف کی ایک علامت ہے [illegible]
میں مثانہ میں جتنا پیشاب آتا ہے اتنا فوراً خارج ہوتا رہتا ہے

اسباب جاننا چاہیے کہ جب تک مثانہ کے عضلات مضبوط
رہتے ہیں اس وقت تک پیشاب مثانہ کی گرفت میں رہتا ہے [illegible]
سے جب غدی تحریک یا اعصابی تحریک سے مثانہ کے عضلات میں ضعف [illegible]
تسکین ہو جاتی ہے تو سلسل بول کی شکایت ہو جاتی ہے

جب غدی تحریک سے سلسل بول کی شکایت ہو تو پیشاب کا رنگ
زرد سرخی مائل ہو گا اور قطرہ قطرہ مسلسل نکلتا رہتا ہے کسی قدر جلن بھی
ہوتی ہے

اور جب اعصابی تحریک سے تسکین عضلات ہو جائے تو پیشاب
کا رنگ سفید ہوتا ہے اور بغیر جلن کے مقدار میں زیادہ آتا ہے

علامات

مریض کو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ اسے پیشاب کی حاجت ہے [illegible]
جب اس کے کپڑے پیشاب کی قطروں سے بھیگ جاتے ہیں تو اسے [illegible]
چلتا ہے کہ بلا ارادہ پیشاب نکل گیا ہے

مجبوراً مریض عضو تناسل پر کپڑا رکھتا ہے تاکہ جو پیشاب آئے
اس میں جذب ہوتا رہے اور کپڑے خراب نہ ہوں عضو تناسل
اور ٹانگیں مسلسل پیشاب میں گیلے رہنے سے گلنے سڑنے لگتے
ہیں

علاج

اگر سلسل بول کا سبب اعصابی تحریک ہو تو قانون مفرد اعضاء
سے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات کھلائیں غذا بھی
عضلاتی ہی کھلائیں اللہ شفاء دے گا

حب مقوی خاص یہ یٰسین دواخانہ کا ایجاد کردہ بہترین نسخہ
ہے گزشتہ صفحات میں کئی بار دیا جا چکا ہے

معجون اذراقی یہ معجون کچلہ کا دوسرا نام ہے
سلسل بول کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے

معجون فلاسفہ یہ قرابادینی مشہور نسخہ ہے سلسل بول کی
لئے بے حد مفید ہے

عطاش

اردو نام شدید پیاس لگنا عربی نام عطش مفرط۔ عطاش

تعارف یہ تکلیف اکثر ننھے منے بچوں میں ظاہر ہوا کرتی ہے

اسباب جاننا چاہیئے کہ ننھے منے بچوں کا مزاج اکثر اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ہوا کرتا ہے

بعض اسباب اس پر ایسے وارد ہو جاتے ہیں کہ اس کی رطوبت غریزی یکدم کم ہو جاتی ہے مثلاً اگر ننھے منے بچوں کو اس کے مزاج کے خلاف یرقان ہو جائے تو اس کے جسم میں رطوبت غریزی کی پیدائش رک جاتی ہے صفراء و حرارت کا دور دورہ ہو جاتا ہے بچہ سست و کاہل ہو کر پڑا رہتا ہے پاخانہ سفیدی مائل اور پیشاب گہرا زرد سرخ آتا ہے

بعض دفعہ یکدم طبیعت صفراء و حرارت کو خارج از بدن کرنے لگتی ہے جونہی صفراء و حرارت معدہ و امعاء پر گرتا ہے تو معدہ و امعاء میں آگ سی لگ جاتی ہے اس آگ کو بجھانے کے لئے بچہ بار بار پانی مانگتا ہے تاکہ معدہ میں لگی آگ کی شدت کم ہو جائے لیکن صفراء کی کثرت و مقدار اس قدر زیادہ ہوتی ہے کہ اس میں کمی ذرہ بھر نہیں ہوتی اس لئے بچہ پیاس کی شدت سے بے چین ہوتا ہے منہ خشک ہونے کی وجہ سے بار بار مانگتا ہے پیاس کی شدت کی وجہ سے پانی ضرورت سے زیادہ پی لیتا ہے جو اندر جاتے ہی باہر نکل آتا ہے قے آتے ہی پھر پانی مانگتا ہے اگر یہ حالت ایک دو دن قائم رہے تو اکثر بچہ ہلاک ہو جاتا ہے

بعض دفعہ ماں گرمی میں کام کرنے کے بعد چھاتیوں کو سر[illegible]

کئے بغیر دودھ دے دیتی ہے جس سے جسم میں حرارت و صفراء بڑھ کر عطاش کی علامت پیدا ہو جاتی ہے

علامات

عطاش میں مبتلا بچہ گھبرایا ہوا ہوتا ہے جس کا منہ خشک ہوتا ہے بار بار پانی مانگتا ہے گلاس یا گھڑے کو دیکھتے ہی اس کی طرف لپکتا ہے اور جب گلاس منہ کے قریب لایا جاتا ہے تو بھوکوں اور بچوں کی طرح گلاس پکڑ کر پانی پیتا ہے اور منہ سے گلاس جدا ہوتے ہی رونے لگتا ہے اگر صفراوی بخار ہو جائے تو بھی پیاس کی شدت ہو جایا کرتی ہے

علاج

اگر عطاش کا سبب صفراء و حرارت کی کثرت ہو تو غدی اعصابی غذا دوا دیں مسہل اکسیر اور تریاق کھلائیں صفراء و حرارت کا اخراج ہوتے ہی پیاس بجھ جائے گی

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ھوالشافی الائچی خورد ۵ عدد مرچ سیاہ ۵ عدد عرق سونف ۲.۵ تولہ تینوں کو ملا کر کسی برتن میں کچھ دیر رکھ دیں جب پانی نتھر آئے تو ایک ایک چمچ تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلائیں اگر شربت بزوری سے میٹھا کر لیں تو بے حد مفید ہے

چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے غدد و جگر میں تسکین ہو جاتی ہے اس لئے عطاش مفرد میں املی آلو بخارہ کا پانی پلائیں فوراً پیاس کو تسکین دیتا ہے

اگر ماں کے دودھ کی گرمی عطاش کا سبب بنی تو ماں کو شربت بزوری پلائیں یا املی آلو بخارہ پلائیں تاکہ ٹھنڈا دودھ بچہ کو ملے ایک دو دن میں ہی مکمل آرام آجائے گا

اگر کسی تکلیف کے علاج کی دوران عطاش ہو جائے تو وہ دوا بند کر دیں دوا بند ہوتے ہی آرام آجائے گا

مٹی کھانا

نام اردو مٹی کھانا نام عربی جوع الطین

انگریزی Wish For Mudd Eating Or soil eating

اسباب انسان خواہشات کا پتلا ہے جس چیز کی اس کے جسم میں کمی ہو جاتی ہے طبعی طور پر اس کی طلب بڑھ جاتی ہے لہٰذا اگر انسان میں کیلشیم یا فولاد کی کمی ہو جائے تو وہ مٹی کھانے لگتا ہے

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ہڈیوں کی غذا کیلشیم اور فولاد ہے بعض دفعہ کسی مریض کی غذا میں کیلشیم اور فولاد کی مسلسل کمی ہوتی جاتی ہے عرصہ دراز کے بعد اس کے جسم میں کیلشیم اور فولاد ضرورت

سے بہت ہی کم مقدار میں رہ جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس کی ہڈیاں کمزور ہونے لگتی ہیں چونکہ کیلشیم اور فولاد ہڈیوں کی طبعی غذا ہے اس لئے ان کی طبعی طلب بڑھ جاتی ہے چونکہ یہ دونوں چیزیں مٹی کا بنیادی جزو ہیں اس لئے مریض مٹی کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے دن میں کئی بار مٹی کھاتا ہے لیکن چونکہ مٹی میں یہ چیزیں بہت ہی کم ہوتی ہیں اس لئے مریض بار بار مٹی کھاتا ہے یا مٹی کھانے پر مجبور ہوتا ہے

علامات

جو مریض مٹی کھاتا ہے اس کے جسم میں کیلشیم کم ہو کر ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں جس کی علامات یہ ہیں

(۱) ہڈیاں پتلی اور کمزور ہونے لگتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسے مریضوں کی ہڈیاں ٹیڑھی اور نرم ہو جاتی ہیں

(۲) دانتوں اور داڑھوں کی ہڈیاں کمزور ہو کر ٹوٹ جاتی ہے ہیں

(۳) ناخنوں کی ہڈیاں پتلی ہو کر بیٹھ جاتی ہے ناخن چمچوں کی طرح گہرے ہو جاتے ہیں

(۴) اگر فولاد کی کمی ہو جائے تو ہڈیوں کی سختی جاتی رہتی ہے جس سے ناخن پھٹنے لگتے ہیں تھوڑے سے دباؤ سے ٹوٹ جاتے ہیں

(۵) چونکہ فولاد کا کام جسم میں سرخی بڑھانا اور قائم رکھنا ہے اس لئے ایسے مریض کے جسم میں و خون میں فولاد کم ہو کر سرخی کم ہو جاتی ہے جو شدید حالتوں میں نہائت کمزوری کا باعث بن جاتی ہے جسم

کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے مریض کو اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے میں [illegible]
جاتی ہے سانس چڑھتا ہے دل گھبراتا ہے

ایک واقعہ

دنیاپور کے حلقہ ہتھ پوڑ کے نمبردار کی بیگم مٹی کھانے
عادی تھی عمر ۵۰ سال کے قریب تھی دن میں کئی بار وقفہ وقفہ سے
کھایا کرتی تھی اس کا رنگ بالکل مٹی جیسا پھیکا ہو گیا تھا ذرا سے کام پر
سانس چڑھ جاتا تھا کھیت جانا اس کے لئے مشکل ہو گیا تھا
میں نے اس سے پوچھا کہ تم مٹی کیوں کھاتی ہو وہ بولی کہ
کھانے سے مجھے سکون ملتا ہے میں نے اسے مٹی کھانے سے رکنے کی
ہدایت کی تو اس نے کہا کہ حکیم صاحب آپ مجھے مٹی کھانے سے
روکیں کیونکہ اگر ایک دن مٹی نہ کھائی تو میں مر جاؤں گی۔
ہاں یہ ممکن ہے کہ آپ مجھے روکنے کی دوا دے دیں وہ
کھالوں گی جب مجھے اس کی خواہش نہ رہی تو خود بخود چھوڑ دوں گی

تشخیص مرض

اگر فولاد کی کمی ہو تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اور
کیلشیم کی کمی ہو تو غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے

علاج

اگر کیلشیم کی کمی ہو اور غدی تحریک ہو تو اعصابی غدی سے
اعصابی عضلاتی غذا دوا دیں خصوصاً کیلشیم کے مرکبات کھلائیں
[illegible] بھی مفید ہے

ھوالشافی ان بجھا چونا ۵۰ گرام پانی ایک کلو
ترکیب تیاری دونوں کو رات کو بھگو دیں شام کو نتھرے
ہوئے پانی کو [illegible] لیں
مقدار خوراک دو قطرے سے پانچ قطرے دودھ میں ملاکر
تین بار دن میں پلائیں اور اگر شربت بناکر پلائیں تو اور بھی بہتر ہے
میڈیکل سٹور سے کیلشیم سنڈولین سیرپ مل جاتا وہ بھی پلا سکتے ہیں
اگر فولاد کی کمی کی تشخیص ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا
دیں قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخے بے
حد مفید ہیں
ھوالشافی شربت فولاد

پتری فولاد ۵۰ گرام چینی ۵ کلو پانی اڑھائی کلو
ترکیب تیاری رات کو پتری فولاد پانی میں بھگو دیں صبح
چینی ملاکر شربت کا قوام بنالیں
مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ قطرے دن میں تین بار
ہمراہ دہی یا ترش لسی

غذا : منلاتی احسانی کھلائیں جس میں حیاتین ہو مثلاً
قالسے انار مکھن بھنے چنے گوشت کریلے بیگن اچار پکوڑے کباب
وغیرہ کھلا سکتے ہیں

ھو الشافی آئرین

یہ ایک انگریزی فولاد کا کیپسول ہے

مقدار خوراک بچوں کے لئے نصف نصف کیپسول دن
میں دو بار کھلائیں بڑوں کے لئے ایک کیپسول صبح ایک دوپہر ایک
شام ہمراہ پانی

بچہ کبھی ماں کے مشابہ کبھی باپ کے مشابہ کیوں

یہ سوال دنیا کے عظیم فلاسفر ارسطو سے بھی پوچھا گیا تھا۔ جواب میں ارسطو نے
کہ مشابہت کی صورت میں ماں کے تخیلات سے زیادہ زبردست کوئی چیز نہیں
کیونکہ اگر وہ اپنی آنکھوں کو کسی چیز پر لگا دے تو وہ اس کے ذہن کو اس طرح متاثر کرتا
ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بچہ اپنے جسم کے کسی حصہ پر اس چیز کا مظاہرہ رکھتا ہے

متقدمین اطبا نے ارسطو کے اس خیال کی حمایت میں یہ دلیل و روایت پیش
کی ہے کہ " اکبر بادشاہ کی والدہ جب حاملہ تھی تو اس نے خوبصورت پھول دیکھا جو اسکو
بے حد پسند آیا وہ اس کا نقش اپنے پاؤں پر اسی خیال سے بناتی رہی کہ ایسا ہی
پھول اس کے پاؤں پر بھی ہو چنانچہ اکبر بادشاہ جب پیدا ہوا تو اس کے پاؤں کی
ہتھیلی پر بالکل اسی پھول کی طرح کا نشان تھا "

اسی طرح بعض عورتیں بامر مجبوری اپنے پیارے اور محبوب خاوند کی وفات
کے بعد نئی شادی کر لیتی ہیں ہر وقت اپنے پہلے خاوند کے احسانات اور محبت بھرے
واقعات کو یاد کرتی رہتی ہیں اس دوران ایسی عورتوں کو اگر نئے خاوند سے حمل ہو جائے
تو بچہ اکثر پہلے خاوند کے مشابہ ہوتا ہے حالانکہ وہ فوت ہو چکا تھا

بالکل اسی طرح جن عورتوں کو اپنے باپ یا بھائی کی محبت اور الفت ستاتی رہتی ہے
ان کے بچے بھی نانا اور ماموں سے مشابہت رکھتے ہیں ۔

بچے کے جسم پر سے داغ دھبے اور نشانات وغیرہ بنانے میں بھی تخیلات ہی اثر
رکھتے ہیں ۔

قانون مفرد اعضاء
اور
بچہ کی مشابہت

قانون مفرد اعضاء اس سوال کا جواب مخصوص جذبات میں عورت کا مغلوب
ہونا قرار دیتا ہے جس قسم کے جذبات حمل کے ابتدائی تین ماہ کے دوران
عورت میں پائے جائیں گے انہیں کے تحت بچہ کی شکل شباہت ہوگی ،

مثلاً جو عورت لذت و مسرت کے جذبات سے سرشار ہو اور اپنے خاوند سے خوش ہو اس کے بچے بچیوں کی شکل ان کے باپ کے مشابہ ہوگی۔

اس کے برعکس جو عورت غصہ اور غمی کے جذبات سے مغلوب ہو اس کا جھگڑا اپنے خاوند یا اس کے رشتہ داروں، بہن بھائیوں یا ماں باپ سے رہتا ہو اور وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس کرتی ہو۔ وہ دنیا میں اپنا سہارا صرف اپنے ماں باپ بہن بھائیوں یا ماں باپ اور انھیں ہر وقت یاد کرتی رہتی ہو تو ان حالات میں اگر ایسی عورت کو بچہ پیدا ہوگا وہ شکل و شباہت میں اپنی نانی یا نانا یا ماموں کے مشابہ ہوگا۔

ان دونوں صورتوں کے برعکس اگر کسی عورت پر ندامت اور خوف کے جذبات اثر کر جائیں۔ مثلاً عورت کسی خوفناک درندے سے ڈر جائے جن میں شیر، ریچھ، بندر اور سانپ وغیرہ شامل ہیں ان کا خوف عورت کو حمل کے دوران بار بار ستاتا رہے تو ایسی عورت کو عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوا کرتا ہے واللہ اعلم بالصواب

فرمانِ باری تعالیٰ

شکلوں کے بنانے کے بارے میں فرمانِ باری تعالیٰ کو ہمیں مقدم رکھنا چاہیئے۔ ہم تو اندازوں اور تخمینوں یا نظریات کی رو سے بات کرتے ہیں۔ فرمانِ باری تعالیٰ یہ ہے۔

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ

ترجمہ:۔ وہ ایسی ذات پاک ہے کہ تمہاری شکل بناتا ہے ارحام میں جس طرح چاہتا ہے۔

بانجھ پن

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بانجھ پن	عقر عقم	سٹیری لٹی STERILITY

تعارف:۔ نوجوان شادی شدہ عورت کو اولاد نہ ہونا بانجھ پن کہلاتا ہے۔

یادداشت صحت مند جوڑے کو اولاد نہ ہونا زندگی کی سب سے بڑی ناکامی ہوتی ہے۔ پرانے زمانے سے اب تک تمام تر ہی بانجھ پن کی ذمہ داری عورت پر ڈالتے ہیں۔ اور ایسی عورت کو بوجھ اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ اکثر ممالک کے ملکی و مذہبی قوانین عاقر یا عقیمہ یعنی بانجھ عورتوں کو حقوق زوجیت سے محروم کر دیتے تھے۔

اب بھی مصر، شام، ایران اور ہندوستان میں یہ مرض مذموم و منحوس خیال کیا جاتا ہے اکثر لوگ دوسری شادی کر لیتے ہیں بعض اپنی عاقر بیوی سے نہ صرف محبت کرنا چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اُسے حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بعض گھروں میں تو اسے ایک نوکرانی سے بھی کم تر سمجھتے ہیں۔

حالانکہ اس بے چاری کا کوئی قصور نہیں ہوتا یا اسے کسی بیماری کی وجہ سے حمل نہیں ہوتا یا خود اس کا خاوند کسی جنسی بیماری کی وجہ سے اس کا ذمہ دار ہوتا ہے

بانجھ پن اور نظریہ مفرد اعضاء

قارئین قانون مفرد اعضاء کی نظر میں بانجھ پن نہ کوئی مرض ہے نہ کوئی علامت ہے بلکہ یہ ایک ایسی حالت کا نام ہے جس میں میاں بیوی میں سے کوئی ایک یا دونوں اس قابل نہیں ہوتے کہ وہ اولاد پیدا کر سکیں۔

کیونکہ قدرت نے اولاد جیسی نعمت پیدا کرنے کی ذمہ داری میاں بیوی کے تندرست ہونے اور مشترکہ افعال پر رکھی ہے۔

دونوں میں سے کسی ایک میں اہم جنسی خرابی ہو تو اولاد نہیں ہو سکتی۔ اب تحقیقات جدید سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اگر عورت کی طرح مرد میں بھی بعض اہم نقائص پیدا ہو جائیں تو اولاد پیدا نہیں ہو سکتی اور اس کی ذمہ داری عورت پر ڈالنا سراسر ناانصافی ہے

علامات

بانجھ پن چونکہ نہ علامت ہے نہ مرض اس لئے میاں بیوی کو ظاہری طور پر دیکھ کر کسی طرح معلوم نہیں کیا جا سکتا کہ یہ جوڑا اولاد پیدا نہیں کر سکتا۔ جہاں تک جنسی و جسمانی خرابیوں کا تعلق ہے یہ بھی کوئی خاص اسباب قرار نہیں دیئے جا سکتے کیونکہ جنسی و جسمانی امراض میں مبتلا مریضوں میں بھی کثرت سے اولاد دیکھی گئی ہے۔

مثلاً عورتوں میں حیض کی بے قاعدگی۔ سوزش رحم۔ ورم رحم اور سیلان الرحم وغیرہ اور مردوں میں ضعف باہ، سرعت انزال۔ احتلام جلق اور اغلام باز مریضوں میں بھی اولاد پائی گئی ہے۔ بلکہ بعض ایسے خاندانوں میں کثرت سے بچوں کی پیدائش ہوتی ہے مگر بھی کوئی خاص سبب نہیں بنتی نظر آتی کیونکہ اگر عورت کو ماہواری درست آتی ہو اور اس کے بیضے باقاعدہ بنتے ہوں اور مرد اپنی منی عورت کے جسم میں داخل کر سکتا ہو تو

ہر عمر میں اولاد ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ مردوں نے اسی نوے سال کی عمر میں شادی کر کے اولاد پیدا کی ہے

ایک خاص علامت

ایک خفیہ خاص علامت بانجھ پن کے متعلق کہی جا سکتی ہے کہ مرد کی منی کا درست قوام و مزاج ہی اولاد کا ضامن ہو سکتا ہے جو بلا خمیر کے بعد پیدا ہو سکتا ہے۔

اس صورت میں جب منی تیار ہو جاتی ہے تو اس کا قوام غلیظ لیسدار اور رنگت میں سفید زردی مائل جیسے موتئے کے پھول کا رنگ ہوتا ہے اس کی بو خاص قسم کی ہوتی ہے جیسے کستوری بو معلوم ہوتی ہے۔

ایسی منی میں کرم منی پائے جاتے ہیں، جس منی میں یہ صفات نہ پائی جائیں یقیناً ایسی منی میں کرم منی نہیں پائے جاتے اور نہ پیدا ہو سکتے ہیں چونکہ کرم منی نہ ہوں گے لہذا ایسے مرد اولاد پیدا نہیں کر سکتے۔ چاہے ظاہر صحت کیسی اچھی ہو اور تکلیف بھی کوئی نہ ہو۔ اسی طرح عورتوں کی منی کا قوام بھی درست ہونا ضروری ہے جو مردوں کی منی کے قوام سے قدرے رقیق اور کم لیسدار سفید ہوتا ہے جس میں بیضے پائے جانے ضروری ہیں جو خصیۃ الرحم سے اتر کر قاذف نالیوں کے ذریعہ رحم میں پہنچ جایا کرتے ہیں۔

اگر عورت کی منی میں بیضے نہ ہوں اور اس کا قوام درست نہ ہو تو اولاد جیسی نعمت کا حصول مشکل ہے۔

عورتوں میں درج ذیل اسباب کی وجہ سے حمل قرار نہیں پاتا۔

(۱) خلقی اسباب (۲) نفسیاتی اسباب کیفیات کی کمی بیشی (۳) عضوی اسباب

خلطی اسباب

خلطی اسباب میں اخلاط ثلاثہ میں سے کسی ایک کا کم یا زیادہ ہو جانا مثلاً خلط بلغم کی زیادتی کو آپ اس طرح سمجھ سکتے ہیں اگر کسی کھیت میں پانی کھڑا ہو اور اس میں زمیندار بیج ڈال دے اور توقع کرے کہ وہ اُگ آئے گا اور اس کی اچھی فصل ہو گی ناممکن ہے کیونکہ بیج اُگنے کے لئے ہر زمیندار کا ذاتی تجربہ ہے کہ زمین نم دار ہو اور بھربھری ہو تو بیج اُگے گا ورنہ نہیں۔ بالکل یہی صورت عورت کے رحم کی ہے اس کا رحم ایک ایسا کھیت ہے جس کی تیاری ہر ماہ خون حیض آنے سے ہوتی ہے۔"

جس عورت کو خلط بلغم کی زیادتی سے رحم کے اندر رطوبات کی کثرت رہنے لگے جس کا عام اظہار سیلان الرحم (LELICORRHORIA) کی صورت میں بھی ہوتا ہے ایسی عورتوں اکثر حمل نہیں ٹھہرتا۔ اگر ٹھہرتا بھی ہے تو رحم کے اندر جنین مضبوطی سے چسپاں نہیں ہوتا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جلد اخراج پا جاتا ہے۔

اسی طرح خلط سودا کی زیادتی سے بھی حمل قرار نہیں پاتا جس کی وجہ یہ ہے کہ رحم کے اندر رطوبات کی اتنی کمی آ جاتی ہے کہ رحم ہی خشک ہو جاتا ہے۔ شدید خشکی سے اس کے اندر زخم ہونے شروع ہو جاتے ہیں جس کا اظہار کثرت حیض سے یا ایک ہی ماہ میں کئی کئی بار خون حیض آنے لگتا ہے ایسی صورتوں میں اول تو حمل قرار نہیں پاتا اگر قرار پا بھی جاتا ہے تو خون حیض جاری ہونے کے ساتھ ہی جنین خارج ہو جاتا ہے۔

زمین میں ایسی صورت اسوقت واقع ہوتی ہے جب زمیندار زمین کو قلبہ رانی کرکے تیار کرے لیکن بیج ڈالنے کے وقت زمین خشک ہو چکی ہو۔

جبکہ بیج کے اُگنے اور نشوونما پانے کے لئے مناسب حرارت و رطوبت کی ضرورت ہے لہذا کوئی بیج بھی نہیں اُگے گا کاشت کار کی تمام کوششیں ناکام ہو جائیں گی۔

اسی طرح صفرا کی زیادتی سے رحم میں حرارت کا اثر زیادہ ہو کر خشکی اور رطوبت کی انتہائی کمی ہو جائے گی اسی طرح تخم انسانی شدید صفراوی رطوبت میں نشوونما نہیں پا سکے گا اس طرح عقر پن قائم رہے گا۔

نفسیاتی اسباب

بانجھ پن کے نفسیاتی اسباب تو شاذ و نادر ہوتے ہیں البتہ بانجھ پن کی وجہ سے کسی نہ کسی جذبہ کی شدت ہو سکتی ہے جن میں جذبہ خوف ہے جو بڑھ کر عورت کی صحت کو برباد و ناکارہ کر سکتا ہے اور پھر یہی جذبہ خوف آئندہ کے لئے مانع حمل کا کام بھی کرتا ہے جیسا کہ بانجھ پن کے تعارف میں بھی بتا چکا ہوں کہ ایسی عورت کو یہ خوف رہنے لگتا ہے کہ اس کا خاوند یا تو اسے طلاق دے دے گا یا دوسری شادی کرے گا۔

کیفیاتی اسباب

کیفیاتی اسباب میں تمام کیفیات (گرمی، سردی، خشکی، تری) کی کمی بیشی شامل ہیں جبکہ ان کا اثر رحم کے اندر شدت کے ساتھ قائم ہو جائے مثلاً جب رحم میں سردی کا اثر بڑھ جائے گا تو رحم شدت سردی سے سکڑ جائے گا اس طرح اس کا منہ سختی کے ساتھ بند ہو جائے گا نتیجہ یہ ہو گا کہ کرم منی رحم میں داخل نہیں ہو سکیں گے۔ اسی طرح دوسری کیفیات رحم کو متاثر کرکے حمل میں مانع ہوتی ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ کیفیات ادویہ اغذیہ اشیاء کے استعمال سے بھی بڑھ سکتی ہیں یا کوئی ... ہوں کی ... رحم پر ... اثر کر سکتی ہیں مثلاً سرد ... ہوں یا سرد اشیاء کا کثرت استعمال اسی طرح گرم ماحول یا گرم اشیاء کا کثرت استعمال ان کی زیادتی کا سبب بن سکتا ہے۔

عضوی اسباب

عضوی اسباب میں رحم اور اس کے حجم کی خرابیاں شامل ہیں۔ مثلاً رحم کا چھوٹا ہونا، رحم کا نہ ہونا، فم رحم یا گردن رحم کا مسدود ہونا، خصیۃ الرحم کا کمزور ہونا، رحم کا مل جانا، رحم کا جھک جانا، انقلاب رحم، رحم کی رسولیاں، رحم میں چربی کا بڑھ جانا، قروح رحم، کثرت حیض، الطمث، بندش حیض، ورم رحم، بواسیر رحم، ناسور رحم، سیلان الرحم، قاذف نالیوں کا بند ہو جانا جس سے بیضا نئی رحم میں آنے سے قاصر رہے، وغیرہ۔

مردوں کے بانجھ پن کے اسباب

بانجھ پن کے مردوں میں درج ذیل اسباب پائے جاتے ہیں۔ مثلاً خصیتین کا پیٹ میں رہنا، خصیوں کا سکڑ جانا، عضو تناسل کا چھوٹا ہونا، نامرد ہونا، منی کا ناقص ہونا، مثلاً حیوانات منویہ کا ناقص ہونا یا سیلان منی میں حیوانات منویہ کا بالکل نہ ہونا وغیرہ۔

توہمات اور غلط فہمیاں

حمل نہ ہونے کے متعلق اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ ان میاں بیوی کے اولاد نہیں ہو سکتی جو ایک ساتھ انزال نہیں ہوتے۔ بعض دفعہ کہا جاتا ہے کہ جماع کے فوراً بعد عورت کا اٹھ کھڑے ہونا بھی مانع اولاد ہے۔

مرد کو انزال تو ضروری عمل ہے کیونکہ اس سے منی رحم میں پہنچتی ہے لیکن عورتوں کے انزال کا خیال کرنا زبردست غلط فہمی ہے کیونکہ قرار حمل سے عورتوں کے انزال کو کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ عورتوں کے نطفہ کا تعلق اس کے حیض کے ساتھ ہے اس کی منی کے ساتھ نہیں ہے۔

دلیل اول یہ ہے کہ جن عورتوں کے حیض بند ہو جاتے ہیں ان کو بھی انزال ہوتا ہے مگر حمل قرار نہیں پاتا۔

دلیل دوم یہ ہے کہ جن عورتوں کے ساتھ زبردستی کی جاتی ہے اس میں عورت کا انزال تو رہا ایک طرف ان کی خوشی مرضی اور خواہش بھی شامل نہیں ہوتی بلکہ ان جذبات کے برعکس غصہ، غم اور ندامت کے جذبات کام کر رہے ہوتے ہیں۔

لیکن اگر عورت بالغ اور تندرست ہو تو حمل ضرور ہو جاتا ہے۔ شرط منی کا عورت کے جسم میں داخل ہونا ہے

دوسری وجہ بھی غلط فہمی پر مبنی ہے کیونکہ حمل جماع کے فوراً بعد قرار نہیں پاتا بلکہ چوبیس گھنٹوں سے لے کر ایک ہفتہ میں قرار پاتا ہے۔ بعض دفعہ زیادہ وقت میں بھی حمل قرار پاتا ہے کیونکہ مرد کی منی عورت کے جسم میں ہفتہ عشرہ بلکہ دو ہفتہ تک بھی پائی گئی ہے۔ اس لئے یہ سمجھنا غلط ہے کہ قرار نطفہ سے قبل اٹھ کھڑے ہونا مانع حمل ہے۔

مندرجہ بالا اسباب کی نفی کے لئے یہ دلیل ہی کافی ہے۔

دلیل فرنگی طب نے حرامی بچوں کی جو تجارت شروع کی ہے وہ اسی امر پر قائم ہے۔ یعنی فرنگی سائنس دانوں نے اپنے ملک کے لوگوں کی منی کو شیشے کی ٹیوبوں میں بند کر کے دوسرے ملکوں میں بھیجتے ہیں جو یہاں آکر عورتوں کے رحم میں پچکاریوں کے ذریعہ داخل کر دی جاتی ہے جس سے اکثر حمل قرار پاجاتا ہے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے یہ دوا ہے اور علاج ہے

بعض شریف ڈاکٹر اور نرسیں اکثر اس حقیقت کا اظہار عورتوں سے بھی کر دیتی ہیں لیکن غرض مند عورتیں اپنے خاوند کو اس غلط عمل سے آگاہ نہیں کرتیں۔

لہٰذا بانجھ پن کے علاج میں جو ہسپتالوں اور نرسوں سے کرایا جائے خاوندوں کو تسلی کر لینی چاہیئے کہ رحم میں فرنگی نطفے تو نہیں ڈالے جاتے۔

ایک طرف یہ عمل اسلامی شریعت کی رو سے ناجائز ہے دوسرے فرنگی حرامی بچوں کی ہمارے ملک و قوم میں کثرت ہو جائے گی۔

اسی طرح فرنگی حرامی خون کے گندے اجزاء پرورش پائیں گے۔ حکومت کو چاہیئے (ہمارا ملک اسلامی اور دینی ہے جس میں شریعت اسلامی پر عمل کیا جاتا ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان حرامی بچوں کی تجارت ختم کر دے۔

یادداشت کسی قسم کا مجرب نسخہ جاننے سے پہلے ہر معالج کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ یہ جانے کہ حمل کب اور کس کیفیت میں ہوتا ہے سو جاننا چاہیئے کہ حمل اس وقت ہوتا ہے جب رحم کے عضلات کیمیائی طور پر تحریک میں آجائیں دوسرے لفظوں میں رحم کی قوت ماسکہ اعتدال پر ہو اور اس کے عضلات میں ہلکی ہلکی کیمیائی تحریک شروع ہو جائے یہی وجہ ہے کہ قانون مفرد اعضاء

[illegible] عضلاتی تحریک سے [illegible] کا [illegible] تحریک سے [illegible] [illegible] عضلاتی تحریک سے تسلیم کیا گیا ہے۔
[illegible] کا جاننا بھی ضروری ہے کہ مردوں کا مزاج عضلاتی اور عورتوں کا مزاج [illegible]

[illegible]

مندرجہ بالا [illegible]
مریضہ کو مقوی عضلات ادویہ یا غذائیں اشیاء کھلائے جن میں ترش اشیاء زیادہ مؤثر ہوتی ہیں ان کے استعمال سے ایک تو دل میں تقویت آجاتی ہے دوسرے کھائی [illegible] قے خارج نہیں ہوتی تیسرے جنین مضبوطی سے رحم میں چپکا ہو جاتا ہے سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ان اشیاء کی کثرت استعمال سے [illegible] اولاد نرینہ پیدا ہوتی ہے۔

چونکہ قانون مفرد اعضاء میں حمل قائم ہونے کے لئے رحم کے عضلات کے [illegible] تسلیم کیا گیا ہے لہٰذا معالجوں کے لئے درج ذیل صورتیں یا مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں جن کو جاننا ان کے لئے ضروری ہے مثلاً ایک مریضہ عضلاتی غدی تحریک [illegible] معالج کے لئے یہ پریشانی ہو سکتی ہے کہ اسے تو پہلے ہی عضلاتی تحریک [illegible] اس کے عضلات کا اعتدال کیسے قائم کیا جائے۔

اسی طرح ایک مریضہ کو غدی عضلاتی یا غدی اعصابی تحریک سے اس کے رحم کو کس طرح اعتدال پر لایا جا سکتا ہے۔ بالکل یہی صورت اعصابی تحریک کی مریضہ میں پیش آ سکتی ہے۔

بس جاننا چاہیئے کہ ہر مریضہ کو عضلاتی اعصابی مقویات ہی نہ دیں بلکہ ان کا تجزیہ کریں کہ اس کے کونسے مفرد عضو کی تحریک کی وجہ سے حمل قرار نہیں پا رہا جب معلوم ہو جائے کہ فلاں عضو میں تحریک ہے تو قانون مفرد اعضاء کے اصول کے تحت اس کے بعد والے عضو میں تحریک پیدا کر دیں مثلاً ایک مریضہ عضلاتی غدی تحریک میں مبتلا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تک ہے اگر اس میں حرارت کی کمی اور خشکی کی زیادتی محسوس کریں تو مریضہ کو غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ کھلائیں اور اگر اس میں خشکی اور گرمی کا اضافہ دیکھیں تو غدی اعصابی ادویہ کھلائیں ان سے فوراً ہی سوزش عضلات رفع ہو جائے گی نتیجہ یہ ہو گا کہ عضلات کا اعتدال قائم ہو کر قرار حمل میں مدد ملے گی۔

اسی طرح اگر کوئی مریضہ غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تحریک میں مبتلا ہے قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کے عضلات کا اعتدال قائم کرنے کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ کھلانی پڑیں گی چونکہ ان ادویہ اغذیہ سے عضلات کی تحلیل ختم ہو کر ان میں تسکین اور مفرح صورت پیدا ہو جائے گی یہی ادویہ اغذیہ اس کے لئے معین حمل ہوں گی

عقر پن کی مریضہ کیلئے ایک اہم ہدایت

یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ فعل مباشرت کے بغیر حمل قائم ہونا ناممکن ہے لیکن بغیر ضرورت مباشرت کرنا سوائے حصول لذت کے نقصان رساں ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مباشرت کب کی جائے جس سے حمل قائم ہو سکے۔

سو جاننا چاہیئے کہ مرد اس وقت اپنی عورتوں کے پاس جائیں جب ان کو بغیر چھیڑ چھاڑ اور بغیر خیال کے انتشار ہونے لگے اور اس کے جسم میں لہریں اور جوش اٹھنے لگے۔ اگر یہ صورت کسی آدمی میں روزانہ یا دو دن یا ہفتہ یا مہینہ بعد پیدا ہو تو فعل جماع ہو کرے ورنہ اگر وہ ایسے ہی حصول لذت کے لئے جماع کرتا رہا تو نہ اس کی منی پختہ ہو گی اور نہ ہی اس کی صحت قابل رشک رہے گی۔

بالکل یہی صورت عورتوں میں پائی جاتی ہے خاص کر ان عورتوں کے لئے ضروری اور اہم ہے جنہیں مدت تک حمل نہ ہوا ہو۔

ایسی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اس وقت اپنے خاوندوں کے پاس جائیں جس وقت ان کو بغیر چھیڑ چھاڑ اور بغیر خیال کے انتشار ہونے لگے اور ان کے جسم میں لہریں اور جوش اٹھنے لگیں۔ اور ان کے رحم سے لیسدار مادہ خارج ہونے لگے انہیں اس وقت رحم میں بار بار غدغدہ محسوس ہوا، مغلوب الشہوت ہو، جماع کرانے کے لئے بے چین ہو جائے، نیند نہ آئے وغیرہ اس قسم کی علامات اس وقت پیدا ہوتی ہیں جب رحم باردار ہونے کے لئے بالکل تیار ہوتا ہے بلکہ رحم منی کو حاصل کرنے کے لئے بار بار باہر کی طرف حرکت کرتا ہے۔

ایسے موقع پر اگر جماع کیا جائے تو اس کا سب سے بڑا اثر عورت پر پڑتا ہے

ایک اور مجرب نسخہ

ھو الشافی، جوزبوا، مائیں خورد، پھٹکڑی بریاں، پوست انار، ہر ایک ہم وزن سفوف اور شافے بنالیں،

مقدار خوراک ۲۔۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔ شافہ ایک صبح ایک شام بعد طہارت استعمال کریں،

مندرجہ بالا نسخہ جات تو کئی مفردات پر مشتمل ہیں درج ذیل نسخہ صرف مفرد دوا پر مشتمل ہے اعصابی تحریک کی مریضہ کے لئے بے حد مفید ہے۔

ھو الشافی، برادہ ہاتھی دانت خالص حاصل کر کے سفوف مثل سرمہ کر لیں بوقت ضرورت ۲۔۲ ماشہ دن میں چار بار [illegible] کریں۔

مندرجہ بالا نسخہ جات تو عضلاتی تحریک کی بانجھ عورتوں کے لئے ہیں اب غدی تحریک کی عاقرہ عورتوں کے لئے نسخہ جات درج کئے جاتے ہیں۔

ھو الشافی، ریٹھہ، نوشادر، ہم وزن پیس کر ۲ ماشہ دن میں چار بار دودھ چائے کے ساتھ کھلائیں۔ اگر اسی نسخہ میں ہلدی و گوند کیکر ہم وزن ڈال شافے بنالیں، تو ایام سے فارغ ہونے کے بعد استعمال کریں کم از کم ایک ہفتہ شافہ رکھائیں اور پھر مرد کے پاس جائیں۔ انشاء اللہ حمل ہو جائے گا۔

ھو الشافی، اسگند، فلفل دراز، زنجبیل، زرکچور، ہینگ، اجوائن، ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے تین تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ چائے کھلائیں

افعال و اثرات غدی اعصابی محرک ہے عضلاتی تحریک کو توڑنے کے لئے لاجواب ہے خاص کر ان عورتوں کو زیادہ مفید ہے۔

جنہیں کئی بار یا بے قاعدہ خون آتا ہو۔

شافہ

ھو الشافی، گھی ۲ تولہ، ہلدی ۲ تولہ، ریوند خطائی ۲ تولہ، ہر ایک ہم وزن،

ترکیب تیاری پہلے گھی کے علاوہ ادویہ کو باریک پیس کر گھی کو کسی پیالی میں گرم کریں اور سفوف ڈال دیں سرد ہونے پر ایک تولہ دوا ایک پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی میں رکھوائیں اندام نہانی اور رحم کی سوزش تحلیل ہو جائے گی جس سے فوراً حمل قائم ہو جائے گا۔

غدی تحریک کی عاقرہ عورت کیلئے یہ نسخہ جات ہیں

ایسی عورتوں کو اکثر رحم میں سوزش ہوتی ہے پیشاب جل کر آتا ہے اکثر کو لیکوریا بھی جلن کے ساتھ آتا ہے۔ بعض سوزاک میں مبتلا ہوتی ہیں۔ خون حیض کھل کر نہیں آتا اور بعض نوجوان عورتوں کو حیض کے دوران اتنا شدید درد ہوتا ہے کہ غشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

(۱) ھو الشافی، موصلی سفید و سیاہ، گوکھرو، تخم شنگن، پوست بیخ سنبل، کتیرا، ثعلب مصری، ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک تین تین ماشہ دن میں چار بار ہمراہ دودھ کھلائیں۔

(۲) ھو الشافی، اسگند، ناگ کیسر، پوست گوندہ ہر ایک ہم وزن سفوف کر لیں، اور بوقت ضرورت تین تین ماشہ دن میں تین بار ہمراہ گرم دودھ۔

بانجھ پن اور استقرار حمل نہ ہونا

بانجھ پن میں تو زندگی بھر تسلسل قرار نہیں پاتا۔ لیکن بعض دفعہ بعض عورتوں کو ایک دو بار حمل ہوتا ہے پھر حمل قائم نہیں ہوتا۔

ایسی عورتیں استقرار حمل کے لئے پریشان رہنے لگتی ہیں۔ دائیوں نرسوں ڈاکٹروں پیروں فقیروں کے پاس جاتی ہیں اور جلد سے جلد حمل قائم کرانے کی کوشش میں رہتی ہیں لیکن وہ اصل اسباب کی طرف دھیان نہیں دیتیں۔

جاننا چاہیئے رحم کی مثال ایک کھیت کی ہے جس کی زمین میں پانی کے ساتھ ساتھ ایک خاص قسم کی تیاری کرنی پڑتی ہے۔ کھیت کی زمین میں جس قدر تیاری ہوگی اس قدر اس میں بیج کے استحکام و سرعت اور عمدگی سے پیداوار ظاہر ہوگی۔

یہ ظاہر ہے کہ ہر زمین کھیت نہیں ہوتی۔ بلکہ کھیت کے لئے زمین تیار کی جاتی ہے کوئی جنگل و سڑک اور پامال راہ کبھی کھیت نہیں بن سکتے۔ چٹیل میدان اور خشک زمین بیج کو موقع ہی نہیں دیتی کہ اس کا تعلق زمین سے قائم ہو جائے جو خداوند کریم نے فلاح کے لئے مقرر کیا ہے۔

اسی طرح مانع حمل ادویہ رحم میں وہی صورت پیدا کر دیتی ہیں جو چٹیل اور خشک زمین کی ہوتی ہے جس میں زندگی اور نمو کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ مانع حمل ادویہ کا استعمال نہ صرف عورت کی زندگی اور نمو کو بہت جلد ختم کر دیتا ہے بلکہ اس کی آئندہ نسلیں بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہیں ان کو اکثر دوبارہ حمل نہیں ہوتا اگر کسی جد و جہد سے ہو بھی جائے تو زندہ نہیں رہ سکتی اگر ایسی اولاد زندہ بھی رہے

تو وہ خود اولاد کے قابل نہیں ہوتی۔

اسی طرح جو عورتیں حمل گرا دیتی ہیں ان کو بھی اکثر استقرار حمل نہیں ہوتا۔ اگر ہو جائے تو فوراً گر جاتا ہے یہ سلسلہ اکثر عورتوں میں عمر بھر قائم رہتا ہے۔ گویا فطرت کی تعزیریں بہت سخت ہیں۔ قانون قدرت ایک منٹ کے لئے رعایت نہیں کرتی۔

جو لوگ کسی بھی رنگ میں صحت پر ظلم کرتے ہیں۔ یا کھانے پینے میں بے اعتدالی کرتے ہیں وہ قانون فطرت کے رد عمل کی سزائیں بھگتتے پھرتے رہیں۔

ایک اہم راز

قارئین یہ اہم راز ذہن نشین کر لیں کہ مرد کی صحت کا معیار اس کی قوت باہ کا صحیح ہونا ہے اور عورت کی صحت کا معیار اس کی ماہواری کا باقاعدہ ہونا ہے گویا جنسی اعضاء مرکز صحت زندگی اور نمو و فلاح ہیں۔

جیسے اگر ایک درخت کی جڑیں مضبوط ہیں تو وہ مضبوطی سے قائم رہے گا۔ بالکل یہی حالت انسانوں میں پائی جاتی ہے۔

جس انسان کا مرکز صحت یا جڑ ختم ہو جائے اس کا سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔

یہ بات پھر ذہن نشین کر لیں کہ بانجھ پن کسی زنانہ مردانہ مرض کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور استقرار حمل میں دیری صرف ضعف رحم سے ہوا کرتا ہے۔

لہذا بانجھ پن میں مردانہ و زنانہ مخصوص اسباب دور کریں اور استقرار حمل میں ضعف رحم یعنی سستی رحم کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

ضعف و سستی رحم۔ رحم میں حرارت پیدا کرنے سے ہوتا ہے لہذا استقرار حمل کیلئے [illegible] نسخہ درج کر دیا ہے اگر اس کے اجزاء میسر نہ سکیں تو کوئی غذائی [illegible]

رطوبت زجاجیہ کی ماہیت اور کمی بیشی کی علامات

رطوبت جلیدیہ کی غیر طبعی علامات کا علاج

علاج

شب کوری

اسباب

علاج

قمود

علاج

آنکھ کے ترمرے

علاج

آنکھوں کی تکالیف

(ایک نظر میں)

علاج

علاج

کالا موتیا یا سبز موتیا بند

سخت صدمہ ، بے ہوشی ، فوراً موت واقع ہونا ۔

یادداشت

علاج

یادداشت

آسمانی بجلی گرنا

انگریزی نام	طبی نام	اردو نام
لائٹننگ اسٹروک	صرع الصاعقہ	بجلی گرنا

درمیانی جھلی یا پردہ

اندرونی جھلی یا پردہ

ایک غلط فہمی کا ازالہ

دماغ کے حصے

بڑا دماغ یا مقدم دماغ

اعصاب کی اقسام

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اسباب

علاج

علامات

تحریک مرض مالیخولیا

ناک کے کیڑے

علامات

ایک ضروری نوٹ

قانون پیدائش جراثیم اور ناک کے کیڑے

تشخیص امراض میں مغالطہ کا ازالہ

دل کے پھیلنے اور پھولنے کا علاج

نکسیر کا علاج

بال چر

اسباب علامات

علاج

نتیجہ

مشاہدات عالم

سمیات اور ان کے تریاقات

چونکہ ہند و پاکستان میں زہر خوردنی کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں لہٰذا عوام و معالجین کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کی زہری علامات جو اس کے کھانے سے موت تک پیدا ہوتی ہیں نہ صرف واقف ہوں بلکہ اس کے زہریلے اثرات کو توڑنے والے تریاقات سے بھی واقف ہوں تاکہ ایسی ناگہانی آفت کو ختم کر کے قیمتی جان کو بچایا جا سکے۔

زہر خوردنی کے واقعات دو طرح سے ظاہر ہوتے ہیں اول اکثر افراد گھریلو ناچاقی یا مسلسل معاشی بدحالی یا امتحان میں ناکامی سے مغلوب شرمندگی ہو کر زہر کھا لیتے ہیں جس سے کھائی ہوئی زہر کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں چنانچہ ہر معالج کو تمام زہروں کی زہریلی علامات جو موت تک پیدا ہوتی ہیں ہر وقت ذہن نشین ہونی چاہئیں۔

یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اول زہر کی تعریف بیان کر دی جائے اور ساتھ اس کے تریاق زہر کی تعریف بھی بیان کر دی جائے تاکہ فوراً ضرورت کے وقت زہریلی دوا کا زہر یا تریاق دے کر مریضوں کو موت کے منہ سے بچایا جا سکے۔

زہر کی تعریف

ہر وہ شے جس کے کھانے سے جسم انسانی کے مفرد اعضاء اس قدر تحریک و تیزی میں آجائیں کہ جن کی تیزی انسان برداشت نہ کر سکے اور مغلوب ہو کر مر جائے یا مرنے کے قریب ہو جائے۔

دوسرے لفظوں میں ہر وہ شے ہے جس کے کھانے سے انسان کے جسم میں مفرد اعضاء تیزی و تحریک میں آجائیں اور محرک مفرد اعضاء کے مقابلے میں دوسرے مفرد اعضاء انتہائی سست اور سکون میں آجائیں گویا ان سے رطوبات نکالنے سے رک جائیں جس سے موت واقع ہو جائے۔

فاد زہر یا تریاق زہر

فاد زہر یا تریاق زہر وہ ہے جس کے کھاتے ہی زہریلی دوا کے اثرات فوراً رک جائیں یا معطل ہو جائیں دوسرے لفظوں میں زہریلی دوا کھانے سے جو مفرد اعضاء انتہائی سست یا کمزور ہو گئے ہیں تریاق زہر یا فاد زہر کھانے سے وہ دوبارہ کام کرنا شروع کر دیں یا ان میں دوبارہ تحریک پیدا ہونا شروع ہو جائے اور ان مفرد اعضاء میں ضعف و تحلیل اور کمزوری پیدا ہو جائے جو زہریلی دوا سے شدید تحریک میں آگئے ہیں۔

زہروں کی اقسام

چونکہ قانون مفرد اعضاء میں ہر دوا کی تین اقسام تسلیم کی جاتی ہیں اس لئے زہروں کی بھی تین اقسام ہی تسلیم کی جاتی ہیں مثلاً اعصابی دوا کی

دست آنے شروع ہو جاتے ہیں جسم پر بعض دفعہ پسینے آنے شروع ہو جاتے ہیں اور جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے نبض نہایت سست یا ساکت ہو جاتی ہے

جالی یا اکال زہر

ایسی زہروں کے کھانے سے منہ معدہ حلق اور مری میں زخم ہو جاتے ہیں وہاں جلن ہوتی ہے منہ اندر سے سفید ہو جاتا ہے زخم ہو جائیں تو خون آنے لگتا ہے جب قے آتی ہے تو اکثر لازمی خون آیا کرتا ہے

یادداشت

اکثر معدنی زہروں کے کھانے سے خون آیا کرتا ہے نباتی زہروں کے کھانے سے خون ضرور آتا ہے مگر کم آتا ہے لیکن اعصابی زہروں سے خون نہیں آتا کیونکہ ان کے کھانے سے جہاں زہر اثر انداز ہوتی ہے وہاں رطوبات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے جس وجہ سے خون نہیں آتا

مسکن زہر

ایسی زہر کے کھانے سے گہری نیند آ جاتی ہے اور مریض اس نیند کے اندر ہی راہی ملک عدم ہو جاتا ہے مثلاً افیون اور کلوروفارم وغیرہ بعض مسکن زہروں کے کھانے سے مریض بہکنے لگتا ہے یا بے ہودہ بکواس کرنے لگتا ہے مثلاً دھتورہ یا [illegible] وغیرہ

اب یہاں یہ مطلب ہے کہ مندرجہ بالا تینوں اقسام زہروں کو ترتیب سے لکھوں اور ان کے مفصل افعال اور خواص اور مخصوص علامات جو موت تک مسموم میں پیدا ہوتی ہیں تحریر کروں اور بعد میں مسموم کی تشخیص اور علاج تحریر کروں گا تاکہ ہر قسم کی زہروں کی زہریلی علامات سے واقفیت ہو جائے اور جب کوئی زہر کھائے تو اس کی تشخیص کر کے مناسب علاج تجویز کیا جا سکے

جماداتی اور معدنی زہریں

جماداتی اور معدنی زہروں میں کچھ زہریں ایسی ہیں جو قدرتی طور پر ملتی ہیں مثلاً زنگار تانبہ پارہ وغیرہ اور بعض کیمیائی طریق کے علاوہ سے جماداتی زہریں ملتی ہیں مثلاً نمک تیزاب شورہ وغیرہ ظاہر الاصل جماداتی قدرتی زہروں کے خواص افعال اور ان کے کھانے سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں تحریر کرتا ہوں تاکہ طالب علموں کو ان کی انفرادی حیثیت اور ماہیت کا علم ہو جائے

افیون کا زہر

افیون کے مرکبات

زہر کا کیمیاوی تجزیہ

علامات

علاج

اکسیر مرہم ہائے بواسیر

اعلیٰ درجہ کی مجرب چیز ہے ایک ہفتہ کے استعمال سے انشاء اللہ مسّے خود بخود غائب ہو جائیں گے دوبارہ شکایت نہیں ہوتی۔

علاوہ ازیں جسم کے کسی حصے کے مسّوں کے لئے بے خوف و خطر استعمال کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ عجیب و غریب چیز ہے

اگر یہ مرہم قدرے تکلیف دے تو دو تین دن بند کر دیں اور پھر لگائیں جب سوزش رفع ہو جائے تو پھر لگائیں چند دن بعد سب مسّے مرجھا کر جھڑ جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

ہوالشافی بلادر اعلیٰ قسم ۲ عدد کوٹ کر ۳ تولہ روغن کنجد میں جلا دیں اس کے بعد گندھک آملہ سار، ہڑتال ورقیہ، منسل ہر ایک تین ماشہ باریک پیس کر تیل میں ڈال دیں اور خوب اچھی طرح [illegible] گھوٹ کر مرہم بنا لیں۔

طریقہ استعمال ذرا سی مرہم مسّوں پر لیپ کر دیں اور اوپر لنگوٹ باندھ لیں روزانہ ایک دفعہ اس طریقہ سے مرہم لگائیں انشاء اللہ چند روز تک مسّے جاتے رہیں گے غدی عضلاتی ہے۔

تریاق بواسیر

بادی بواسیر کے لئے فوری اثر ہے چند دن استعمال سے ہی غائب ہو جاتی

ہے۔

ایسے بواسیر کے مریض جنہیں کئی کئی دن پاخانہ نہیں آتا جب آتا ہے تو خون کی دھاریں شروع ہو جاتی ہیں مریض کو پاخانہ کے ڈر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خون نکل نکل کر کمی خون یعنی انیمیا تک ہو گیا ہو کے لئے تریاق ہے

ہوالشافی ایلوا، رسونت مصفیٰ، مغز نیم، مغز بکائن، مغز ریٹھا، مغز [illegible] ہر ایک ہم وزن

ترکیب تیاری سب کو باریک کر کے ادرک کے پانی میں بقدر نخود گولیاں بنا لیں۔

ایک گولی سے دو گولی حسب ضرورت صبح، دوپہر، شام کھلائیں۔

افعال و اثرات عضلاتی غدی ہیں۔ بواسیر، قبض، ریاح معدہ تبخیر کے لئے اعلیٰ درجہ کی بے ضرر دوائی ہے۔ دائمی قبض کے لئے بھی تریاق ہے۔ کمی خون اور کمزوری کے لئے بے حد مفید ہے غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے بھرپور دوا ہے

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا سے

تریاق بواسیر

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی ہیں۔ غدی عضلاتی اسہال ایسی بواسیر کے لئے تریاق ہے جس میں پاخانہ تین چار بار آتا ہو۔

بعض دفعہ اونٹ کے مینگنوں کی طرح آتا ہو۔ بلکہ بعض دفعہ مریض کا پاخانہ خود بخود خارج نہیں ہوتا بلکہ مریض کو انگلی داخل کر کے خارج کرنا پڑتا ہے۔ درج ذیل نسخہ ایسے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔ نہایت کم خرچ اور پُر تاثیر نسخہ ہے۔

ہوالشافی

اجوائن دیسی، ہاپچی، گندھک آملہ سار، رائی
۵ تولہ، ۵ تولہ، ۱۵ تولہ، ۵ تولہ

ترکیب تیاری

تمام ادویات کو باریک کر کے محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک

ایک ماشہ سے ۲ ماشہ تک دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار۔

حب سلاجیت

ہوالشافی

سلاجیت، الزراقی، قرنفل، کشتہ فولاد۔ ادویات کو ہم وزن

افعال و اثرات

عضلاتی غدی مقوی ہے۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی عضلات مرکب ہے۔ عضلاتی تسکین سے ضعف باہ اور نامردی اور کمزوری و توانائی ہو تو اسے دور کرتا ہے۔
مقوی باہ اور دیرینہ نسخہ جات کا سرتاج ہے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط کرتا ہے خصوصاً بڑی عمر کے لوگوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ کثرت بول کمزوری مثانہ، مولد و مغلظ منی ہے۔ امساک طبعی پیدا کرتا ہے۔

مقدار خوراک

حب بقدر نخود۔ ایک ایک گولی صبح دوپہر شام کھلائیں۔

برائے بلغمی کھانسی

ہوالشافی

گھیکوار ۱ سیر، نمک طعام ۵ تولہ

ترکیب تیاری

گھیکوار مع چھلکا کوٹ لیں پھر اس میں نمک شامل کر کے مٹی کے کوزے میں گل حکمت کر کے دس کلو اپلوں میں رکھ کر جلا دیں۔ سرد ہونے پر نکال لیں سیاہ رنگ کا مرکب حاصل ہوگا۔ باریک پیس کر محفوظ کر لیں۔

افعال و اثرات

عضلاتی غدی مقوی و ملین ہے۔ عضلات میں تحریک دیکر ان کے اندر کی بلغم و ریشہ کو خارج کرتا ہے یعنی پھیپھڑوں کا بھی ملین و مسہل ہے۔
پرانی کھانسی اور کالی کھانسی خواہ کتنی ہی بھیانک صورت اختیار کر گئی ہو۔ کھانسے کھانسے الٹی آجاتی ہو کوئی دوا کارگر نہ ہوتی ہو ایسی صورت میں یہ دوا اکسیر کا کام دیتی ہے۔
چونکہ گھیکوار بطور غذا سالن بنا کر بھی کھایا جاتا ہے۔ لہذا کسی قسم کے نقصان سے پاک ہے۔ بے خوف و خطر استعمال کر سکتے ہیں۔

مقدار خوراک

جوان آدمی کے لئے ایک تا دو ماشہ بچوں کے لئے ایک تا دو رتی۔

محرک و مقوی گردہ و مثانہ

ھوالشافی

قلمی شورہ	نوشادر ٹھیکری	جوکھار	کافور
۱۰ تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ	۱ تولہ

سہاگہ	سنگ یہود	پوست ریٹھا
۵ تولہ	۵ تولہ	۱۰ عدد

ترکیب تیاری سوائے کافور کے تمام ادویہ کو باریک کرکے دس سیر اپلوں کی آگ دیں سرد ہونے پر نکال کر کافور شامل کر دیں۔

مقدار خوراک نصف ماشہ سے دو ماشہ دن میں تین بار۔

افعال و اثرات غدی اعصابی مقوی ہے۔ محرک جگر و گردہ و مثانہ ہیں محرک پیدا کرکے گردہ مثانہ کی کمزوری سے پیدا شدہ پتھریاں ریزہ ریزہ کرکے بذریعہ پیشاب خارج کرتا ہے۔ پیشاب کی جلن تقطیر بول، عسر الطمث وغیرہ کے لئے لاجواب دوا ہے۔

اس نسخے کے بارے میں بعض لوگ اتنے عقیدت مند ہیں کہ ان کے خیال میں یہ نسخہ مرتے کو بچا دیتا ہے، جملہ امراض میں عموماً اور احشائے طبعی اور گردہ و مثانہ کے لئے خصوصاً مفید ہے۔ نسوانی عوارضات، اورام رحم، اختناق الرحم، صلابت رحم کے لئے اکسیر سے کم نہیں۔

ختم شد